تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ
(برکاتیہ)

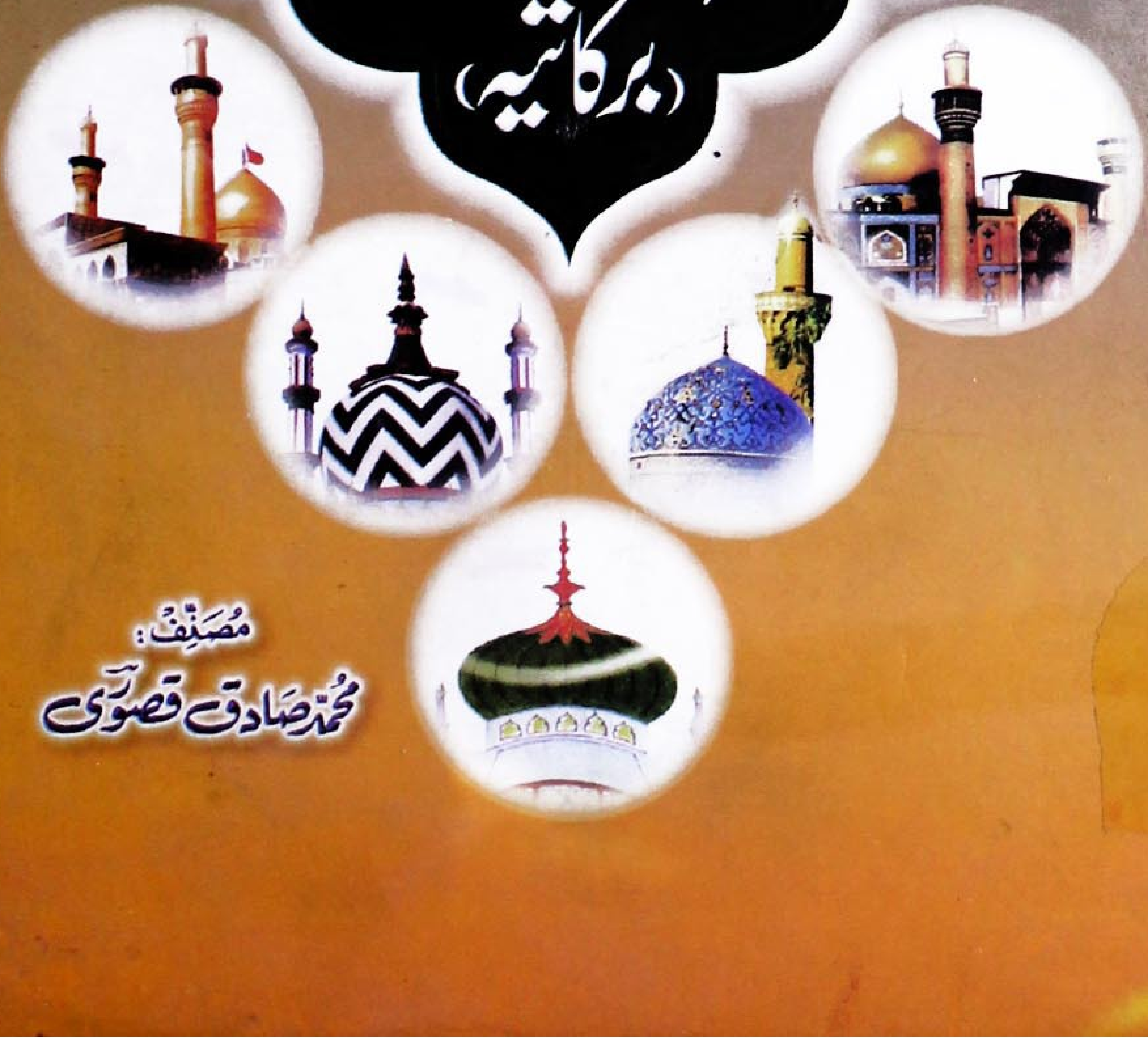

مصنف:
محمد صادق قصوری

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ

(برکاتیہ)

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

مصنف:

محمد صادق قصوری

زاویہ پبلشرز

6- مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ - لاہور

فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047

Email : zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

زاویہ پبلشرز

128471

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۰۰۴ء

باراول ــــــــــــ ۱۰۰۰

ہدیہ ــــــــــــ 200 روپے

زیرِاہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے

- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۰۴۲-۷۲۲۱۹۵۳
- دارالاخلاص۔ ۲-۴ صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار۔ پشاور شہر ۰۹۱-۲۵۶۷۵۳۹
- مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ۔ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ ۰۴۳۱-۲۲۷۶۹۹
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل (پرانی سبزی منڈی) کراچی ۰۲۱-۴۹۱۰۵۸۴
- مکتبہ عثمانیہ۔ ڈامتلانی روڈ۔ سیالکوٹ ۰۳۰۰-۹۱۰۸۳۱۲
- احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی ۰۵۱-۵۵۵۸۳۲۰
- مکتبہ المجاہد۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ۔ بھیرہ شریف ۰۴۵۲۱-۹۱۱۷۶۳
- مکتبہ چشتیہ۔ بھیرہ شریف ضلع سرگودہا
- منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ضیاء مارکیٹ۔ سرگودہا ۰۴۵۱-۷۲۱۶۳۰

Marfat.com

آئینہ

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
9	انتساب	1
10	حرف اوّل: محمد صادق قصوری	2
19	پیغام: ڈاکٹر شیر محمد زمان	3
20	تاثرات پروفیسر محمد الیاس اعظمی	4
24	حالات مبارکہ سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	5
44	حالات مبارکہ سیّدنا و مولانا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	6
61	حالات مبارکہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	7
69	حالات مبارکہ سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	8
79	حالات مبارکہ سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	9
85	حالات مبارکہ سیّدنا امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	10
97	حالات مبارکہ سیّدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	11
105	حالات مبارکہ سیّدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	12
109	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ	13
117	حالات مبارکہ سیدنا حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ	14
125	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ	15

Marfat.com

16	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ	135
17	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت ابوالفضل عبدالواحد تمیمیؒ	147
18	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت محمد یوسف طرطوسیؒ	149
19	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت ابوالحسن علی ہکاریؒ	152
20	حالات مبارکہ سیّدنا ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ	157
21	حالات مبارکہ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	162
22	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	181
23	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت سیّد ابوصالح عبداللہ نصرؒ	186
24	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت محی الدین ابونصر محمدؒ	193
25	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت سیّد علی رحمۃ اللہ علیہ	196
26	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	198
27	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت سیّد حسن قادریؒ	200
28	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت احمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	202
29	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت بہاؤالدین شطاریؒ	204
30	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ علیہ	208
31	حالات مبارکہ سیّدنا قاری محمد نظام الدین عرف شاہ بھیکاؒ	211
32	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت ضیاءالدین عرف شیخ جیاؒ	220
33	حالات مبارکہ سیّدنا شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ	224

Marfat.com

34	حالات مبارکہ سیّدنا میر سیّد محمد کالپوی رحمتہ اللہ علیہ	228
35	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت سیّد حضرت احمد کالپوی رحمتہ اللہ علیہ	234
36	حالات مبارکہ سیّدنا میر سیّد فضل اللہ کالپویؒ	237
37	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت شاہ برکت اللہ مارہرویؒ	239
38	حالات مبارکہ سیّدنا سیّد ابوالبرکات آل محمد مارہرویؒ	249
39	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت شاہ حمزہ مارہرویؒ	253
40	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمتہ اللہ علیہ	259
41	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت شاہ آل رسول مارہرویؒ	265
42	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت شاہ ابو الحسین نوری مارہروی رحمتہ اللہ علیہ	271
43	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ	281
44	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری لاہوری رحمتہ اللہ علیہ	313
45	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت مولانا محمد عبد اللہ قادری اشرفی قصوریؒ	324

Marfat.com

46	حالات مبارکہ سیّدنا حضرت پیر مفتی محمد اختر علی قادری قصوری مدظلہ	427
47	شجرہ شریف قادریہ رضویہ برکاتیہ	440
48	شجرہ شریف نقشبندیہ مجدّدیہ برکاتیہ	442
49	شجرہ شریف قادریہ طاہریہ	444
50	شجرہ شریف چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ	446
51	شجرہ شریف معمّریہ منوّریہ ابوالعلائیہ	448
52	شجرہ شریف قادریہ کیتھلیہ برکاتیہ	449
53	شجرہ شریف قادریہ بغدادیہ انوریہ	451
54	ماخذ و مراجع	453
55	قطعہ تاریخ طباعت	462

Marfat.com

انتساب

اس مغموم شہزادے کے نام

جن کی آنکھوں کے آنسو بھی ''شفقت پدری'' سے محروم ہو کر خشک ہو گئے

اور

جن کی اُمید بھری آنکھیں صحرا کی مثل ویرانہ بن گئیں

اور

جس صدمے کو پوری قوم مل کر نہیں برداشت کر پا رہی وہ اس کو تنہا اٹھائے ہوئے ہیں

اور

جو جلوت میں قوم کے آنسو پونچھتے ہیں مگر خلوت میں خود پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں

یعنی

پیکر رنج والم، جانشین حضور شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت صاجبزادہ پیر مفتی حافظ محمد اختر علی قادری اشرفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ قصور شریف

جن سے مستقبل میں ملّتِ اسلامیہ کی بہت ساری اُمیدیں وابستہ ہیں اور آج پوری قوم کی نگاہوں کے وہ مرکز ہیں.................. مگر خود ہماری نگاہوں کا مرکز فی الحال ان کی وہ آنکھیں ہیں جن کے لئے کہا گیا ہے۔

الٰہی ان کے حصے کا بھی غم مجھ کو عطا کر دے
کہ ان معصوم آنکھوں میں نمی دیکھی نہیں جاتی !

شریکِ غم

محمد صادق قصوری

Marfat.com

حرفِ اوّل

''تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ'' پیشِ خدمت ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا آپ حضرات کا کام ہے کہ میں اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب و کامران ہو سکا ہوں۔ اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو وہ میرے اللہ کی دین ہے اور اگر اس میں کوئی خامی، کوتاہی اور غلطی ہے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے اور مجھے اپنی علمی بے مائیگی کا احساس ہے۔

راقم السطور کا تعلق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ہے اور اس پر مقدور بھر کام کر چکا ہے، کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتا رہے گا۔ اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ ہمت، سعادت اور طاقت بخشی ورنہ میں کیا اور میری ہستی کیا ہے۔

میں کچھ بھی نہیں مری ہستی کچھ بھی نہیں

اب حضرت صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری اشرفی رضوی دامت برکاتہم عالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیثؒ، قصور شریف کے ارشاد پر پیش خدمت کتاب لکھی ہے۔ اگر چہ سلسلہ قادریہ کے بزرگوں کے بارے میں کچھ لکھنا میرے لئے بہت مشکل کام تھا تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے منزل تک پہنچ ہی گیا ہوں اللہ کریم میری یہ محنت قبول و منظور فرمائے۔

تصوف کے سلاسل اربعہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستگی ضروری ہے تاکہ بزرگان دین کی صحبت و تربیت کی بدولت صحیح انسان بن کر اپنی منزل مقصود کو پایا جا سکے ورنہ گمگشتہ راہ ہی رہے گا۔

Marfat.com

زاہد شدی و شیخ شدی ودانشمند — ''تو زاہد، شیخ اور عقلمند سب کچھ بن گیا

ایں جملہ شدی ولیکن نہ انسان شدی — ہے لیکن افسوس کہ انسان نہیں بن سکا''

اولیاء کاملین ظاہری و باطنی علوم سے مالا مال تھے۔ انہوں نے مدارس سے لے کر خانقاہوں تک ایک انقلاب برپا کرر کھا تھا۔ مدرسوں میں بے علموں کو علم پڑھایا اور خانقاہوں میں بے عملوں کو راہ عمل دکھائی اور ان کے دلوں کی دنیا بدل کرر کھ دی۔ نفس امارہ کو نفس مطمئنہ میں بدل دیا۔

ذرا آج کے مادی دور پر نظر ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ ظاہری تعلیم نے انسان کو درندگی کی راہ دکھائی ہے جب کہ اللہ والوں نے ہمیشہ توحید و رسالت، محبت و اخوت اور مہر و وفا کا درس دیا ہے، برے کاموں سے روک کر صراط مستقیم پر گامزن کیا ہے، بے راہروی سے ہٹا کر راہ راست کا مسافر بنایا ہے۔ دنیا کا نہیں دین کا پرستار بنایا ہے، اپنی صحبت سے اُس کے باطن کو سنوارا اور نکھارا ہے۔

نفس نتواں گشت الاّ ذاتِ پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر،

''اس نافرمان نفس کو پیر کی ذات کے سوا کوئی نہیں مار سکتا لہٰذا تو اس نفس کے مارنے والے پیر کا دامن مضبوطی سے تھام لے''۔

کیونکہ

اصحابِ کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت و مردم شد

''اصحاف کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کی پیروی اور صحبت اختیار کی اور آدمی (انسان) ہو (بن) گیا۔''

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو اس دور میں کوئی اللہ والا نظر نہیں آتا، ملتا ہی

Marfat.com

نہیں۔ افسوس ہے کہ وہ لوگ دنیاوی کاموں کی خاطر ملک کا کونہ کونہ چھان مارتے ہیں بلکہ بیرون ملک بھی جا پہنچتے ہیں مگر کسی اللہ والے کی تلاش کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہے، کوشش، سعی، خواہش وطلب اور تلاش وجستجو کا جذبہ نہیں ہے ورنہ اس دور میں بھی جگہ جگہ اللہ کے بندے بقول حکیم الامتؒ

یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنے آستینوں میں

حیدر علی آتش نے اس حقیقت کو کیسے حسین انداز میں پیش کیا ہے

سفر شرط ہے مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

اصل میں طلب صادق ہو، سعی تام ہو اور جنون کامل ہو تو پھر گوہر مراد ہاتھ آ ہی جاتا ہے گھر بیٹھے بٹھائے تو کچھ نہیں ملیگا۔ خواہش وطلب ہو تو ایک چیونٹی بھی کعبہ شریف جا پہنچتی ہے۔

مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسد

''ایک مسکین چیونٹی کے دل میں کعبہ پہنچنے کی خواہش تھی اس نے کبوتر کے پاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اچانک (منزل پر) پہنچ گئی۔''

آج دنیا بھر میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ ''تصوف'' کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو بالکل عجمی چیز ہے۔ لیکن معترضین اس بات پر غور نہیں کرتے اور اس حقیت کو نظر انداز کر جاتے ہیں کہ بلاشبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات مبارکہ کے اندر ہم کو وہ سارے اذکار و اشغال و مراقبات اور وہ ساری تفصیلات نہیں ملتیں جو کہ بعد میں بزرگان دین کے مختلف طریقوں (سلاسل) کے اندر رائج ہو گئیں، لیکن اگر یہ چیزیں ان کے ہاں موجود نہیں تھیں تو ان کا منشاء اور ان کی اصل تو ساری کی ساری وہاں موجود

Marfat.com

تھی۔ آفتاب ہند امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہ النورانی نے اپنے مکاتیب میں پورے زور اور بڑی تاکید کے ساتھ اس بات، اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ ''تصوف'' کے جتنے مبادی ہیں وہ سب کے سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں ملتے ہیں۔ تفصیلات البتہ ان کی نہیں ملتیں اور وہ اسی وجہ سے نہیں ملتیں کہ اس کی ضرورت وہاں موجود نہیں تھی۔ حضور سید عالم ﷺ کی ذات مقدسہ اس قدر قوی منبعٔ فیضان تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے ان تفصیلات کی ضرورت ہی لاحق نہیں تھی۔

حضور سید عالم ﷺ کے دست حق پرست پر جس کسی نے بیعت کی وہ اسی وقت اسی آن واصل بحق ہو گیا اور اگر حضور اکرم علیہ التحیہ والثناء کے متعلق کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ وہ بیک وقت ایک طالب کو واصل باللہ کر سکتے تھے تو پھر وہ نبوّت کے امتیاز ہی سے بالکل نابلد اور ناآشنا ہے کہ وہ کیا قوّتِ فیضان ہوتی ہے اور نبی کس طرح ایک ہی وقت ادھر اللہ سے اور ادھر مخلوق میں شامل ہوتا ہے اور ایسا برزخ کبریٰ ہوتا ہے جس میں حرف مشدّد کی سی کیفیت ہوتی ہے کہ اللہ سے لیتا اور بندوں کو پہنچاتا اور بندوں کا ہاتھ پکڑتا اور اللہ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر دنیا میں ہیں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدّد کا

ایسی صورت میں تفصیلات کیا ملیں گی۔

پھر جب حضور سیّد عالم ﷺ کے مبارک دور کے بعد خلفاء راشدین کا دور آیا تو یہ سب کے سب رشد و ہدایت والے خلفاء تھے۔ خلفاء راشدین کا کیا مفہوم ہے؟ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں ان جانشینان رسول اللہ ﷺ نے زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لے رکھی تھی وہاں زمام اصلاح و تربیت باطنی بھی ان کے ہاتھوں میں اسی قوّت سے موجود تھی۔ یعنی یہ حضرات ظاہر و باطن کی جامعیت کو لئے ہوئے تھے اور''

Marfat.com

علی منہاج نبوّت'' کام کرتے تھے۔ خلفاء راشدین کی سیرت مبارکہ کو آپ پڑھیں تو خود ان کی ذات مبارکہ سے متعلق بھی اور ان کا جو طرز و انداز رعایا کے ساتھ تھا، اس کے متعلق بھی صاف طور پر ملے گا کہ تمام تر اپنی رعایا کے تزکیہ نفس اور اخلاص فی الدین کی طرف متوجہ تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام میں جس درجہ احتساب نفس کی کیفیت ملتی ہے وہ کہیں اور نظر نہیں آئے گی۔ اپنا احتساب اور جن کے اوپر وہ مامور تھے ان کا احتساب!!

چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔

سیدّنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں لوگوں کو جمع کیا کہ کچھ احکامات اور ہدایات عطا فرمائیں۔ جب لوگ جمع ہوئے اور آپ ان سے مخاطب ہونے کیلئے منبر پر چڑھتے وقت فرمانے لگے۔

''اے عمر! تو وہی تو ہے جو بکریاں چرایا کرتا تھا آج اسلام کی وجہ سے تجھے یہ عزّت حاصل ہوئی۔''

بس اتنا فرما کر منبر سے اتر گئے اور مجمع منتشر کر دیا گیا۔

بعد میں لوگوں نے ماجرا پوچھا تو فرمایا کہ۔

''جس وقت میں منبر پر چڑھ رہا تھا تو میں نے اپنے نفس کے اندر تغیر پایا کہ آج میں اتنی عظیم الشان سلطنت کا والی ہوں، امیر المومنین ہوں۔ میں نے اپنی اس نفسانی کیفیت کا یہ علاج کر دیا۔''

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں، توجہ فرمائیں کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ اپنی اصلاح پر بھی تھی اور جو رعایا تھی ان کی روٹی، ان کی آسائش اور ان کی جسمانی فلاح و صلاح کے ساتھ ساتھ بلکہ ان چیزوں سے بڑھ کر ان کے باطن کی اصلاح کی طرف بھی تھی۔

ایک اور مشہور واقعہ ہے کہ حضرت سیدّنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

ایک شخص کو گورنر مقرر کیا، فرمان بھی جاری کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ راستے میں وہ نامزد گورنر آپ کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ نے ایک بچے سے پیار کیا۔ اس نے کہا آپ بچے سے بھی پیار کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد کیا کہ:۔

''جب تم کو معصوم بچے پر پیار نہیں آتا، اس پر ترس نہیں آتا تو تم اپنی رعایا کی کیا خبر گیری کر سکو گے۔''

فوراً اس سے گورنری کا فرمان واپس لے لیا۔

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس آراستہ تھی کہ ایک شخص آیا جس سے آتے ہوئے بدنگاہی ہو گئی تھی۔ آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا کہ۔

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کی نگاہوں سے زنا ٹپکتا ہے اور بے محابا چلے آتے ہیں''

معلوم ہوا کہ آنے جانے، ملنے ملانے والے بلکہ ہر فرد رعایا کے قلب و نفس کی اصلاح پر بھی خلیفۂ راشد کی کڑی نظر ہوتی تھی اور اس کو وہ اپنا فریضۂ منصبی سمجھتا تھا۔

جب ان خلفائے راشدین کے بعد کا دور آیا تو اس کے اندر قوانین شرعیہ کی تنفید گو برابر جاری رہی اور خلفائے بنوامیہ نے حکومت کا قانونی پہلو شریعت سے ہٹنے نہیں دیا لیکن اس کا جو باطنی پہلو تھا اس سے اپنے آپ کو الگ کر لیا، اس کو اپنی ذمہ داری سے خارج قرار دیا، تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب جس کی قرآن پاک میں بڑی تاکید فرمائی گئی ہے اور جس پر جنت کی بشارت مشروط رکھی گئی ہے۔ اس سے جب بنو امیہ کے حکمرانوں نے اغماض برتا یا یہ سمجھا کہ وہ اس فریضہ کو ادا کرنے سے قاصر ہیں تو اس صورت حال کے پیش نظر وہ حضرات جنہوں نے خیر القرون والے دور دیکھے تھے، انہوں نے سوچا کہ اگر یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا اور صورت حال یوں ہی بگڑتی چلی گئی تو اسلام ایک جسد بے روح بن کر رہ جائے گا۔ اندریں صورت انہوں نے ''تزکیہ نفس'' کے اس پہلو کو سنبھال لیا۔

Marfat.com

خلافت راشدہ کے زرّیں دور کے بعد اسلام کی وحدت جو ظاہر و باطن کے اعتبار سے قائم تھی، تفرقے کا شکار ہو گئی۔ ظاہری شریعت کا نام ''فقہ'' پڑ گیا اور باطنی شریعت یعنی زہد و تقویٰ، اخلاق و اخلاص اور فکر آخرت وغیرہ اس سے الگ ہو گئی۔ اسی احساس زیاں سے مضطرب و پریشان ہو کر اور یہ دیکھ کر اب تو ''اسلام'' کا صرف قالب اور ڈھانچہ ہی باقی رہ جائے گا، روح اس سے پرواز کر جائے گی، اس وقت کے ارباب بصیرت نے اس ''روح'' کو سنبھالنے کی سعی و کوشش کی۔ منظور نظر رسول انام ﷺ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ جلوہ فرما ہو گئے، حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بصرہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعے بھی ایک مرکز قائم ہو گیا۔ اس زمانے میں اصلاح باطن کے اس کام کا نام ''تصوف'' تھا بھی نہیں بلکہ پہلے یہ لوگ ''عباد'' کہلائے، پھر ''زہاد'' کہلائے، اس کے بعد ان لوگوں کو ''صوفیاء'' کہا جانے لگا اور ان کے فن تربیت کا نام ''تصوف'' پڑ گیا۔

غرض معلوم یہ ہوا آج جس ''حقیقت'' کا نام ''تصوف'' پڑ گیا ہے یہ کوئی ''عجمی'' چیز نہیں بلکہ ''روح اسلام'' ہے اور شریعت کا وہ باطنی پہلو ہے جس کے بغیر ظاہری اعمال بے روح ہو جاتے ہیں، دل و دماغ بے سکون ہو جاتے ہیں اور انسان چین و قرار کے لئے ترس جاتا ہے۔ اس باطنی پہلو کی تربیت کے لئے ایک مربی اور ایک معلم کی اشد ضرورت ہے جس کا عرفی نام ''شیخ طریقت'' یا ''پیر طریقت'' ہے۔

آج کل پوری دنیا میں مادیّت کا جال بچھا ہوا ہے، روحانیت کی طرف سے عموماً پہلو تہی اور چشم پوشی کی جاتی ہے اور بزرگوں کے تصرفات، ملفوظات اور فرمودات کو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان آگے بڑھ رہا ہے مگر انسانیت پیچھے ہٹ رہی ہے۔ بقول غالب

آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

Marfat.com

اس عہد کی مادہ پرستیاں، علوم وفنون، محیرّ العقول ایجادیں، صنعتی ترقیاں اور سر بفلک عمارتیں ہمارے روحانی اضطراب کو دفع رفع نہیں کرسکتیں، ہمارے اضطراب اور بے قراری کا نسخہ اگر کہیں سے دستیاب ہوسکتا ہے تو صرف اور صرف فقرائے باصفا کے کشکول سے۔ لہٰذا ارباب زمانہ کو چاہیے کہ اگر مکروہات دنیا سے کسی وقت فرصت پائیں تو بزرگوں کے حالات وواقعات کا ضرور مطالعہ کریں۔ بزرگان دین کے تصرفات، ملفوظات اور فرمودات کو جھٹلائیں نہیں بلکہ عقیدت ومحبت اور استحسان کی نظر سے دیکھیں۔

''تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ'' اسی نقطۂ نظر سے پیش کی جارہی ہے تاکہ اس کو پڑھ کر بزرگان دین کے ساتھ اپنی عقیدت ومحبت کے رشتہ کو مضبوط بنا کر، فوز وفلاح کا راستہ اپنا کر اور دل ونگاہ کو ان کے حضور جھکا کر توشہ آخرت بنایا جائے۔ امید ہے کہ میری اس درد بھری اپیل، عاجزانہ درخواست اور خیر خواہانہ تجویز کو صدا بصحرا نہیں سمجھا جائیگا عامتہ المسلمین سے عموماً اور اہل قلم، اہل دل اور اہل محبت سے خصوصاً توقع ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھ کر صاحب کتاب، ناشر اور جملہ معاونین کو دعائے خیر سے نوازیں گے۔

بڑی ناشکری ہوگی اگر میں ان لوگوں کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا، حوصلہ بڑھایا اور مسلسل رابطہ رکھا، پیر طریقت حضرت پیر مفتی محمد اختر علی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث ''قصور شریف''، جناب چوہدری شیر محمد نقشبندی قصوری اور دیگر احباب وحضرات کو اللہ کریم جزائے خیر سے نوازے کہ ان کی دعاؤں، کوششوں اور رابطوں سے یہ کتاب مکمل ہوکر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوکر آپکے دلوں کی دنیا کو منوّر کر رہی ہے۔ اللہ کریم میرے ان تمام محسنوں کو دین، دنیا اور آخرت میں خوش رکھے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

Marfat.com

حضرت علامہ اقبال احمد فاروقی لاہوری دامت برکاتہم عالیہ نے اپنے گرامی نامہ محررہ ۲۳ جون ۲۰۰۳ء میں یوں حوصلہ افزائی فرمائی ہے:۔

''تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ'' کی تکمیل پر آپ شکریہ کے مستحق ہیں آپ نے بڑی محنت کی ہے۔''

ان کی اس شفقت، محبّت اور عنائیت کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔ اللہ کریم ان کا سایہ ہماپایہ تادیر سلامت رکھے۔

محبّ گرامی، بزرگ محترم حضرت قبلہ ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان اسلام آباد نے ایک جامع ''پیغام'' مرحمت فرما کر اور برادرم پروفیسر محمد الیاس اعظمی قصوری صاحب استاذ منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور نے اس کتاب کے بارے میں گرانقدر ''تاثرات'' سے نواز کر صادق نوازی فرمائی ہے۔ ہر دو حضرات اس کرم، مہربانی اور نوازش پر دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ خداوندِ قدوس اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جزائے خیر اور سعادت دارین سے نوازے۔

خاکِ راہِ صاحبدلاں

محمد صادق قصوری

برُج کلاں ضلع قصور (پاکستان)

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ ۲۸ جون ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ

Marfat.com

پیغام

(ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان اسلام آباد)

بفضلہٖ سبحانہ، وتعالیٰ آپ جس سرعت اور عرق ریزی سے تحقیق وتصنیف کے میدان میں پیش رفت فرمارہے ہیں، اس پر مجھ ایسے ہیچمدان اور سست رو طالب علم کو حیرت بھی ہوتی ہے، رشک بھی آتا ہے اور افتخار واعزاز کا احساس بھی ہوتا ہے۔ بلاشبہ آپ کے علمی وتحقیقی کارناموں میں آپ کا سب سے وقیع، نادر اور بے مثل کام جس میں آپ کا کوئی ہمسر اور ہمتا نہیں ہے، مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خاں نیازی مرحوم ومغفور کی حیات سعیدہ، انکی بیش قیمت تصانیف وتالیفات اور انکے کارہائے جلیلہ سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ تصوّف اور مشائخ واکابر طریقت پر آپ نے جو وقیع اور گرانقدر کام کیا ہے اور جس طرح وسائل کے ناقابل یقین فقدان کے باوجود قدر وکمیّت کا قابل تقلید معیار قائم کیا ہے، وہ یقیناً رب کریم کی دین، اولیاء کرام کی نظر، اور بس آپ ہی کا حصہ ہے۔

برصغیر پاک وہند کے علماء کرام، اولیاء عظام، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر ابرار کے احوال وآثار پر آپ کی گرانقدر تالیفات کے بعد آپ کی تازہ ترین تالیف "تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ" ایک اور مبارک، فیض بخش اور روح پرور اضافہ ہے اور اپنے موضوع ومیدان میں ایک طرح سے اوّلیت کے شرف کی حامل بھی۔ رب رحیم وکریم آپ کی صلاحیتوں اور توانائیوں میں روز افزوں برکت اور ترقی عطا فرمائے۔

دعاگو

(ڈاکٹر) شیر محمد زمان

۱۶ جولائی ۲۰۰۳ء

Marfat.com

تاثرات

پروفیسر محمد الیاس اعظمی منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکابر و اسلاف کا تذکرہ کرنا اور ان کے احوالِ حیات، سیرت و کردار، خدمات وتعلیمات کا جمع کرنا اور سننا اور سنانا ایسا علم ہے جس کا آغاز تاریخ عالم میں صرف اور صرف مسلمانوں کا ہی کارنامہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغازی و سیرّ اور سوانح نگاری کا مربوط و مرتب جو نظام مسلمانوں کے ہاں پایا جاتا ہے دیگر اقوام اس کی مثال پیش کرنے عاجز و قاصر ہیں۔

سیرت و سوانح نگاری کے فن کا اصل مقصد تو رہبر انسانیت حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کے ایک ایک لمحے کو نذر قرطاس کر کے تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنا تھا مگر چونکہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ سے متعلق ایک ایک روایت کا دارومدار اور انحصار حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین اور پھر تابعین کی بیان کردہ روایات پر ہی تھا۔ چنانچہ سیرت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے ایک ایک گوشے کے ہر قسم کے شک وشبہ کے احتمال سے بچانے کے لئے مسلمانوں نے علم اسماء الرجال پھر جرح وتعدیل اور قبولیت حدیث و روایت کی سخت قسم کی شرائط واضح کیں۔ یوں کائنات کے ایک فرد فرید حضور نبی رحمت ﷺ کی حیات مبارکہ کو محفوظ کرنے کے لئے اسماء الرجال کا فن وجود میں آیا تو پھر ہزاروں انسانوں جن کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز ہے کی زندگیوں کو بھی محفوظ کر دیا گیا تاکہ قیامت تک کوئی بد بخت حیات رسول علیہ التحیہ والثناء پر انگشت نمائی نہ کر سکے۔

آج سے صدیوں پیشتر سوانح نگاری کے جس علم کا آغاز ہو چکا تھا، زمانے

Marfat.com

کی ہزاروں کروٹیں بدلنے کے باوجود وہ سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔ چنانچہ گزشتہ چودہ صدیوں میں تاریخ کے ہر دور میں اسلاف واکابر کے تذکرے لکھے جاتے رہے ہیں اس سلسلہ کی ایک نمایاں مثال علامہ ذھبیؒ کا ''تذکرۃ الحفاظ'' ہے، ''فتوح البلدان'' اور ''وفیات الاعیان'' بھی اسی کی کڑیاں ہیں۔ مسلمانوں سے متاثر ہوکر دیگر اقوام بالخصوص اہل مغرب بھی اس طرح متوجہ ہوئے اور انہوں نے بھی اپنی تاریخ کے نمایاں اور نامور لوگوں کے حالات زندگی قلمبند کرنا شروع کر دیئے۔

اسلام کی تاریخ میں بالخصوص علماء وصوفیہ کے تذکرے لکھنے کا سلسلہ تو صدیوں سے بڑے تسلسل کے ساتھ جاری ہے، چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی کی ''نفحات الانس'' ایسی کتابیں علمی دنیا میں اپنا ایک مقام رکھتی ہیں۔ حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ''کشف المحجوب'' جو اگرچہ مسائل ومہمات تصوف سے متعلق ابتدائی کتب میں شمار ہوتی ہے اس میں بھی فاضل مصنف نے مختلف سلاسل تصوف کے اکابر کے احوال وواقعات کو قلمبند کیا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں اس فن کو منظّم کرنے میں شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرتب کردہ تذکرہ ''اخبار الاخیار'' ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ یہ بات بھی بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ ''اخبار الاخیار'' سوانح نگاری کے جدید اصول و اسالیب کا پوری طرح سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ علاوہ ازیں مفتی غلام سرور لاہوری نور اللہ مرقدہ کی ''خزینۃ الاصفیاء'' اور حدیقۃ الاولیاء'' بھی قابل ذکر کتابیں ہیں۔

ہمارے ہاں ''اخبار الاخیار'' کے بعد بیسیوں تذکرے اور سوانح حیات منظر عام پر آئیں بالخصوص مختلف سلاسل تصوف سے وابستہ بزرگان دین کے تذکرے تو ہماری قومی وملی اور علمی تاریخ کا بہت بڑا ذخیرہ ہیں جن کے مطالعہ سے ایک قاری کو نہ صرف روحانی بالیدگی کا سامان مہیا ہوتا ہے بلکہ تاریخ کے بہت سے گمشدہ گوشے بھی

Marfat.com

نمایاں ہوکراس کے سامنے آجاتے ہیں۔

''تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ'' بھی اسی سلسلہ الذھب کی ہی ایک کڑی ہے جس میں ''سلسلہ عالیہ قادریہ'' کی ایک شاخ اعلی حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ اوران کے عالی قدر خلفاء عظام کا تذکرہ ہے۔جس میں فاضل مصنف ومرتب مؤرخ پاکستان، ادیب شہیر محترم میاں محمد صادق قصوری نے مذکورہ بالا سلسلہ کی تاریخ ساز شخصیتوں، ان کے احوال ومقامات، افکار و نظریات، اور خدمات کو اپنے منفرد اسلوب نگارش سے مالا کی لڑی میں پرویا ہے۔فاضل مصنف نے اس تذکرے کا آغاز حضور نبی رحمت سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیہ والثناء اور امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّد الشہد اسیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر آئمہ اہلبیت اطہار جو اس سلسلہ مقدسہ کے بانیان ہیں کے تذکار جلیلہ سے کیا ہے، یوں یہ تذکرہ سیرت نبویہ اور سیرت آئمہ کی بھی ایک مستند دستاویز بن گیا ہے۔اس کے علاوہ دیگر مشائخ کے احوال و حالات بھی انتہائی مستند و معتبر ماخذ کے حوالوں سے مرتب کئے گئے ہیں۔

محترم قصوری صاحب کا شمار بلاشبہ ہمارے ملک کے ممتاز مورخین میں ہوتا ہے جو قصور کے دور افتادہ ایک گاؤں برج کلاں میں تنہا وہ علمی، ادبی اور تاریخی کام سر انجام دے رہے ہیں جو پورے ایک ادارے کا کام ہے۔عجیب اتفاق ہے کہ فاضل مصنف کا تعلق سرزمین قصور سے ہے اور زیر نظر تذکرہ کے آخری ممدوح شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی مردم خیز خطے بلھے شاہ قدس سرہ کی نگری سے ہے۔بلاشبہ حضرت شیخ الحدیث مرحوم ومغفور ایک نامور عالم دین پرجوش سنی مبلغ اور معروف شیخ طریقت تھے، بالخصوص قصور کی سرزمین پر آپ نے دارالعلوم جامعہ حنفیہ قائم کرکے دین متین کی تبلیغ کا جو چراغ روشن کیا ہے وہ تا

128471

Marfat.com

ابد علم وعرفان کی روشنی عام کرتا رہیگا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم قصوری صاحب کی اس علمی سعی وکاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور روز محشر ان کے لئے زاد راہ بنائے ۔ امین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد الیاس اعظمی

۱۵ جون ۲۰۰۳ء اتوار

Marfat.com

(۱)

سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱......عام الفیل......۱۱ھ

مکہ معظمہ......مدینہ منورہ

۵۷۱ء......۶۳۲ء

قطعۂ تاریخ وصال

وقت نزع رواں بخواند رسول صلی اللہ علیہ وسلم ⁕ کلمہ لا الہٰ الّا ہو

پس اگر سال رحلتش[۱] خواہی ⁕ لفظ دیگر مگیر الا "ہو"

۱۱ھ

(مسٹر طامس ولیم بیل)

ظاہراً روپوش ہیں ہم سے مگر ⁕ آج بھی زندہ ہیں ختم الانبیاء

کہئے صابرؔ ان کی تاریخِ فراق ⁕ "ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مہر ہدا"

۶۳۲ء

صابرؔ براری، کراچی

[۱] فراقِ ظاہری مراد ہے (قصوری)

Marfat.com

سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور پر نور خاتم الانبیاء باعث تخلیق کائنات، فخر موجودات ، رحمت اللعالمین، شفیع المذنبین، محبوب کبریا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا اور پھر اس نور کے وسیلے سے تمام جہانوں کو تخلیق کیا۔ عالم ارواح ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو خلعت نبوت سے سرفراز فرما کر جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں سے یہ عہد لیا گیا کہ اگر وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کو پائیں تو ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۹)

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی (اس کے بعد) فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھا لیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ نے) فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں''

خداوند قدوس کے اسی ارشاد عالیہ کیمطابق تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے

Marfat.com

اپنی امتوں کو حضور ﷺ کی آمد کی بشارت دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اپنے محبوب پاک ﷺ کے نور پاک کو انکی پشت مبارک میں بطور امانت رکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے وہ نور حضرت حواء کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔ پھر حضرت حواء سے حضرت شیث علیہ السلام کی پشت میں منتقل ہوا۔ پھر اسی طرح یہ نور مقدس پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا ہوا حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہؓ کی پشت مبارک میں منتقل ہوا اور ان سے حضرت آمنہؓ کے بطن مبارک میں منتقل ہوا۔

اسی نور کی برکت سے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا اور اسی نور کے وسیلہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی نور کی برکت سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی غرق ہونے سے بچی، اسی نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود گلزار ہوگئی، اسی نور کی برکت سے حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور ہوئی اور اسی نور کی برکت سے تمام انبیاء سابقین پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات و نوازشات ہوئیں۔ مولانا جامیؒ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

وصلی اللہ علیٰ نورِ کزو شد نور ہا پیدا — زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا
محمد احمد و محمود ﷺ وے را خالق بستود — کزو شد بود ہر موجود زو شد دیدہا بینا
اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیع آدمؑ — نہ آدمؑ یافتے توبہ نہ نوحؑ از غرق نجّینا
نہ ایوبؑ از بلا راحت نہ یوسفؑ حشمت و جاہت — نہ عیسیٰؑ آں مسیحا دم نہ موسیٰؑ آں ید بیضا

حضور اکرم ﷺ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے مدینہ میں رحلت فرمائی۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول ۱ھ عام الفیل (واقعہ عام الفیل سے ۵۵ دن بعد) مطابق ۲۱۔ اپریل ۵۷۱ء مطابق ۴ جیٹھ ۶۲۸ بکرمی کو مکہ مکرمہ میں بعد از

Marfat.com

صبح صادق پیر کے دن ہوئی۔ ولادت شریف کے وقت آپ کے ساتھ ایسا نور نکلا کہ مکہ شریف کے رہنے والوں کو ملک شام کے قیصری محل (بادشاہی محلات) نظر آنے لگے۔ ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے، گر پڑے فارس کا آتش کدہ بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا اور وادی سماوہ کی ندی کناروں تک بہنے لگی غرض ایسے بے شمار واقعات ظاہر ہوئے۔

سب سے پہلے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے کئی دن دودھ پلایا۔ پھر آپ ﷺ نے چند روز ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ کا دودھ پیا۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہؓ آپ ﷺ کو اپنے قبیلہ میں لے گئیں جہاں پہلی بار آپ ﷺ کا شق صدر ہوا۔ دوسری دفعہ دس برس کی عمر میں، تیسری دفعہ غار حرا میں اور چوتھی مرتبہ شب معراج میں ہوا۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ انتقال فرما گئیں اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ نے آپ کی پرورش اپنے ذمے لے لی۔ جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا جان بھی رحلت فرما گئے۔ اب آپ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرورش کرنے لگے۔ (بعض محققین کے نزدیک آپ کی پرورش زبیر بن عبدالمطلب نے کی تھی۔ واللہ اعلم ورسولہ (قصوری) بارہ سال کی عمر مبارک میں آپ حضرت ابوطالبؓ کے ساتھ ملک شام کو بغرض تجارت تشریف لے گئے۔ اس سفر میں بحیرا راہب نے آپ ﷺ کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں۔ چودہ سال کی عمر شریف میں آپ نے اپنے چچاؤں کے ساتھ حربِ فجار میں شرکت فرمائی۔ پچیس سال کی عمر مبارک میں حضرت خدیجہؓ کی طرف سے آپ ﷺ بسلسلہ تجارت شام کو تشریف لے گئے۔ اس سفر سے واپسی کے بعد آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو گیا۔ جب آپ کی عمر اقدس پینتیس برس کی ہوئی تو قریش نے عمارت کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا۔ آپ ﷺ نے اس تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

Marfat.com

ساتھ اپنے مبارک کندھوں پر پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔

جب آپ ﷺ کی عمر شریف چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے منصب نبوّت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپ خفیہ طور پر بعض لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے لگے۔ آپ ﷺ کی اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے بہت سے مرد اور عورتیں آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، لڑکوں میں حضرت علیؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہؓ، آزاد کئے ہوئے غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ ہیں۔

خفیہ دعوت کے تین سال بعد دعوت اعلانیہ کا حکم آیا تو سرداران قریش بہت سٹ پٹائے اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو اذیت دینے لگے۔ نبوّت کے پانچویں سال حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو چاہیں ہجرت کر کے حبشہ چلے جائیں۔ چنانچہ پہلی دفعہ گیارہ مرد اور چار عورتوں نے ہجرت کی۔ نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہؓ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کے تین دن بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایمان لے آئے۔ اب اسلام کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر قریش کی نیندیں حرام ہو گئیں اور وہ مسلمانوں کو شدّت کے ساتھ ایذائیں دینے لگے۔ اس لئے ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتوں نے دوسری بار حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ قریش نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس اپنے سفیر بھیجے کہ مہاجرین کو واپس کر دو مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سفیر خاسر و نامراد واپس لوٹے۔ اب قریش نے جھنجھلا کر بہ اتفاق رائے یہ قرارداد پیش کی کہ حضور ﷺ کو علانیہ قتل کر دیا جائے۔ بنو ہاشم و بنو مطلب حفاظت کی غرض سے آپ ﷺ کو شعب ابی طالبؓ میں لے گئے۔ اس پر قریش نے بنو ہاشم و بنو مطلب سے قطع تعلقی کر لی تا کہ وہ ہراساں و پریشان ہو کر آپ ﷺ کو ان کے حوالہ کر دیں اور اس بارے میں ایک تحریری معاہدہ خانہ کعبہ کی

Marfat.com

چھت پر آویزاں کر دیا۔ قریش نے نہایت سختی سے اس معاہدہ پر عملدر آمد کیا۔ تین سال بعد حضور ﷺ نے خبر ارشاد فرمائی کو اس معاہدہ کو دیمک چاٹ گئی ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے نام پاک کے باقی کچھ نہیں رہا۔ جب معاہدہ کو دیکھا گیا تو حضور ﷺ کا ارشاد مبارک صحیح نکلا مگر مخالفین بجائے نادم وشرمسار ہونے کے مزید درپے آزاد ہو گئے۔ اور طرح طرح سے زیادتیاں کرنے لگے۔ ماہ رمضان ۱۰ھ نبوت میں حضرت ابو طالب رض کا انتقال ہو گیا اور اس کے تین دن بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رض نے بھی انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ نے پریشانی کی حالت میں طائف کا سفر اختیار فرمایا مگر اشرافِ ثقیف نے آپ ﷺ کی دعوت کا بری طرح سے جواب دیا اور آپ ﷺ پر اس قدر سنگ باری کی کہ نعلین شریفین خون آلودہ ہو گئیں۔

آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ ہر سال حج کے موسم میں تمام قبائل عرب کو جو مکہ اور اس کے ارد گرد موجود ہوتے دعوت اسلام دیا کرتے تھے۔ اور میلوں میں بھی اسی غرض سے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ نبوّت کے گیارہویں سال آپ ﷺ نے حسب عادت منیٰ میں قبیلہ خزرج کے چھ آدمیوں کو دعوت اسلام دی اور وہ مسلمان ہو گئے انہوں نے مدینہ طیبہ میں اپنے بھائیوں کو اسلام کی دعوت دی جس کے طفیل آئندہ سال بارہ مرد ایام حج میں مکہ آئے اور حضور سیّد عالم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ مشہور قول کے مطابق اسی سال ماہ رجب کی ستائیس رات کو حضور ﷺ کو حالتِ بیداری میں جسد اطہر کے ساتھ معراج مبارک ہوا اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ نبوّت کے تیرہویں سال انصار میں سے ۷۳ مرد اور دو عورتوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور یوں کاروانِ اسلام روز بروز شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے لگا۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کی وجہ سے قریش کی ایذا رسانی بھی شدید ہوتی جا

Marfat.com

رہی تھی جس کی وجہ سے اب مسلمانوں کا مکہ میں رہنا دشوار ہوگیا۔ لہٰذا حضور سیّد عالم ﷺ کی اجازت مبارکہ سے صحابہ کرامؓ متفرق طور پر چوری چھپے ہجرت کر کے مدینہ شریف پہنچ گئے اور مکہ میں حضور ﷺ کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، اور چند علیل وناتواں رہ گئے۔

قریش نے جب دیکھا کہ حضور ﷺ کے جانثار ومددگار مکہ کے علاوہ مدینہ میں کافی تعداد میں ہو گئے ہیں تو ان کی نیندیں حرام ہو گئیں کہ کہیں حضور ﷺ بھی مدینہ میں نہ چلے جائیں اور وہاں سے اپنے حامیوں کی فوج ظفر موج کے ساتھ مکہ پر حملہ آور ہوں۔ لہذا انہوں نے دارلندوہ میں جمع ہو کر شیخ نجدی کے مشورہ سے یہ قرار دیا کہ آج رات ہی حضور ﷺ کو قتل کر دیا جائے تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضور اکرم ﷺ کو قریش کے اس مذموم فیصلے کی خبر دی۔ کفار نے قرارداد کے مطابق رات ہوتے ہی حضور ﷺ کے دولت کدہ کو گھیرے میں لے لیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر چھوڑا اور مٹھی بھر خاک لیکر سورہ یٰسین شریف کی شروع کی آیات پڑھ کر کفار پر پھینک دی جس کی وجہ سے کفار کو کچھ نظر نہ آیا اور آپ ﷺ وہاں سے نکل کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر عازم مدینہ ہو گئے۔ تین راتیں غار ثور میں گزاریں۔ راستہ میں سراقہ جعشم آپ ﷺ کے تعاقب میں آیا مگر آپ ﷺ کی دعا سے اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور وہ معافی مانگ کر واپس چلا آیا۔

حضور اکرم ﷺ ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ (پیر) کے دن قباء میں پہنچے۔ یہی تاریخ اسلامی سال (سن ہجری) کی ابتداء ٹھہری۔ آپ ﷺ نے قباء میں مسجد قباء کی بنیاد ڈالی جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ یہاں سے آپ مدینہ شریف جلوہ افروز ہوئے تو مسلمانوں میں مسرت کی جو لہر دوڑی۔ اسے احاطہ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان پر قیام فرمایا۔ اسی سال مسجد نبوی، ازواج مطہرات کے لئے حجرے اور مہاجرین کے لئے مکانات تعمیر کئے گئے۔ اذان شروع کی گئی اور صحابہ کرامؓ میں بھائی چارا پیدا فرمایا۔

ہجرت کے دوسرے سال بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف قبلۂ نماز ٹھہرا۔ رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اور غزوات وسرایا کا آغاز ہوا۔ غزوات تعداد میں ۲۷ ہیں اور سرایا ۴۷۔ بڑے بڑے غزوات میں جن کا ذکر قرآن مجید ہے سات ہیں۔ بدر، احد، خندق، خیبر، فتح مکہ، حنین، تبوک۔ جن غزوات میں حضور اقدس ﷺ نے قتال فرمایا وہ یہ ہیں۔

بدر، احد، خندق، مصطلق، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف۔ سب سے آخری غزوہ تبوک ماہ رجب ۹ھ میں وقوع پذیر ہوا۔

ہجرت کے ساتویں سال کے آغاز میں حضور ﷺ نے والیانِ ملک (قیصر و کسریٰ اور نجاشی وغیرہ) کے نام دعوت اسلام کے خطوط ارسال فرمائے اور ۹ھ میں غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ ﷺ نے منافقین کی مسجد ضرار (جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بنائی گئی تھی) کو جلا دینے کا حکم دیا۔ اسی سال عربوں کے کثیر التعداد وفد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے جس کی وجہ سے اسے ''سال وفود'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وفود عام طور پر دولت ایمان سے مالا مال ہو کر واپس گئے ۱۰ھ میں بھی وفود حاضر خدمت ہو کر نور ایمان سے مشرف ہوتے رہے۔ اسی سال اہل یمن و ملوکِ حمیر ایمان لائے اور رسول اللہ ﷺ نے آخری حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

حضور سیّد عالم ﷺ کی ولادت مبارکہ کے وقت پوری دنیا بالخصوص ملک عرب میں جہالت و گمراہی کا دور دورہ تھا عربوں کی مذہبی اور اخلاقی پستی آخری حدوں کو پہنچی ہوئی تھی۔ موافق ومخالف، دوست اور دشمن اپنے اور بیگانے سب کو یہ

Marfat.com

معلوم ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے۔ امیوں ہی میں آپ نے پرورش پائی۔ کسی کے سامنے زانوے تلمذ تہہ نہ کیا اور نہ لکھنا پڑھنا سیکھا مگر آپ نے تلمیذ الرحمٰن ہونیکی حیثیت سے اپنے اصحاب کرام کو وہ روحانی تعلیم دی کہ وہ معارف ربّانی کے عارف اور اسرار فرقانی کے ماہر بن گئے۔ جس کسی نے بھی دولت ایمان سے سرفراز ہو کر کچھ وقت بھی آپ کے قدموں میں گزارا وہ عالم ربانی اور عارف یزدانی بن گیا۔ آپ کے فیض صحبت سے صحابہ کرام میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نسبت خاصہ اور قوت قدسیہ عطا ہوگئی۔ القصہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو اسلام و ایمان اور احسان سے مالا مال کر کے اور سچے دین کے ظاہری اور باطنی علوم سکھا کر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو دوشنبہ (پیروار) کے دن الرفیق الاعلیٰ پکارتے ہوئے عالم فانی سے عالم باقی کی طرف تشریف لے گئے۔ مگر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین اور حیات النبی ہیں۔ قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی فیضان بواسطہ خواص امت، علمائے کرام، صوفیۂ عظام پہنچتا رہے گا، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں پہنچتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں وقتاً فوقتاً اولیاء و صلحاء پیدا ہوتے رہیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ظاہری و باطنی علوم کے فیضان سے مالا مال کرتے رہیں گے۔ اوران اولیاء کرام کے ذریعے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کی تصدیق ہوتی رہے گی۔ چنانچہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ اپنی معرکہ آراء کتاب کشف المحجوب میں یوں فرماتے ہیں:

"خداوند تعالیٰ برہان نبوی را تا امروز باقی گردانیدہ است و اولیاء را سبب اظہار آں کردہ۔ تا پیوستہ آیات حق و حجت صدق سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری باشند، و مر ایشاں را والیان عالم گردانیدہ محرم و ___شتہ اند و اراہ متابعت نفس را در نوشتہ، از آسمان باران

بیرکاتِ اقدام ایشاں آید، و از زمین نباتات ببرکات صفائی احوال ایشاں روئد''

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے برہان نبوی کو آج تک کے لئے باقی رکھا ہے اور اولیاء کو اس کے اظہار کا سبب بنایا ہے۔ تاکہ آیات حق اور حجتِ صدق سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ ظاہر ہوتی رہیں اور انکو دنیا کے والی گردانا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے محرم ہو گئے ہیں اور انہوں نے متابعت نفس کو اپنا رستہ بنایا ہے۔ آسمان سے بارش انکے قدموں کی برکت سے آتی ہے اور زمین سے نباتات ان کے صفائے احوال کی بدولت اُگتے ہیں۔''

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمتہ اللہ علیہ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

'' حقیقت محمدیہ کا تعلق جس طرح ذات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حیات میں تھا بعینہٖ وہی تعلق اب بعد وصال بھی بدن مبارک کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دین کو کوئی نہیں بدل سکتا اور جس طرح حضور پرنور ﷺ کی حیات میں آپ کے تصرفات جاری تھے ویسے ہی اب بھی جاری ہیں۔ یہی معنی ہیں حیات النبی ﷺ ہونے کے۔ اور اسی وجہ سے قطب، غوث، ابدال، اوتاد، وغیرہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں ہوتے رہیں گے۔''(ذکر خیر)

بطور تبرک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کے چند بڑے بڑے واقعات کی نہایت مختصر سی فہرست پیش کر دی گئی ہے۔ ان واقعات کی تفصیل اور

Marfat.com

حضور انور ﷺ کے خلق عظیم، حلیہ شریف، ومعجزات ومناقب وخصائص اور امت پر حضور ﷺ کے حقوق وغیرہ کے بیان کے لئے حضرت مولانا نور بخش توکلی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''سیرت رسول عربی ﷺ'' حضرت شیخ عبدالحق دہلوی محدثؒ کی کتاب ''مدارج النبوّت'' وسیرت کی دیگر کتابوں مثلاً ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہؒ کی ''ضیاء النبی'' کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

ارشاداتِ قُدسیہ

حضور اقدس ﷺ کے ارشادات قدسیہ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ نہ پائے جاتے ہوں۔

(۱) رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک بندوں میں سے کونسا بندہ زیادہ فضیلت والا اور زیادہ بلند مرتبہ والا ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مرد اور وہ عورت جو ذکر خدا زیادہ کرتے ہیں۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا خدا کا ذکر زیادہ کرنے والے راہ خدا میں جہاد کرنیوالے سب سے زیادہ فضیلت والے اور زیادہ بلند مرتبے والے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ غازی اگر اپنی تلوار سے کافروں اور مشرکوں کو قتل کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے اور وہ خون آلود ہو جائے۔ خدا کا ذکر کرنے والا درجہ میں اس سے بڑھ کر ہوگا (امام احمد و ترمذی)

(۲) جب تم بہشت کی چراگاہوں میں گزرو، تو چرو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ بہشت کی چراگاہیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔ (ترمذی)

(۳) اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو گلی کوچوں میں پھرتے ہوئے اہل ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو یوں پکارتے ہیں ''اپنے مقصود کی طرف آؤ۔'' حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

کہ وہ فرشتے اہل ذکر کو اپنے بازوؤں سے پہلے آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان کا حال زیادہ جانتا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیرے بندے تجھے پاکی، بزرگی اور ثناء اور عظمت سے یاد کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے، حضورﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا، پھر خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا حال کیسا ہوتا۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری عبادت میں اور تیری تعظیم کرنے میں سخت تر ہوتے اور تیری تسبیح زیادہ کیا کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں۔ حضور نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ کی قسم، اے پروردگار انہوں نے بہشت کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ بہشت کو دیکھ لیتے تو ان کا حال کیسا ہوتا؟ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ بہشت کو دیکھ لیتے تو اس کی حرص اور اس کی طلب میں سخت تر ہوتے اور اس کی رغبت زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں، حضور سید عالمﷺ نے فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ سے۔ پھر حق تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ حضور اکرمﷺ نے فرمایا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! اے پروردگار! انہوں نے نہیں دیکھا۔ پھر حق تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا حال کیسا ہوتا؟ حضورﷺ نے فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو اس سے بھاگنے اور ڈرنے میں سخت تر ہوتے۔ حضور نبی کریم

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا'' اس پر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ ان میں سے فلاں شخص ذکر کرنے والوں میں سے نہیں، وہ تو کسی کام کے لئے آیا تھا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ جماعت ہے کہ ان کا ہمنشیں محروم نہیں رہتا (امام بخاری)

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں وہ جو میری نسبت رکھتا ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے آدمیوں کی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں (بخاری و مسلم)

(۵) قیامت برپا نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا (مسلم)

(۶) افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد اللہ ہے (ترمذی وابن ماجہ)

(۷) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے (مسلم)

(۸) جب تو نماز مغرب سے لوٹے (یعنی سلام پھیرے) تو کسی سے کلام کرنے سے پہلے سات بار کہہ لیا کرو۔ اللھم اجرنی من النار (خدایا مجھے دوزخ کی آگ سے پناہ دے) کیونکہ اگر تو یہ کہے اور پھر اسی رات مر جائے تو تیرے لئے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھی جاتی ہے اور جب تو نماز صبح ادا کرے تو ان ہی کلمات کو سات مرتبہ کہہ لیا کہ اگر تو اسی دن مر جائے تو تیرے لئے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھی جاتی ہے (ابوداؤد)

(۹) دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان اور میزان اعمال میں بھاری اور خدا کے نزدیک محبوب ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری و مسلم)

(۱۰) یہ کہنا سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر: میرے نزدیک محبوب تر ہے ہر چیز سے جس پر سورج طلوع ہوا ہے (امام مسلم)

Marfat.com

(۱۱) کسی نے کبھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی طعام نہیں کھایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (امام بخاری)

(۱۲) جو شخص صبح کے وقت یوں کہے۔ اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او با حد امن خلقک فمنک وحدک فلک الحمد ولک الشکر (ترجمہ: یا اللہ! صبح کو میرے پاس یا تیری خلق میں سے کسی کے پاس جو نعمت ہے وہ تجھ تنہا کی طرف سے ہے۔ پس تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے) اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جو شخص اسی طرح شام کے وقت کہے۔ اللھم ما امسی بی من نعمۃ۔ الخ) اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

(۱۳) جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنے تہ بند کے اندرونی حاشیہ کے ساتھ جھاڑ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کونسی چیز بستر پر پڑی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ باسمک ربی وضعت جنبی وبک ازفعه ان امسکت نفسی فالمحمنها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادک الصالحین :اے میرے پروردگار! میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیرے نام سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح کو قبض کرے، تو اس پر رحم کرنا۔ اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اسے نگاہ رکھنا جیسا کہ تو اپنے نیک بندوں کو نگاہ رکھتا ہے) اور ایک روایت میں ہے کہ بستر کو جھاڑ کر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے اور بعد ازاں یہ دعا آخر تک پڑھے (بخاری و مسلم)

(۱۴) جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین بار کہے۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ، خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں یا صحرا کی ریت کے ذرّوں کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر (ترمذی)

(۱۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

کو معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس مال غنیمت میں غلام اور لونڈیاں آئے ہیں۔ وہ حضور انور ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں تاکہ چکی پیسنے کی مشقت سے اپنے ہاتھوں کی تکلیف کا ذکر کر کے ایک لونڈی طلب کریں۔ حضور ﷺ اسوقت گھر پہ جلوہ افروز نہ تھے چنانچہ انہوں نے اپنا حال ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ حضور سید عالم ﷺ ہمارے ہاں تشریف فرمائے ہوئے اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ حضور ﷺ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے بہتر نہ دوں جس کا تم نے سوال کیا ہے۔ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے واسطے لونڈی سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶) اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عھدک و وعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی ابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لایغفر الذنوب الا انت:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ افضل استغفار مندرجہ بالا دعا ہے۔ جو شخص ان کلمات کو دن کے کسی حصہ میں پڑھے اور ان پر یقین کامل رکھے تو اگر وہ اسی شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہل بہشت میں سے ہوگا۔ اگر رات کے کسی حصہ میں پڑھے اور مکمل یقین و اعتقاد رکھتا ہو اور وہ صبح سے پہلے مر جائے تو وہ اہل بہشت میں سے ہے (امام بخاری)

(۱۷) جب رات کا آخیر تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان کی طرف اترتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی جو مجھے پکارے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی جو مجھ سے بخشش

Marfat.com

طلب کرے تا کہ میں اسے بخش دوں (بخاری ومسلم)

(۱۸) خوشی ہو اس شخص کو جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائی (ابن ماجہ ونسائی)

(۱۹) جس شخص نے کھانا کھانیکے بعد یوں کہا۔ الحمد الله الذی اطعمنی هذا الطعام ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة: ترجمہ: ''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر کسی حیلہ وقوت کے یہ کھانا مجھے دیا) اس کے پچھلے اور اگلے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے کپڑا پہن کر کہا۔ الحمد الله الذی کسانی هذا التوب ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة۔ اس کے اگلے پچھلے صغیرہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۲۰) جو شخص ہر روز سو بار پڑھے لا اله الا الله وحده لا شریک له له ملک وله الحمد وهو علی کل شی قدیر : اس کو دس غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس شام تک اسے شیطان سے پناہ مل جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی شخص کا افضل عمل نہیں ہے مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (بخاری)

(۲۱) آدمی زاد کو ان چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں حق نہیں (یعنی قیامت کے دن ان چیزوں کا حساب نہ ہوگا (مکان رہنے کے لئے، کپڑا ستر عورت کے لئے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی (ترمذی)

(۲۲) ہر ایک آدمی کو قیامت کے دن بارگاہ خداوندی میں کھڑا رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ پوچھ لیا جائے۔ اس کی عمر کی بابت کہ کس کام میں بسر کی، اس کی جوانی کی بابت کہ کس کام میں بوسیدہ کی، اس کے مال کی بابت کہ کہاں سے کمایا اور کس چیز پر اسے خرچ کیا اور اپنے علم پر کیا عمل کیا (ترمذی)

Marfat.com

(۲۳) تو دنیا میں اس طرح زندگی گزار کہ گویا مسافر ہے یا راہگیر (بخاری)

(۲۴) خدا نے اس مرد کا عذر زائل کر دیا جس کی عمر لمبی کر دی یہانتک کہ اسے ساٹھ سال تک پہنچا دیا (بخاری)

(۲۵) ایک شخص نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس مرد کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے ایک گروہ کو دوست رکھا اور وہ ان سے ملا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ہر انسان قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھے گا جس کو اس نے دوست رکھا ہے" (بخاری و مسلم)

(۲۶) اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو کے برابر وقعت رکھتی تو وہ کسی کافر کو اس کا ایک گھونٹ نہ پلاتا (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

(۲۷) حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے مشتبہات سے پرہیز کیا، اس نے اپنا دین اور اپنی آبرو بچالی اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا اس چرواہے کی طرح جو اپنے جانور چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے نزدیک ہے کہ وہ چراگاہ کے اندر چرائے۔ آگاہ رہو کہ ہر ایک بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے اور آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کے محارم میں ہے۔ آگاہ رہو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے تو تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے۔ آگاہ رہو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے (بخاری و مسلم)

(۲۸) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے دئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے۔ (ترمذی)

(۲۹) جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا فائدہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا فائدہ منقطع نہیں ہوتا صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور نیک

Marfat.com

فرزند جو اس کے لئے دعا کرے (مسلم)

(۳۰) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص نیک عمل کرتا ہے اس کے لئے دس گناہ ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی دیتا ہوں۔ اور جو شخص بدی کرتا ہے اس کا بدلہ ویسی ہی بدی ہے یا میں معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہے میں اس سے دو ہاتھ بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہوں۔ اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص بمقدار زمین گناہ لیکر مجھ سے ملتا ہے میں اس کی مثل مغفرت کے ساتھ اس سے ملتا ہوں (مسلم)

(۳۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے، میں اسے لڑائی کی خبر دیتا ہوں (یعنی وہ شخص مجھے لڑائی کا چیلنج دیتا ہے) اور میرے جس بندے نے میرے نزدیک ہونے کے لئے فرائض سے زیادہ کسی اور چیز کو محبوب نہیں رکھا اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ میری نزدیکی کو تلاش کیا ہے، میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا (سوال پورا) کر دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور میں کسی چیز یا کام جس کو میں کرنے والا ہوں ایسا تردد توقف نہیں کرتا جیسا کہ مومن کی جان قبض کرنے میں توقف کرتا ہوں جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور اسے غمناک کرنے کو ناپسند کرتا ہوں (بخاری)

(۳۲) جو شخص کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے اور کہے۔ الحمد الله الذی عافانی مما ابتلاک به وفضلنی علی کثیر من خلق تفضیلا: وہ مصیبت اس کو نہ

Marfat.com

پہنچے گی خواہ وہ کوئی مصیبت ہو (ترمذی)

(۳۳) کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ،ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے آسان غم ہے (بیہقی در دعوت کبیر)

(۳۴) میں نے بہشت کو غور سے دیکھا تو اس کے اہل میں سے بیشتر فقیروں کو دیکھا اور دوزخ کی آگ کو غور سے دیکھا تو اس کے اہل میں سے اکثر عورتیں دیکھیں (بخاری ومسلم)

(۳۵) تم میری رضا ان ضعیفوں اور فقیروں کی رضا میں ڈھونڈو جو تم میں ہیں، کیونکہ تم کو صرف ان ضعیفوں کی برکت سے رزق یا مدد ملتی ہے (ابوداؤد)

(۳۶) فقراء تونگروں (امیروں) سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں داخل ہوں گے (ترمذی)

(۳۷) جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا سات شخص ایسے ہیں جن کو اللہ اپنے سایہ میں رکھے گا۔ امام عادل۔ جوان، جس نے اپنے پروردگار کی عبادت میں نشوونما پائی، وہ مرد جس کا دل مسجدوں سے معلق ہے (یعنی جس کا دل مسجد میں ہی لگتا ہے)، وہ دو مرد جن کی آپس میں محبت صرف اللہ کے واسطے ہے وہ تمام زندگی اسی پر اکٹھے رہے اور اسی پر ہی جدا (فوت) ہوئے، وہ مرد جسے ایک خاندانی اور خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی مگر اس نے کہا کہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں، وہ مرد جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دایاں کیا خرچ کر رہا ہے، وہ مرد جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو زار زار ٹپکنے لگیں (بخاری)

(۳۸) اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے فلاں بندے کو دوست رکھا ہے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ پس جبرائیل

Marfat.com

اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پھر جبرائیل آسمان میں پکارتے ہیں کہ اللہ نے فلاں بندے کو دوست رکھا ہے تم بھی اس کو دوست رکھو۔ پس آسمان والے اس کو دوست رکھتے ہیں اور زمین والوں میں بھی اس کی قبولیت پیدا ہو جاتی ہے (بخاری)

(۳۹) ایک غلام مکاتب (وہ غلام جس سے کچھ معاوضہ لیکر آزاد کیا جائے) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ کہنے لگا کہ میں اپنے زر کتابت سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے ارشاد کیا کہ کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے۔ اگر تجھ پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو، اللہ تعالیٰ اسے تجھ سے ادا کر دے گا۔ تو یہ پڑھا کہ۔ اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغنی بفضلک عمن سواک۔ (ترمذی بیہقی)

(۴۰) پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ زندگی کو موت سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، فراغت وقت کو مشاغل دنیا میں مبتلا ہونے سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور تونگری (امیری) کو فقر (غربت) سے پہلے۔ (حاکم و بیہقی)

اللھم صلّی علیٰ سیّدنا و مولانا محمدٍ و علیٰ آل سیّد نا و مولانا محمد و اصحاب سیّدنا و مولانا محمدٍ و اھل بیت سیّد نا و مولانا محمدٍ و ازواج سیّدنا و مولنا محمدٍ و ذریة سیّدنا و مولانا محمد و اتباع سیّدنا و مولا نا محمدٍ و بارک وسلم :

Marfat.com

(۲)

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۰ عام الفیل ۴۰ھ

مکہ معظّمہ .... نجف اشرف (عراق)

۵۹۹ء ۶۶۱ء

قطعۂ تاریخِ وصال

نبیؐ ہی کے تھے تربیت یافتہ نبیؐ ہی تھے بچپن سے ان کے کفیل
سرِ خلد پہنچے تو ہر لب پہ تھا "علیؓ جانِ دوراں، علیؓ بے عدیل"

۶۶۱ء

خان شاہد اکبر آبادیؔ کراچی

Marfat.com

سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارک ۵۔ اکتوبر ۵۹۹ء مطابق ۱۳ رجب المرجب عام الفیل سے تیس برس بعد اندرون کعبہ مکہ مکرمہ ہوئی۔ اس شرف وفضیلت میں آپ سے پہلے کوئی شریک نہیں ہوا۔

کسے را میسر نشد ایں سعادت

بکعبہ ولادت بہ مسجد شہادت

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے آپ کو نہلایا، نام رکھا اور اپنا لعاب مبارک آپ کے دہن میں ڈالا۔ بچپن سے ہی اپنی کفالت میں لے لیا۔ تربیت فرمائی۔ یہاں تک کہ خلعت نبوت عطا ہوئی تو آپ ایمان لائے۔

آپ کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے۔ سیّدنا علی بن ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے دوسرے امام وشیخ ہیں اور خلفائے راشدین میں چوتھے خلیفہ ہیں۔ آپ کے فضائل ومناقب میں بے شمار آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں۔ چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ط (پارہ ۲ سورہ البقرہ ۲۰۷)

”کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔“

Marfat.com

(۲)وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَّيَتِيْماً وَّ اَسِيْرًا (پارہ ۲۹ سورہ الدھر:۸)

"اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو"

(۳)اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُوْنَ (پارہ ۳ البقرہ ۲۷۴)

"وہ جو اپنے مال کی خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کیلئے ان کا نیک بدلہ ہے ان کے رب کے پاس، ان کو نہ کچھ اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔"

(۴)یٰاَیُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً ط ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پارہ ۲۸ سورہ المجادلہ ۱۲)

"اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

آیات کریمہ کے بعد اب احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہے۔

(۱) بخاریؒ اور مسلمؒ میں حضرت سعد ابن وقاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں جب آپ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم دیا (اور دیگر مجاہدین کے ساتھ نہیں لیا) تو آپ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے یہاں بچوں اور عورتوں پر اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جاتے ہیں! حضور ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ "کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں تمہیں اس طرح چھوڑے جاتا ہوں جس طرح موسیٰؑ حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے بس فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔ (اس حدیث کو احمدؒ بزارؒ اور دیگر صحابہ نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

(۲) بخاریؒ اور مسلمؒ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ جنگ خیبر کے زمانے میں ایک روز حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں کل پرچم اسلامی اس شخص کے حوالہ کروں گا جس کے ہاتھ سے انشاءاللہ تعالیٰ خیبر فتح ہو جائے گا۔ وہ شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے راضی ہے۔ رات کو لوگ بہت دیر تک اس بات پر غور و خوض کرتے رہے کہ دیکھئے کل صبح کو کس کو علم عنایت ہو۔ صبح ہوئی ہر شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہر ایک کے دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ شاید یہ فخر مجھے حاصل ہو جائے۔ جب تمام صحابہ کرامؓ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ کہاں ہیں؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں اس وجہ سے حاضر خدمت نہیں ہوئے، حضور اقدس علیہ التحیہ والثناء نے فرمایا، انہیں فوراً بلا لو، جس وقت آپ تشریف لائے تو حضور ﷺ نے آپکی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن (شریف) لگا دیا جس سے آپ کی آنکھیں فوراً اچھی ہو گئیں (اور پھر تا زیست دکھنے نہیں آئیں) اس کے بعد حضور ﷺ نے علم لشکر آپ ہی کو مرحمت فرمایا اور ہم سب غور و خوض کرتے ہی رہ گئے۔'' (طبرانی نے اس حدیث کو متعدد صحابہؓ سے روایت کیا ہے)

(۳) صحیح مسلم میں سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت (مباہلہ) نازل ہوئی۔ فَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ کُمْ (آل عمران: ۶۱) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر دعا کی کہ الٰہی یہ میرے کنبہ کے لوگ ہیں۔

(۴) ترمذی نے ابو سریحہؓ اور زید بن ارقمؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ''صاحب'' (مولا) ہوں علیؓ بھی اس کے ''صاحب'' (مولا) ہیں (اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے بھی لکھا ہے) بعض راویوں کا کہنا ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ الٰہی جو شخص علیؓ سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علیؓ سے بغض رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

(۵) احمدؒ نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وسیع مقام پر لوگوں کو جمع کر کے فرمایا کہ میں تم سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''یوم غدیر خم'' کے موقع پر میری نسبت کیا ارشاد فرمایا تھا۔ اس مجمع سے تیس آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سامنے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

''میں جس کا ''مولا'' ہوں علیؓ بھی اس کے ''مولا'' ہیں۔ الٰہی! علیؓ سے جو محبت رکھے اس سے تو بھی محبت فرما اور جو علیؓ سے بغض رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھنا۔''

(۶) ترمذیؒ اور حاکمؒ نے بریدہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور مجھے یہ خبر بھی دے دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ان میں ایک علیؓ ہیں۔ باقی تین حضرات کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ تین حضرات یہ ہیں:۔ حضرت ابوذر، حضرت مقداد اور حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(۷) ترمذیؒ، نسائی اور ابن ماجہؒ نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔''

(۸) ترمذیؒ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے مابین رشتۂ مواخات قائم کرایا تو حضرت علیؓ چشم گریاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ

Marfat.com

کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا (ایک دوسرے کو بھائی بنایا) مگر میں یوں ہی رہ گیا (آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

''تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''

(۹) ابو یعلی اور البزار نے سعدؓ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے علیؓ کو اذیّت دی اس نے خود مجھے اذیّت دی۔''

(۱۰) طبرانی، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب سرکار ﷺ غصہ کی حالت میں ہوتے تھے تو سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کسی کی مجال نہیں تھی کہ آپ سے گفتگو کر سکے۔

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دوسرے ہی دن تمام صحابہ کرام نے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کے سوا مدینہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ سے بیعت کی۔ حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے بصرہ پہنچے اور یہاں پہنچ کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا مطالبہ کیا۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر ملی تو آپ بھی عراق تشریف لے گئے۔ بصرہ راستے میں ہی پڑتا تھا۔ یہاں حضرت علیؓ کا حضرت طلحہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ سے آمنا سامنا ہوا اور یہاں جنگ ہوئی۔ یہ لڑائی ''جنگ جمل'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ شہید ہو گئے۔ طرفین کے تیرہ ہزار مسلمان کام آگئے۔ یہ واقعہ جمادی الاخریٰ ۳۶ھ مطابق ۶۵۲ء میں پیش آیا۔ بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پندرہ دن قیام فرمایا اور پھر کوفہ تشریف لے گئے۔

آپ کے کوفہ پہنچنے کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا مطالبہ کرتے ہوئے آپ پر حملہ کر

Marfat.com

دیا۔ چنانچہ آپ اپنی فوج لے کر آگے بڑھے اور طرفین کی فوجوں کے درمیان کئی روز تک نہایت خونریز جنگ ہوتی رہی۔ یہ لڑائی ''جنگ صفین'' کے نام سے مشہور ہے۔ جو صفر ۳۷ھ مطابق ۶۵۷ء میں ہوئی۔ بعدۂ جنگ ایک صلح پر ختم ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام کو اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ تشریف لائے۔ کوفہ تشریف لانے پر خارجی لوگ آپ کی اطاعت سے علیحدہ ہو گئے اور آپؓ کی خلافت کا انکار کر کے سرکشی شروع کر دی۔ یہی نہیں بلکہ لشکر جمع کر کے چڑھائی کر دی۔ جب آپؓ نے خارجیوں کی یہ حالت دیکھی آپ نے بھی ان خوارج کی سرکوبی کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ فرمایا جو خوارج پر غالب آیا۔ ان خوارج میں بہت سے تائب ہو کر کوفہ واپس آ گئے اور کافی سارے وہاں سے بھاگ کر نہروان چلے گئے اور وہاں جا کر مسلمانوں کی بستیوں پر حملے اور راہزنی کرنے لگے۔ اس فتنے کے انسداد اور قلع قمع کے لئے سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۸ھ مطابق ۶۵۸ء میں ایک فوج لے کر نہروان تشریف لے گئے اور ان خوارج کا قتال کیا۔ ان مقتول خارجیوں میں ذوالشدیہ بھی مارا گیا جس کے بارے میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ:

''یہ وہ بدنصیب خارجی ہوگا جو خروج کرے گا اور اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کے مانند ہوگا اور مومنین کی بہترین جماعت اس کو قتل کرے گی۔''

سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات وفضائل مسلم ہیں، سراج الامت امام آلائمہ حضرت سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

''لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق اعظم، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

Marfat.com

اس طرح سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ "غنیۃ الطالبین" میں ارشاد کرتے ہیں:

"عقیدہ اہلسنت و جماعت اس بات پر ہے کہ بیشک امت محمدؐ یہ سب امتوں سے افضل ہے اور تمام امت محمدؐ یہ میں عشرہ مبشرہ افضل ہیں اور وہ دس شخص یہ ہیں۔

ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف و سعد و سعید و ابوعبیدہ الجراح، اور ان دسوں میں افضل خلفائے راشدین ہیں۔ ان چاروں حضرات میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

آپ کی مقدس زندگی اخلاقیات کا حسین مرقع ہے۔ قدرت نے آپ کو اخلاق حسنہ کا پیکر بنایا تھا۔ آپ نے ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہونے کے باوجود کبھی دوسرے سے اپنے کو ممتاز تصور نہیں کیا۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور انکساری کی زندگی بسر کرتے رہے۔ عام لوگوں کی طرح گھر کے کام بھی کر لیا کرتے تھے، اپنے ہاتھ سے پھٹے ہوئے کپڑوں میں پیوند بھی لگا لیا کرتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو سیّد علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک معمولی مزدور کی طرح کام کیا، خود ہی کھودتے تھے اور خود ہی مٹی اٹھا کر باہر پھینکتے تھے۔ اور اگر کوئی بڑا پتھر سامنے آجاتا تو اپنی خداداد قوّت سے اس کو ریزہ ریزہ کر دیتے تھے۔

آپؓ بڑے حلیم و کریم تھے۔ کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتے تھے۔ اگر کسی سے کوئی غلطی بھی ہو جاتی تو رحم و کرم سے درگزر فرماتے تھے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ۔

"حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بڑے اولوالعزم، بلند ہمت اور صادق البیان، نرم طبیعت اور خوش طبع تھے۔ غربا نوازی کا جذبہ آپ کے دل میں سمندر کی طرح لہریں مارا کرتا تھا، اپنے گھر سے دور دور

Marfat.com

جا کر غریبوں، مسکینوں محتاجوں، ضعیفوں اور اپاہجوں کی خدمت واعانت فرمایا کرتے تھے۔ مریضوں کی عیادت بھی معمولات زندگی سے تھی۔''

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں۔ اسی وجہ سے لوگ انہیں ''اشجع الناس'' (لوگون میں سب سے زیادہ بہادر) کہتے ہیں۔''

آپ ''غزوہ تبوک'' کے سوا تمام غزوات میں حاضر وشامل رہے اور بڑے بڑے سور ماؤں کو موت کے گھاٹ اتارا، ایک دن آپ اور زبیر بن عوامؓ نے بنوقریظہ کے سات سو آدمی قتل کیے۔

حضرت ابورافع راضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنگ خیبر میں جب گھمسان کا رن پڑھنے سے ڈھال کٹ کر گر پڑی تو جوش جہاد میں آپ آگے بڑھے اور قلعہ خیبر کا پھاٹک اکھاڑ ڈالا اور اس کے کواڑ کو ڈھال بنا کر دشمن کی تلواروں کے وار روکتے رہے۔ یہ دروازہ اتنا وزنی تھا کہ جنگ کے خاتمے کے بعد چالیس آدمی مل کر بھی اس کو نہیں اٹھا سکتے تھے۔

؎ شاہ مرداں شیر یزداں قوتِ پروردگار
لا فتیٰ اِلَّا علی لا سیف اِلَّا ذوالفقار

آپ نے نبی کریم ﷺ سے پانچ سو چھیاسی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور آپ کے فتاویٰ اور فیصلوں کا انمول مجموعہ اسلامی علوم کے خزانوں کا بہترین اور قیمتی سرمایہ ہے۔ سیّدنا فاروق اعظمؓ فرمایا کرتے تھے کہ ''حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم تمام صحابہ میں سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔'' اور کبھی یوں بھی ارشاد کرتے تھے کہ ''میں ایسے مقدمہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کا فیصلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی نہ کر سکیں۔''

Marfat.com

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سوا کوئی ایسا صاحب علم نہیں جو یہ کہہ سکے کہ ''جس کو جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ لے''۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود اپنے علم و فضل کے اعلانیہ کہا کرتے تھے کہ '' کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے زیادہ فرائض کا جاننے والا اور معاملہ فہم کوئی شخص بھی نہیں ہے۔'' اور سیّدنا مشکل کشا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرمایا کرتے تھے کہ

''میں اگر چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے چالیس اونٹوں کو کتابوں سے لاددوں۔''

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات شاعر تھے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شعر و شاعری کا شغف فرماتے تھے لیکن سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تینوں سے زیادہ اشعار کہا کرتے تھے۔ فصاحت و بلاغت کے میدان میں اہل عرب اپنے مدمقابل کو خاطر میں نہیں لاتے تھے اور برجستہ اشعار کا زبان سے ادا ہو جانا ایک عام بات تھی۔ لیکن شاعری میں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیثیت منفرد اور اعلیٰ تھی۔ چنانچہ اکثر تواریخ و سیرت کی کتابوں میں آپ کے بے شمار اشعار حمد و نعت اور رجز کے ملتے ہیں۔ شعبی سے روایت ہے کہ آپ کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس صحبت و ہم نشینی آپ کی طبع پر گراں تھی، اس وقت آپ نے یہ اشعار کہے۔

وَلَا تَصْحَبْ اَخَاهُ الْجَہْلِ وَاِیَّاکَ وَاِیَّاهُ

فَکَمْ مِّنْ جَاهِلٍ اَرْوٰی حَکِیْماً حِیْنَ اَخَاهُ

جاہلوں کی صحبت مت اختیار کر ان سے بچ

بہت سے جاہلوں نے اس دانشمند کو تباہ کر دیا جس نے ان سے دوستی کی۔

Marfat.com

یَـقَـاسُ الْـمَـرء بِـاالْـمَـرْ ءِ اِزَا مَـا هُـوَا مَـا شَـاهُ

وَلِـلشَّـیْءِ مِـنَ الشَّـیْ مَقَـائِیْـسُ وَّ اَشْیَـاهُ

دو آدمی جب ساتھ ساتھ چلتے ہیں تو ایک دوسرے پر قیاس کیا جاتا ہے

کہ چیزیں ایک دوسرے کے لئے مقیاس اور مشابہہ ہوتی ہیں

قَیَـاسُ الـنَـعْـلِ بِـالـنَّـعْـلِ اِذَا مَـا هُـوَ مَـا زَاهُ

وَلِـلْـقَـلْـبِ عَـلَی الْـقَـلْـبِ دَلِیْـل" حِیْـنَ یَـلْـقَـاهُ

اور جوتا دوسرے جوتے سے جب ہی اندازہ کیا جاتا ہے جب مقابل کیا جائے

جب دو دل ملتے ہیں تو ایک دوسرے سے راہ ہوتی ہے۔

حمزہ بن حبیب الزیات نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اشعار بھی کہے تھے۔

وَلَا تُـفْـشِ سِـرَّکَ اِلَّا اِلَیْـکَ

فَـاِنْ لِـکُـلِّ نَـصِیْـحٍ نَـصِیْـحـاً

فَـاِنِّـی رَاَیْـتُ نَـمـوَاۃَ الـرِّجَـالِ

لَا یَـدْعُـوْنَ اَدِیْـمـاً صَـحِیْـحـا

اپنا راز سوائے اپنی ذات کے کسی پر ظاہر نہ کر

کہ ہر ایک نیک خواہ کے لئے نیک خواہ موجود ہیں

اور میں نے بہت سے گمراہ لوگوں کو دیکھا ہے

کہ وہ کسی کھال کو بھی صحیح نہیں چھوڑتے (عیب جوئی کرتے ہیں)

سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقر میں کامل اور قناعت کا انتہائی مرتبہ آپ کو حاصل تھا، آپ عموماً تین چار دن کے بعد افطار فرمایا کرتے تھے اور کبھی کبھی تو نو نو دن تک افطار کی نوبت نہ آتی تھی، تاہم ایک مٹھی جو کے ستو اور ایک چلو پانی سے زیادہ

Marfat.com

نوش نہ فرماتے ۔ اورحتی الوسع اس راز کو چھپاتے رہتے تھے ۔ آپ نہایت صابر ، صادق، متقی اور باعظمت تھے۔لوگوں کوخدا کی عبادت کی ترغیب دیتے اوراپنے پر اثر مواعظ سے مسلمانوں کے سخت دلوں کونرم بنا کرارباب رشد میں داخل فرمالیتے تھے۔ آپ کاارشاد ہے کہ میں فقرو پرہیز گاری کونہایت عزیز رکھتا ہوں اور فقراء سے محبت ہے کیونکہ خداپرست کوہمیشہ خدا کے دوستوں سے محبت کرنی چاہیے۔

آپ افطار کے وقت اس قدر روتے کہ آپ کالباس مبارک تر ہو جاتا۔ روزہ آپ کو بہت ہی مرغوب تھا۔فرمایا کرتے تھے'' کہ میں نے بھوک میں وہ لذّت پائی جو احاطہ بیان سے باہر ہے۔'' بھوک مجھے کیوں نہ مرغوب ہو؟ جب کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک اور فقر کو بہت عزیز رکھتے تھے۔افطار کے بعد میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ نہیں معلوم میرارزق حلال یا حرام ہے۔بصورت حلال ہونے کے نہیں معلوم کہ اس کے حساب سے کیونکر عہدہ براہوں گا۔اور بصورت حرام ہونے کے نہیں معلوم کتناعذاب ہوگا؟ خداہی جانتا ہے کہ روزحشر علیؑ کا کیا حال ہوگا''۔

آپ کا اتنا انکساراوراس قدر گریہ وزاری عیوب نفس سے واقف ہونے کی بناء پر تھی۔

ایک مرتبہ آپ کوفہ کی مسجد میں مقیم اور عبادت وریاضت میں مصروف تھے۔ ایک غریب نابینا بھی اسی مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔آپ نے اس کی غریبی ومصیبت کی وجہ سے بہت متاثر ہوئے اور جب روساء کوفہ میں سے کسی کے یہاں دعوت ہوتی تو روزے کا عذر کر کے اپنا کھانا اس کے لئے لے آیا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز وہ نابینا امام ہمام عالی مقام حسن ابن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں شرفاء و اکابرین شہر کے ساتھ مدعو تھا۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ نے بچشم خود دیکھا کہ وہ دسترخوان پر عمدہ اور لذیذ کھانوں کو علیحدہ رکھ رہا ہے۔آپ نے فرمایا کہ عزیز من! تم

Marfat.com

کھانا کھالو اگر لے جانا چاہتے ہو تو اور کھانا موجود ہے، اس نے جواب دیا کہ یہ کھانا میں اپنے مشفق و مہربان کے لئے لے جانا چاہتا ہوں۔

امام حسینؓ نے پوچھا کہ تمہارا مشفق کون ہے؟

اس نے کہا کہ میرا مشفق دائم الصوم اور شب بیدار ہے

امام نے فرمایا کہ اور زیادہ واضح کردو تا کہ اچھی طرح معلوم ہو جائے۔

اس نے کہا کہ وہ بھوکوں کو آسودہ اور لوگوں کو پند و نصیحت سے مستفید کرتا ہے۔

امام نے فرمایا کہ مزید وضاحت کرو تا کہ واضح ہو جائے۔

اس نے کہا کہ جب وہ تکبیر کہتا ہے تو دیوار، درخت، پتھر اور ڈھیلے اس کے ہم زبان ہوتے ہیں اور افطار کے وقت ایک مٹھی بھر جو کے ستو اور ایک چلو بھر پانی پر اکتفا کرتا ہے۔ چنانچہ میں اسی یار وفادار کے لئے یہ کھانا آپ کی مبارک محفل سے لے جانا چاہتا ہوں۔

اس واقعہ کو سنتے ہی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روئے اور فرمایا۔ اے عزیز دوست! جس کے اوصاف تم نے بیان کئے وہ میرے والد بزرگوار علیؓ ابن ابی طالب ہیں۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ خلفاء تھے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت کمیل بن زیاد، حضرت خواجہ اویس قرنی، حضرت قاضی ابوالمقدم شریح بن ہانی زید الحارثی، حضرت خواجہ حسن بصریؒ۔

چار سال آٹھ ماہ ۹ دن خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ مطابق فروری ۶۶۱ء کو علی الصبح بیدار ہو کر اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم سے شکایت کی ہے کہ آپ کی امت نے میرے ساتھ کجروی اختیار کی ہے اور سخت نزاع برپا کردیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں مجھ سے فرمایا کہ "تم اللہ سے دعا کرو۔" چنانچہ میں نے بارگاہ رب العزت میں اس طرح دعا کی کہ۔

"الٰہی! مجھے تو ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں پہنچا دے اور میرے بجائے ان لوگوں کو ایسے شخص سے واسطہ ڈال جو مجھ سے بدتر ہو۔"

ابھی آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ اتنے میں ابن نباح موذن نے آ کر آواز دی۔ الصلوٰۃ الصلوٰۃ! چنانچہ آپ نماز پڑھانے کے لئے گھر سے چلے۔ راستے میں آپ لوگوں کو نماز کے لئے آواز دے دے کر جگاتے جاتے تھے کہ اتنے میں ابن ملجم خارجی سے سامنا ہوا اور اس نے اچانک آپ پر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا۔ وار اتنا شدید تھا کہ آپ کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری۔ اتنی دیر میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور قاتل کو پکڑ لیا۔

زخم بہت کاری تھا۔ سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ و ہفتہ تک بقید حیات رہے مگر اتوار کی شب میں آپ کی روح بارگاہ قدس میں پرواز کر گئی۔ حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کو غسل دیا۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز جنازہ پڑھائی اور نجف اشرف میں آخری آرام گاہ بنی۔ ابن ملجم کے جسم کے ٹکڑے کر کے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگا دی گئی اور وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

ارشادات قدسیہ: (۱) عقبہ بن ابی صہبا کہتے ہیں کہ جب ابن ملجم نے آپ پر تلوار کا وار کیا یعنی جب آپ زخمی ہو گئے تو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا، بیٹے! میری ان چار باتوں کے ساتھ چار باتیں یاد رکھنا! حضرت حسنؓ نے عرض کیا وہ کیا ہیں۔ فرمائیے۔ آپ نے ارشاد کیا اول یہ کہ "سب سے بڑی تونگری عقل کی توانائی ہے، حماقت سے زیادہ کوئی

Marfat.com

مفلسی اور تنگدستی نہیں، غرور و تکبر سب سے سخت وحشت ہے اور سب سے عظیم خلق، کرم ہے۔" امام حسنؓ نے عرض کیا کہ دوسری چار باتیں بھی فرما دیجئے، آپ نے فرمایا،" احمق کی محبت سے بچو، کیونکہ وہ تم کو نفع پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے، لیکن پہنچ جاتا ہے ضرر، جھوٹے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ بعید کو قریب اور قریب کو بعید کر دیتا ہے، بخیل سے اعراض کرو کیونکہ وہ تم سے ان چیزوں کو چھٹا دے گا جس کی تم کو احتیاج ہے، فاجر سے کنارہ کش رہو کیونکہ وہ تمہیں تھوڑی سی چیز کے بدلے فروخت کر ڈالے گا۔

(۲) ابن عساکر کا بیان ہے کہ آپ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے بتایئے کہ ہمارا رب کب سے ہے، یہ سن کر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ "وہ ایسی ذات نہیں کہ" کہ کبھی نہیں تھا اور پھر ہو گیا۔" وہ ہمیشہ سے ہے اور بیچگوں اور بیچوں ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہے۔ تمام نہایتیں اس سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے وہ ہر انتہا کی انتہا ہے۔" یہ سن کر وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

(۳) جو شخص لوگوں میں انصاف کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔

(۴) سات باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں (شیطانی حرکات ہیں (۱) بہت زیادہ غصہ (۲) زیادہ پیاس (۳) جلد جلد جمائی آنا (۴) قے آنا (۵) نکسیر پھوٹنا (۶) بول و براز (۷) یادالٰہی میں نیند کا غلبہ۔

(۵) انار کے دانے کو اس جھلّی کے ساتھ کھانا چاہیے جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہیں یہ مقوی معدہ ہے۔

(۶) عالم کے سامنے تیرا پڑھنا اور عالم کا تیرے سامنے پڑھنا برابر ہے

(۷) لوگ ایک ایسا زمانہ بھی دیکھیں گے کہ مومن شخص کو غلام سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔

Marfat.com

(۸) زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

(۹) خدا کی رحمت سے ناامید ہونا نہایت نقصان دہ ہے۔

(۱۰) فرصت کو کھونا بہت بڑی مصیبت ہے۔

(۱۱) علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔

(۱۲) دنیاداروں کی دوستی ایک معمولی اور ادنیٰ بات سے دور ہو جاتی ہے۔

(۱۳) حق نہایت زبردست مددگار ہے اور جھوٹ بہت کمزور معاون ہے۔

(۱۴) صبر ایک ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

(۱۵) شریف عالم تواضع اختیار کرتا ہے اور جب کمینہ باعلم ہو جائے تو وہ بڑائی کرنے لگتا ہے۔

(۱۶) جو شخص نیک سلوک کرنے سے درست نہ ہو وہ بدسلوکی سے درست ہو جاتا ہے۔

(۱۷) جس شخص کا راز اس کے سینے میں نہیں سما سکتا اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

(۱۸) جب رزق کی تنگی تیرے اوپر ہو تو بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے یعنی ''استغفر اللہ'' اور ''کلمہ'' پڑھ کشادگی ہوگی۔

(۱۹) خاموشی سے آدمی باوقار رہتا ہے اور بے ہودہ گوئی سے طعن کا نشانہ بنتا ہے۔

(۲۰) عقیدے میں شک کرنا شرک کے برابر ہے۔

(۲۱) عقلمند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کر لیتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

(۲۲) برائیوں سے پرہیز کرنا نیکیاں کمانے سے بہتر ہے۔

(۲۳) محبت اور خلوص آپس کے فاصلے کو کم کر دیتے ہیں۔

(۲۴) بے موقعہ مزاح دشمنی پیدا کرتا ہے۔

(۲۵) اولیاء اللہ کے سینے اسرار الٰہی کے مدفن ہیں۔

Marfat.com

خراجِ عقیدت

کعبۂ دل قبلۂ جاں طاق ابروئے علیؓ
ہو بہو قرآن ناطق مصحف روئے علیؓ

خاک کے ذروں میں عطر بوترابی کی مہک
باغ کے ہر پھول سے آتی ہے خوشبوئے علیؓ

اے صبا کیا یاد فرمایا ہے مولا نے مجھے
آج میرا دل کھنچا جاتا ہے کیوں سوئے علیؓ

دامنِ فردوس ہے ہر گوشۂ شہر نجف
ہے مقیمِ خلد گویا ساکنِ کوئے علیؓ

کیوں نہ ہوں کونین کی آزادیاں اس پر نثار
ہے دلِ بیدمؔ اسیرِ دامِ گیسوئے علیؓ

(بیدم شاہ وارثیؒ)

Marfat.com

(۳)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴ھ.................۶۱ھ

مدینہ منورہ..کربلا معلیٰ

۶۲۶ء.................۶۸۱ء

قطعۂ تاریخ وصال

ہیں حسینؓ ابن علیؓ لختِ دلِ بنتِ رسولؐ　　ہے مسلّم سرورِؐ دیں سے قرابت آپ کی
ذکر میں شاؔہد رہے ملحوظ خاطر احترام　　ہے "ادب آموز"، تاریخِ شہادت آپ کی

۶۱ھ

خان شاہد اکبر آبادیؒ، کراچی

Marfat.com

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت باسعادت ۵ شعبان المعظم ۴ھ مطابق ۱۰ جنوری ۶۲۶ء بروز ہفتہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا نام پاک ''حسین'' کنیت ''ابوعبداللہ'' القاب ''سیّد الشہداء، سبط رسولﷺ'' ''سبط اصغر'' ''رشید'' ''ذکی'' ''مبارک'' اور ''ریحانۃ الرسول ﷺ ہیں۔''

آپ کی ولادت مبارک کی خبر جب حضور سیّدنا عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچی تو آپ اپنی شہزادی سیّدہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے۔ اور سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ علی! کیا نام رکھا ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری کیا مجال و جرات ہے کہ حضور سے سبقت کروں۔

حضور سیّد عالم علیہ التحیہ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ! میں بھی اس کا نام رکھنے کے لئے وحیٔ الٰہی کا منتظر ہوں۔ دریں اثناء جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ہارون علیہ السلام کے تینوں بیٹوں کا نام عبرانی زبان میں شبر، شبیر اور مبشر تھا، جس کا عربی ترجمہ حسن، حسین اور محسن ہے۔ بڑے شہزادے کا نام حسن ہے اور ان کا نام حسین رکھئے۔ چنانچہ سیّد الکونین ﷺ نے آپ کا نام حسین رکھا۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے ان کی تحنیک کی اور داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر پڑھی اور منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ دعائیں دیں اور

Marfat.com

ساتویں دن نام رکھنے کے بعد عقیقہ کیا اور اپنی لاڈلی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ "اس کا سر منڈوا کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو۔"

آپ سینہ مبارک سے قدم مبارک تک بالکل حضور اکرم ﷺ کے مشابہ تھے اور ایسے حسین و جمیل اور شکیل تھے کہ جو آپ کو دیکھتا آپ کا شیدا ہو جاتا تھا اور چہرہ مبارک کی چمک دمک ایسی تھی کہ تاریک شب اور تاریک گھر میں مثل ستارہ روشن کے چمکتا اور لوگ اس کی روشنی میں راہ چلتے۔

چھ سال کی عمر تک آنحضرت ﷺ کی پرورش میں اور زیرِ تربیت رہے۔ آپ ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زیرِ تربیت آئے۔ حضور سید عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دونوں میرے لڑکے ہیں۔ دونوں بھائی ہمیشہ رات دن سایۂ رسالت پناہ میں موجود رہتے تھے۔ اگر کبھی والدہ مکرمہ معظمہ کے پاس ہوئے تو فوراً پکار ہوتی۔ فرماتے، فاطمہ رضی اللہ عنہا! میرے بچوں کو میرے پاس بھیج دو اور جب یہ شہزادگان عالی تبار آتے تو پیار فرماتے، چومتے اور پہلو مبارک میں جگہ دیتے اور فرماتے یہ دونوں میرے عطر ہیں۔" پھر ارشاد فرمایا کہ "میں حسین سے ہوں اور حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے۔ جو حسین رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہے خدا اس کو دوست رکھے گا۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ! اہل بیت میں سے زیادہ محبوب اور پیارا آپ کے نزدیک کون ہے؟ ارشاد فرمایا "حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

سیّدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رحم دل، سخی، عابد، تقویٰ شعار، اور خدا ترس تھے۔ غریبوں کی نگہبانی محتاجوں کی مدد کرنا، بے سہاروں کو سہارا دینا اور یتیموں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ کاشانۂ اقدس پر کوئی سائل و فقیر حاضر ہوتا تو خود فاقہ کر لیتے مگر گھر میں جو کچھ ہوتا فقیر کے حوالے کر دیتے۔ گویا آپ

Marfat.com

اپنے نانا جان، والد گرامی اور والدہ ماجدہ کے اخلاق اور روحانی محاسن وکمالات کے مظہر و جامع تھے۔آپ کی بے پناہ رحمدلی کا ایک مشہور واقعہ ہے۔

ایک دن آپ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔غلام گرم گرم شوربے کا پیالہ دستر خوان پر لاتے ہوئے خوف سے کانپا جس کی وجہ سے شوربے کا پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔اور شوربہ آپ کے رخسار مبارک پر پڑ گیا۔آپ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے نہایت عجز وادب سے عرض کیا۔" وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ" آپ نے فرمایا، كَظَلْمتُ غَيظِي ،میں نے اپنا غصہ پی لیا۔غلام نے پھر کہا۔ وَالْعَافِيْنَ عَنِالنَّاسِ ۔آپ نے فرمایاقَدْ عَفَوْتُ عَنْکَ میں نے تم کو معاف کر دیا۔غلام نے پھر کہا۔ وَاللّٰه يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔آپ نے فرمایا، اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آزاد کر دیا۔

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول مقبول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔تو دیکھا کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی پشت مبارک پر بٹھا کر ایک رسہ اپنے دہن مبارک میں پکڑا ہوا ہے اور اس کے دونوں سرے حضرت امام عالی مقام نے تھامے ہوئے ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں۔میں نے کہا، اے حسینؓ! آپ کی سواری کتنی اچھی ہے۔" یہ سن کر حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا" اے عمرؓ! سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔" اس سے آپ کی عظمت وشان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے تیسرے امام وشیخ طریقت ہیں۔کتب تاریخ وسیر میں آپ کے تفصیلی حالات درج ہیں۔ذیل میں چند احادیث مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

(۱) یعلی بن مرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ" حسین مجھ سے ہیں اور

Marfat.com

میں حسینؓ سے ہوں جس نے حسین کو دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، حسین ایک سبط ہے اسباط میں سے۔''

(۲) براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرماتے تھے۔ ''خداوند! میں اسے دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ۔''

(۳) ابویعلی اور ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور اقدس ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو شخص سرداران اہل بہشت کے دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ حسین ابن علی کی زیارت کرے۔''

(۴) ابن ضحاک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ لعاب دہن مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس طرح چوستے تھے جس طرح سے آدمی کھجور کو چوستے ہیں۔''

آپ نے پچیس حج پیادہ کیے حالانکہ عمدہ قسم کے کوتل گھوڑے ہمراہ ہوتے تھے۔ حضور سیّد عالم ﷺ کی بہت سی علامات و عادات آپ میں موجود تھیں۔ آپ سے احادیث کتب صحاح میں مروی ہیں۔ محدثین آپ کی عملی زندگی کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب علم وفضل تھے، نماز، روزے، صدقات اور افعال خیر میں بہت زیادہ مشغول رہا کرتے تھے۔ سلاسل تصوف کے شجرہ جات ثلاثہ آپ ہی کے واسطہ سے مولائے کائناتؓ اور سرکارِ دوعالم ﷺ تک منتہی ہوتے ہیں۔

آپ شجاعت و بہادری میں بھی بے مثال تھے آپ کی شجاعت کے متعلق حضور سرور کائنات ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے۔ ایک روز سیّدہ خاتون جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دونوں شہزادوں کو لے کر بارگاہ رسالت ماب ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ان دونوں شہزادوں کو کچھ عطا فرمایئے تو آقائے دو

Marfat.com

جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''حسن کو تو میں نے اپنا علم اور اپنی ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔''

آپ کی شہادت ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ مطابق ۱۰۔ اکتوبر ۶۸۰ء بروز بدھ کو کربلا معلیٰ (عراق) میں ہوئی۔ وہیں مزار اقدس بنا، جو زیارت گاہ دنیائے اسلام ہے۔

ارشادات قدسیہ:۔(۱) کمال اور بزرگی کو غنیمت جانو اور اس کے حاصل کرنے میں جلدی کرو۔

(۲) حاجت مندوں کا تمہارے پاس آنا انعامات الٰہیہ سے ہے اس کو غنیمت جانو اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتے رہو۔

(۳) جب جسم موت ہی کے لئے ہے تو خدا کی راہ میں شہید ہو جانا سب سے بہتر ہے۔

(۴) جو سخاوت کرے گا وہ سردار ہوگا جو بخل کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

(۵) جو اپنے بھائی کی بھلائی کرے گا وہ کل اس کا اجر پائے گا۔

(۶) نماز فرشتوں کی صحبت کا وسیلہ ہے۔

(۷) دین تمہارا شفیق ترین بھائی ہے جس طرح شفیق بھائی فائدہ پہنچانے کی غرض سے پند و نصیحت کرتا ہے اُس کی متابعت میں فائدہ اور مخالفت میں نقصان ہوتا ہے بعینہٖ دین کی مطابقت میں نجات اور اس کی مخالفت میں ہلاکت ہے تو عقلمند وہ ہے کہ اپنے شفیق بھائی کی شفقت کو سمجھے اور اس کی پوری متابعت کرے اور مخالفت سے دور رہے۔

(۸) کسی نے بندگی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، بندگی یہ ہے کہ بندہ آپے سے باہر ہو جائے یعنی ذات احدّیت میں ایسا غرق و فنا ہو جائے کہ اپنے وجود کو درمیان میں حائل نہ کرے۔

Marfat.com

(۹) جس کام کی انجام دہی تمہارے لئے دشوار ہو، تم اس پر قادر نہ ہو تو اس کی ذمہ داری اپنے سر نہ لو۔

(۱۰) اچھے کام کرتے رہو مگر دل سے۔

(۱۱) عطا کے ذریعے نیک نامی حاصل کرو۔

(۱۲) جلد بازی نادانی ہے، صلہ رحمی نعمت ہے۔

(۱۳) حسن خلق عبادت ہے، راست بازی عزت ہے۔

(۱۴) اپنی زیادہ تعریف کرنا ہلاکت ہے۔

(۱۵) ایسا کام جو تم نے نہیں کیا اس کو شمار نہ کرو۔

آپ کے چھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھی جن کے اسمائے گرامی یوں ہیں۔ حضرت علی اکبر، حضرت علی اوسط، (حضرت امام زین العابدین)، حضرت عبد اللہ، حضرت علی اصغر، حضرت محمد، حضرت جعفر، حضرت زینب، حضرت سکینہ، حضرت فاطمہ رضوان اللہ تعالیٰ۔

حضرت امام زین العابدین سے آپ کی نسل چلی باقی جتنے صاحبزادے تھے وہ تمام کے تمام شہادت اور طبعی موت سے حیات پدری ہی میں وصال فرما چکے تھے۔

نذرانۂ عقیدت

شاہ است حسینؓ پادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دین پناہ است حسینؓ
سر داد نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ
(ملا معین کاشفیؒ)

حسینؓ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ بھی ہیں
حسینؓ دین بھی ہیں دین کی پناہ بھی ہیں
کٹایا سر نہ دیا ہاتھ میں یزید کے ہاتھ
اسی لئے تو وہ بنیاد لا الہ بھی ہیں
(ظفر اکبر آبادی)

Marfat.com

☆☆☆☆ ☆ ☆☆☆

آں امام عاشقاں پورِ بتولؓ — سرو آزادے زبستان رسول ﷺ

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر — معنیء ذبح عظیم آمد پسر

بر زمین کربلا بارید و رفت — لا الہ در ویرانہ ہا کارید ورفت

تا قیامت قطعِ استبداد کرد — موجِ خوںِ اُو چمن ایجاد کرد

بہرحق درخاک وخون غلطیدہ است — پس بنائے لا الہ گردیدہ است

ما سوا اللہ را مسلمان بندہ نیست — پیشِ فرعونے سرش افگندہ نیست

خوںِ او تفسیر ایں اسرار کرد — ملت خوابیدہ را بیدار کرد

رمزِ قرآن از حسینؓ آموختیم
زآتش او شعلہ ہا اندوختیم

(اقبالؒ)

☆☆☆☆☆☆☆

دولت ایثار کی بٹتی ہے یہاں صدیوں سے — ختم ہوتا نہیں گنجِ فراوانِ حسینؓ

حشر تک چھوڑ گئے ایک درخشندہ مثال — حق پرستوں کو نہ بھولے گا یہ احسانِ حسینؓ

(مولانا محمد علی جوہرؒ)

Marfat.com

(۴)

سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۸ھ ۹۴ھ

مدینہ منورہ .... مدینہ منورہ

۶۵۹ء ۷۱۲ء

قطعۂ تاریخ وصال

زندگی بھر دُور دنیا کی سیاست سے رہے ‏ ‏ عظمت دیں کے امیں ہیں آپ زین العابدین
خلد میں رضوان نے استقبال یہ کہہ کر کیا، ‏ ‏ ''صاحب حق الیقیں ہیں آپ زین العابدین''

۷۱۲ء

(خان شاہد اکبر آبادیؔ کراچی)

Marfat.com

سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا امام زین العابدینؓ بن سیّدنا امام حسینؓ بن سیّدنا علی مرتضیٰؓ کی ولادت باسعادت ۵ شعبان المعظم ۳۸ ھ مطابق ۶ جنوری ۶۵۹ بروز اتوار مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ نے دو برس تک سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آغوش عاطفت میں پرورش پائی۔ بعدازاں والدگرامی سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرنگرانی علوم معرفت سیکھے یعنی آپ نے دو برس اپنے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ گزارے۔ پھر دس برس اپنے تایا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور گیارہ برس اپنے والد ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تربیت پاکر علوم ومعرفت کی عظیم منازل طے فرمائیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ بی بی شہربانو، یزدجرد (آخری بادشاہ فارس) بن شہریار بن شیرویہ بن پرویز بن ہرمز بن کسریٰ نوشیرواں عادل کی صاحبزادی تھیں۔ نام مبارک ان کا سلافہ اور بقولے غزالہ اور لقب شاہ زمان وشہربانو تھا۔

آپ اپنے جدّ امجد حضرت علی شیرخدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم شکل تھے۔ رنگ مبارک گندم گوں تھا۔ درمیانہ قد اور لاغر اندام تھے۔ ریش مبارک میں حنا سے خضاب کرتے تھے۔

آپ اپنے زمانے میں سب سے زیادہ عبادت گزار، کشف، حقائق ونطق اور دقائق میں مشہور تھے۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ ''میں نے کسی قریش کو امام زین العابدین سے افضل واعلیٰ نہیں دیکھا۔'' اور حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

''میری نظر میں ان سے بڑھ کر کوئی صاحب تقویٰ نہیں ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آپ کو دیکھتے تو فرماتے۔

''مرحبایا حبیب ابن الحبیب یعنی شاباش اے محبوب کے محبوب بیٹے!''

ابو حازم فرماتے ہیں کہ'' ہم نے آپ سے زیادہ افضل وفقیہہ کسی کو نہیں پایا۔'' امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ'' آپ اہل فضل میں سے تھے'' ابن ابی شبیہ کا قول ہے کہ'' حدیث کی سندوں میں سب سے زیادہ صحیح سند وہ ہے جس میں امام زین العابدین اپنے والد امام حسینؓ اور وہ اپنے والد حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کریں۔''

آپ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال واسباب خدا کی راہ میں خیرات کیا، آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ بہت سے غربائے اہل مدینہ کے گھروں میں پوشیدہ طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے کہ ان غرباء کو خبر نہیں ہوتی تھی کہ یہ کہاں سے آتا ہے؟ مگر جب آپ کا وصال ہوگیا تو ان غریبوں کو پتہ چلا کہ یہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت تھی۔

آپ بڑے بردبار تحمل مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ ایک دن گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک گستاخ نے آپ کو برا کہنا شروع کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ'' بھائی! جو کچھ تم نے مجھے کہا ہے اگر میں واقعی ایسا ہوں تو خدا مجھے معاف فرمائے اور اگر میں ایسا نہیں تو خدا تجھے معاف فرمائے۔'' وہ شخص یہ سن کر بڑا نادم ہوا اور بڑھ کر آپ کی پیشانی کا بوسہ دے کر کہنے لگا، حضور میں نے جو کچھ کہا ہے آپ ہرگز ایسے نہیں ہیں بلکہ میں ہی جھوٹا ہوں، آپ میری مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، اچھا جاؤ خدا تمہیں معاف فرمائے۔

جب آپ وضو کا اہتمام فرماتے تو آپ کے چہرے پر زردی چھا جاتی تھی

Marfat.com

اور آپ کے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھتا تھا۔ کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ (وضو کے بعد) کس بارگاہ میں حاضری دینی ہوتی ہے۔

آپ اپنے اسلاف کے اخلاق وفضائل کے پیکر تھے آپ بہت ہی شائستہ اور باادب تھے۔ بڑوں کا احترام کرتے۔ مصیبت زدوں کی فریاد رسی کرتے تھے۔ مفلوک الحال اور غریب لوگوں سے بے پناہ ہمدردی اور شفقت رکھتے تھے۔ عمر ابونصر نے لکھا ہے کہ آپ نے بے شمار غلام خرید کر آزاد کئے، آپ اپنے بدترین دشمنوں سے بھی مہربانی کا برتاؤ کرتے تھے۔

مروان ابن الحکم جو آپ کی دشمنی میں ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا جب وہ حکومت کے زیر عتاب آیا تو اپنے اہل وعیال کے لئے آپ سے پناہ کا طلب گار ہوا۔ آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے اس کے اہل وعیال کو ایک طویل عرصے تک پناہ دی۔ آپ کے اخلاق کریمانہ نے خلق خدا کو آپ کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ شعراء نے آپ کی شرافت و نجابت، اخلاق حسنہ اور عبادت گزاری پر بے شمار قصائد کہے ہیں۔

آپ ہر روز وشب میں ایک ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے، ایک روز آپ اپنے مکان میں نفل پڑھ رہے تھے کہ مکان کو آگ لگ گئی، لوگ آگ بجھانے لگے، مگر آپ اسی خشوع وخضوع سے نماز نفل ادا کرتے رہے۔ جب آگ بجھ گئی تو آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور! مکان کو آگ لگ گئی تھی ہم لوگ بجھانے میں مصروف تھے مگر آپ نے پروا تک نہ فرمائی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ آگ بجھا رہے تھے اور میں آخرت کی آگ بجھانے میں مشغول ومصروف تھا۔

امام طلحہ شافی نے لکھا ہے کہ ایک بار محراب عبادت میں شیطان سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تاکہ آپ کے استغراق میں خلل ڈالے، اس نے آپ کی انگشت پا کو دانتوں میں دبایا مگر آپ کی مشغولیت میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا، آخر وہ پشیمان ہو

Marfat.com

کر دور جا کر کھڑا ہو گیا اور پھر یہ آواز تین بار فضا میں بلند ہوئی جو کہہ رہی تھی۔ اَنْتَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ اَنْتَ سَیِّدُ السَّاجِدِیْنَ' 'آپ ہی عابدوں کی زینت ہیں۔ آپ ہی سجدہ گزاروں کے سردار ہیں۔''

آپ بڑے خدا ترس تھے۔ آپ کا سینہ خوف وخشیتِ الٰہی کا گنجینہ تھا۔ روایت ہے کہ ایک بار آپ حج بیت اللہ کو تشریف لیجا رہے تھے اور حج کا احرام باندھا تو لبیک نہیں پڑھا، لوگوں نے کہا، حضور! لبیک کیوں نہیں پڑھتے؟ تو آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ میں لبیک کہوں اور خدا کی طرف سے لا لبیک کی آواز نہ آجائے کہ نہیں، تیری حاضر قبول نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور! بغیر لبیک پڑھے ہوئے آپ کا احرام کیسے ہوگا! تو آپ نے بلند آواز سے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پڑھا مگر ایک دم لرز کر خوف الٰہی سے اونٹ کی پشت سے زمین پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے، جب ہوش میں آتے لبیک پڑھتے اور پھر بے ہوش ہو جاتے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ نے حج ادا فرمایا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دادا جان حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تلاوت قرآن حکیم فرماتے تھے تو آپ کی خوش الحانی سے لوگ کھنچے چلے آتے تھے یہاں تک کہ آپ کے اردگرد لوگوں کی کثیر تعداد جمع ہو جاتی تھی اور حاضرین ایسے خود رفتہ ہو جاتے کہ ایک دوسرے کی خبر تک نہ ہوتی تھی۔

جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے شہزادوں اور ساتھیوں سمیت میدان کربلا میں شہید کر دیا گیا تو آپ کے سوا کوئی باقی نہ بچا جو مستورات کی دیکھ بھال کر سکے۔ آپ اس وقت شدید بیمار ولاچار تھے۔ جب آپ کو اہل بیت اطہار کے ساتھ اونٹوں کی ننگی پیٹھ پر سوار کر کے دمشق میں یزید پلید کے سامنے لایا گیا تو کسی نے آپ سے پوچھا کہ اے علی، اے رحمت کے گھر والے! تم نے کیسے صبح کی؟ آپ

Marfat.com

نے جواباً فرمایا۔

''ہم نے اپنی قوم میں اس طرح صبح کی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے فرعونیوں میں صبح کی تھی کہ فرعونیوں نے ان کے بچوں کو قتل اور ان کی عورتوں اور بچیوں کو زندہ رکھا لہٰذا ہم نہیں جانتے کہ اس امتحان گاہ میں ہماری صبح، شام کے مقابلے میں کیا حقیقت رکھے گی، ہم خدا کی نعمتوں پر شکر بجالاتے ہیں اور اس کی بلا و مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں، بس یہ ہی ہماری مصیبت کی حقیقت ہے۔

جب آپ کربلا سے لوٹنے لگے تو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں التجا و سلام بڑے ہی درد بھرے انداز میں پڑھا تھا جو فصاحت و بلاغت میں بے مثال ہے۔ ملاحظہ ہو

اِنْ نَّلْتَ یَارِیْحَ الصَّبَا یَوْماً اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ

بَلِّغْ سَلَامِی رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

''اے صبا! اگر تو کسی دن عرز مین حرم کی طرف جائے

تو میرا اسلام اس روضہ پاک تک پہنچا جس میں عظمت والے نبی جلوہ افروز ہیں''۔

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی

مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

''وہ کہ جن کا چہرہ مبارک طلوع ہوتا ہوا آفتاب اور رخساران کے چودھویں کا چاند، وہ کہ ذات گرامی جن کی نور ہدایت اور جن کا دست مقدس عزم و ہمت کا بحر بیکراں ہے''۔

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخاً لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ

اِذْ جَاءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

''ان کا لایا ہوا قرآن ہماری دلیل ہے جو تمام گزشتہ دینوں کے لئے ناسخ ہے، جب اس کے احکام ہم تک پہنچے، سب صحیفے کالعدم ہو گئے''۔

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ھَجْرِ الْمُصْطَفٰی

Marfat.com

طُوبٰی لِاَهلِ بَلدَةٍ فِیهَا النَّبِیُّ المُحتَشَم

''حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کی شمشیر سے ہمارے جگر زخمی ہیں۔اس شہر والے کتنے خوش نصیب ہیں جن میں عظمت وجلال والے نبی تشریف فرما ہیں''۔

یَا لَیتَنِی کُنتُ لِمَن یَّتبَعُ نَبِیًّ عَالِمًا

یَومًا وَّلَیلًا دَائِمًا وَرُزِقَ کَذَابِی بِالکَرَم

''اے کاش! میں اس شخص جیسا ہوتا جو صاحب علم نبی کا روز وشب (بالدوام) پیروی کرنے والا ہو۔اے خدائے کریم اپنے کرم سے تو مجھے ایسا بنا دے۔''

لِی حَسرَتًا اِسمَعُ کَذَالَمُ آصِفُ المُصطَفٰی

فِی کُلِّ حِینٍ قَد مَضٰی فِی الحَالِ مَا یَحصِلُ بِهِم

''مجھے افسوس ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف تمام گزرے ہوئے وقتوں میں کیوں نہ کرتا رہا جو آج نصیب ہوئی''۔

لَستُ بِرَاجٍ مُفرِدًا بَل اَقرِبَائِی کُلُّهُم

فِی القَبرِ اَشفَعُ یَا شَفِیعُ بِالصَّادِ وَالنُّونِ القَلَم

''میں تنہا امیدوار نہیں بلکہ مرے تمام قرابت دار شفاعت کے امیدوار ہیں۔اے شفاعت فرمانے والے! آپ آخرت میں ہماری شفاعت فرمائیں آپ کو صاد نون و قلم کی حرمت کا واسطہ''

یَا مُصطَفٰی یَا مُجتَبٰی اِرحَم عَلٰی عِصیَانِنَا

مَجبُورَةٌ'' اَعمَالُنَا طَمعًا وَّ ذَنبًا بِالظُّلم

''اے میرے پیارے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے میرے پیارے مجتبٰی! رحم فرمائیے ہمارے حال پر کہ ہمارے اعمال حرص وہوس، سیہ کاریوں اور جبر وظلم سے پُر ہیں۔''

یَا رَحمَةً لِّلعَالَمِینَ اَنتَ شَفِیعُ المُذنِبِین

Marfat.com

اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنَ فَضْلاً وَّجُوْدُ الْکَرِیْمُ

اے رحمتہ للعالمین! شفاعت فرمائیے گناہگاروں کی کرم، فرمائیے
ہم سب کے حال پر اپنے فضل وکرم اور بخشش کے سبب"۔

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنَ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْس اَیْدِ الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوَاکَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

"اے رحمتہ للعالمین! زین العابدین کی دستگیری فرمائیے جو ظالم
سواروں اور پیادوں کے لشکر کی قید و بند میں ہے۔"

ایک سال آپ حج بیت اللہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اسی سال ہشام بن عبدالمالک بن مروان بھی حج کو گیا ہوا تھا اور طواف کعبہ سے فارغ ہو کر اس نے چاہا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دے مگر ہجوم اس قدر تھا کہ ہشام بوسہ نہ دے سکا۔ پھر وہ منبر پر چڑھ کر خطبہ دینے لگا۔ عین خطبہ کے وقت آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ چاند سا چہرہ، نورانی رخسار اور معطر لباس میں ملبوس طواف کرنا شروع کیا اور حجر اسود کے قریب جب آپ پہنچے تو لوگ از راہ تعظیم حجر اسود کے اردگرد سے ہٹ گئے تاکہ آپ آسانی سے اسے بوسہ دے سکیں۔ اہل شام میں سے ایک شخص نے یہ کیفیت دیکھی تو ہشام سے دریافت کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کو تو لوگوں نے حجر اسود تک جانے کا راستہ نہ دیا، حالانکہ آپ ان کے خلیفہ ہیں اور وہ خوبرو نوجوان کون ہیں کہ ان کے آتے ہیں تمام لوگ حجر اسود سے ہٹ گئے اور ان کے خالی جگہ کر دی؟ ہشام نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا (حالانکہ وہ آپ کو خوب جانتا تھا) اس انکار سے اس کی مراد یہ تھی کہ اہل شام آپ کو نہ پہچان سکیں اور پہچاننے پر کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ آپ سے محبت کرنے لگیں اور آپ کو امیر المومنین بنانے پر تیار ہو جائیں۔ فرزدق شاعر وہاں موجود تھا وہ کہنے لگا کہ میں انہیں جانتا ہوں۔ لوگوں نے کہا اے ابوفراس! (فرزدق کی کنیت

Marfat.com

ہے) تو آپ ہمیں جلد بتائیں کہ وہ کون ہیں جو اتنے بارعب اور پر جمال ہیں۔؟

فرزوق نے کہا تو سنئے اس کا حال، صفت اور نام ونسب میں بیان کرتا ہوں چنانچہ اس کے بعد ایک طویل قصیدہ پڑھا جو فضائل ومناقب کے ساتھ عربی ادب کا شاہکار ہے۔ دو شعر ملاحظہ فرمائیں۔

هَـذَا الَّـذِیْ تَـعْـرِفُ الْبَطْـحَـاْ ءُ وَطَـائَتَـهُ

وَالْبَیْتُ یَـعْـرِفُـهُ وَالْـحِـلُّ وَالْـحَـرَمُ

''یہ وہ ہیں جن کے نشان قدم بطحا والے جانتے ہیں

اور خانہ کعبہ وحل وحرم انہیں پہچانتے ہیں''۔

هَـذَا ابْـنُ خَیْـرِ عِبَـادِ الـلّٰـهِ کُـلِّهِـمُ

هَـذَا الـتَّـقِـیُ الـنَّـقِـیُّ الـطَّـاهِـرُ الْـعَـلَـمُ

''یہ اللہ کے سارے بندوں میں سب سے بہتر بندے کا فرزند ہے

پرہیزگار، پاکیزہ اور نیکی میں مشہور شخص ہیں۔

ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے طواف میں ایک مرد اور ایک عورت کا ہاتھ سنگ اسود سے چمٹ گیا، اس نے چھڑانے کی ہزار کوشش کی مگر اپنے ہاتھ کو نہ چھڑا سکا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اتنے میں آپ (امام زین العابدین) تشریف لے آئے۔ آپ نے جب اس کی یہ کیفیت دیکھی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنا ہاتھ لگایا۔ آپ کے دست مبارک کے لگتے ہیں اس کا ہاتھ فوراً چھوٹ گیا۔

ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ نیک بخت اور سعید کون ہے آپ نے فرمایا:۔

''وہ شخص جب راضی ہو تو اس کی رضا اس کو باطل کر آمادہ نہ کرے۔

اور جب ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے نہ نکالے۔ یہ وصف

Marfat.com

راست لوگوں کے اوصاف کمال میں سے ہیں اس لئے کہ باطل سے راضی ہونا بھی باطل ہے اور غصہ کی حالت میں حق کو ہاتھ سے چھوڑنا بھی باطل ہے مومن کی شان نہیں کہ وہ بطلان میں مبتلا ہو۔''

آپ کی جملہ اولاد کرام کی تعداد پندرہ تھی، تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) حضرت امام محمد باقر (۲) حضرت زید (۳) حضرت عمران (۴) حضرت عبداللہ (۵) حضرت حسن (۶) حضرت حسین (۷) حضرت حسین اصغر (۸) حضرت عبدالرحمٰن (۹) حضرت سلیمان (۱۰) حضرت علی (۱۱) نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اور صاحبزادیاں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱۲) حضرت خدیجہ (۱۳) حضرت فاطمہ (۱۴) حضرت علیہ (۱۵) حضرت ام کلثوم۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

ولید بن عبدالملک نے آپ کو زہر دے دیا۔ جس سے آپ کی شہادت ۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ مطابق ۲۵۔ اکتوبر ۷۱۲ء بروز پیر مدینہ منورہ میں ہوئی۔ مزار مقدس جنت البقیع میں قبہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بنا۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کی سواری کی اونٹنی آپ کی قبر شریف پر سر ڈال کر بیٹھ گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر چند اسے اٹھایا مگر وہ نہ اٹھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اسی جگہ جان دے دے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ارشادات قدسیہ: (۱) جب احباب اٹھ جاتے ہیں تو پھر وطن بھی پردیس ہو جاتا ہے۔

(۲) کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ کون شخص دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ بد بخت اور سعید ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص کہ جب خوش ہو تو اس کی خوشی اسے باطل پر آمادہ نہ کرے اور جب ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے نہ نکالے۔''

Marfat.com

(۵)

سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۷ھ.....................۱۱۴ھ

مدینہ منورہ.........................مدینہ منورہ

۶۷۶.....................۷۳۳ء

قطعۂ تاریخ وصال

کیوں ''مدارِ عرفاں'' تاریخ کہہ رہی ہے تھے سر سے لے کے پا تک آئینہ آشتی کا

۷۳۳ء

''گیتی فیروز'' کہے یا ''روحِ قدسِ دانش'' ''اب بھی جنابِ باقر پیکر ہیں آگہی کا''

۷۳۳ء ۷۳۳ء ۷۳۳ء

خان شاہد اکبر آبادیؔ، کراچی

Marfat.com

سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا امام محمد باقر بن سیّدنا امام زین العابدین بن سیّد امام حسین بن سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ولادت مبارک واقعہ کربلا سے تین برس قبل ۳ صفر المظفر ۵۷ھ مطابق ۱۶ا۔ دسمبر ۶۷۶ء بروز منگل مدینہ منورہ میں ہوئی۔

آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو جعفر اور لقب باقر ہے۔ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت سیّدنا زین العابدین، ابن عباس، جابر بن عبد اللہ، ابوسعید خدری، حضرت عائشہ صدیقہ، بی بی ام سلمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ابن مسیّبؓ اور ابن حنفیہؓ سے بھی استفادہ کیا۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی فاطمہ بن امام حسنؓ بن سید علی المرتضیٰؓ تھا۔

آپ تابعین میں شامل ہیں، صحاح ستہ میں حدیث بھی آپ سے مروی ہے۔

ایک دن آپ حضرت جابر بن عبد اللہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو گئے۔ اس وقت وہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر پوچھا کہ تو کون ہے؟ آپ نے کہا، محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰؓ ہوں۔ یہ سن کر انہوں نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام مبارک ہو۔ اس پر آپ نے کہا۔ السلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم۔ پھر قصہ پوچھا تو حضرت جابرؓ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا تو حضور سیّد عالم علیہ التحیہ والثناء نے فرمایا، اے جابرؓ! میری آل میں ایک لڑکا محمد بن علی بن حسین متولا ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نور وحکمت سے نوازے گا۔ تم اس وقت حیات ہوگے، اس سے تمہاری ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔

Marfat.com

آپ کا قد میانہ اور رنگ گندم گوں تھا اور صورت و سیرت میں آپ اپنے اباؤ اجداد کی مثل تھے۔ بڑے عالم وزاہد، پاک طینت اور بزرگ نفس تھے۔ ہر وقت زہد و عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد اکثر آدھی رات گزر جانے کے بعد رویا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی وانکساری سے عرض کرتے۔

"اے میرے پروردگار! تو نے مجھے نیک کاموں کا حکم دیا مگر میں نے اس پر عمل نہیں کیا اور تو نے مجھے برے کاموں سے دور رہنے کو فرمایا مگر میں باز نہ آیا۔ پس میں تیرا عاجز بندہ تیرے حضور میں اپنے فروگزاشت و گناہوں کا اقرار کرنے والا کھڑا ہوں اور کوئی عذر نہیں رکھتا۔"

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے پانچویں امام ہیں اور طریقت میں ارباب مشاہدہ کے برہان، امام اولادنبیؐ اور برگزیدہ نسل علیؓ ہیں۔ کتاب الٰہی کے بیان کرتے وقت علوم کی باریکیاں اور لطیف اشارات کو واضح کرنے میں مخصوص تھے۔ علم دین اور سنن، علم قرآن وسیرؔ اور فنون ادب وغیرہ آپ سے جس قدر ظاہر ہوئے وہ کسی دوسرے سے نہیں ہوئے۔ امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے استاذ گرامی سراج الامت امام الائمہ حضرت ابوحنیفہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے ملاقات کی ہے اور ان سے ایک مسئلہ بھی دریافت کیا جس کا جواب اتنا شاندار عطا فرمایا کہ اس سے شاندار جواب میں نے کسی سے نہ سنا نہ دیکھا۔

اہل عراق کے ایک گروہ کی نسبت آپ کو معلوم ہوا کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے اور اپنے آپ کو اہل بیت کا دوست سمجھتا ہے۔ آپ نے ان کو تحریر کیا کہ جو شخص ان دونوں کو دشمن کہتا

Marfat.com

ہے مجھے اس سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔ اور اگر میں حاکم ہوا تو ان گستاخ لوگوں کے خون کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ بناؤں گا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا اور اورادو وظائف سے فارغ ہو جاتے تو با آواز بلند اپنی مناجات پڑھتے کہ۔

''اے بار الٰہا! رات آ گئی، شہنشاہوں کی حکومت ختم ہو گئی، آسمان پر ستارے نکل آئے، لوگ نیند کی آغوش میں چلے گئے، بنو امیہ آرام پا گئے، انہوں نے اپنی دنیاوی خواہشات کو چھپا دیا، اپنے دروازے بند کر لئے، ان پر پہرے دار متعین کر دیئے اے پاک پروردگار! لیکن تو زندہ ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے اور دیکھنے والا ہے۔ تیری ذات پاک پر نیند اور اونگھ کا کوئی اثر نہیں۔ تیری ذات اقدس کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتی۔''

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد اکثر آدھی رات گزر جانے کے بعد رویا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی فرماتے۔ آپ انتہائی مستجاب الدعوات تھے۔ آپ ایک بار حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکلنے لگیں۔ تمام لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے۔ مقام ابراہیم پر نماز پڑھی اور سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔ آپ سے بے شمار کرامات صادر ہوئیں۔

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مردے زندہ، برص کو اچھا اور اندھے کو بینا کر سکتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ لوگ اپنے گھروں میں کیا کھاتے کیا جمع کرتے ہیں؟ فرمایا! ہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم کر سکتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میرے نزدیک آؤ (اور ابو بصیر اس وقت نابینا تھے) جب قریب ہوئے تو آپ نے اپنا دست مبارک چہرہ پر پھیرا تو آنکھوں میں بینائی لوٹ آئی۔

ایک دفعہ بادشاہ وقت نے آپ کو شہید کرنے کے ارادہ سے ایک شخص کی

Marfat.com

معرفت بلوایا۔ آپ اس شخص کے ہمراہ بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے ۔ جب بادشاہ کے قریب پہنچے تو وہ آپ سے معافی طلب کرنے لگا، اظہار معذرت کرتے ہوئے تحائف پیش کئے اور بڑے ادب واحترام کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ لوگوں نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ اے بادشاہ! تو نے تو انہیں قتل کرنے کی غرض سے بلوایا تھا لیکن ہم نے تو مؤدبانہ سلوک ان کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا جو سمجھ سے باہر ہے۔

بادشاہ نے جواب دیا کہ جب حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے قریب تشریف لائے تو میں نے دو بڑے ہی غضب ناک شیروں کو دیکھا جو ان کے دائیں بائیں کھڑے ہوئے تھے اور مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم نے حضرت کے ساتھ گستاخی کی تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔

آپ کی اولاد امجاد کی تفصیل کچھ یوں ہے

(۱) حضرت ابوعبداللہ (۲) حضرت امام جعفر صادق (۳) حضرت عبداللہ (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت عبداللہ (۶) حضرت علی (۷) حضرت زینب رضوان اللہ علیہ اجمعین۔

ارشادات قدسیہ: (۱) آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادقؓ کو خلافت سے سرفراز کرتے ہوئے ارشاد کیا کہ اے بیٹے! جب اللہ تعالیٰ تجھے کوئی نعمت دے تو اس پر الحمدللہ کہو اور جب کوئی صدمہ پہنچے تو اس وقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو اور جب رزق میں تنگی ہو تو استغفر اللہ پڑھو۔

(۲) بجلی ایماندار اور بے ایمان دونوں پر گرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے پر نہیں گرتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت بجلی کی آواز سنو تو۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ۔ اور جس وقت رعد کی آواز سنو تو سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ پڑھو۔

(۳) کوئی عبادت عفتِ بطن اور شرم گاہ سے افضل تر نہیں۔

Marfat.com

(۴) کسل وملامت سے اپنے آپ کو دور رکھو کیونکہ دونوں میں سے ہر ایک برائیوں کی کنجی ہے۔

(۵) دنیا کو ایک منزل سمجھو کہ وہاں اترے اور کوچ کیے یا وہ مال سمجھو جو خواب میں مل جاتا ہے اور بیدار ہونے پر کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

(۶) جب دل میں خدا کا دین خالص داخل ہوتا ہے تو ماسوائے اللہ کو دل سے نکال دیتا ہے۔

(۷) ایمان والے دنیا پر مطمئن نہیں ہوتے۔ اس کے فانی ہونے کی وجہ سے آخرت سے بے پرواہ نہیں ہوتے بسبب اس کے ہول، خوف اور ڈر کے۔

(۸) فقر وغنا مومن کے دل میں پھرتے ہیں مگر جب توکل کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو وہیں قرار پکڑ لیتے ہیں۔

آپ کی وفات حسرت آیات کے وقت آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے، ان کا بیان ہے کہ آپ نے غسل و تکفین و دفن اور دخول قبر کے متعلق چند وصایا فرمائے۔ میں نے عرض کیا کہ اے والد بزرگوار! خدا کی قسم، جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں، میں نے آج سے بہتر حالت میں کسی دن نہیں دیکھا اور میں فی الوقت موت کا کوئی اثر آپ پر نہیں دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! تو نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں سنا کہ وہ اس دیوار کے پیچھے سے مجھے پکارتے ہیں کہ اے محمدؐ جلدی کر''۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غسل کے بعد حسب وصیت نماز پڑھنے والے کپڑے کا آپ کو کفن پہنایا اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں اندرون روضہ مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مزار مقدس بنا۔

آپ کی تاریخ وصال میں اختلاف ہے لیکن مشہور قول کے مطابق آپ کا وصال مبارک ۷ ذوالحجہ ۱۱۴ھ مطابق ۲۸ جنوری ۷۳۳ء بروز بدھ بعمر شریف ۵۷ برس ہو۔ اس وقت ہشام بن عبدالملک اُموی کا دور حکومت تھا۔

Marfat.com

(٦)

سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۸۰ھ..................۱۴۹ھ

مدینہ منورہ..................................مدینہ منورہ

۶۹۹ء..................۷۶۶ء

قطعۂ تاریخ وصال

ہے عیاں آپ کا نسب نامہ آپ سیّد ہیں ابن باقر ہیں
ان کا سال وصال اے صابرؔ کہیے "نوری امام جعفر ہیں"

۷۶۶ء

(صابرؔ براری، کراچی)

Marfat.com

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت ام فردہ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ام فردہؓ کی ماں حضرت اسماءؓ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد الرحمٰنؓ کی بیٹی ہیں۔ بدیں وجہ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ولدنی ابوبکرؓ مرتین۔ یعنی میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوں۔ اول ولادت ظاہری کہ میری والدہ کے باپ قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ ہیں اور دوم ولادت باطنی کہ علم باطن بھی میں نے حضرت قاسمؓ سے پایا ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ ربیع الاول ۸۰ھ مطابق ۱۹ مئی ۶۹۹ء بروز منگل مدینہ منورہ میں ہوئی۔ صدق مقال کے سبب سے آپ کو ''صادق'' کہتے ہیں۔ آپ کی سیادت و امامت پر سب کا اتفاق ہے۔ عمرو بن ابی المقدام کا قول ہے کہ میں جس وقت حضرت امام جعفر کو دیکھتا ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ خاندان نبوّت سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب یوں ہے، امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام زین العابدین بن سید الشہداء امام حسین بن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

علم: آپ لطائف تفسیر اور اسرار تنزیل میں بے نظیر تھے۔ علامہ ذہبی نے آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے بانی فقہ امام الائمہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ، امام مالک، شعبہ، ہر دو سفیان، (سفیان ثوری اور سفیان یمینہ) حاتم بن اسمٰعیل، یحییٰ قطان، ابو

Marfat.com

عاصم نبیل (رحمتہ اللہ علیہم) نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اہلبیت میں امام جعفر بن محمد سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہیں دیکھا۔ الغرض آپ تمام علوم و اشارات میں کامل اور مشائخ کے پیشرو اور مقتدائے مطلق تھے۔ آپ اخلاق حسنہ اور تفسیر قرآن بلکہ جملہ علوم میں عدیم النظیر تھے۔ آپ مدینہ منورہ میں لوگوں کی ظاہری و باطنی تشنگی دور فرماتے تھے۔ بعد ازاں عراق تشریف لیجا کر ایک عرصہ تک خلق خدا کو مستفید و مستفیض فرمایا۔

زہد وسخاوت: ایک روز حضرت سفیان ثوری آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ خز (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) کا جبہ اور کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سفیان یوں گویا ہوئے اے فرزند رسول ﷺ! آپ کے آباؤ اجداد تو ایسا لباس نہیں پہنتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تنگدستی کے زمانہ میں تھے۔ اب امارت کا زمانہ ہے۔ یہ ارشاد فرما کر آپ نے خز کا جبہ اٹھا کر اس کے نیچے پشم کا کھردرا جبہ دکھایا اور فرمایا اے سفیان ثوری! یہ ہم نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے پہنا ہے اور وہ تمہارے واسطے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اسے ہم نے پوشیدہ رکھا ہے اور جو تمہارے لئے ہے اسے ہم نے ظاہر رکھا ہے۔

آپ کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ بقول ہیاج بن بسطام اوروں کو یہاں تک کھلاتے کہ اپنے بال بچوں کے لئے کچھ باقی نہ رہتا۔ ایک شخص کی اشرفیوں کی تھیلی گم ہوگئی تو عدم واقفیت اور لاعلمی کے سبب اس نے حضرت امام جعفر صادق سے کہا کہ میری تھیلی آپ کے پاس ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اس تھیلی میں کتنے دینار تھے؟ اس نے بتایا کہ ایک ہزار۔ آپ نے اسے گھر لیجا کر ایک ہزار دینار دے دیئے۔ جب وہ شخص اپنے گھر واپس گیا تو اسے گمشدہ تھیلی مل گئی۔ وہ حضرت امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری تھیلی مجھے مل گئی ہے آپ اپنے دینار واپس

Marfat.com

لے لیجئے۔ حضرت امام نے فرمایا کہ تم لے جاؤ ہم جو کچھ دیتے ہیں پھر واپس نہیں لیتے۔ اس شخص نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ کسی نے کہا کہ یہ امام جعفر صادق ہیں۔ وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

خوف وخشیت: روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے فرزند رسول ﷺ! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے کہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھلا تم کو میری نصیحت کی کیا حاجت ہے تم خود زاہد زمانہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ کی فضیلت سب پر ثابت اور عیاں ہے بدیں وجہ آپ پر واجب ہے کہ سب کو پند ونصیحت سے نوازیں۔ فرمایا یا اباسلیمان! مجھے تو خود اندیشہ ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جد بزرگوار میرا دامن نہ پکڑیں اور یوں فرماویں کہ میرا حق متابعت کیوں نہ ادا کیا کیونکہ یہ کام نسب کی شرافت پر موقوف نہیں بلکہ بارگاہ رب العزت میں عمل کی پسندیدگی پر منحصر ہے۔ یہ سن کر حضرت داؤد طائی خوب روئے۔ اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار! جس شخص کی سرشت نبوّت کے آب وگل سے ہے اور جس کی طبیعت کی ترکیب آثار رسالت سے ہوئی ہے اور جس کے جد بزرگوار رسول کریم ﷺ ہوں اور والدہ ماجدہ حضرت سیدہ طیبہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہو اس کا یہ حال ہے تو داؤد بیچارہ کس شمار وقطار میں ہے۔

ایک روز آپ اپنے خادموں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے کہ فرمایا! ''آؤ ہم سب آپس میں بیعت واقرار کریں کہ ہم میں سے جس کو بھی نجات نصیب ہو وہ دوسروں کی شفاعت کرے گا۔ سب خادموں نے عرض کیا کہ اے فرزند رسول ﷺ! آپ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت اور حاجت ہے جب کہ آپ کے جد کریم ﷺ شفیع خلائق ہیں۔ فرمایا کہ ''مجھے اپنے اعمال سے شرم آتی ہے کہ ان کو لیکر ان کے روبرو

Marfat.com

جاؤں''، حکیم الامت حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو کس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر روز محشر عذر ہائے من پذیر
ور تو بینی حسابم را نا گزیر از نگاہ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے، فرمایا! اے سفیان! جھوٹ بولنے والے کو مروت نہیں ہوتی اور حاسد کو راحت نہیں ہوتی، بد خلق کو سرداری نہیں ہوتی اور ملوک کو اخوت نہیں ہوتی۔ عرض کیا کہ کچھ اور فرمایئے، فرمایا، اے سفیان! اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے محارم (حرام ممنوع کام) سے بچانا تاکہ عابد ہو اور جو کچھ قسمت میں ہوگا اس پر راضی رہنا کہ مسلمان ہو، فاجر سے صحبت مت رکھ کہ تجھ پر فجور غالب ہو جائے گا۔ اپنے معاملہ میں ایسے لوگوں سے مشورہ کر کہ جو اطاعت خداوندی خوب بجالاتے ہو۔ عرض کیا کہ کچھ اور فرمایئے فرمایا ،ابوسفیان! جو شخص چاہے کہ اس کی عزت بلا ذات وقبیلہ ہو اور ہیبت بلا حکومت ہو اس سے کہو کہ گناہ چھوڑ دے۔ اور اطاعت خداوندی اختیار کرے۔ عرض کیا کہ کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا اے ابوسفیان! جو شخص ہر آدمی کے ساتھ صحبت رکھتا ہے وہ سلامت نہیں رہتا۔ جو کوئی برے راستہ پر چلتا ہے وہ اتہام سے محفوظ نہیں رہتا اور جو شخص اپنے زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔ مزید فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اسے خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔ بہت سے ایسے گناہ ہیں کہ جن کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور بہت سی ایسی عبادتیں ہیں کہ جن کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے کیونکہ مغرور مطیع گنہگار ہوتا ہے اور نادم گنہگار مطیع ہوتا ہے۔

ایک دن حضرت امام جعفر صادقؓ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ سے دریافت فرمایا کہ عقلمند کس کو کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ جو خیر وشر میں تمیز کرے۔ انہوں

Marfat.com

نے فرمایا کہ یہ تمیز تو بہائم (جانوروں) میں بھی ہوتی ہے کہ مارنے والے اور چارہ دینے والے میں تمیز رکھتے ہیں۔امام ابوحنیفہ نے عرض کیا تو پھر آپ کے نزدیک عقلمند کون ہے؟ عقلمند وہ ہے کہ جو دو خیر اور دو شر میں امتیاز کرے۔ خیر میں خیرالخیرین کو اختیار کرے اور شر میں شرالشرین کو۔ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ میں تمام خوبیاں ہیں، آپ زاہد بھی ہیں اور آپ میں کرم باطن بھی ہے۔آپ قرۃ العین خاندان نبوت بھی ہیں لیکن متکبر کمال ہیں۔ارشاد فرمایا کہ میں متکبر نہیں ہوں۔اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا مجھ پہ پرتو ضرور ہے۔

آپ سے کسی نے دریافت فرمایا کہ درویش صابر اچھا ہے یا تونگر شاکر۔فرمایا درویش صابر کیونکہ تونگر کا دل کیسہ میں لٹکا رہتا ہے اور درویش کا اللہ تعالیٰ میں۔فرمایا کہ توبہ کے بغیر عبادت درست نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے (التائبون العابدین) توبہ ابتداء مقامات اور عبودیت انتہاء مقامات و درجات ہے۔

حضرت امام رحمتہ اللہ علیہ فرماتے کہ میں حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔حسن خلق کے سبب جلوت میں ان کے مزاج گرامی میں مزاح و تبسم ارزاں تھا مگر جب ان کے سامنے حضور سید عالم ﷺ کا ذکر انور ہوتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا۔عارف رومی رحمتہ اللہ علیہ نے کیسی سچی بات کی ہے۔

عاشقاں راشش نشان ست اے پسر
آہ سردو رنگ زردو چشم تر
گر ترا پرسند پس دیگر کدام
گفتن و خوردن کم و خفتن حرام

امام مالک مزید کہتے ہیں میں نے ان کو حدیث شریف بیان کرتے وقت کبھی بے وضو نہیں دیکھا۔میں عرصۂ دراز تک ان کی خدمت میں حاضری دیتا رہا مگر

Marfat.com

جب بھی ان کے قدموں میں پہنچا تو ان کو نماز پڑھتے یا خاموش بیٹھے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے پایا۔ وہ خلوت میں کبھی بھی فضول ولغو کلام نہیں کرتے تھے۔ علوم شرعیہ کے عالم باعمل اور خدا ترس تھے۔

آپ کی کرامات بے حد وحساب ہیں۔ ذیل میں تبرکاً چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے تا کہ قارئین کرام اپنی کشت ایمان کو سرسبز وتازہ کر کے ان کے نقش قدم پر چلیں اور دنیا میں ایک ایسا روحانی انقلاب برپا کر دیں جس سے ہر سو انوار کی تجلیات ہی نظر آئیں۔

(۱) لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کے دوران مسجد حرام میں عصر کی نماز کے بعد کوہ ابوقبلیس پر چڑھ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص وہاں بیٹھا ہوا یوں دعا مانگ رہا ہے۔ ''یا ربّ یا ربّ۔ پھر خاموش ہو گیا۔ بعد ازاں بولا ''یاحیّ یاحیّ یاحیّ پھر کچھ دیر کے بعد بولا ''الٰہی میں انگور چاہتا ہوں، خدایا مجھے انگور کھلا دے اور میری دونوں چادریں پھٹ گئی میں ہیں، نئی عنائت فرمادے۔''

ابھی اس کی دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ میں نے انگور کا بھرا ہوا ایک ٹوکرا دیکھا حالانکہ اس وقت روئے زمین پر کہیں بھی انگور نہ تھے اور پھر وہ دو چادریں بھی دیکھیں کہ جن کو مثل میں کبھی بھی نہ دیکھی تھیں۔ اس شخص نے چاہا کہ انگور کھالے۔ میں نے کہا میں تیرا شریک ہوں، اس نے پوچھا کیونکر؟ میں نے کہا کہ جب تم دعا کر رہے تھے تو میں ''آمین'' کہہ رہا تھا۔ اس پر اس نے کہا کہ آیئے اور کھایئے۔ میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ہم نے سیر ہو کر انگور کھائے مگر ٹوکرا اسی طرح بھرا ہوا تھا۔ انگور ایسے لذیذ تھے کہ ایسے کبھی سنے اور نہ کھائے۔ پھر اس شخص نے مجھے کہا کہ ان انگوروں کو مت چھپاؤ اور نہ ذخیرہ کرو۔ پھر اس شخص نے ایک چادر خود لے لی اور دوسری مجھے دے دی۔ میں نے معذرت کی کہ مجھے ضرورت نہیں ہے۔ اس پر اس نے ایک چادر بطور تہبند باندھ لی اور دوسری بدن پر اوڑھ لی۔ اور دونوں پرانی چادریں ہاتھ میں لئے

Marfat.com

پہاڑ سے اتر گیا۔ صفا و مروہ کے درمیان ایک شخص نے اس سے سوال کیا۔ اے (فرزند رسولؐ)! میں ننگا ہوں مجھے اوڑھنے کے لئے کپڑا دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اوڑھنے کو کپڑے دیئے ہیں۔ پس اس نے وہ دونوں چادریں سائل کو دے دیں۔ یہ دیکھ کر میں نے سائل سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ جواب ملا کہ "یہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہیں۔ اس کے بعد میں نے ان کو ڈھونڈا تا کہ ملفوظات طیبات سنوں مگر تلاش بسیار کے باوجود نہ ملے۔

(۲) ایک روز حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک عورت کو بچوں کے ساتھ روتے دیکھا جس کے آگے مردہ گائے پڑی ہوئی تھی۔ حضرت امام نے رونے کا سبب دریافت فرمایا تو اس عورت نے کہا کہ ہمارے پاس صرف ایک یہی گائے تھی جس کے دودھ سے ہمارا گزارا ہو رہا ہے اور یہ مرگئی ہے تو ہم پریشان حال ہیں کہ اب کیا کریں گے۔ گزارا کیسے ہوگا۔ آپ نے ارشاد کیا کہ کیا تو یہ چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دے؟ اس نے کہا کہ ہم پر تو مصیبت طاری ہے اور آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں مذاق نہیں کرتا۔ پھر آپ نے دعا فرما کر گائے کو ایک ٹھوکر ماری اور وہ زندہ ہو کر کھڑی ہوگئی اور آپ فوراً عام لوگوں میں جا ملے تا کہ کوئی شناخت نہ کر سکے۔ اس عورت کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کون ہیں۔

(۳) عباسی خلیفہ منصور نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا جائے تا کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ وزیر نے کہا کہ جس شخص کے شب و روز زہد و عبادت، گوشہ نشینی، ملکی حالات سے قطع تعلقی و عدم دلچسپی میں گزر رہے ہیں ایسے شخص کو قتل کرنے کا مقصد اور فائدہ کیا ہے۔ خلیفہ نے اظہار خفگی کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ضرور لاؤ تا کہ میں قتل کر دوں۔ وزیر باتدبیر نے ہر چند خلیفہ کو سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سود، ناچار وزیر بدل فگار حضرت امام کی تلاش میں نکلا تو خلیفہ نے غلاموں کو حکم دیا

Marfat.com

کہ جونہی حضرت امام نمودار ہوں اور میں سر سے ٹوپی اتاروں، تم ان کو فوراً تہ تیغ کر دینا۔ جب حضرت امام باوقار تشریف لائے تو خلیفہ ان کے دیکھتے ہی بہر استقبال بڑھا اور آپ کو بکمال ادب واحترام اپنی مسند پر بٹھا کر خود بصد عجز وانکسار سامنے ہو بیٹھا۔ غلام یہ منظر دیکھ کر حیران و پریشان ہوئے۔

منصور نے دستہ بستہ عرض کیا کہ اگر حضور والا کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو حکم فرمائیں۔ حضرت امام نے ارشاد کیا کہ مجھے صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ پھر کبھی مجھے اپنے پاس نہ بلانا۔ یہ ارشاد فرما کر آپ تشریف لے گئے اور خلیفہ منصور فی الفور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ تین روز تک مسلسل بے ہوشی طاری رہی۔ بقول بعضے کہ اس کی تین نمازیں فوت ہو گئیں۔ جب ہوش آیا تو وزیر نے پوچھا معاملہ کیا تھا؟ خلیفہ نے کہا کہ جب حضرت امام یہاں جلوہ افروز ہوئے تو ایک اژدھا آپ کے ہمراہ تھا جس کا ایک ہونٹ اس مکان کے نیچے اور دوسرا اوپر ہے اور زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ اگر تو نے حضرت امام کو ذرہ بھر بھی تکلیف پہنچائی تو میں تمہیں اس مکان سمیت نگل جاؤں گا۔ بدیں وجہ مجھ پر بے پناہ خوف و ہراس طاری ہو گیا اور میں نے حضرت امام جعفر سے کچھ نہ کہا بلکہ عذر کیا اور پھر بے ہوش ہو گیا۔

آپ کی وفات حسرت آیات ۱۵ رجب ۱۴۹ھ مطابق ۲۶۔ اگست ۷۶۶ء بروز منگل بعمر شریف اڑسٹھ سال چند ماہ مدینہ منورہ میں ہوئی اور جنت البقیع میں قبہ اہلبیت میں آخری آرام گاہ بنی۔

کلمات قدسیہ

(۱) ہر شریف آدمی کو چار چیزوں سے بالکل عار نہ چاہیے۔ اپنے والد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا۔ اپنے مہمان کی خدمت کرنا۔ اپنے چوپایہ کی دیکھ بھال کرنا خواہ اس کے سو غلام ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنے استاد کی خدمت کرنا۔

Marfat.com

(۲) نیکی تین خوبیوں کے بغیر کامل و اکمل نہیں ہوتی۔ اسے جلدی کرنا، اسے چھوٹا سمجھنا، اسے چھپانا۔

(۳) دنیا جب کسی انسان کے پاس آتی ہے تو اسے غیروں کی خوبیاں دیتی ہے اور جب اسے سے منہ پھیر لیتی ہے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

(۴) جب تجھے اپنے بھائی سے ایسی چیز پہنچے جو تو ناپسند کرتا ہے تو اس کے لئے ایک عذر سے ستر عذر تلاش کر۔ اگر تجھے اس کے لئے کوئی عذر نہ ملے تو یوں کہہ کہ شاید اس کے لئے کوئی عذر ہوگا جو مجھے معلوم نہیں۔

(۵) جب تم کسی مسلمان سے کوئی کلمہ سنو تو اسے اچھے سے اچھے معنی پر محمول کرو۔ اگر اس میں تمہیں کوئی نیک امر معلوم نہ ہو تو اپنے آپ کو ملامت کرو۔

(۶) تم ایسے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤ جو پہلے بھوکا تھا اب سیر ہوگیا ہو۔

(۷) آپ نے کسی قبیلے کے ایک شخص سے پوچھا کہ اس قبیلے کا سردار کون ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو ان کا سردار ہوتا تو جواب میں میں نہ کہتا۔

(۸) جب تو گناہ کرے تو معافی مانگ کیونکہ گناہ مردوں کے گلوں میں ان کی پیدائش سے پہلے ڈالے گئے ہیں ان پر اصرار کرنا کمال درجہ کی ہلاکت ہے۔

(۹) جو شخص اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلب مغفرت زیادہ کرنی چاہیے۔

(۱۰) جو شخص اپنے مالوں میں سے کسی مال پر ناز کرے اور اس مال کا بقا چاہے تو اسے یوں کہنا چاہیے۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف یہ حکم بھیجا کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیرا خادم بنے تو اسے تکلیف دے۔

(۱۲) علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک کہ بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جائیں۔

(۱۳) یا اللہ! تو مجھے اس شخص کے لئے ہمدردی و غم خواری کی توفیق عطا فرما جس پر تو

Marfat.com

نے رزق تنگ کر دیا ہے اور جس حالت میں میں ہوں یہ تیرا فضل و کرم ہے۔

(۱۴) آپ کو جب کسی چیز کی حاجت ہوتی تو یوں دعا کرتے، اے میرے پروردگار! مجھے فلاں چیز کی حاجت ہے آپ کی دعا بھی ابھی ختم نہیں ہوتی تھی کہ وہ چیز آپ کے سامنے موجود ہوتی۔

(۱۵) جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اس نے دنیا سے منہ پھیر لیا۔

(۱۶) تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں میں مبتلا ہو اور ان سے غافل رہتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو غم میں مبتلا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اور تعجب ہے اس پر جو کسی آفت سے ڈرتا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ اور تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے مکر سے ڈرتا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا اور تعجب ہے اس پر جو جنت کی رغبت اور خواہش رکھتا ہے وہ یہ کیوں نہیں کہتا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ.

(۱۷) مومن کی تعریف یہ ہے کہ نفس کی سرکشی کا مقابلہ کرتا رہے اور عارف کی تعریف یہ ہے کہ اپنے مولیٰ کی اطاعت میں ہمہ تن مشغول رہے۔

(۱۸) صاحب کرامت وہ ہے جو اپنی ذات کے لئے نفس کی سرکشی سے آمادہ بجنگ رہے کیونکہ نفس سے جنگ کرنا اللہ تعالیٰ تک رسائی کا سبب ہوتا ہے۔

(۱۹) نیک بختی کی علامت یہ بھی ہے کہ عقلمند دشمن سے واسطہ پڑ جائے۔

(۲۰) پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنے میں بہتری ہے۔ اول، جھوٹے

Marfat.com

سے کیونکہ اس کی صحبت فریب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دوم، بیوقوف سے کیونکہ تمہارے فائدے سے زیادہ تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ سوم، کنجوس سے کیونکہ وہ تمہارا بہترین وقت ضائع کریگا۔ چہارم، بزدل سے کیونکہ وقت پڑنے پر ساتھ چھوڑ دے گا۔ پنجم، فاسق سے کیونکہ وہ ایک نوالہ کی طمع میں کنارہ کش ہو کر مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۲۱) منافقت کی دوستی سے کھلم کھلا عداوت کہیں بہتر ہے۔

(۲۲) شکایت کا ترک کرنا صبر ہے۔

(۲۳) بسیار خوری اور فاقہ کشی دونوں عبادت میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔

(۲۴) خدا رحمت کرے اس بندے پر جو پارسا ہو اور لوگوں سے سوال نہ کرے۔

(۲۵) نفس خدا کا دشمن ہے اس لئے اپنے نفس کا دشمن خدا کا دوست ہے۔

(۲۶) عالموں کا فقر اختیاری ہوتا ہے اور جاہلوں کا فقر اضطراری۔

(۲۷) ہمارا دین سراپا ادب ہے جو اس کو ملحوظ نہ رکھے حرماں نصیب ہے۔

(۲۸) دوسروں کے مال کا لالچ نہ کرنا بھی سخاوت ہے۔

(۲۹) جو اللہ سے انس رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

(۳۰) جو شخص عبادت پر فخر کرے گناہگار ہے۔ جو مصیبت پر اظہار ندامت کرے وہ فرماں بردار ہے۔

آپ کا زمانہء امامت تاریخ اسلام کا سنہری زمانہ کہلاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے ہی عہد حیات میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب و شتم کیے جانے کا سلسلہ بند کرایا۔ اسلام کا پرچم سرزمین اندلس پر لہرایا گیا۔ تدوین حدیث کرائی گئی۔

فاتح سندھ محمد بن قاسم نے اس سرزمین میں اسلام کا جھنڈا گاڑا اور آپ ہی کی برکت سے دنیا کے مشرق اور مغرب میں لوائے اسلام لہرایا گیا۔

Marfat.com

(۷)

سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲۸ھ.................۱۸۳ھ

ابواء شریف.................کاظمین شریف (بغداد)

۷۴۵ء.................۷۹۹ء

قطعہ تاریخ وصال

مل گیا غیب سے صابرؔ سنِ رحلت اُن کا
''بے بہا گوہر فردوس امام موسیٰ''
۷۹۹ء

(صابر براری، کراچی)

(۲)

''جلال دین'' بود موسیٰ کاظم
۱۲۸ھ

''نسیم پاک'' باشد سال رحلت
۱۸۳ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام موسی کاظم بن سیّدنا امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن سیّدنا امام زین العابدین بن سیّدنا امام حسین بن سیّدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی ولادت باسعادت مقام ابواء شریف (میان مکہ و مدینہ) بتاریخ ۷ صفر المظفر ۱۲۸ھ مطابق ۸ نومبر ۷۴۵ء بروز جمعرات ہوئی۔

آپ سروقد، لاغر اندام اور نہایت حسین و جمیل تھے۔ رنگ مبارک گندم گوں تھا۔ آپ سلسلہ قادریہ کے ساتویں امام ہیں۔ آپ عالم متبحر، نہایت پاکباز اور متقی پرہیزگار بزرگ تھے۔ ساری عمر دین مصطفوی ﷺ کی خدمت میں گزاری۔ دنیاوی لحاظ سے نہایت متمول تھے اور صاحب وجاہت تھے۔ مگر یہ دولت ہمیشہ غرباء اور مساکین کے کام آتی تھی۔ کثرت عفو و درگزر کرنے کے سبب ''کاظم'' لقب مشہور ہوا۔ آپ کے مناقب احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ طریقت اور شریعت کے مشکل مسائل کا حل تمام علمائے عصر آپ سے ہی کرایا کرتے تھے۔ اپنے زمانہ کے تمام علماء صلحاء، عرفاء اور فقہاء سے افضل ترین تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ میں کوئی بھی آپ کے ہم پلہ نہ تھا۔ تمام اہل عرب و عجم آپ کی قیادت اور امامت باعث سعادت خیال کرتے تھے۔

حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دوران سفر حج سرزمین قادسیہ میں جا نکلا۔ وہاں میں نے ایک حسین و جمیل و بلند قامت نوجوان کو دیکھا، پشمینہ کے لباس میں ملبوس اور کندھے پر ایک شملہ آویزاں تھا اور پاؤں میں جوتا پہنے ہوئے تھا۔ وہ بکثرت لوگوں سے ہوتا ہوا ایک جگہ اکیلا ہو کر بیٹھ گیا۔ میں نے دل

Marfat.com

میں خیال کیا کہ یہ نوجوان صوفیاء کے گروہ سے معلوم ہوتا ہے اور آرزومند ہے کہ اس سفر میں مسلمان اس کی مدد کریں۔ اس لئے بہتر ہے کہ میں اسے جا کر روکوں تا کہ وہ اس کام سے پیچھے ہٹ جائے۔ میں جب اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا:

اے شفیق! کثیر گمانوں سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ عجب بات ہوئی کہ اس نے میرا نام اور مافی الضمیر کہہ دیا ہے۔ یہ کوئی نہایت نیک اطوار شخص ہے۔ مجھے اس سے معذرت کرنی چاہیے۔ میں آگے بڑھا وہ غائب ہو گیا۔ جب ہم لوگ وادی فضہ میں پہنچے تو اسے نماز میں دیکھا اور اس کے جسم پر لرزہ طاری تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں پھر برائے معذرت اس کی جانب گیا تو اس نے کہا:

''اے شفیق! اس آیت کی تلاوت کرو۔''

وَاِنِّیْ لَغَفَّار'' لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اَھْتَدٰیo
پارہ ۱۶ سورہ طہ: ۸۲

''اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔''

یہ کہا اور مجھے چھوڑ کر چل دیا۔ میں نے یہ خیال کیا کہ یہ شخص ابدال ہے جس نے دوبارہ میرے خیال کو بھانپ لیا۔

پھر ایک جگہ ایک کنویں پر اس کو پایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چرمی ڈول تھا جس سے وہ پانی نکالنا چاہتا تھا لیکن وہ ڈول ہاتھ سے کنویں میں جا پڑا۔ اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا:۔

''تو میرا رب ہے، بے شک تو میرے لئے کھانا فراہم کرتا ہے جب میں کھانے کا رادہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! اے میرے سردار! تیرے غیر کی طرف قدم نہ اٹھے۔''

Marfat.com

بخدا میں نے پانی کو اوپر آتے ہوئے دیکھا تو اس نوجوان نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ڈول کو پانی پر سے اٹھالیا اور اس سے وضو کر کے چار رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر وہ ایک ریت کے ٹیلے کی طرف چل پڑا۔ اور اپنی مٹھی میں تھوڑی سی ریت پکڑ کر اس ڈول میں ڈال دی۔ پھر اسے خوب ہلایا اور پی گیا۔ یہ دیکھا تو اس کے پاس گیا اور سلام عرض کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے نوجوان سے کہا۔

''اے نوجوان! مجھے کھانا کھلایئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دے رکھا ہے''۔

اس نوجوان نے کہا۔

''اے شفیق! اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہمیشہ مجھے ظاہر و باطن کی نعمتیں ملی رہتی ہیں اس لئے تو اس بارے میں نیک گمان رکھ۔''

پھر اس نے مجھے وہی ڈول دیا جس سے میں نے پی لیا۔ اس میں ستو اور شکر تھے۔ اللہ کی قسم! اس سے شیریں اور لذیذ پانی میں نے کبھی نہیں پیا اور خوب سیر ہو کر پیا۔

بعد ازاں جب ہم مکہ معظّمہ پہنچے تو میں نے اسے نماز تہجد میں دیکھا وہ نہایت خشوع سے نماز میں مشغول تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے، یہ سلسلہ رات تک جاری رہا۔

صبح بعد از طواف وہ باہر چلا گیا۔ میں بھی پیچھے چل پڑا اور دیکھا کہ اب اس کے ہاں کئی خادم تھے اور کثیر التعداد افراد اس کے گرد تھے اور سلام عرض کر کے ''یا ابن رسول اللہ ﷺ'' کے نام سے پکار رہے تھے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا۔ تو پتہ چلا کہ یہ حضرت موسیٰ (کاظم) بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ آپ سے بے شمار کرامات صادر ہوئیں۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ امام موسیٰؓ کی قبر مبارک اجابت دعا کے لئے تریاق اعظم کا حکم رکھی ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ میرے تمام فرزندوں میں موسیٰ کاظم بہترین فرزند ہیں۔ وہ

Marfat.com

ایک موتی ہے اللہ تعالیٰ کے موتیوں سے۔

ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید نے آپ سے کہا کہ آپ کو ذریّتِ حضور ﷺ سے کیوں کہتے ہیں حالانکہ آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں اور آدمی کا نسب دادا سے ہوا کرتا ہے نہ کہ نانا سے؟ تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی:۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَالْيَاسَ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (پارہ ۷ سورہ انعام آیت ۸۲	''اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو (راہ راست دکھائی) اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو اور (ہم نے ہدایت دی) زکریّا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو (یہ) سب صالحین میں سے تھے۔''

دیکھو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہ تھا اور اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ملحق بذریت حضرت رسول خدا ﷺ فرمایا ہے اور دوسری دلیل اس کی یہ ہے کہ مباہلہ نصاری کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَابناء کم الخ (پارہ ۳ سورہ آل عمران: ۶۱	''ان سے فرما دو، ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں''

تو حضرت رسول معظم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسین وحسن رضوان اللہ علیہ اجمعین کو اپنے ساتھ لیا، تو اس آیت کریمہ سے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اولاد رسول خدا علیہ التحیہ والثناء کی ہوئی اور ہم اولاد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔ یہ مدلل ومبرہن دلیل سن کر خلیفہ ہارون رشید کو اطمینان ہوا۔

Marfat.com

خلیفہ مہدی بن منصور نے آپ کو مدینہ منورہ سے عراق بلوا کر قید کر لیا۔ تو رات کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہدی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا اے مہدی! فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا "تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ (آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو پارہ ۲۶ سورہ محمد: ۲۲ زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔"

ربیع کا بیان ہے کہ اسی وقت مہدی نے مجھے طلب کیا اور جب میں گیا تو مہدی یہ آیت مذکورہ بڑی ہی خوش الحانی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ رہا تھا اور مہدی نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ موسیٰ بن جعفر کو جیل خانے سے لے آؤ۔ جب حضرت امام کاظم موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے تو آپ سے مہدی نے معانقہ کیا اور بڑی عزت سے بٹھایا اور خواب کا حال آپ سے بیان کیا اور کہا کہ مجھے اطمینان دلا دیجئے کہ آپ مجھ سے باغی تو نہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ "میں نے نہ تم سے اب تک مقابلہ کیا ہے اور نہ اب مقابلہ کروں گا۔" اس کے بعد ربیع کو حکم دیا کہ حضرت کو دس ہزار روپے دینار دے کر رخصت کرو اور مدینہ منورہ تک پہنچا دو۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے رات ہی رات سامان سفر تیار کیا اور دس ہزار دینار دے کر آپ کو رخصت کیا کہ کہیں پھر وہ آپ کو ایذا نہ پہنچائے اور آپ باآرام مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔

ایک روز آپ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ خلیفہ ہارون رشید آیا اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ خفیہ بیعت لیتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں دلوں کا امام ہوں اور تو جسموں کا امام ہے۔ اور جس روز دلوں کا امام اور جسموں کا امام دونوں مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوں گے اور رشید عرض کرے گا اَلسلام علیکم یا ابن عم اور کاظم عرض کرے گا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتِ. اس بات پر ہارون

Marfat.com

رشید نے آپ کو گرفتار کرلیا اور بغداد میں لا کر قید کر دیا۔ مسلسل ایک سال تک آپ کو بغداد میں عیسیٰ بن جعفر بن منصور کی نگرانی میں قید و بند میں رکھا۔ ایک سال کے بعد ہارون رشید نے حکم نامہ لکھا کہ ان کو قتل کر دو۔ تا کہ بے فکری حاصل ہو۔ عیسیٰ نے بعض خواص کو بلا کر مشورہ کیا اور ہارون رشید کا خط دکھایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ مشورہ ہے کہ تم اس کام سے مستعفیٰ ہو جاؤ اور اس کام میں مت پڑو۔ اس کے بعد عیسیٰ نے ہارون رشید کو خط لکھا جو اس طرح ہے:

"اے امیر المومنین! آپ نے حضرت کاظم کے بارے میں جو تحریر کیا ہے تو یہ مدت سے میری قید میں ہیں اور اس طویل مدت میں میں نے ان کا امتحان لیا تو ان سے کوئی برائی ظاہر نہ ہوئی۔ اور کبھی وہ حضور کا ذکر بخیر کے نہیں کرتے اور کوئی مکروہ اور خراب نظر ان کی تمہاری حکومت و ولایت پر نہیں اور نہ ہی آپ خروج کرنا چاہتے ہیں اور ان کے پاس اسباب دنیا سے کوئی چیز ہے اور نہ کبھی انہوں نے حضور پر بلکہ کسی بھی شخص پر بدعا کی۔ یہ دعا نہیں کرتے مگر رحمت اور مغفرت کی اور اس دعائے رحمت میں آپ اور جملہ مسلمانوں کو شامل کرتے ہیں اور نماز روزہ اور عبادت کے سخت پابند ہیں۔ اگر امیر المومنین مجھ کو اس امر سے معاف کریں اور میرے بجائے کسی دوسرے کو یہ کام سپرد کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں ملازمت چھوڑ دوں گا کیونکہ میں اس کام سے نہایت ہی تکلیف میں ہوں۔"

جب یہ خط ہارون رشید کے پاس پہنچا تو اس نے سندی بن شاہک کو لکھا کہ تو موسیٰ کاظم کو عیسیٰ بن جعفر سے لیکر میرے حکم کی تعمیل کر۔ سندی نے کھجور میں زہر ملا کر دیا جس سے آپ شہید ہو گئے۔

آپ کے خلفاء کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی صرف آپ کے صاحبزادے امام

Marfat.com

علی رضاؒ اور حضرت شیخ مطلبی رحمتہ اللہ علیہ کا علم ہو سکا ہے۔ انہوں نے آپ کے مشن کو جاری رکھا اور دین متین کی لازوال خدمات انجام دیں۔

۲۵ سال تک مسند امامت وخلافت پر فائز رہنے کے بعد آپ نے ماہ رجب المرجب ۱۸۳ھ مطابق ۷۹۹ء میں رحلت فرمائی۔ مزار اقدس شہر بغداد میں کاظمین شریف میں واقع اور مرجع خلائق ہے۔

ارشادات قدسیہ

(۱) آپ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلک الرحمۃ عند الموت والعفوا عند الحساب

اے اللہ! میں تجھ سے راحت طلب کرتا ہوں موت کے وقت اور بخشش چاہتا ہوں حساب کے وقت۔

(۲) مومن نہ خائن ہوتا اور نہ کذاب۔

(۳) کثیر گمانوں سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(۸)

سیّدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۵۳ھ...... .... ۲۰۸ھ

مدینہ منورہ...... ... . مشہد مقدس (ایران)

۷۷۰ء ۸۲۴ء

قطعہ تاریخ وصال

صابرؔ سن وصال تاسف میں ہے یہی
لکھ۔ ''گلشن امید امام علی رضا''

۱۶۴۸÷۲=۸۲۴

(حضرت صابرؔ براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام علی رضا بن حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق بن سیّدنا امام باقر بن سیّدنا امام زین العابدین بن سیّد الشہداء امام حسین بن سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ولادت باسعادت ۱۱ ربیع الاول ۱۵۳ھ مطابق ۱۴۔ مارچ، ۷۷۰ء بروز بدھ بعہد ابو جعفر منصور عباسی، مدینہ منورہ میں ہوئی۔

آپ نہایت ذہین و فطین اور اعلیٰ درجے کے عالم فاضل تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے آٹھویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ نہایت ہی شکیل و جمیل تھے۔ خلیفہ مامون رشید آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتا تھا۔ حضرت ابراہیم بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ علوم و معارف کا جانکار نہیں دیکھا۔ خلیفہ ماموں اکثر آپ سے امتحاناً سوالات کرتا اور آپ اسے شافی جوابات دیتے۔ اس سلسلہ میں آپ کے اندر ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جب بھی کوئی آپ سے سوال کرتا تو آپ اکثر جواب آیات قرآنی سے دیا کرتے۔

آپ بہت ہی کم سوتے اور اکثر روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین روزے آپ سے کبھی نہیں چھوٹے۔ آپ اکثر و بیشتر اندھیری رات میں خیرات کرتے تھے۔ اور جب خلوت میں ہوتے تو فقیرانہ لباس زیب تن فرماتے اور جب کبھی دربار میں تشریف لے جاتے تو لباس فاخرہ زیب تن فرماتے، خاکساری اور منکسر المزاجی اس درجہ تھی کہ موسم گرما میں چٹائی اور موسم سرما میں ٹاٹ یا کمبل پر بیٹھا کرتے تھے، اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے۔

آپ علم کا کوہ گراں اور علوم و معارف کا سمندر اور مخلوق نوازی اور رحم و کرم کا مجسمہ تھے۔ خاکساری اس درجہ پر تھی کہ ایک دفعہ ایک فوجی سپاہی کے کہنے پر آپ اس

Marfat.com

کونہلانے لگ گئے۔ایک تیسرا شخص آیا جو آپ کو بخوبی جانتا تھا،اس نے چیخ ماری اور کہا،اے لشکری تو ہلاک ہو،تو ابن رسول اللہ ﷺ سے خدمت لیتا ہے۔جب اس لشکری کو آگاہی ہوئی تو فوراً قدموں میں گر پڑا اور معذرت کرنے لگا کہ حضور! جس وقت میں نے آپ کو پانی ڈالنے کے لئے کہا تھا اسی وقت آپ نے انکار کیوں نہیں کر دیا؟ آپ نے فرمایا''جس کام میں مجھ کو ثواب ملے وہ کیوں نہ کروں۔''

آپ سادات کرام میں علم و فضل اور قدر و منزلت میں سب سے برتر و اعلیٰ تھے۔یہی وجہ ہے خلیفہ مامون رشید نے اپنی صاحبزادی ام حبیب کا آپ کے ساتھ عقد کر دیا اور اپنی مملکت کا شریک و مالک بنا دیا۔بنی عباس نے اس عقد کی مخالفت کی اور ماموں رشید کے دل سے آپ کی عظمت زائل کرنے کے لئے عباسیوں نے ایک جید عالم اور بے نظیر مناظر یحییٰ بن کثم سے مناظرہ کی ٹھانی۔مقررہ تاریخ پر تمام اراکین سلطنت و اہل علم و فضل جمع ہوئے آپ نے یحییٰ کے تمام سوالوں کے جوابات دیئے۔جب آپ نے سوال کیا تو یحییٰ سوال سن کر حیران و پریشان ہو گیا۔اور کہا کہ اس مسئلہ کو میں نہیں جانتا۔تمام حاضرین و سامعین بھی حیرت زدہ ہو گئے۔ماموں رشید نے بنی عباس کی طرف دیکھ کر کہا،دیکھ لیا تم لوگوں نے۔؟

ایک دفعہ آپ نیشاپور تشریف لے گئے تو زائرین کے ہجوم اور کثرت کی وجہ سے لوگوں کا چلنا دشوار ہو گیا تھا۔آپ ایک خچر پر سوار تھے اور لوگ آپ کے سر پر چھاتا لگائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے لوگوں کو آپ کی زیارت نہیں ہو پا رہی تھی۔اس وقت ابو زرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی جو اس زمانے کے مشہور''حافظانِ حدیث'' تھے۔نے آگے بڑھ کر خچر کی لگام تھام لی۔اس وقت ان کے ساتھ بے شمار طلباء و محدثین تھے۔ان دونوں نے عاجزی وانکساری سے عرض کیا کہ حضور! اپنے جمال با کمال سے لوگوں کو مشرف فرمائیں اور اپنے آبائے کرام کی کوئی حدیث سنائیں۔آپ

Marfat.com

نے خچر کو روک دیا اور چھتری کو ہٹا دیا۔ خلقت کی آنکھیں آپ کا دیدار کر کے ٹھنڈی ہو ئیں۔ یہاں تک کہ لوگ زمین پر گرتے اور بے خود ہو رہے تھے۔ علماء و محدثین نے پکار کر لوگوں کو خاموش کیا آپ نے حافظان حدیث کی درخواست پر فرمایا۔

''مجھ سے میرے والد حضرت موسیٰ کاظم نے، ان سے ان کے والد ماجد حضرت امام جعفر صادق نے، ان سے ان کے والد حضرت امام محمد باقر نے، ان سے ان کے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین نے، ان سے ان کے ابو مکرم حضرت امام حسین نے ان سے ان کے والد ماجد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ نے کہ مجھے آگاہ کیا حضرت جبریل علیہ اسلام نے کہ فرماتا ہے، اللہ جل شانہ، کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا قلعہ ہے جس نے اس کو پڑھا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بے خوف ہوا۔''

آپ کی تبلیغی مساعی سے بے شمار افراد دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ آپ ہی کی بدولت حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ اپنے پرانے مذہب عیسائیت سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور آپ کے دست حق پرست پر ایمان لا کر بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے فیض نے انہیں اکابر اولیاء کی صف میں کھڑا کر دیا۔ آپ سے بے شمار کرامات صادر ہوئیں۔ آپ کے خلفاء گرامی کے اسماء یہ ہیں۔ حضرت معروف کرخی، حضرت امام تقی اور حضرت میر ابو قاسم مکی رحمتہ اللہ علیہم۔

آپکو انگور میں زہر ملا کر کھلایا گیا جس سے ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۸ھ مطابق ۲۷ مارچ ۸۲۴ء بروز بدھ شہادت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مزار مقدس مشہد مقدس (ایران) میں مرجع خاص و عام ہے۔

Marfat.com

(۹)

سیّدنا معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ

ھ..................... ۲۲۰ھ

کرخ بغداد.......................................بغداد شریف

ء..................... ۸۱۵ء

قطعہ تاریخ وصال

زعالم رفت چوں معروف کرخیؒ بفضل حق بجنّت شد خراماں
وصالش جست نوشاہی عزیزا ندا شد ''طیب محبوبِ سبحان''

۲۰۰ھ

پیر غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ

Marfat.com

سیّدنا معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی اسد الدین المعروف بہ معروف کرخی ہے۔ والد ماجد کا نام فیروز تھا۔ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلیم و تربیت اور خلافت و اجازت سے سرفراز تھے۔

آپ کے والدین پارسی مذہب کے پیرو کار تھے۔ لیکن آپ کو ایک عیسائی معلم کے پاس بٹھا دیا گیا۔ اس معلم نے سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ بچے بتاؤ، تمہارے گھر میں کتنے افراد ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میرے والد اور میری والدہ کل تین افراد ہیں۔ اس پر استاد نے کہا کہو "ثَالِثُ ثَلاثَةٍ" یعنی عیسیٰ تین خداؤں میں تیسرا۔ آپ فرماتے ہیں کہ عالم کفر میں بھی میری غیرت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ ایک کے سوا دوسروں کو پکاروں۔ اس لئے میں نے فوراً انکار کر دیا۔ اس پر معلم نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ وہ جتنی شدت سے مجھے مارتا میں اتنی ہی جرأت سے انکار کرتا۔ آخر کار عاجز آ کر اس نے میرے والدین سے کہا کہ اس کو قید کر دو۔ تین روز تک قید میں رہا اور ہر روز ایک روٹی ملتی تھی مگر میں اس کو چھوتا تک نہیں تھا۔ جب مجھے قید سے نکالا گیا تو میں بھاگ گیا۔ چونکہ میں والدین کا اکیلا ہی لڑکا تھا اس لئے میری جدائی سے انہیں سخت قلق ہوا۔ کہنے لگے کہ وہ واپس لوٹ آئے اور جس مذہب کو چاہے اختیار کرے ہم بھی اس کے ساتھ اپنا دین تبدیل کر لیں گے۔ چنانچہ میں حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پر مسلمان ہو گیا۔ گھر پہنچا تو والدین کریمین بھی دولت اسلام سے مالا مال ہو گئے۔

Marfat.com

آپ نے تعلیم و تربیت حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکمل کی، علاوہ ازیں سراج الامت حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے بھر پور علمی استفادہ کیا اور علم طریقت حضرت حبیب راعی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔

آپ مقتدائے اہل طریقت، راہنمائے راہ حقیقت، عارف اسرار معرفت، قطب وقت اور قافلہ سالار عارفان عہد تھے، آپ عارف نہ ہوتے تو معروف نہ ہوتے۔ آپ اذان اس شان سے پڑھتے تھے کہ خوف سے رونگٹے اور داڑھی سے بال کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی گر پڑیں گے۔ بارہا رات بھر آپ کی مسجد سے گریہ زاری کی آواز آتی اور دعا و استغفار میں مشغول رہتے۔ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جو کچھ ملا حضرت معروف کرخی نور اللہ مرقدہ کے طفیل میں ملا ہے۔ حضرت عبدالوہاب کا قول ہے کہ آپ سے بڑا تارک الدنیا میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ آپ کے تصرف کا یہ عالم ہے کہ آپ کی قبر انور قضائے حاجات کے لئے تریاق مانی جاتی ہے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے نویں امام ہیں۔

آپ کو غرباء اور یتیموں سے بے پناہ انس تھا۔ آپ ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں فوری تیمّم فرما لیتے۔ آپ دنیا سے متنفر اور بیزار تھے اور ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق رہتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے موت کے ڈر سے یا قبر کے خوف سے یا دوزخ کے کھٹکے سے یا پھر جنت کی امید میں خلوت اختیار کی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان سب چیزوں کی کیا حقیقت ہے۔ یہ سب چیزیں اس وحدہ لاشریک کی ادنیٰ غلام ہیں۔ اگر تو اس کی دوستی کا مزہ چکھ لے تو پھر ان سب چیزوں سے بے رغبتی رکھنے لگے۔ آپ اتنے بلند مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود کبھی اپنے آپ کو کوڑے مارنے لگتے اور فرماتے۔

"اے نفس تو اخلاق اختیار کرتا کہ تو اخلاص پا سکے"

Marfat.com

ایک دن آپ کا وضو ساقط ہو گیا تو آپ نے فوراً تیمّم کا اہتمام کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت دریائے دجلہ پاس ہی ہے۔ تیمّم کی کیا ضرورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگر دجلہ تک پہنچتے پہنچتے موت آگئی تو میری موت ناپاکی کی حالت میں ہو گی۔

ایک دن حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے پر لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ کھڑے کھڑے آپ کے پیر تھک گئے اور اسی حالت میں بیماری نے آپ کو آدبایا۔ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مجھے وصیت کیجئے؟ فرمایا کہ میری موت سے پیشتر ہی میرا پیرہن صرف میں دے دو۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس برہنگی کے عالم میں رخصت ہوں جس عالم میں دنیا میں آیا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ تجرید اور ترک تعلق میں آپ کی مثال نہ تھی۔ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ آپ کے مناقب وفضائل کی کوئی حد نہیں ہے۔ علوم میں آپ قوم کے مقتداء اور سردار ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے دریائے دجلہ کے کنارے پر قرآن پاک اور کپڑے وغیرہ رکھ کر غسل کرنا شروع کیا۔ اس وقت ایک ضعیفہ آئی اور آپ کے سامان کو لے کر بھاگنے لگی۔ آپ نے اس کا پیچھا کیا اور ایک جگہ روک کر کہا۔ کوئی حرج نہیں میں تمہارا بھائی معروف کرخی ہوں، کیا تمہارا کوئی لڑکا یا بھائی یا شوہر ہے جو قرآن مجید پڑھے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف مجھے دے دو اور کپڑے لے لو۔ میں نے دنیا و آخرت میں ہر جگہ تمہیں معاف کیا۔ یہ سن کر ضعیفہ کو اتنی شرم آئی کہ اس نے توبہ کی اور آپ کی برکت سے ولیہ ومتقیہ ہو گی۔

آپ کو غرباء اور یتیموں سے بے پناہ انس تھا۔ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عید کے دن آپ کو کھجوریں چنتے ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا حضور! کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے اس لڑکے کو روتا

Marfat.com

ہوا دیکھا اس سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ اس بچے نے جواب دیا کہ میں یتیم ہوں اور آج عید کا دن ہے سب لوگ نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ میں کھجوریں اس لئے چن رہا ہوں کہ ان کو فروخت کر کے اس بچے کو اخروٹ لے دوں تا کہ یہ کھیلے اور کھیل میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہ روئے۔ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ اس کام کو میں انجام دیتا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ چنانچہ اس بچے کو ہمراہ لے کر کپڑے کی دکان پر پہنچے اور اس کو نئے کپڑے خرید کر پہنا دیئے۔ حضرت سری سقطی قدس سرہ کا ارشاد ہے کہ اس کام سے میرے دل میں ایک نور پیدا ہوا اور میری حالت کچھ اور ہی ہوگئی۔

ایک روز آپ ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے کہ دریائے دجلہ کے کنارے نوجوانوں کی ایک جماعت کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھا۔ آپ کے ساتھیوں نے عرض کیا کہ حضور! ان کے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام بدمعاشوں کو غرق کردے تا کہ ان کی نحوست پھیلنے نہ پائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب اپنے ہاتھ اٹھاؤ میں دعا کرتا ہوں اور تم لوگ صرف آمین کہتے جانا، چنانچہ سب لوگوں نے ہاتھ اٹھائے اور آپ نے دعا کی۔

"الٰہی جس طرح تو نے ان لوگوں کو اس دنیا میں عیش و عسرت سے نوازا ہے اسی طرح اس جہاں میں بھی عیش و عشرت عطا فرما۔"

آپ کی اس دعا پر ساتھیوں کو تعجب ہوا اور وجہ دریافت کی اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ذرا ٹھہرو میرا مقصد ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اس جماعت کی نظر جونہی آپ پر پڑی، اپنے باجے توڑ کر شراب کو پھینک کر زار و قطار رونے لگے اور آپ کے قدموں میں گر کر صدق دل سے تائب ہوگئے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ دیکھ لیا تم لوگوں نے یہی میری مراد تھی جو حاصل ہوئی بغیر

Marfat.com

اس کے کہ یہ لوگ غرق ہوں یا ان لوگوں کو تکلیف پہنچے۔

آپ کے خلفائے کرام جنہوں نے دین اسلام کی گرانقدر خدمات انجام دی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت شاہ محمد رحمتہ اللہ علیہ

(۳) حضرت شاہ قاسم بغدادی رحمتہ اللہ علیہ (۴) حضرت عثمان مغربی رحمتہ اللہ علیہ

(۵) حضرت حمزہ خراسانی رحمتہ اللہ علیہ (۶) حضرت ابونصر ابرار رحمتہ اللہ علیہ

(۷) حضرت شاہ مستعانی رحمتہ اللہ علیہ (۸) حضرت شاہ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ

(۹) حضرت ابوابراہیم داؤدی رحمتہ اللہ علیہ (۱۰) حضرت ابوالحسن ہارونی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت شاہ جعفر خلیدی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲) حضرت شاہ محمد رومی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شاہ منصور عارف ابو کاتب رحمتہ اللہ علیہ (۱۴) حضرت شاہ عبدالحق حقائق آگاہ رحمتہ اللہ علیہ (۱۵) حضرت شاہ علی رودباری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا وصال مبارک ۲ محرم الحرام ۲۰۰ ھ مطابق ۱۴۔ اگست ۸۱۵ء بروز اتوار درعہد مامون رشید خلیفہ ہفتم عباسی ہوا۔

جب آپ کا وصال ہوا تو تمام اہلِ ادیان نے دعویٰ کیا کہ ہم آپ کا جنازہ اٹھائیں۔ چنانچہ یہودی، پارسی اور مسلمان سب اس کے دعویدار تھے۔ آپ کے خادم نے کہا کہ حضرت نے مجھ سے وصیت فرمائی ہے کہ جو قوم میرا جنازہ زمین سے اٹھالے گی وہی میری تجہیز و تکفین کرے گی۔ چنانچہ سب سے پہلے یہودیوں نے کوشش کی لیکن کوشش بسیار کے باوجود نہ اٹھا سکے۔ پھر پارسیوں نے سعی تمام کی مگر ناکام رہے۔ آخر میں مسلمانوں نے جنازہ کو اٹھایا اور سپردِ خاک کر دیا۔

آپ کا مزار اقدس بغداد شریف میں زیارت گاہ خلائق ہے آپ کی تربت انور کے بارے میں خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ۔

Marfat.com

''حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار اقدس حاجتیں پوری ہونے کے لئے مجرب ہے۔''

حضرت سری سقطی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''جب تجھے کوئی حاجت درپیش ہو تو قسم دے کہ اے رب بحق معروف کرخی میری حاجت روائی کر تو اسی وقت دعا قبول ہو جائے گی۔''

ارشادات قدسیہ:۔

(۱) جوانمردوں کی تین نشانیاں ہیں۔ اولاً، وفاداری، جس پر بے وفائی کی پرچھائی تک نہ پڑے۔ ثانیاً، جو کسی کے جودوسخا کے نتیجے میں نہ ہو۔ ثالثاً بغیر طلب کے دادودہش۔

(۲) صوفی اس دنیا میں مہمان ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ وہ تم کو سوائے مسکینی کے کسی اور لباس میں نہ دیکھے۔ (۴) زبان کو مدح سے اس طرح بچانا چاہیے جس طرح کہ برائی سے۔

(۵) تصوف نام ہے حقائق کے حصول اور مخلوق کے مال ومتاع سے ناامیدی۔ جو شخص صاحب فقر نہیں صاحب تصوف نہیں۔

(۶) بہشت کی طلب بغیر عمل کے گناہ ہے اور شفاعت کا انتظار بغیر سنت کی حفاظت کے ایک قسم کا غرور ہے۔ اور رحمت کی امید نافرمانی کی حالت میں جہالت وحماقت ہے۔

(۷) آنکھ کو ہر طرف سے بند کرلے اگرچہ سامنے پری صورت ہو۔

(۸) جو بنیاد کبھی ویران نہ ہو عدل ہے، تلخی جس کا آخر شیریں ہو صبر ہے اور وہ شیریں جس کا آخر تلخ ہو شہوت ہے اور وہ بلا جس سے لوگوں کو بھاگنا چاہیے وہ عیش ہے۔

(۹) محبت تعلیم وتربیت سے نہیں بلکہ عطائے رب سے حاصل ہوتی ہے۔

(۱۰) رنج ومصیبت آئے تو اس کا علاج اس کے چھپانے ہی میں ہے۔

Marfat.com

(۱۱) عارف اگرچہ نعمت نہیں رکھتا باوجود اس کے وہ ہمیشہ نعمت میں ہے۔

(۱۲) دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت نہیں ہو سکتی۔

(۱۳) ایسی بات میں گفتگو کرنا جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو علامت ضلالت و گمراہی ہے۔

(۱۴) جس طرح برائی سننے کو ناپسند کرتا ہے اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بچا۔

(۱۵) حق تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو حسن عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(۱۶) آنکھ سب کی طرف سے بند کرلے۔ خصوصاً بری نگاہ سے کبھی نہ دیکھ۔

(۱۷) محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے اور کسی کو بتانے کی نہیں ہے۔

(۱۸) دنیا کا لفظ دنایت سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خوری، ذلت، کمینگی، اس سے اندازہ لگاؤ کہ دنیا کیا چیز ہے۔

(۱۹) اعتقاد سالم نہ ہو تو عبادت بیکار ہے۔

(۲۰) امیروں کی صحبت کے نقصانات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ بچو! بچو!

(۲۱) علم نر ہے اور عمل مادہ۔ دین و دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔

(۲۲) کسی بزرگ سے کسی گناہ کا سرزد ہو جانا اس کو مباح نہیں کر دیتا۔

(۲۳) جو کوئی ہم کو اللہ کے نام سے دھوکا دے گا ہم اس کا دھوکا کھا لیں گے۔

(۲۴) اگر صاحب بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اس کو قبول نہ کرو۔

(۲۵) شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان اور ناپسند گنہگار سخی ہے۔

Marfat.com

(۱۰)

سیّدنا سرّی سقطی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۵ھ..............۲۵۳ھ

بغداد شریف..................................بغداد شریف (عراق)

۷۷۲ء..............۸۶۷ء

قطعۂ تاریخ وصال

چوں سرّی سقطی بجنّت جائے کرد فضل و رحمت گشت بروئے از خدا

طیب اللہ ثراہ ورد گو گفت نوشاہی و صالش "پیر ما"

۲۵۳ء

پیر غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ

Marfat.com

سیدنا سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سرالدین المعروف سری سقطی کی ولادت ۱۵۵ھ مطابق ۷۷۲ء میں بغداد شریف (عراق) میں ہوئی۔آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت مغلس تھا۔اور آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔

آپ کے نام مبارک کے معنی کچھ یوں ہیں۔''سری'' کے معنی'' جواں مرد'' ''سقطی'' کے معنی ہیں گرے پڑے میوے سمیٹ کر بازار میں ارزاں فروخت کرنے والا۔''

آپ دکان داری کا شغل فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت حبیب راعی رحمتہ اللہ علیہ کا گزر آپ کی دکان سے ہوا، آپؒ نے فقراء میں تقسیم کے لئے روٹی کے کچھ ٹکڑے انہیں پیش کئے۔انہوں نے آپؒ کو دعا سے نوازا اور ارشاد کیا کہ'' خدا تجھے نیکی کی توفیق دے'' اسی دن سے ہی دنیا کی رغبت آپ کے دل سے جاتی رہی۔

آپ حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید باصفا اور خلیفۂ ارشد تھے اور انہیں سے ہی علوم ظاہری و باطنی اور سری و خفی اکتساب کئے۔

سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطیؒ سے زیادہ کامل العبادت کسی کو نہیں پایا۔۹۸ سال گزر گئے اس عالم میں کہ راحت و آرام کیلئے زمین پر پہلو تک نہیں ٹیکا۔مرض الموت کی حالت میں آپ کے بستر پر دراز ہونے کی صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے۔صبر کا بیان تھا۔اسی دوران ایک بچھو نے چند بار آپ کو کاٹا۔وعظ ختم فرما کر آپ نے بچھو کو مار ڈالا۔حاضرین نے عرض کیا کہ

Marfat.com

آپ نے بچھو کو اس وقت کیوں نہ مارا جب بچھو نے پہلی مرتبہ آپ کو ڈنگ مارا تھا۔ فرمایا کہ میں صبر کے متعلق وعظ کر رہا تھا۔ مجھے شرم آئی کہ لوگوں کے سامنے صبر کے متعلق وعظ کروں اور خود اس پر عمل نہ کروں۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نہایت مغموم اور متفکر تھے۔ میں نے افسردگی کا سبب پوچھا تو بصد اصرار فرمایا کہ رات ایک واقعہ ہو گیا جس سے مجھے سخت ندامت اٹھانی پڑی۔

''بیٹے! مدت سے میرا جی چاہتا تھا کہ ٹھنڈا پانی پیئوں لیکن میں نفس کی خواہش کو پورا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ گزشتہ رات یہ خواہش میری زبان پر آ گئی۔ میری بیٹی نے فوراً کسی آدمی کو بازار بھیجا اور نیا کوزہ منگوا کر اس میں پانی بھر کر میرے پاس رکھ دیا۔ اس وقت میں مصروف عبادت تھا، اس لئے پانی نہ پیا تا کہ اور ٹھنڈا ہو جائے۔ پانی ٹھنڈا ہوتا رہا اور نفس خوش ہوتا رہا۔ اس دوران مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور میں سو گیا۔

خواب میں میں نے ایک نہایت ہی حسین اور نوجوان عورت کو دیکھا جو نہایت ہی نفیس ملبوسات اور زیورات پہنے ہوئے تھی۔ میں نے پوچھا، تمہارا یہ حسن و جمال کس خوش قسمت کے لئے ہے۔ اس نے جواب دیا یقیناً اس شخص کے لئے نہیں جو نئے کوزے میں ٹھنڈا پانی پیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے غصے میں کوزہ توڑ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ پانی میرے مصلّے کے نیچے بہہ رہا ہے۔ اس وقت سے میں اپنی اس لغزش پر نادم ہو رہا ہوں اور خدا سے مغفرت کی دعا کر رہا ہوں۔ بیٹے! تم بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ کو معاف فرمائے۔''

آپ بغداد میں کباڑی کی دکان کرتے تھے۔ جب بغداد کا بازار جل گیا تو لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کی دکان جل گئی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا، چلو اس

Marfat.com

فکر سے آزاد ہوا۔ جب لوگوں نے جا کر دیکھا تو آپ کی دکان نہ جلی تھی۔ البتہ اس کے چاروں طرف کی سب دکانیں جل گئیں تھی۔ جب آپ نے ایسا دیکھا تو جو کچھ دکان میں تھا سب درویشوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا۔

ایک مرتبہ آپ نے ایک شرابی کو دیکھا جو نشے کی حالت میں مدہوش زمین پر گرا پڑا تھا اور ''اللہ اللہ'' کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس کا منہ پانی سے صاف کیا اور فرمایا کہ اس بے خبر کو کیا خبر کہ ناپاک منہ سے کس ذات پاک کا نام لے رہا ہے۔ جب شرابی ہوش میں آیا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تھے اور تیرا منہ دھو کر چلے گئے ہیں وہ باعث شرم وندامت رونے لگا۔ رات کو آپ نے ایک ندائے غیبی سنی کہ اے سری سقطی!

''تم نے شرابی کا منہ میری وجہ سے دھویا، میں نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا ہے۔''

آپ جب نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے تو اس شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ انقلاب کیسے آیا تو اس نے جواب دیا کہ آپ مجھ سے کیوں دریافت فرما رہے ہیں جب کہ خود آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر آگاہ فرما دیا ہے۔

ایک روز آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ محبت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ موافقت ہے، دوسری جماعت نے کہا کہ اشارت ہے، اور تیسری جماعت نے اور بھی کچھ کہا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دست مبارک کی کھال کو پکڑ کر کھینچا تو ذرا بھی اوپر نہ اٹھی اور ارشاد فرمایا کہ قسم ہے رب کائنات کے عزّت وجلال کی کہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ کھال اس کی محبت میں سوکھ گئی ہے تو میں سچ کہتا ہوں گا اور یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے۔ آپ کا چہرہ مبارک چاندی کی طرح چمکنے لگا اور پھر فرمایا کہ۔

Marfat.com

''بندہ محبت میں اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی شمشیر لے کر بھی اس کو مارے تو اس کو خبر نہ ہو۔''

ایک مرتبہ آپ خواب میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے اور یہ ارشاد سنا کہ:۔

اے سری! جب میں نے انسان کو پیدا کیا تو بیک زبان سب نے مل کر میری محبت کا دعویٰ کیا لیکن جب میں نے دنیا کو پیدا کر کے انسان کو عالم وجود میں ظاہر کیا تو دس ہزار میں سے نو ہزار نے دنیا کے عیش و آرام کو پسند کر لیا اور مجھے فراموش کر دیا۔ اور جو ایک ہزار باقی رہے، جب جنّت اور اس کی روح افزاں بہاروں کو پیدا کر کے اس کے سامنے پیش کیا تو اس باقی ایک ہزار میں سے نو سو تو جنّت کے طالب ہو گئے اور صرف ایک سو ہی باقی رہ گئے۔ پھر میں نے ایک سو کی آزمائش کے لئے انہیں بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار کیا تو ان سے نوے آدمی ان مصیبتوں کے سبب مجھے بھول گئے اور اس سے صرف دس باقی رہے۔ انہی دسوں سے میرا خطاب ہے:۔

اے لوگو! نہ تم نے دنیا کے عیش و آرام کو چاہا اور فقط جنت ہی کے لالچ میں میرے خاص بندے بنے، نہ بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو کر مجھ سے بھاگے۔ اے سری! اس پر وہ بندے بولے کہ ''پروردگار عالم! ہم اپنے سب سے پہلے'' عہد بلیٰ شھدنا'' یعنی بے شک تو ہے، ہم گواہ ہوئے۔'' اس پر قائم ہیں تو پھر اے سری! ہم نے اپنے خاص بندوں کو جواب دیا، ''جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے۔''

آپ کے خلفائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

(۱) حضرت ابوالقاسم سیّدالطائفہ جنید بغدادی
(۲) حضرت شاہ ابو محمد
(۳) حضرت شاہ عرف شیخ کبیر
(۴) حضرت شاہ حربتون
(۵) حضرت شاہ ابوالعباس مظروف
(۶) حضرت شاہ ابوحمزہ
(۷) حضرت شاہ ابوالحسن نوری
(۸) حضرت شاہ فتح الموصلی

Marfat.com

(۹) حضرت شاہ عبداللہ احرار (۱۰) حضرت شاہ سعید ابرار

رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

جب آپ علیل ہو گئے تو جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس ایک پنکھا پڑا ہوا تھا، انہوں نے اٹھا کو آپ کو جھلنا شروع کر دیا۔ آپ نے ارشاد کیا کہ جنید! اسے رکھ دو کیونکہ آگ ہوا سے زیادہ روشن اور تیز ہوتی ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ''خلق کی صحبت کی وجہ سے حق تعالٰی سے غافل نہ ہونا'' اور اسی کلمے پر ۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۸۶۷ء بروز منگل بغداد شریف میں رحلت فرمائی۔ مزار مقدس بغداد شریف میں مقام شونیز میں مرجع خلائق ہے۔

ارشادات قدسیہ

(۱) سب سے زیادہ بہادری یہ ہے کہ اپنے نفس پر قابو حاصل ہو جائے۔

(۲) جو شخص اس بات کا آرزومند ہے کہ اس کا دین سلامت و محفوظ رہے اور اس کے جسم و روح دونوں کو راحت نصیب ہو اور غم و فکر میں کمی واقع ہو تو اس کو چاہیے کہ دنیا سے علیحدگی اختیار کرے۔

(۳) عارف اپنے صفات و حسنات میں آفتاب کی طرح ہے جو سب پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہ زمین کی مانند ہے جو تمام مخلوقات کا بار اٹھاتی ہے، پانی کی طرح ہے جس سے قلوب کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ آگ کی طرح ہے کہ تمام جہان اس سے روشن ہو جاتا ہے۔

(۴) تصوف سے مراد تین امور ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ اس کی معرفت اور زہد و ورع

Marfat.com

کے نور کو بجھنے نہ دے، دوم یہ کہ باطنی علوم کے متعلق کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالے جس سے کتاب ظاہر کا نقص ثابت ہو، اور سوم یہ کہ اس کی کرامت وہ کام کرے کہ لوگ حرام سے محفوظ و مامون رہیں۔

(۵) بڑھاپے سے پہلے کچھ کام لو کیونکہ ضعیف ہو کر کچھ نہ کر سکو گے۔ جیسے کہ میں نہیں کر سکتا اور آپ جس عمر میں یہ فرما رہے تھے اس وقت بھی آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی جوان بھی آپ کی طرح عبادت نہیں کر سکتا تھا۔

(۶) امیر ہمسایوں، بازاری قاریوں اور دولت مند عالموں سے دور رہو۔

(۷) جو اپنے نفس کی اصلاح سے عاجز ہے وہ دوسرے کو کیا ادب سکھائے گا۔

(۸) جو رب تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جاتا ہے سب اس کے فرماں بردار ہو جاتے ہیں۔

(۹) گناہ کا ترک تین قسم کا ہے، ایک دوزخ کے خوف سے دوسرا، بہشت کی رغبت سے اور تیسرا، خدا تعالیٰ کی شرم سے۔

(۱۰) بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک دین کو اپنی خواہش پر مقدم نہ جانے۔

(۱۱) سب سے زیادہ عاقل و فہیم وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کے اسرار کو سمجھتے ہیں اور ان اسرار میں غور و فکر کرتے ہیں۔

(۱۲) عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کے کھانے کی طرح ہو اور اس کا سونا سانپ کے کاٹے ہوؤں کی طرح ہو اور اس کا عیش پانی میں غرق شدگان کی طرح ہو۔

(۱۳) جو لوگوں سے زیادہ میل ملاقات رکھتا ہے وہ صدق و صفا سے دور رہتا ہے۔

(۱۴) سوائے پانچ کے ساری دنیا بالکل فضول ہے۔ روٹی جس سے زندگی قائم رہے، پانی جس سے پیاس بجھ سکے، کپڑا اس قدر جس سے ستر چھپایا جا سکے، گھر جس میں رہ سکے اور علم جس پر عمل کر سکے۔

(۱۵) جو گناہ شہوت کی وجہ سے ہوگا اس کی بخشش کی امید ہے لیکن جو گناہ غرور و تکبر کے

Marfat.com

باعث ہوگا اس کی کوئی امید نہیں کہ بخشا جائے۔

(۱۶) دنیا میں سب سے زیادہ طاقت ور وہ ہے جو اپنے غصے پر غالب آجائے۔

(۱۷) حیا اور انس دل کی طرف آتے ہیں۔ اگر دل میں زہد اور ورع دیکھتے ہیں۔ تو ٹھہر جاتے ہیں ورنہ واپس چلے جاتے ہیں۔

(۱۸) شوق عارفین کا بلند مقام ہے۔

(۱۹) صوفی کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے علم باطن کے ذریعے گفتگو نہ کرے جو بظاہر قرآن وحدیث کے مطابق نہ ہو۔

Marfat.com

(۱۱)

سیّدنا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۶ھ..........................۲۹۷ھ

بغداد شریف...بغداد شریف۔

۸۳۱ء..............................۹۱۰ء

قطعۂ تاریخ وصال

سیّد الطائفہ جنید ولی شُد بجنت زُحزنہا محروس
سال ترحیل پیر نوشاہیؔ گفت ہاتف ز ''واصل قدوس''

۲۹۷ھ

(پیر غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ)

Marfat.com

سیدنا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۲۱۶ ھ مطابق ۸۳۱ء میں بغداد میں ہوئی جہاں آپ کے والد گرامی محمد بن جنید شیشہ کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کا آبائی وطن نہاوند ہے۔ آپ حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کے بھانجے مرید اور خلیفہ تھے۔

جب آپ کا سن شریف سات برس کو پہنچا تو حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ زیارت حرمین شریفین کو گئے، جب بیت اللہ شریف میں حاضر ہوئے تو وہاں پر چارسو علماء ومشائخ رونق افروز تھے اور ان کی مجلس میں ''مسئلہ شکر'' پر گفتگو چل رہی تھی ۔ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ آخر میں حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے فرمایا کہ اے جنید! تمہیں بھی کچھ کہنا چاہیے؟ اس پر آپ نے تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد ارشاد کیا کہ:۔

''شکر یہ ہے کہ جو نعمت تجھے رب تعالیٰ نے عطا کی ہے اس نعمت کی وجہ سے نافرمانی نہ کرے اور اس کی نعمت کو نافرمانی ومصیبت کا ذریعہ نہ بنائے۔''

اس جواب پر تمام علماء ومشائخ کی جماعت نے برجستہ فرمایا:

''اے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک! تو نے جو کچھ کہا ہے بہت ہی اچھا کہا ہے اور تو اپنی بات میں صادق ہے اور ہم اس سے بہتر نہیں کہہ سکتے۔''

اس پر حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ ''اے بیٹے! تو نے ایسی بے مثال باتیں کہاں سے سیکھی ہیں۔'' آپ نے جواب دیا کہ ''حضور! آپ ہی کی فیض بخش صحبت سے حاصل کی ہیں۔

آپ سلسلہ قادریہ کے گیارہویں امام اور شیخ طریقت ہیں۔ آپ نے حضور سیّد

Marfat.com

عالمﷺ کی خواب میں زیارت کی اور حکم ہوا کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرو۔ چنانچہ مجلس میں وعظ کہنا شروع کر دیا۔ آپ سماع و وجد سے محترز تھے اور ظاہر و باطن میں کبھی خلاف شریعت فعل آپ سے ظہور میں نہیں آیا۔ ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے کہ ایک مرید نے نعرہ بند کیا۔ آپ نے اس کو روکا اور فرمایا کہ اگر آئندہ تو نے پھر نعرہ بلند کیا تو ہم سے تمہارا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اس نوجوان نے آئندہ کے لئے توبہ کی اور پھر اپنے جذبات پر قابو پانے میں بڑی حد تک ضبط و تحمل سے کام لیا۔ ایک دن جب وہ بے قابو ہو گیا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ جل بھن کر خاکستر ہو گیا تھا۔

آپ کے مجاہدات کی یہ کیفیت تھی کہ آپ روزانہ اپنے حجرہ میں جا کر پردہ ڈال لیتے۔ جب تک چار سو رکعت نفل نہ پڑھ لیتے باہر تشریف نہ لاتے۔ مجاہدات میں ایسے منہمک ہوئے کہ ریشم کے کپڑوں کی مختصر سی دکان تھی وہ بھی چھوڑ دی۔ اپنے ماموں و مرشد حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کی ڈیوڑھی میں ایک حجرہ کے اندر متواتر چالیس سال مصروف عبادت رہے۔ نفس کشی کی یہ حالت تھی کہ جس چیز کی نفس خواہش کرتا اسے اسی چیز سے دق کرتے اور بالکل نہ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دن ایک شخص کو آپ نے ایک دینار دیا اور کہا کہ اس سے عمدہ عمدہ انجیریں روزہ افطار کرنے کے لئے لے آؤ۔ وہ شخص انجیریں لے آیا۔ افطار کے وقت آپ نے ایک انجیر منہ میں ڈالی اور فوراً نکال کر باہر پھینک دی اور آبدیدہ ہو کر اس شخص سے کہا کہ یہ انجیریں اٹھا کر لے جاؤ۔ اس نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے دل میں ہاتف غیب کی آواز سنی کہ تجھے شرم آنی چاہیے کہ جس چیز کو تو نے میرے لئے چھوڑا پھر اسی میں پھنسا جاتا ہے۔

آپ نے کامل تیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔ علاوہ ازیں آپ روزے بہت کثرت سے رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص آپ کے پاس اشرفیوں کی تھیلی لایا اور آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے فرمایا! تیرے پاس کیا

Marfat.com

کچھ اور بھی ہے اس نے جواب دیا بہت کچھ۔ فرمایا! کیا تو اپنی دولت بڑھانے کا خواہش مند ہے۔ اس نے عرض کیا خواہش مند ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا تو پھر یہ اشرفیاں واپس لے جاؤ۔ تم ان کے مجھ سے زیادہ مستحق ہو۔ کیونکہ ہم اس کے باوجود کہ کچھ نہیں رکھتے ان کے خواہشمند نہیں ہیں۔

'ایک دن کسی نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کبھی مرید کا درجہ کسی پیر سے بڑھ سکتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ظاہر ہے اس لئے کہ جنید کا درجہ مجھ سے بلند ہے اور آپ کا یہ قول تواضع کی وجہ سے تھا۔ اور جو کچھ آپ نے فرمایا وہ بصیرت سے فرمایا۔ ورنہ کوئی شخص اپنے سے اوپر نہیں دیکھ سکتا۔ دیکھنا نیچے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور آپ کا قول اس امر کی واضح دلیل ہے کہ آپ نے حضرت جنیدؒ کو اپنے سے اوپر کے درجہ میں دیکھا۔ اگرچہ اپنے اوپر دیکھا لیکن وہ درجہ دراصل نیچے ہوگا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں حضرت جنید قدس سرہ کے مریدوں نے عرض کیا کہ اے شیخ! ہمیں کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جس سے ہمارے دلوں کو راحت ہو۔ آپ نے فرمایا!

''جب تک میرے شیخ (حضرت سری سقطیؒ) موجود ہیں میں کوئی نصیحت نہیں کر سکتا۔''

ایک دفعہ آپ نے آرزو کی کہ ابلیس کو دیکھوں۔ ایک روز مسجد کے دروازہ پر کھڑے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی دور سے آتا نظر آیا۔ اسے دیکھ کر آپ کے دل میں وحشت پیدا ہوئی۔ جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے پوچھا۔ اے بوڑھے تو کون ہے کہ وحشت کی وجہ سے میری آنکھیں تجھے دیکھ نہیں سکتیں۔ اور میرا دل خوف کی وجہ سے تیرا خیال نہیں کر سکتا۔ اس نے جواب دیا۔ میں وہ ہوں جس کے دیکھنے کی تجھے آرزو تھی۔ آپ نے کہا اے ملعون! آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا تھا؟ اس نے کہا۔ اے جنید! تجھ ایسے خدا پرست کے دل میں یہ خیال کیوں کر

Marfat.com

سمایا کہ میں اس کی ذات کے سوا کسی اور کو سجدہ کروں۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کی بات سے سخت متحیر ہوا۔ اور کوئی جواب سمجھ میں نہ آسکا کہ ناگاہ میرے دل میں ندا آئی کہ اے جنید! اس سے کہو کہ تو جھوٹ کہتا ہے، اگر تو خدا کا فرمانبردار ہوتا تو اس کے حکم سے نکل کر اس کی نہی کے قریب نہ پھٹکتا۔ پس اس نے میرے دل سے یہ ندا سنی اور چیخ مار کر کہنے لگا کہ بخدا! تو نے مجھے اللہ کی تائید سے جلا دیا اور یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔

حضرت شیخ ابو جعفر حداد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل مرد ہوتی تو جنیدؒ کی شکل میں ہوتی۔

ایک بزرگ نے حضور سید عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور دیکھا کہ بارگاہ رسالت مآب علیہ التحیہ والثناء میں حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ بھی حاضر تھے۔ ایک شخص نے آکر فتویٰ طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "جنید سے فتویٰ لے لو۔" اس شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے سے فتویٰ کیوں کر لوں۔ ارشاد ہوا کہ تمام انبیاء کو جس طرح اپنی اپنی امت پر فخر و مباہات ہے اس طرح مجھے اپنے جنید پر فخر ہے"۔

ایک ضعیفہ اپنے گم شدہ بچے کی واپسی کی دعا کے لئے دو مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ صبر کرو۔ تیسری مرتبہ وہ دیوانوں کی طرح حاضر خدمت ہوئی اور دعا کے لئے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اضطراب و بے قراری میں سچی ہے تو اپنے گھر جا، تیرا بچہ انشاء اللہ تجھ کو گھر میں مل جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اللہ بے قراروں کی فریاد کو ضرور سنتا ہے اور ان کی تکلیف دور کرتا ہے۔"

بڑھیا گھر پہنچی تو دیکھا کہ اس کا بیٹا بڑی دیر سے گھر آیا ہوا ہے اور اپنی ضعیفہ ماں کا انتظار کر رہا ہے۔

ایک مرتبہ ایک سیّد صاحب جو گیلان کے رہنے والے تھے اور حج کے ارادہ

Marfat.com

سے اپنے گھر سے نکلے ہوئے تھے یہاں تک کہ سفر کرتے ہوئے بغداد پہنچے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور سیّدنا مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی اولاد میں سے ہوں۔ اس پر آپ نے ان سے بڑے ہی موثر انداز میں فرمایا کہ تمہارے دادا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو دو تلواریں چلایا کرتے تھے، ایک کفار و مشرکین پر اور دوسری نفس پر۔ بتاؤ تم کون سی تلوار چلاتے ہو؟ یہ سنتے ہی ان پر گریہ طاری ہو گیا اور حالت وجد میں زمین پر لوٹنے لگے اور لوٹتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ بس میرا حج یہیں ہے، آپ مجھے راہ خدا سے آگاہ فرما دیجئے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''تمہارا یہ سینہ خدا کا حرم خاص ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کے حرم خاص میں کسی نامحرم کو جگہ نہ دو۔''

ایک دفعہ آپ کی خدمت مبارک میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں حج کے لئے گیا تھا۔ آپ نے پوچھا کیا تم حج کر چکے؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں حج کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ تو بتاؤ۔ کہ شروع میں جب تم اپنے گھر سے نکلے اور اپنے وطن کو چھوڑا تو کیا سب گناہوں کو بھی اپنے پیچھے چھوڑ دیا؟۔

اس نے جواب دیا نہیں، آپ نے کہا کہ تو نے سفر حج اختیار ہی نہیں کیا۔

سوال: جب تم اپنے گھر سے روانہ ہوئے اور جس جگہ رات کو قیام کیا تو کیا اس مقام میں تو نے طریق حق میں سے کچھ بھی قطع کیا؟ یعنی راہ سلوک کی بھی منزل طے کی؟

جواب: نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، پس تو نے کوئی منزل طے ہی نہیں کی۔

سوال: جب تو نے میقات میں احرام باندھا تو کیا تو نے لوازم بشریت کو بھی ویسے ہی

Marfat.com

اتار پھینکا تھا جیسے کہ اپنے کپڑوں کو؟

جواب: نہیں، آپ نے فرمایا اس طرح تو نے احرام باندھا ہی نہیں۔

سوال: جب تو نے عرفات کے میدان میں قیام کیا تو کیا اس قیام میں کشف و مشاہدہ حق کی سعادت بھی تجھے حاصل ہوئی؟

جواب: نہیں، پس تو نے میدان عرفات میں قیام ہی نہیں کیا۔

سوال: جب تو مزدلفہ میں گیا اور تیری مراد حاصل ہوگئی تو کیا اس مراد کو پا کر تو نے باقی تمام مرادوں کو ترک کر دیا؟

جواب: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مزدلفہ میں بھی نہیں گیا۔

سوال: کیا تو نے بیت اللہ کا طواف کیا تو کیا تو نے اپنے باطن کو مقامِ تنزیہ میں لطائفِ جمالِ حق میں محو پایا؟

جواب: نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے طواف بھی نہیں کیا۔

سوال: جب تو نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو کیا مقام صفا اور درجہ مروہ کا احساس اور ادراک بھی تجھے ہوا؟

جواب: نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ہی نہیں۔

سوال: جب تو منیٰ میں پہنچا تو کیا تیری آرزوئیں تجھ سے ساقط ہوگئیں؟

جواب: نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا تو تو ابھی منی میں گیا ہی نہیں۔

سوال: قربان گاہ میں پہنچ کر جب تو نے قربانی دی تو کیا اس کے ساتھ ہی اپنی نفسانی خواہشات کو بھی قربان کر ڈالا تھا؟

جواب: نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے قربانی بھی نہیں کی۔

سوال: جب تو نے کنکریاں پھینکیں تو کیا تو نے نفسانی خواہشات کو بھی قربان کر ڈالا تھا؟

جواب: نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے ابھی کنکریاں بھی نہیں پھینکیں اور نہ حج ہی کیا۔

Marfat.com

جاؤ اور واپس چلے جاؤ۔ اس طرح حج کرکے آتا کہ تو مقام ابراہیمؑ تک پہنچ جائے۔

آپ کے ایک مرید تھے جن پر آپ خصوصی شفقت و محبت فرماتے تھے۔ کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری۔ آپ کو اس بات سے آگاہی ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میرا یہ مرید ادب و عقل میں تم سب سے فائق و بلند ہے۔ بدیں وجہ میں اسے زیادہ چاہتا ہوں جس کا ثبوت ابھی میں تمہیں مہیا کر رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس میں کون سی خوبی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ہر ایک مرید کو ایک ایک چھری مرحمت فرما کر ارشاد کیا کہ ایسی جگہ سے ان مرغیوں کو ذبح کر کے لاؤ جہاں کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو؟ چنانچہ سبھی مریدین وہاں سے چلے گئے اور پوشیدہ جگہوں سے ان مرغیوں کو ذبح کر کے لے آئے۔ لیکن وہ مرید خاص اپنی مرغی کو زندہ واپس لے آیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم نے ذبح کیوں نہیں کیا؟ اس نے جواب دیا حضور! میں جس جگہ بھی پہنچا وہاں قدرت الٰہی کو موجود پایا اور اس کو دیکھنے والا پایا، اس لئے مجبوراً واپس لے آیا ہوں۔ اس جواب کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم سبھی لوگوں نے سن لیا، یہی اس کا خاص وصف ہے جس کی وجہ سے میں اسے بہت چاہتا ہوں۔''

آپ کے کلام و گفتگو میں عظیم خوبی و اثر اندازی تھی۔ ایک دفعہ ابن شریح کا گزر آپ کی مجلس میں ہوا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ کے کلام میں عجیب شان نظر آتی ہے۔ پھر لوگوں نے سوال کیا کہ یہ تو بتلائیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں کیا اپنے علم سے فرماتے ہیں؟ ابن شریح نے جواب دیا کہ مجھے یہ معلوم نہیں لیکن ضرور جانتا ہوں کہ ان کا کلام عجب شان و شوکت کا ہے۔ جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ گویا حق تعالیٰ ان کی زبان سے کہلواتا ہے۔

آپ کا وصال ۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ مطابق ۱۱۔ اپریل ۹۱۰ء بروز ہفتہ بعہد خلیفہ عبدالمقتدر باللہ ہوا۔ مزار اقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

آپ نے اپنے پیچھے چار جلیل القدر خلفاء چھوڑے جس نے اسمائے گرامی یوں ہیں۔
(۱) حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت منصور ابرار ''جوانا الحق'' کہنے کے سبب دار پر چڑھائے گئے۔ (۳) حضرت شاہ محمد بن اسود دینوری (۴) حضرت شاہ اسمٰعیل العزیز رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

ارشادات قدسیہ: (۱) جب محبت کامل ہو جاتی ہے تو ادب کی شرط گر جاتی ہے۔
(۲) توبہ کے تین معنی ہیں، پہلے ندامت، پھر عزم ترک، اور آخر ظلم و خصومت سے باز رہنا،
(۳) توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہوں کو بھول جائے۔
(۴) کسی سے نیکی کرتے وقت بدلے کی توقع مت رکھو کیونکہ اچھائی کا بدلہ انسان نہیں خدا دیتا ہے۔
(۵) اخلاص بندے اور رب کے درمیان ایک راز ہے، جسے نہ تو فرشتہ جان سکتا ہے کہ لکھ لے اور نہ شیطان کہ اسے خراب کر سکے اور نہ خواہش نفس کہ اسے اپنی طرف مائل کر سکے۔
(۶) جس نے خود کو دل سے پہچان لیا اس کی زبان گنگ ہوگئی، کیونکہ مشاہدہ میں بیان کرنا حجاب معلوم ہوتا ہے۔
(۷) ایسی جگہ جہاں عیب کی گنجائش نہ ہو عیب کی تردید بھی ایک قسم کا عیب ہے۔
(۸) محبت خدا کی امانت ہے اور وہی محبت پائیدار ہے جو صرف خدا کے لئے ہو۔
(۹) ہاتھوں کا املاک سے اور دلوں کا تلاش اور جستجو سے خالی ہونا زہد ہے۔
(۱۰) گوشہ نشینی کی تکلیف برداشت کر لینا، لوگوں سے میل جول اور مدارات کرنے سے زیادہ آسان ہے۔
(۱۱) عارف وہ شخص ہے جو خود تو خاموش رہے اور حق تعالیٰ اس کے اسرار بیان کرے۔
(۱۲) خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے دو علم چاہتا ہے ایک یہ کہ وہ اپنی عبودیت کو جانیں دوسرا خدا تعالیٰ کی ربوبیّت کو پہچانیں۔

Marfat.com

(۱۳) علماء کا تمام علم دو حرفوں میں محدود ہے۔ عقیدے کی درستی اور خدمت میں صرف حق کا لحاظ۔

(۱۴) جو شخص چاہے کہ اس کا دین سلامت رہے۔ اور بدن آرام سے اور دل عافت میں رہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ لوگوں سے علیحدہ رہے کیونکہ عقل مند وہی ہے جو تنہائی اختیار کرے۔

(۱۵) اگر تمام دنیا کسی شخص کے پاس ہو تو اس کو کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اگر اس کے دل میں ذرہ بھر بھی حرص ہو گی تو نقصان ہو گا۔

(۱۶) بندہ وہ ہے جو کسی سے شکایت نہ کرے اور نہ ہی مذمت کرنے میں کوتاہی کرے۔

(۱۷) صوفی وہ ہے جس کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیا کی دوستی سے پاک ہو اور فرمان الٰہی بجالانے والا ہو، اس کی تسلیم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تسلیم کی طرح ہو اور اس کا غم واندوہ حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح ہو اور اس کا صبر حضرت ایوب علیہ السلام کی مانند ہو اور اس کا ذوق وشوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہو اور مناجات میں اس کا اخلاص حضرت سرور کائنات ﷺ کی طرح ہو۔

(۱۸) صوفی زمین کی مانند ہوتا ہے کہ تمام پلیدی اس پر ڈالی جاتی ہے اور وہ سر سبز ہو کر نکلتی ہے۔

(۱۹) تواضع سر کو جھکانا اور زمین پر سونا ہے۔

(۲۰) خلق چار خصلتوں کے مجموعے کا نام ہے، سخاوت، الفت، نصیحت، اور شفقت، شفقت یہ ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ رضا ور غبت سے سلوک کرے اور جو کچھ تجھ سے مانگا جائے۔ اس کے دے دینے میں تجھے مطلق تامل نہ ہو، اس داد و دہش پر احسان نہ جتا کیونکہ وہ عاجز و درماندہ ہیں اور اپنے اندر قوت واستطاعت نہیں رکھتے۔ ان سے ایسی زبان میں گفتگو نہ کر جس سے وہ سمجھ نہ سکیں۔

(۲۱) ہر امت کے چند پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں اور اس امت کے پسندیدہ لوگ صوفیائے کرام ہیں۔

(۲۲) تصوف اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملات کو پاک وصاف کرنے کا نام ہے۔

Marfat.com

(۱۲)

سیدنا ابو بکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۷ھ.........................۳۳۴ھ

سامرہ (بغداد)...سامرہ (بغداد)

۸۶۱ء.........................۹۴۶ء

قطعۂ تاریخ وصال

شیخ دیں شبلی است پیر بے نظیر　　یافت چوں از دہر در جنّت مقام

''سیّد دوراں'' ست سال وصل او　　ہم ''محبّ اصفیاء ہادئ امام''

۳۳۴ھ　　۳۳۴ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا ابوبکر شبلی کی ولادت باسعادت ۲۴۷ھ مطابق ۸۶۱ء میں سامرہ نزد بغداد معلیٰ میں ہوئی۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی جعفر ہے اور کنیت ابوبکر۔ آپ کے والد ماجد کا نام مبارک یونس تھا۔

آپ نے تیس سال تک علم فقہ و حدیث پڑھا یہاں تک کہ علم کا دریا آپ کے سینے میں موجزن ہو گیا۔ آپ آئمہ اربعہ میں سے حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے مقلد تھے اور موطا امام مالک آپ کو زبانی یاد تھی۔ آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے بارھویں امام و شیخ تھے۔ آپ مرید و خلیفہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ عبادت، مجاہدات اور مکاشفات میں آپ کا مقام بہت بلند ہے اور آپ کے رموز اور اشارات و کرامات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ آپ اپنے زمانے کے تمام مشاہیر مشائخ کی صحبت میں رہے اور علوم طریقت و معرفت میں استفادہ فرمایا، چونکہ آپ کی زبان مبارک سے ایسے اسرار و رموز کا اظہار ہونے لگا جو لوگوں کی عقلوں اور سمجھوں سے بہت بلند بالا ہوتے تھے لہذا ناواقف لوگوں نے آپ کو دیوانہ بھی کہا، یعنی دیوانہ کہتے تھے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے شاہی ملازمت اختیار کر لی۔ اور آپ کو نہاوند کا گورنر مقرر کر دیا گیا تھا۔ اسی زمانہ میں عباسی خلیفہ المعتضد باللہ کے جشن میں شرکت کی غرض سے بغداد گئے۔ جشن کی تقریبات نہایت جوش و خروش سے شروع تھیں کہ کہ ایک گورنر کو چھینک آ گئی اور ناک سے رطوبت بہنے لگی۔ اتفاقاً اس کے پاس

Marfat.com

کوئی رومال نہ تھا۔ چنانچہ گورنر نے ہاتھ سے ناک صاف کرلی۔ خلیفہ نے یہ حرکت دیکھ لی اور اس کو گورنر کے عہدہ سے معزول کردیا اور بے آبرو کر کے دربار سے نکال دیا۔

آپ نے اس واقعہ سے سبق حاصل کیا اور سوچا کہ اس شخص نے شاہی اداب کوملحوظ نہ رکھا بدیں اس کی گورنری چھن گئی تو جو شخص اپنے احکم الحاکمین کا احترام نہ کرے، اس کا انجام کیا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے گورنری کو لات مار کر فقیری اختیار کرلی۔

ایک دن آپ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے اللہ اللہ کی کثرت کر رہے تھے کہ ایک درویش نے آپ کو کہا کہ لا الہ الا اللہ کیوں نہیں کہتے؟ آپ نے یہ سن کر نعرہ لگایا اور فرمایا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں لا کہتے ہی میں رہ جاؤں اور اللہ تک پہنچنے سے پہلے ہی میرا دم نکل جائے اور اس وحشت میں دنیا سے چلا جاؤں۔ اس بات سے اس درویش پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور لرزہ براندام ہوکر جان پرواز کرگئی۔

جب آپ پہلی بار بارگاہ جنیدی میں پہنچے تو حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سال تک گندھک فروشی کرو۔ جب ایک سال ہوگیا تو پھر ارشاد ہوا کہ جاؤ ایک سال تک گداگری کرو وہ بھی اس طرح کہ کسی شے کے ساتھ مشغول نہ ہو۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاید اب تم نے اپنی قدر و قیمت کو سمجھ لیا ہوگا۔ لوگوں کے نزدیک تمہاری کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اس لئے اب مخلوق میں دل نہ لگانا۔ پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ تم شہر نہاوند کے گورنر رہے ہو، جاؤ اہل نہاوند سے معافی طلب کرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ نے فرمایا کہ ایک سال اور گدائی کرو۔ چنانچہ ایک سال مزید گدائی کی اور جو کچھ ملتا شیخ کی خدمت میں لاکر پیش کردیتے، شیخ درویشوں میں تقسیم کردیتے اور آپ کو ہر رات بھوکا ہی رکھتے یہاں تک کہ جب ایک سال گزر گیا تو شیخ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم ہماری صحبت کے قابل ہوگئے

Marfat.com

۔ایک سال درویشوں کی خدمت کرنے کے بعد شیخ نے سوال کیا، اے ابو بکر شبلی ! اب تمہارے نفس کی قدر و قیمت تمہارے نزدیک کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ اپنے نفس کو تمام جہان سے کم تر دیکھتا اور جانتا ہوں ۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ ۔ نے فرمایا، اب جا کر تمہارا ایمان درست ہوا۔ پھر آپ نے شریعت و طریقت میں کمال حاصل کیا۔

حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے عظیم محدث و فقیہہ اور بزرگ تھے ان کی مجلس میں علماء و فقہاء کا مجمع رہتا تھا۔ ایک دن حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ بھی ان کی مجلس میں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور سینے سے لگایا اور پیشانی مبارک کو بوسہ دیا۔ ایک ناواقف نے کہا، حضرت! یہ تو دیوانہ ہے اور اس قدر احترام فرما رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں کیا خبر، میں نے ان کے ساتھ ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ سلوک کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے خواب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور سیّد عالم ﷺ کی مجلس مبارکہ قائم ہے۔ جس وقت حضرت ابو بکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تو رسول معظم علیہ التحیہ والثناء کھڑے ہو گئے ۔ اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ! شبلی پر اتنی شفقت و مہربانی کس وجہ سے ہے؟ تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ لنا العظیم پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ کہتا ہے: صلی اللہ علیک یا محمد ﷺ

حضرت شبلی علیہ الرحمہ کی یہ بھی عادت مبارکہ تھی کہ آپ جس جگہ اللہ کا نقش دیکھتے تو بوسہ دیتے اور بڑی تعظیم کرتے ۔ اس پر ندا آئی کہ کب تک اسم کے ساتھ مشغول رہے گا؟ اگر تو مرد طالب ہے تو اس کی تلاش میں قدم رکھ۔ جب آپ نے یہ آواز سنی تو آپ پر عشق غالب ہو گیا اور اشتیاق و درد نے اتنا غلبہ کیا کہ آپ وہاں سے

Marfat.com

اٹھے اور اپنے آپ کو دریا دجلہ میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک موج آئی اور آپ کو کنارے پر پھینک دیا، پھر اپنے آپ کو آگ میں ڈالا لیکن آگ نے بھی آپ کو نہ جلایا۔ اس طرح آپ نے اپنے آپ کو کئی بار ہلاکت میں ڈالا مگر حق تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی۔ آپ دیوانگی شوق میں اس مقام پر پہنچ گئے تھے کہ دس دفعہ آپ کو زنجیروں سے باندھا گیا لیکن آپ نے کسی طرح بھی قرار نہ کیا۔ یہاں تک کہ لوگ کہتے کہ شبلی بالکل دیوانہ ہے۔ اس کے جواب میں آپ ارشاد فرماتے کہ میں تمہارے نزدیک دیوانہ ہوں اور تم میرے نزدیک دیوانے ہو۔ خدا کرے کہ میری دیوانگی زیادہ ہو۔

خدا مرے جنوں کا سلسلہ دراز کرے

آپ کو دیوانگی کے الزام میں گرفتار کر کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ ایک جماعت وہاں آپ کی زیارت کو آئی تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے محب ہیں۔ اس پر آپ نے ان کے اوپر پتھر مارا جس سے وہ بھاگنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم میرے محبّ ہو تو میرے مارنے سے کیوں بھاگتے ہو۔ محبین تو دوست کی بلا و مصیبت سے بھاگا نہیں کرتے۔

آپ عشق الٰہی میں اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ ایک مرتبہ آپ زخمی ہو گئے۔ اس دوران خون کا جو قطرہ گرتا اس سے اللہ کا نقش بن جاتا تھا۔

ایک دفعہ آپ کے دست مبارک میں آگ کا شعلہ تھا اور حالت سکر میں آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جاؤں اور کعبہ کو جلا دوں تا کہ لوگ حق کی طرف بلا علت کے متوجہ ہوں۔ دوسرے دن آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جو دونوں طرف سے جل رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ بہشت اور دوزخ کو آگ لگا دوں تا کہ لوگ طمع کی بندگی چھوڑ دیں۔ اسی طرح ایک روز آپ نے چولہے میں ایک لکڑی کو جلتے ہوئے اس طرح دیکھا کہ ایک طرف سے جل رہی ہے اور دوسری

Marfat.com

طرف سے پانی نکل رہا ہے۔ آپ یہ منظر دیکھ کر رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ لوگو!

''اگر تم بھی آتش شوق میں جلتے ہو اور اس دعویٰ میں سچے ہو تو تمہاری آنکھوں سے آنسو نہیں بہتے۔؟''

ایک مرتبہ آپ نے چار ہزار اشرفیاں دریائے دجلہ میں پھینک دیں۔ لوگوں نے کہا کہ اسے مخلوق خدا میں کیوں تقسیم نہیں فرما دیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ! اپنے دل سے اس کا حجاب اٹھا کر مسلمان بھائیوں کے دلوں پر ڈال دوں تو میں خدا کو کیا جواب دوں گا کیونکہ دین کی یہ شرط نہیں ہے کہ مسلمان بھائیوں کو اپنے سے بد سمجھوں۔

ایک مرتبہ میدان عرفات میں پہنچے تو بالکل خاموشی اختیار فرمائی اور سورج غروب ہونے تک کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالا۔ یہاں تک کہ اس مقام سے آپ نے منیٰ کی طرف کوچ فرمایا اور جب حدود حرم کے نشانات سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور روتے ہوئے آپ نے عارفانہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے:۔

''میں چل رہا ہوں اس حال میں کہ میں نے اپنے دل میں تیری محبت کی مہر لگا دی تا کہ اس دل پر تیرے سوا کسی کا گزر نہ ہو۔

اے کاش مجھ میں استطاعت ہوتی کہ میں اپنی آنکھوں کو بند رکھتا اور اس وقت تک کسی کو نہ دیکھتا۔ جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا۔

اہل محبت میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی کے ہو رہتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں دوسرے کو بھی شرکت ہوتی ہے۔

جب آنکھوں سے آنسو نکل کر رخسار پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کون بناوٹی روتا ہے۔''

Marfat.com

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کی دونوں انکھوں میں اندھیرا سا چھا گیا، آپ نے خاکستر طلب فرمایا اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے جاتے تھے اور وقت وصال اس قدر بے قرار تھے کہ احاطہ تحریر سے بالاتر ہے۔ پھر کچھ وقفہ تک آپ خاموش رہے اور پھر کچھ وقفہ کے بعد مضطرب ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ ہوائیں چل رہی ہیں ایک لطف کی اور دوسری قہر کی۔ تو جس پر باد لطف چلتی ہے اس کو مقصد تک پہنچا دیتی ہے اور جس پر قہر کی ہوا چلتی ہے وہ حجاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اب دیکھئے کون سی ہوا چلتی ہے اگر باد لطف مجھ پر چلتی ہے تو میں اس کی امید پر یہ سختیاں برداشت کر سکتا ہوں لیکن اگر العیاذ باللہ باد قہر چلتی ہے تو میں مر جاؤں گا اور یہ سب سختیاں اور بلائیں اس کے سامنے کیا چیز ہیں۔ وصال کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے وضو کراؤ۔ جب آپ کو وضو کرایا گیا تو لوگ داڑھی میں خلال کرنا بھول گئے۔ آپ نے وضو کرانے والوں کو یاد دلایا تو اس کے بعد خلال کرایا گیا۔

جس رات کو آپ کا وصال ہوا تمام رات یہ بیت پڑھتے رہے۔

كُلُّ بَيْتٍ أَنْتَ سَاكِنُهَا غَيْرُ مُحْتَاجٍ إِلَى السُّرُجِ

وَجْهُكَ الْمَأْمُولُ حُجَّتُنَا يَوْمَ تَأْتِي النَّاسُ بِالْحُجَجِ

ترجمہ: ”جس گھر میں تو ساکن ہے وہ چراغ سے مستغنیٰ ہے۔ تیرا وہ حسین چہرہ جس کی امید کی گئی ہے ہماری حجت ہو گا جب کہ لوگ اپنے ساتھ حجتیں لے کر آئیں گے۔“

یہاں تک کہ لوگ آپ کو نماز جنازہ کے لئے لے گئے لیکن ابھی آپ نے انتقال نہیں کیا تھا آپ نے فراست سے سمجھ لیا اور ارشاد فرمایا کہ تعجب ہے کہ مردوں کی جماعت زندوں پر نماز پڑھنے آئی ہے۔ پھر لوگوں نے آپ کو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب اس کا غیر ہے تو نفی کس کی کروں؟ لوگوں نے کہا حضور شریعت میں اسی طرح ہے آپ کلمہ پڑھئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

محبت کا بادشاہ کہتا ہے کہ میں رشوت نہ لوں گا۔ پھر ایک شخص نے بلند آواز سے شہادت کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا کہ مردہ آیا ہے تاکہ زندہ کو تلقین کرے اور نصیحت دے۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد لوگوں نے دریافت فرمایا کہ حضور! کیا حال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محبوب سے مل گیا ہوں اور آپ کا وصال ہو گیا۔

آپ کا وصال ۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ مطابق ۳۰ جولائی ۹۴۶ء بروز جمعرات ہوا۔ اس وقت المستکفی باللہ کا دور خلافت تھا۔

آپ کے صرف دو خلفاء کے اسماء گرامی معلوم ہو سکے۔

(۱) حضرت خواجہ عبد الواحد ابو الفضل تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

(۲) حضرت ابو الحسن نیالم رحمتہ اللہ علیہ

ارشادات قدسیہ:

(۱) جو شخص محبت کا دعویٰ کرے اور محبوب کی محبت کے علاوہ کسی دوسری چیز کی طرف دھیان کرے تو وہ محبوب کا مذاق اڑاتا ہے۔

(۲) آپ سے کسی نے محبت کے معنیٰ پوچھے تو فرمایا۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے سب محبوب کی راہ میں لٹا دو۔

(۳) شریعت یہ ہے کہ اس کی عبادت کرو۔ طریقت یہ ہے کہ اس کی طلب کرو اور حقیقت یہ ہے کہ اسے دیکھو اور سب سے بالاتر ذکر یہ ہے کہ مذکور کے مشاہدہ میں ذکر کو بھی بھول جائے۔

(۴) شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے اور جو سانس اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ہو سب عابدوں کی عبادت سے افضل و بہتر ہے جو وہ قیامت تک کریں۔

(۵) لوگوں نے پوچھا کہ حضور! سنت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "دنیا کا ترک کرنا۔"

(۶) لوگوں نے زکوٰۃ کی مقدار کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔

Marfat.com

کل مال کو اللہ کی راہ میں دے دینا ہی میرے نزدیک اس کی مقدار ہے۔''

سائل نے متعجب ہو کر کہا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن و حدیث سے مال کا چالیسواں حصہ مقدار زکوٰۃ ہے۔

فرمایا، یہ ''بخیلوں کے لئے ہے۔''

پھر لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کے اس طریقے کے امام کون ہیں؟

ارشاد کیا کہ ''حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا تمام مال تصدق کر دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس صرف ایک کمبل ہی باقی رہ گیا تھا''۔ پھر سائل نے دریافت کیا کہ آپ کے پاس قرآن حکیم سے بھی کوئی دلیل ہے؟

فرمایا کہ ''ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم (پارہ ۱۱ سورہ توبہ: ۱۱۱

''تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے نفسوں اور مالوں کو خرید لیا ہے۔''

پس میں نے مال بیچا ہے اس لئے اسے کل مال کے حوالے کر دینا لازم ہے۔

(۷) عارف وہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے بینا اور گویا نہ ہو اور سوائے اس کے اپنے نفس کا محافظ کسی دوسرے کو نہ جانے اور اس کے غیر سے بات نہ سنے اس لئے کہ عارفوں کا وقت بہار کے زمانے کی طرح ہے جس طرح کہ رعد گرجتا ہے، ابر ہنستا ہے، بجلی چمکتی ہے، ہوا چلتی ہے، شگوفے نکلتے ہیں، مرغ چہکتے ہیں، پس عارف کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ آنکھیں روتی ہیں، لب ہنستا ہے، دل جلتا ہے، سر کے ساتھ ناز کرتا ہے، ہمیشہ وہ دوست کا نام لیتا ہے اور اس کے دروازے پر پھرتا ہے۔

(۸) ہمت خدا کی طلب ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ ہمت میں نہیں ہے اور صاحب ہمت کسی چیز کی طرف مائل نہیں ہوتا مگر صاحب ارادہ مائل ہوتا ہے۔

(۹) عارف وہ ہے جو کبھی تو ایک مچھر کی تاب نہ لا سکے اور کبھی ساتوں زمینوں اور

Marfat.com

آسمانوں کو نوک پلک پر اٹھا کر پھینک دے۔

(۱۰) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ بہت سیر ہو کر نہ کھایا کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہاری شکم پروری کی وجہ سے نور معرفت تمہارے دل سے نکل جائے۔

(۱۱) تصوف ضبط قویٰ ہے اور صوفی وہ ہے جو لوگوں سے منقطع ہو اور حق تعالیٰ سے متصل ہو۔

(۱۲) جو شخص سوتا ہے وہ غافل ہوتا ہے۔

(۱۳) دعوت کی تین قسمیں ہیں، دعوت علم، دعوت معرفت اور دعوت معائنہ۔

(۱۴) کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ اکرم الاکرمین کی تعریف کیا ہے؟ اور اس شان کا مظاہرہ کب ہوتا ہے۔؟

فرمایا ''جب اس صفت کا حامل کسی گناہ سے درگزر کرے اور پھر اس گناہ پر کسی قسم کا مواخذہ نہ کرے۔ یہ کہنا بھی گناہ ہے کہ میں نے اپنے فلاں دوست کی کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگزر کیا ہے۔

(۱۵) علم الیقین وہ ہے کہ ہم کو پیغمبروں کی زبان مبارک سے پہنچا اور عین الیقین وہ ہے جو نور ہدایت اسرار قلوب میں بے واسطہ پہنچا اور حق الیقین وہ ہے کہ اس عالم میں اس کی طرف راہ نہیں۔

(۱۶) اپنے مریدین سے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تم میرے پاس آؤ اور اس عرصے میں تمہارے دل میں سوائے حق تعالیٰ کے کوئی دوسرا خیال گزرے تو سمجھو لو کہ ابھی دنیا کی طلب تمہارے دل میں باقی ہے، اور دنیا کا طلب گار اور آخرت کے لئے کیا کما سکتا ہے۔ اس لئے دنیا میں جتنے دن زندہ رہو آخرت کے لئے کھیتی کرو۔

(۱۷) کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں کبھی اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکا رہا اور حق تعالیٰ نے میرے

Marfat.com

قلب میں اسرار ورموز کا نور داخل نہ کیا ہو۔

(۱۸) میں جب بازار سے گزرتا ہوں تو تمام نیک و بد کو پہچان لیتا ہوں اور لوگوں کی پیشانیوں پر سعید وشقی لکھا ہوا دیکھتا ہوں۔

(۱۹) دیدار الٰہی کے سوا کوئی دوسری آرزو دل میں رکھنے کے لائق نہیں ہے۔

(۲۰) پتھر کا پانی کے ساتھ ہی رہنا زیادہ بہتر ہے۔

Marfat.com

(۱۳)

سیدنا ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

ھ....................۴۲۵ھ

بغداد شریف..

ء...................۱۰۴۳ء

قطعۂ تاریخ وصال

جناب عبد واحد شیخ اکبر — بر اوج شرع غرّا مہر انور

بہ شکل ماہ چوں اندر جناں شد — بوصلش ''نور حقانی'' عیاں شد

۴۲۵ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا ابوالفضل عبدالواحد تمیمی بن عبدالعزیز بن حارث بن اسد کو حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل ہے۔آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے تیرھویں امام وشیخ طریقت ہیں۔آئمہ اربعہ میں سے سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔بے شمار خلقت نے آپ سے راہ ہدایت پائی۔حرمین شریفین کے کئی دورے کئے اور بلاد عرب وعجم کی اکثر سیاحت کی۔

عبادت وریاضت اور تقویٰ وطہارت میں یکتائے زمانہ تھے۔آپ عادات وصفات میں اپنے شیخ کامل حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح تھے۔سنّت نبوی ﷺ کی ہر لحہ حفاظت فرماتے تھے۔اپنے سلسلے کو بہت فروغ بخشا اور خلق کثیر کو ہدایت ظاہری و باطنی سے مرّصع فرمایا اوران کو رشد وہدایت کا مبلغ ومحافظ بنایا۔آپ نے شریعت وطریقت کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا۔

آپ کے خلفاء کی تفصیل تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکی۔البتہ صرف ایک خلیفہ شیخ محمد یوسف طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ ملتا ہے۔

آپ کا وصال ۲۶ جمادی آلاخر ۴۲۵ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۰۳۴ء بروز اتوار بعہد خلیفہ القائم بامر اللہ عباسی ہوا اور بغداد شریف میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مقبرہ شریف میں مزار مقدس بنا۔

کسی نے قطعہ تاریخ وفات یوں کہا۔

جناب عبد الواحد شیخ اکبر   کہ روشن بود ہم چوں ماہ انور

Marfat.com

چوں زیں عالم بفردوس بریں رفت — تو گوئی ماہ دین زیر زمین رفت
بتاریخ وصال آں گرامی — بگو "پیر ولی اللہ نامی!"

۴۲۵ھ

شنو تاریخ ترحیلش تو از من — کہ می گردد عیاں از "شاہ احسن"

۴۲۵ھ

بوصل آں جناب رہبر دیں — ندا آمد کہ ہادی "ناصر دیں"

۴۲۵ھ

چوں آں ماہ جہاں اندر جناں شد — بوصلش نُورِ حقانی عیاں شد
چوں تاریخ وصال او عیاں کرد — با نم "سید عارف" بیاں کرد

۴۲۵ھ

بحق چوں گشت زیں عالم وصالش — ندا شد "عارف دین" است سالش

۴۲۵ھ

خرد سال وصالش چوں گہر سفت — بسرور شاہ عالم زندہ شد است
عیاں تاریخ او چوں ماہ گفتم! — بہر یک "شہ عالی جاہ" گفتم

۴۲۵ھ

عجب تاریخ وصل او عیاں است — بگو سرور کہ "واصل مہرباں" است

۴۲۵ھ

Marfat.com

(۱۴)

سیّدنا محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ

ھ..........................۴۴۷ھ

طرطوس (عراق)...بغداد (عراق)

ء....................۱۰۵۵ء

قطعۂ تاریخ وفات

حضرت ابو الفرح طرطوسی ولی　　شیخ والا مرشد پیر و جواں
شد چو ازدنیا بفردوسِ بریں　　بود "پیر بے ریا" سالش عیاں

۴۴۷ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا محمد یوسف بن شیخ عبداللہ طرطوسی سرگروہ صوفیہ، محرم اسرار خفی و جلی ، جامع العلوم اور شیخ طریقت تھے۔ آپ کی کنیت ابوالفرح ہے۔ آپ کی ولادت طرطوس میں ہوئی۔ آپ اپنے عہد کے قطب وقت اور جامع الکمالات شیخ گزرے ہیں۔ متوکل اس قدر تھے کہ دنیا کی طرف رغبت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ آپ کے مقامات بلند اور کرامات بے شمار ہیں۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چودھویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ ولی کامل ، عالم فاضل ، جمیع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ بہت بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے، صبر و توکل میں آپ کا مقام بہت بلند تھا، عظیم خوبیوں کے مالک تھے، پیر و مرشد کے نقش قدم پر چل کر خلق خدا کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا اور دین متین کی وہ خدمات انجام دیں کہ آج بھی آپ کا نقش قدم فیض روحانی کا سرچشمہ ہے۔ تجرید و تفرید میں یگانۂ وقت تھے۔

آپ کا وصال ۳ شعبان المعظم ۴۴۷ھ مطابق ۲۸۔ اکتوبر ۱۰۵۵ء بروز ہفتہ خلیفہ القائم بامراللہ عباسی کے عہد میں طرطوس میں نزد بغداد (عراق) میں ہوا اور وہیں مزار پرانوار بنا۔ آپ کے صرف ایک خلیفہ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمتہ اللہ علیہ کا نام کتب سیر میں ملتا ہے۔ آپ کا قطعہ تاریخ وصال اس طرح ہے۔

Marfat.com

حضرت بو الفرح طرطوسی ولی | شیخ والا مرشد پیر و جواں
شد چواز دنیا بہ فردوس بریں | "بود پیر بے ریا" سالش بداں

۴۴۷ء

ہم بگو "بوالفرح محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم" | نیز "محی الدین طرطوسی" بخواں

۴۴۷ء | ۴۴۷ء

"والی کشف" و دگر "کاشف ولی" | سال بوصلش آمد از سرور عیاں

۴۴۷ھ | ۴۴۷ھ

باز وصل آں شہ عالی جناب | "شاہ عالم" گشت از خاطر میاں

۴۴۷ھ

Marfat.com

(۱۵)

سیّدنا ابوالحسن علی ہاشمی ہکاری رحمتہ اللہ علیہ

۴۰۹ھ.............................۴۸۶ھ

ہکار زد موصل (عراق)..............................ہکار (عراق)

۱۰۱۸ء.............................۱۰۹۳ء

قطعہ تاریخ وصال

بوالحسن آں رہبر دین رسول ﷺ چوں دنیا گشت راہی در جناں

"سرور ہادی" بگو اے خوشخصال شاہ طیب بوالحسن داں اے جواں

۸۴۲ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا ابوالحسن علی ہاشمی ہکاری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا ابوالحسن علی ہاشمی کی ولادت باسعادت ۴۰۹ھ مطابق ۱۰۱۸ء میں بمقام ہکار نزد موصل (عراق) میں ہوئی۔ اس وقت بغداد میں عباسی خاندان کے پچیسویں خلیفہ ''القادر باللہ'' کی خلافت تھی۔ آپ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔

آپ کا سلسلۂ نسب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور رضائی بھائی حضرت زید ملقب ابوسفیان سے ملتا ہے۔ شجرۂ نسب اس طرح ہے کہ سیدنا ابوالحسن ہکاری بن شیخ محمد جعفر بن شیخ محمد یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شریف عمر بن شیخ شریف عبدالوہاب بن حضرت ابوسفیان زید رحمتہ اللہ علیہم

آپ نے اپنے وقت کے ممتاز ترین علماء و مشائخ کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کر کے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ علم فقہ، حدیث غرض جملہ علوم پر مہارت تامہ اور شہرت عامہ حاصل کی۔ شیخ ابوالعلا مصری سے بھی ملے اور حدیث سنی۔ آپ کو حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی روح پرفتوح سے بھی فیض پہنچا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے زمانے میں ''شیخ الاسلام'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے فاضل اجل اور عالم بے بدل تھے۔

آپ اپنے زمانے کے مشائخ کبار میں سے تھے۔ صاحب خوارق و کرامت، مقتدائے زمانہ، صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ تین روز کے بعد روزہ افطار کرتے تھے۔ بعد نماز عشاء تا نماز تہجد دو قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ شب و روز

Marfat.com

مصرف عبادت رہتے تھے۔ مجاہدات وریاضات شاقہ کی عادت تھی۔ بے شمار بلاد کا سفر کیا۔ روم وشام اور حرمین الشریفین تک پہنچے اور بے شمار علماء وفضلاء، مشائخ اور محدثین سے ملاقاتیں کیں۔ اوران سے احادیث حفظ کیں اورایک عرصہ کے بعد اپنے وطن مالوف کو واپس ہوئے۔ چنانچہ اہل قریہ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ نے بہت شہرت وناموری پائی۔

ابتداء میں اپنے پدر بزرگوار حضرت شیخ محمد جعفر رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے۔ آپ بڑے اوالوالعزم شیخ تھے۔ آپ کے فیضان کرم سے بے شمار طالبان حق اپنی منزل مقصود تک پہنچے۔ چنانچہ آشنائے بحرِ توحید حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے پیر تھے آپ ہی کی خدمت میں اٹھارہ برس خدمت گزاری فرما کر اور آپ کی اتباع وپیروی کر کے مسند ارشاد وتلقین پر متمکن ہوئے۔

آپ نے قطب وقت غوث زماں حضرت ابوالفرح محمد طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ سے شرف بیعت کی سعادت حاصل کی ہے اورانہی کی نظر کیمیا اثر سے آپ کے قلب وجگر عرفان وایقان سے روشن وتابناک ہوئے۔ آپ حضرت طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔

آپ اپنے وقت کے علم شریعت وطریقت کے امام تھے۔ علم کے ساتھ عمل میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ چنانچہ تمام تاریخ نگاروں نے اس بات کا برملا اعتراف کیا ہے کہ آپ ہمیشہ صائم الدہرا اور قائم الیل رہتے اور ہر تیسرے دن کھانا تناول کرتے اور قیام لیل کا یہ عالم تھا کہ عشاء کے بعد آپ اپنے محبوب حقیقی کے کلام کو

Marfat.com

شروع کرتے اور نماز تہجد سے پہلے ہی دو قرآن ختم کر لیا کرتے تھے۔

آپ نے سیروا فی الارض کو ملحوظ رکھتے ہوئے دنیا کی سیّاحی بہت فرمائی اور اسی سلسلہ میں وقت کے ممتاز ولی اللہ حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کیا اور پیر کامل کے فیض نگاہ سے سیر ظاہر کو چھوڑ کر سیر باطن فرمانے لگے اور انہیں کے خلیفہ اول مقرر ہوئے۔

آپ نے پوری زندگی اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف فرمائی اور اپنے فیوض و برکات سے مخلوق عالم کو فیض یاب کرتے رہے۔ شریعت ظاہری کا ہر آن و قدم خیال فرماتے اور سنت نبی کریم ﷺ پر اس طرح مضبوطی سے قائم رہے کہ ایک قدم بھی آپ کا شریعت سے باہر نہ تھا۔

آپ کا زمانہ چونکہ علم و ادب کا زمانہ تھا، شعور و فکر کا دور تھا اور جلیل القدر علماء سے کائنات فیض یاب ہو رہی تھی اور دنیا کا ایک ایک گوشہ ان علماء کے نور ہدایت سے تابناک ہو رہا تھا۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے معاصر علماء کی مختصر فہرست بیان کر دی جائے تاکہ قارئین کے ذہن و دماغ اور قلب و جگر میں اس پر عظمت دور کی برتری جم جائے اور آپ کی شخصیت علمی میدان میں واضح ہو جائے۔

معاصرین علماء کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حجۃ الاسلام امام محمد غزالی طوسی (۲) حافظ دار قطنی (۳) سرتاج نحویاں ابن جنی (۴) سرتاج بلغار بدیع (۵) قدوری شیخ الحنفیہ (۶) ابن سینا شیخ فلاسفہ (۷) امام بیہقی (۸) عبدالقاہر جرجانی (۹) شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کے اولاد مجاز کی تفصیل نہیں مل سکی۔ البتہ ایک صاحبزادے حضرت شیخ

Marfat.com

ظاہر رحمتہ اللہ علیہ کے نام کا پتہ چلتا ہے جن کو آپ سے خلافت بھی حاصل تھی۔ اس کے بعد آپ کی اولاد کی نشاندہی ریاست بہاولپور، اضلاع، جھنگ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، اور لاہور وغیرہ میں بکثرت ملتی ہے۔ اور وہ بیسیوں دیہات کے مالک ہیں۔

آپ کے خلفاء کی فہرست بھی نامکمل ہے صرف (۱) حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی (۲) دوسرے آپ کے فرزند گرامی حضرت شیخ ظاہر کے نام ملتے ہیں۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کا وصال یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ مطابق یکم فروری ۱۰۹۳ء بروز منگل بعہد خلیفہ المستظہر باللہ عباسی ہوا۔ مزار شریف بغداد کے ہکار گاؤں میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

سیّدنا ابو سعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ

ھ..................۵۱۳ھ

بغداد شریف..................بغداد شریف

ء..................۱۱۱۹ء

قطعۂ تاریخ وصال

بو سعید آں اسعد دور زمن — جلوہ گر شد در جناں چوماہ عید
''شمس حق بود'' ''وقطب عارفاں'' — سال وصلش طرفہ بے گفت وشنید
۵۱۳ھ — ۵۱۳ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا ابُوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا ابُوسعید مبارک مخزومی بن علی بن حسین البغدادی مخزومی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت بغداد شریف میں ہوئی۔ مخزوم، بغدادِ معلیٰ کا ایک محلّہ ہے اسی وجہ سے مخزومی مشہور ہوئے۔ آپ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء ومشائخ سے علوم دینیہ کا اکتساب کیا یہاں تک کہ فقہ، حدیث اور علم معقولات ومنقولات میں مہارت تامہ حاصل کی۔ حدیث شریف کی روایت قاضی ابویعلی اور ایک جماعت آئمہ سے کی اور فقہ شیخ ابی جعفر بن ابی موسیٰ سے پڑھی۔

آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابو الحسن علی ہاشمی ہکاری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور آپ کے خرقہ مبارک کا شجرہ اس ترتیب سے ہے:۔

''حضرت شیخ ابوسعید مخزومیؒ کو خرقہ عطا فرمایا حضرت شیخ ابوالحسن علی ہکاریؒ نے ان کو شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ نے، اور ان کو شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمیؒ نے، ان کو شیخ ابوبکر شبلیؒ نے ان کو شیخ جنید بغدادیؒ نے، ان کو شیخ سری سقطیؒ نے، ان کو شیخ معروف کرخی نے، ان کو سیّدنا امام علی رضاؓ نے، ان کو سیّدنا امام موسیٰ کاظمؓ نے، ان کو سیّدنا امام جعفرؓ، نے ان کو سیّدنا امام باقرؓ نے، ان کو سیّدنا امام زین العابدینؓ نے، ان کو سیّد الشہداء سیّدنا امام حسینؓ نے، ان کو امیرالمومنین سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ان کو حضور سیّد عالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔''

آپ سلطان العارفین سرگروہ صوفیہ، قبلہء سالکین، شیخ طریقت، محرم اسرار خفی وجلی، جامع العلوم، ظاہر وباطن میں اعلیٰ کمالات کے حامل، حضرت خضر علیہ السلام کے رفیق وندیم تھے، حنبلی المذہب شیخ تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے سولہویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ عہدۂ قضا پر بھی فائز رہے جسے بعد میں ترک کر دیا۔ آپ

Marfat.com

ہر وقت یادالٰہی میں مصروف رہتے تھے۔آپ کی توجہ میں اس قدر تاثیر تھی کہ جس پر توجہ ڈالتے تھے یا جس سے معانقہ فرماتے وہ دنیا ومافیہا سے بے خبر ہو جاتا تھا۔آپ اپنے وقت کے ممتاز فقیہ اور بزرگ ترین امام تھے۔علوم ظاہر و باطن کا منبع تھے۔علم مناظرہ میں مہارت تامہ اور شہرت عامہ کے حامل تھے۔آپ نے بغداد شریف میں ایک عظیم الشان مدرسہ باب الازج قائم فرمایا اور اس میں تدریسی فرائض بھی انجام دیئے۔

حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں گیارہ سال تک ایک برج میں بیٹھا عبادت الٰہی میں مصروف تھا یہاں تک کہ اسی درمیان میں نے عہد کیا کہ کچھ نہ کھاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ نہ کھلائے گا اور کچھ نہ پیوں گا جب تک اللہ تعالیٰ نہ پلائے گا۔اس طرح چالیس روز تک کچھ نہ کھایا نہ پیا۔چالیس دن کے بعد ایک شخص آیا اور کچھ کھانا میرے سامنے رکھ کر چلا گیا۔قریب تھا کہ میرا نفس بھوک کی شدت سے کھانے پر گر پڑے۔اس وقت میں نے کہا، قسم ہے رب ذوالجلال کی جو عہد میں نے خدا تعالیٰ سے باندھا ہے اس سے نہیں پھروں گا۔اس کے بعد میں نے باطن سے کسی شخص کی آواز سنی جو الجوع، الجوع کہتا ہے۔ناگاہ شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور اس آواز کو سن کر فرمایا۔اے عبدالقادر! یہ کیسی آواز ہے؟ میں نے کہا یہ نفس کا قلق واضطراب ہے لیکن روح برقرار ہے، اس لئے کہ یہ مشاہدہ حق سے سرشار ہے۔اس کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا کہ میرے مکان پر چلو، لیکن میں نہیں گیا اور دل ہی دل میں کہا کہ باہر نہیں جاؤں گا۔ناگاہ جناب ابوالعباس حضرت شیخ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اٹھو اور ابوسعید مخزومی کی خدمت میں جاؤ۔جب میں حضرت شیخ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ شیخ اپنے دولت کدے کے دروازے پر کھڑے ہوئے میرا انتظار کر رہے تھے۔شیخ نے فرمایا۔اے عبدالقادر! میں نے جو تم سے کہا تو کیا کافی نہیں تھا

Marfat.com

جو حضرت خضر علیہ السلام کو کہنا پڑا۔ اس کے بعد پھر مجھے مکان میں لے گئے اور کھانا مہیا کیا اور لقمہ میرے منہ میں رکھا یہاں تک کہ میں آسودہ ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے خرقہ پہنایا اور میں نے ان کی صحبت بابرکت کو لازم پکڑ لیا۔

آپ کا وصال مبارک ۲۷ شعبان المعظم ۵۱۳ھ مطابق ۴۔ دسمبر ۱۱۱۹ء بروز جمعرات بغداد شریف میں ہوا اور آپ کے قائم کردہ مدرسہ باب الازج میں مزار مقدس میں بنا جو مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۱۷)

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

۴۷۰ھ.................................۵۶۱ھ

گیلان (عراق)..بغداد شریف (عراق)

۱۰۷۷ء..............................۱۱۶۶ء

قطعۂ تاریخ وصال

شیخ عبد القادر از دنیا چو رفت — یافت فردوسِ بریں، شد شادماں
گفت نوشاہیؔ وصالِ غوثِ پاک — ''آہ طیب پیرِ پیرانِ جہاں''

۵۶۱ھ

مولانا غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ

Marfat.com

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت مبارک یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۰۷۷ء بروز اتوار گیلان میں ہوئی۔ نام نامی اسم گرامی ''سیّد عبد القادر'' کنیت ابی محمد اور لقب ''محی الدین''، محبوبِ سبحانی ہے۔ والد ماجد کا اسم شریف سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ ماجدہ کا نام اسم گرامی ''ام الخیر فاطمہ'' ہے۔

آپ کے نسب نامہ کے سلسلہ میں یہ دو شعر بہت ہیں عمدہ ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

آں شاہ سرفراز کہ غوث الثقلینؒ است
دراصل سیادت چہ صحیح النسبین است
از سوئے پدر تا بہ حسنؓ سلسلۂ اوست
از جانب مادر، دردریائے حسینؓ است

والد ماجد کی طرف سے آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔

''حضرت سیّد محی الدین عبد القادر بن سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سیّد ابو عبد اللہ بن سیّد یحیٰی زاہد بن سیّد محمد بن سیّد داؤد بن سیّد موسیٰ ثانی سیّد موسیٰ بن سیّد عبد اللہ ثانی بن عبد اللہ محض بن حسن مثنٰی بن سیّدنا امام حسن بن سیّدنا علی مرتضٰی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت ام الخیر فاطمہ بنت سیّد عبد اللہ الصومعی بن ابو جمال بن سیّد محمد بن

Marfat.com

سیّد ابو العطاء بن سیّد کمال الدین عیسی بن سیّد علاء الدین الجواد بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین، بن سیّد الشہداء سیّد امام حسین بن سیّدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔''

آپ نحیف البدن، میانہ قدم، کشادہ سینہ، لمبی چوڑی داڑھی، گندمی رنگ، پیوستہ ابرو، بلند آواز تھے۔ پاکیزہ سیرت، بلند مرتبہ اور علم کامل کے حامل تھے۔ صاحب شہرت وسیرت اور خاموش طبع تھے۔ آپ کے کلام کی تیزی اور بلند آواز سننے والے کے دل میں رعب وہیبت زیادہ کرتی تھی۔ اور یہ آپ کی خصوصیت تھی کہ ان کی مجلس میں قریب و دور بیٹھے ہوئے بے کم وکاست بغیر کسی تفاوت کے آپ کی آواز بآسانی یکساں طور پر سن لیتے تھے۔ جب آپ کلام کرتے تو ہر شخص پر خاموشی چھا جاتی تھی۔ بڑے سے بڑے سخت دل پر نظر جمال پڑ جاتی تو وہ خشوع خضوع اور عاجزی وانکساری کا مرقع بن جاتا اور جب آپ جامع مسجد میں تشریف لاتے تو تمام مخلوق دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ قاضی الحاجات میں دعا کرتی۔

آپ کے والد بزرگوار نہایت نیک نفس بزرگ تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ میں خاص شہرت کے حامل تھے۔ ان کو جہاد سے الفت تھی، اس لئے جنگی دوست کہلاتے تھے۔ نمازیوں اور مجاہدین کی امداد ان کا شعار تھا۔ وفات ۴۷۱ھ مطابق ۱۰۷۸ء میں ہوئی اور جیلان میں دفن ہوئے۔ آپ علم وعرفان اور رشد و ہدایت کے نیرّ اعظم تھے۔

آپ کے نانا جان ''سیّد عبد اللہ صومعی'' جیلانی کے شیخ و رئیس تھے۔ نہایت منکسر المزاج اور صاحب کرامت ولی تھے۔ جیلان میں ان کے باغات تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔

آپ کی پھوپھی جان کا اسم گرامی ''سیدہ عائشہ'' اور کنیت ''ام محمد'' تھی۔ نہایت عابدہ اور پارسا خاتون تھیں۔ جیلان ہی میں وفات پائی جب شہر میں بارش نہ

Marfat.com

ہوتی یا قحط سالی آ جاتی تو لوگ آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیّدہ امتہ الجبار فاطمہ بنت سیّد عبداللہ صومعی تھا۔ نہایت پارسا، عبادت گزار اور زاہدہ تھیں۔ آپ کا شمار عارفات ربّانی میں ہوتا تھا۔

آپ کے بھائی بھی تھے جن کا نام نامی سیّد ابواحمد عبداللہ تھا۔ عمر میں آپ سے چھوٹے سے، علم، تقویٰ کے مجسمہ تھے۔ اور عین عنفوان شباب میں رحلت فرما گئے تھے۔

آپ کو بیعت کا شرف اور خلافت کا منصب حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل تھا۔ یہ وہ بزرگ تھے جو اپنے وقت کے شریعت و طریقت کے مسلّم امام تھے۔ آپ نے بیشتر علوم دینیہ کی تکمیل حضرت حماد باس رحمتہ اللہ علیہ وا پنے پیر و مرشد سے کی۔

آپ کے فضائل احاطۂ طاقت بشری سے بالاتر ہیں۔ آپ مقبول بارگاہ الٰہی مورد انوار لا متناہی، خلاصۂ خاندان مصطفوی، سیّد صحیح النسب، نور دیدہ شہید کربلا، پشت و پناہ امت خاتم النبین، محی السنۃ، قطب الاقطاب، غوث الاغواث، مظہر ولایت، خاصہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی اور پسینہ مبارک سے خوشبو آتی تھی اور آپ کے بول و براز کو زمین کھا جاتی تھی۔ ایک دن لوگوں نے عرض کیا کہ حضور ! یہ سب باتیں تو آپ کے جد امجد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے ساتھ مخصوص تھیں،۔ جو آپ کے اندر پائی جاتی ہیں، اس کا سبب کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رب کائنات کی قسم ! یہ وجود عبدالقادر کا نہیں ہے بلکہ وجود مسعود جدا امجد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس بات میں اشارہ ہے کہ صفت فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھی اور ذات و کمال میں اس درجہ فنا ہو گئے تھے کہ آپ کا جسم پاک عین جسم مقدس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہو گیا تھا۔

Marfat.com

خداوند قدوس کی رحمتیں ابتداء ہی سے آپ کی جانب متوجہ تھی۔ پھر آپ کے مرتبہ فلک وقار کو کون چھو سکے یا اس کا اندازہ لگا سکے۔ چنانچہ آپ نے خود ہی اپنے بچپنے کے واقعات کی اس طرح نشاندہی فرمائی ہے کہ۔

''عمر کے ابتدائی دور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی تھی کہ لہولعب سے باز رہو، جسے سن کر میں رک جایا کرتا تھا اور اپنے گرد و پیش پر جب نظر ڈالتا تو کوئی آواز دینے والا دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے دہشت سی معلوم ہوتی اور میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدہ محترمہ کی آغوش محبت میں چھپ جاتا تھا۔ اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سنا کرتا ہوں اگر کبھی مجھے نیند آتی ہے تو وہ آواز فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے آگاہ کر دیتی ہے کہ تمہیں اس لئے نہیں پیدا کیا کہ تم سویا کرو۔''

آپ کی روحانی نسبت براہ راست حضور سیّد عالم ﷺ سے ہے۔ سلسلہ طریقت میں آپ نے شیخ ابوسعید مخزومی، شیخ ابوسعید سامی اور دیگر مشائخ عظام سے خرقہ حاصل کیا۔ آخر میں آپ کی نسبت حضرت معروف کرخیؒ سے ہوتی ہوئی حضرت امام موسیٰ علی رضاؒ تک پہنچتی ہے۔ آپ کے پیر صحبت حضرت شیخ حماد باسؒ ہیں۔ آپ اکثر حضرت خضر علیہ السلام سے ربط وضبط رکھتے تھے فقہی مذہب میں آپ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے پیروکار ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب پر آپ فتویٰ دیا کرتے تھے۔

روایت ہے کہ ایک دن آپ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے لئے گئے تو دیکھا کہ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ مزار سے باہر تشریف لے آئے اور آپ سے بغل گیر ہو کر فرمایا کہ اے عبدالقادر:۔

''میں علم شریعت، علم حقیقت اور علم طریقت میں تیرا دست نگر ہوں۔''

Marfat.com

آپ کبھی کسی خلیفہ اور امیر کبیر کے مکان پر نہ جاتے، ان کے بستر پر کبھی نہ بیٹھتے، اور نہ ان کی تعظیم اور ادب کرتے تھے۔ جب آپ کے پاس کوئی عباسی خلیفہ آتا تو آپ مکان میں داخل ہو جاتے اور پھر واپس آتے۔ اس میں مصلحت یہ تھی کہ آپ کو خلیفہ کے لئے قیام نہ کرنا پڑے۔ خلیفہ سے گفتگو کے دوران آپ مبالغہ سے کام لیتے۔ خلیفہ آپ کی دست بوسی کرتا اور جب تک آپ کی خدمت میں رہتا مودب بیٹھا رہتا اور یہ عرض کیا کرتا۔ ''حضرت جو ارشاد فرمائیں چشم ماروشن دل ماشاد اور جب آپ خلیفہ کے نام کوئی تحریر سپرد قلم فرماتے تو انداز یہ ہوتا کہ۔

''عبدالقادر! تجھے یہ حکم دیتا ہے اور اس کا حکم تیرے لئے واجب الاتباع ہے اور تیرا فائدہ بھی اسی کی تعمیل میں ہے۔ کل قیامت کے دن یہ حکم اور اس حکم کی تعمیل تیرے لئے صحبت و برہان کا کام دے گی۔''

جب خلیفہ کے پاس آپ کا فرمان پہنچتا تو وہ اسے آنکھوں سے لگاتا اور سر پر رکھتا۔

ایک دن خلیفہ مستنجد باللہ نے آپ کی خدمت میں حاضری دی اور ساتھ ہی اشرفیوں کی دس تھیلیاں بھی پیش کی۔ آپ نے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ جب خلیفہ نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ایک تھیلی کو اپنے داہنے ہاتھ میں اور ایک کو بائیں ہاتھ میں اٹھا کر جب ان کو دبایا تو ان میں سے خون ٹپکنے لگا۔ فرمایا، اے ابو مظفر! خدا سے تجھے شرم آنی چاہیے کہ تو مخلوق کا خون چوستا ہے اور اپنے اوپر ذمہ داری عائد کر لیتا ہے اور پھر میرے پاس آیا ہے۔ خلیفہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر اسے سرور کونین ﷺ سے نسبت نہ ہوتی میں اس کو اتنا نچوڑتا کہ خون بہہ کر اس کے محل تک چلا جاتا۔

روایات میں آیا ہے کہ آپ سے زیادہ خوش خلق، شریف النفس، باحیاء، حلیم الطبع اور رقیق القلب آپ کے معاصرین میں اور کوئی نہ تھا۔ چنانچہ آپ کے ہم نشینوں

Marfat.com

کو اپنی اپنی جگہ یہ احساس ہوتا تھا کہ موردِ التفات اور مرکزِ توجہ اسی کا وجود ہے۔ آپ کبھی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے۔ جس مریض کے مرض کو اطباء لاعلاج قرار دیتے اور اس کے علاج سے عاجز آ جاتے، اسے آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو ہاتھ لگتے ہی اس کی صحت عود کر آتی تھی۔

ایک دفعہ ایک چور آپ کے مکان میں گھس آیا۔ اس کی بصارت زائل ہوگئی اور مکان سے کچھ بھی نہ لے جا سکا۔ اسی اثناء میں حضرت خضر علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ کے دوست! ایک ابدال کا انتقال ہوگیا ہے جس کے بارے میں آپ کا اذن ہو، اُسے منصب پر فائز کر دیا جائے۔ فرمایا! ہمارے گھر میں ایک شخص بڑی شکستہ دلی اور محرومی کے عالم میں ہے، جاؤ اسے لے آؤ اور ابدال کی جگہ مقرر کرنا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام اسے گھر سے باہر لائے اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ کی ایک ہی نظر اس پر پڑی تو وہ بینا ہوگیا۔ آپ نے اسے بکمالِ اعزاز "منصب ابدالیت" سونپا۔ آپ کے دولت خانہ میں متاعِ عرفاں کے سوائے اور تھا بھی کیا جسے چور چرا کر لے جاتا۔ وہ جو کچھ لینے کی نیت سے آیا تھا آپ نے اس کی خواہش اور توقع سے زیادہ عطا فرمایا یعنی مقام ابدالیت پر فائز کر دیا۔

اقطاب وابدال اور اوتار کا تقرر اور ان کی معزولی آپ کے اختیار میں تھی۔ جس کسی کو چاہتے اس کے عہدہ سے برطرف فرما دیتے اور اس کی جگہ دوسرے کا تقرر فرما دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک ابدال کا انتقال ہوا، تو قسطنطنیہ (ترکی) سے ایک کافر کو طلب کیا اور اس کی مونچھیں ہلکی کر کے اس کا نام "محمد" رکھ دیا۔ اپنا عمامہ اس کے سر پر باندھا اور اسے ابدالوں کی جماعت میں شامل کر دیا۔

ایک دفعہ ایک رجال غیب میں سے کوئی شخص ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ جب اس کا گزر بغداد سے ہوا تو اس کے دل میں یہ خیال گزرا کہ بغداد میں ایک بھی مرد خدا

Marfat.com

نہیں ہے۔ آپ اس کے خطرۂ باطنی پر مطلع ہوئے اور آپ نے اس کے کمالات سلب کر لیئے۔ وہ مرد غیب ہوا سے اتر کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس نے اپنے قصور کی معافی چاہی۔ خلوص دل سے توبہ کی تو آپ نے اس کے کمالات اسے واپس سونپ دیئے۔ اور وہ حسب سابق ہوا میں پرواز کرتا ہوا واپس چلا گیا۔

آپ کے تمام اشغال شریعت کے عین مطابق تھے اگر آپ کسی کو خلافِ شرع افعال کا مرتکب پاتے تو اس کے احوال سلب کر لیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ۔

''اے لوگو! شریعت کا لحاظ اور اس کا احترام کرو، میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ تمہارا کوئی فعل مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ تم جو کچھ کھاتے پیتے اور جمع کر رکھتے ہو وہ سب کچھ میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ میں تمہارے ظاہر و باطن کو اپنے آئینہ تصور میں دیکھ لیتا ہوں۔''

کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بلند مقام آپ کو مرحمت کیا ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ خدا نے آپ کو اپنی محبت کا ذائقہ چکھایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ امتیازی خصوصیات کے مالک ہیں۔ اپنے زمانے کے اغواث و اقطاب میں آپ کا مقام نہایت بلند ہے۔

روایات میں آیا ہے کہ ایک دن آپ نے اپنی خانقاہ میں ایک مجلس کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ اس مجلس میں تقریباً ایک صد مشائخ شریک تھے جن میں شیخ علی ہیتی، شیخ بقا بن بطو، شیخ ابو سعید قیلوی، شیخ ابو نجیب، سہروردی، (جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے عم محترم ہیں) شیخ جاگیر، قصب الیان موصلی، شیخ ابو مسعود، شیخ عزاز بطائحی، شیخ منصور بطائحی، شیخ حماد بن مسلم دباس، شیخ عقیل بن سخی، شیخ ابو نجراء مغربی شیخ عدی بن مسافر، شیخ علی بن وہب بخاری، شیخ ماد کردی، شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصوری

Marfat.com

بصری، شیخ ابوعمرو عثمان بن مزروق، شیخ سوید بخاری، شیخ حیات بن قیس حرانی، شیخ مرسلان دمشقی، شیخ عبدالکریم الاکبر، شیخ ابوالعباس الجوسقی الصرصری، شیخ ابوحکیم ابرہیم بن دینار، شیخ مکارم اکبری، شیخ صدقہ بغدادی، شیخ یحییٰ دوری مرتعش، شیخ ضیاء الدین، ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی، شیخ ابوعبداللہ، شیخ ابوبکر الحمامی المزین، شیخ جمیل، شیخ ابومحمد عبدالحق حریمی، شیخ ابوعمر الکہامی، شیخ ابوحفص عمر بن ابی النصر الغزل، شیخ مظفر الحمال محمد بن درمانی التغرونی، شیخ ابوالعباس احمد یمانی، شیخ ابوالعباس احمد بن العربی بن شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف الخاص، ابوعمرو عثمان بن احمد شوکی وغیرہم، یہ جملہ رجال الغیب اور مردان خدا آپ کی مجلس میں حاضر تھے۔ ان کے علاوہ شیخ سلطان بن احمد المزینؒ، شیخ ابوبکر بن عبدالحمید شیبانی، شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاد شیخ ابومحمد بن عیسیٰ المعروف بہ کوبج شیخ مبارک بن علی الحملی، شیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی، شیخ عبدالقادر بن حسن بغدادی، شیخ ابوعبداللہ محمد الادنیٰ، شیخ ابویعلی، شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ ابو قاسم عمر بن مسعود الزار، شیخ ابوالمنار محمد بن عثمان البقال، شیخ عبادالبواب، شیخ عبدالرحیم فتاوی مغربی، شیخ ابوعمرو عثمان بن مروزہ، شیخ مکارم نہر خالص شیخ خلیفہ بن موسیٰ بن نہر ملکی، شیخ ابوالحسن جوسقی، شیخ عبداللہ قریشی، شیخ ابوالبرکات بن صحرا سوئی، شیخ ابوالحق ابراہیم بن علی اغلب، شیخ غوث اوران کے علاوہ دیگر مشائخ بھی شریک مجلس تھے۔

آپ منبر پر رونق افروز تھے اور ایک فصیح و بلیغ تقریر فرما رہے تھے خطبہ کے دوران آپ نے ارشاد کیا۔

قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ: ''میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے''۔

شیخ علی ہیتیؒ و دیگر مشائخ منبر کے قریب پہنچے اور آپکا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا اور آپ کے دامن کے نیچے سے ہو کر گزرے۔ حاضرین میں جو تمام کے تمام اولیاء اللہ تھے۔ نے اپنی گردنیں جھکالیں۔

Marfat.com

شیخ ابو سعید قیلوی نے بیان کیا ہے کہ جب آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات صادر ہو رہے تھے اللہ نے آپ کے دل پر اپنے انوار و تجلیات کا پرتو ڈالا۔ حضور ﷺ مع جملہ ملائکہ، ارواح تمام اولیائے کرام تشریف لائے اور آپ کو خلعت سے نوازا۔ چاروں طرف سے ملائکہ اور رجال غیب آپ کو اپنے جلو میں لئے ہوئے تھے۔ فضا میں صفیں باندھی ہوئی تھیں اور روئے زمین پر کوئی ایسا ولی یا درویش ایسا نہ تھا جس نے اپنی گردن آپ کے آگے خم نہ کی ہو۔

این سعادت بروز بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ٥ سورہ جمعہ : ۴

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے وہ اسی سے نوازتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔''

ایک روز آپ نے ایک فقیر کو شکستہ خاطر ایک گوشے میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ دریافت فرمایا کہ کس خیال میں ہو اور کیا حال ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ میں دریا کے کنارے گیا تھا۔ اور میرے پاس ملاح کو دینے کے لئے کچھ نہیں تھا کہ کشتی میں بیٹھ کر پار اتر جاتا۔ ابھی اس فقیر کی پوری بات بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی آپ کی نذر کی۔ آپ نے وہ تھیلی فقیر کو دے کر فرمایا کہ اسے جا کر ملاح کو دے دو۔

آپ کے اوصاف میں لکھا ہے کہ آپ بڑے ہنس مکھ، خندہ رو، بڑے شرمیلے، وسیع الاخلاق، نرم طبیعت کریم الاخلاق، پاکیزہ اوصاف اور مہربان و شفیق تھے، جلیس کی عزت کرتے اور مغموم کو دیکھ کر امداد فرماتے، آپ بکثرت رونے والے، اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے۔ آپ کی ہر دعا فوراً قبول ہوتی۔ نیک

Marfat.com

اخلاق، پاکیزہ اوصاف، بدگوئی سے بہت بھاگنے والے اور حق کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ احکام الٰہی کی نافرمانیوں کے لئے بڑے سخت گیر تھے۔ لیکن اپنے لئے کبھی غصہ نہ فرماتے۔ کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کیا۔ توفیق الٰہی آپ کی رہنما اور تائید ایزدی آپ کی معاون تھی۔ علم نے آپ کو مہذب بنایا، قرب نے آپ کو مؤدب بنایا۔ خطاب الٰہی آپ کا مشیر اور ملاحظہ خداوندی آپ کا سفیر تھا۔ انسیت آپ کی ساتھی اور خندہ روئی آپ کی صفت تھی۔ سچائی آپ کا وظیفہ، فتوحات آپ کا سرمایہ، بردباری آپ کا فن، یاد الٰہی آپ کا وزیر، غور وفکر آپ کا مونس، مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفا تھی۔ آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا۔

رحمتہ اللہ علیہ اجمعین

آپ اپنے مراتب واختیارات کے بارے میں خود ارشاد فرماتے ہیں۔

"میں وہ مرد خدا ہوں کہ میری تلوار ننگی ہے۔ میرا تیر عین نشانے پر ہے، میرے نیزے صحیح مقام پر مار کرتے ہیں، میرا گھوڑا چاک و چابند ہے۔ میں اللہ کی آگ (نار اللہ) ہوں میں لوگوں کے احوال سلب کر لیتا ہوں۔ میں ایسا بحر بیکراں ہوں جس کا کوئی ساحل نہیں۔ میں اپنے آپ سے ماوریٰ گفتگو کرتا ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص نگاہ قدرت میں رکھا ہے، مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص ملاحظہ میں رکھا ہے۔ اے روزہ دارو! اے شب بیدارو! اور پہاڑ والو! تمہارے صومعے زمین بوس ہو جائیں گے، میرا حکم جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے قبول کرلو۔ اے دختران وقت! اے ابدال واطفال زمانہ! آؤ اور وہ سمندر دیکھو جس کا کوئی ساحل نہیں۔ مجھے اللہ کی قسم! میرے سامنے نیک بخت اور بدبخت پیش کئے جاتے ہیں۔ مجھے قسم ہے کہ لوح محفوظ میری نگاہوں کے سامنے ہوتی ہے۔ میں دریائے علوم الٰہی کا غواص ہوں۔ میرا مشاہدہ ہی محبت الٰہی ہے۔ میں لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت ہوں۔ میں نائب رسول ﷺ

Marfat.com

خدا ہوں۔ میں اس زمین پر رسول اللہ ﷺ کا وارث ہوں۔ انسانوں جنوں میں مشائخ ہو تے ہیں، میں ان سب کا "شیخ الکل ہوں" میری مرض موت اور تمہاری مرض موت میں زمین و آسان کا فاصلہ ہے۔ مجھے دوسروں پر قیاس نہ کرو اور نہ دوسرے مجھے اپنے آپ پر قیاس کریں۔ اے مشرق والو! اے مغرب والو!! اے آسمان والو! مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں وہ چیزیں جانتا ہوں جو تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ مجھے ہر روز ستر بار حکم دیا جاتا ہے کہ یہ کام کرو، ایسا کرو، اے عبد القادر! تمہیں میری قسم ہے، یہ چیز پی لو، تمہیں میری قسم ہے یہ چیز کھالو، میں تم سے باتیں کرتا ہوں اور میں امن میں رکھتا ہوں

آپ نے مزید فرمایا کہ

جب میں گفتگو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی قسم، یہ بات پھر کہو کیونکہ تم سچ کہتے ہو، میں اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک مجھے یقین نہ دلایا جائے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا۔ میں ان تمام امور کی تفریق کرتا رہتا ہوں جن کے مجھے اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ مجھے جب حکم دیا جاتا ہے تو میں وہی کام کرتا ہوں مجھے حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر تم مجھے جھٹلاؤ گے تو یہ بات تمہارے لئے زہر ہلاہل ہو گی تمہارا یہ اقدام نافرمانی تمہیں ایک لمحہ میں تباہ کر دے گا۔ میں تمہاری دنیا و آخرت کو ایک لمحہ میں ختم کرنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہوں اگر میرے منہ میں شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمہیں ان چیزوں کی بھی خبر دیتا جو تم کھاتے ہو، پیتے ہو اور اپنے گھروں میں چھپائے رکھتے ہوں۔ اگر میرے منہ میں شریعت کی لگام نہ ہوتی (یعنی شریعت کا پاس نہ ہوتا) تو میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پیالے کی خبر دیتا غرضیکہ دلوں کی ہر خبر واضح کر دیتا۔ چونکہ علم و امان عالم میں پناہ حاصل کرتا ہے اور ان کی خفیہ چیزوں کو ظاہر نہیں کرتا۔

میں ہر اس خبر کو جانتا ہوں جو تمہارے ظاہر میں ہے اور ہر اس چیز کی خبر رکھتا

Marfat.com

ہوں جو تمہارے باطن میں پوشیدہ ہے۔ مری نگاہ میں تم لوگ شیشے کی طرح صاف ہو۔ تمام مردان خدا جب مقام قدر میں پہنچتے ہیں تو ان کی نگرانی کی جاتی ہے۔ مگر مجھے اس طاقچہ سے اندر پہنچایا جاتا ہے۔''

لوگوں نے آپ سے ''محی الدین'' لقب کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ ۵۵۱ھ مطابق ۱۱۱۷ء میں ایک دفعہ میں ایک لمبے سفر سے بغداد کی طرف لوٹ رہا تھا۔ میرے پاؤں ننگے تھے، مجھے ایک بیمار آدمی ملا۔ جس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ اور بڑا ہی کمزور جسم نظر آتا تھا۔ مجھے اس نے سلام کیا۔ میں نے وعلیکم السلام کہا، اس کے بعد مجھے کہنے لگا کہ میرے قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہوا تو کہنے لگا مجھے اٹھاؤ! میں نے اسے اٹھا کر بٹھا دیا تو اس کا جسم اچھا و توانا ہو گیا اور اس کے چہرے پر رونق نظر آنے لگی۔ مجھے اس نے پوچھا کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو وہ خود ہی کہنے لگا کہ۔

''میں تمہارا دین ہوں جس قدر نحیف و نزار ہو گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سر نو زندگی بخشی ہے، آج سے تمہارا نام ''محی الدین'' ہوگا۔

جب میں جامع مسجد کی طرف آیا تو مجھے ایک شخص ملا اور کہنے لگا ''یا سیّد محی الدین''! میں نے نماز ادا کی تو لوگ میرے سامنے ادباً کھڑے ہو گئے اور ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے۔ اور زبان سے ''یا محی الدین'' پکارتے جاتے حالانکہ اس سے پہلے کوئی بھی مجھے اس لقب سے نہیں پکارتا تھا۔

آپ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے۔ جمعہ کی صبح، منگل کی رات اور اتوار کی صبح کو، آپ کی مجلس میں عراق کے مشائخ، مفتی اور علماء شریک ہوا کرتے تھے۔ ان میں شیخ بقا بن بطو، شیخ ابو سعید قیلوی، شیخ علی بن ہیتی، شیخ عبد القاہر

Marfat.com

سہروردی، شیخ ماجد کردوی اور شیخ مطر بادرانی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں (رحمتہ اللہ علیہم اجمعین) آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں کوئی یہودی یا عیسائی دامن اسلام میں نہ آتا ہو اور راہزن، چور، ملحد، بے دین اور بدعقیدہ لوگ آپ کی مجلس میں آ کر تائب ہوتے۔ یہودی اور عیسائیوں میں سے پانچ سو کے قریب آپ کے دست حق پر اسلام لائے ایک لاکھ سے زیادہ چور اور قزاق تائب ہوئے۔

حضرت ابوزکریا رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ،

''ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک تخت مرصع پر جلوہ گر ہو کر تشریف لائے اور مجھے نہایت الفت و محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور میری پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنے جسم انور سے پیراہن مبارک اتار کر مجھ کو پہنایا۔''

آپ کے خلفائے کرام کی تعداد صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی جس قدر اسمائے گرامی معلوم ہو سکے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی (۲) حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (۳) حضرت شیخ ابومدین شعیب مغربی (۴) حضرت شیخ ابوعمر عثمان صریفینی (۵) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ جبائی (۶) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی (۷) حضرت شیخ ابوعمر عثمان مرزوق بطائحی (۸) حضرت شیخ محمد الاوانی مشہور بہ ابن القائد (۹) حضرت شیخ قضیب البان موصلی (۱۰) حضرت شیخ احمد بن مبارک بغدادی (۱۱) حضرت شیخ ابوالفرح صدقہ بن الحسین بغدادی (۱۲) حضرت شیخ ابوسعود بن الشبل (۱۳) حضرت شیخ موفق الدین مقدسی (۱۴) حضرت حافظ شیخ عبدالغنی مقدسی (۱۵) حضرت شیخ ابراہیم عبدالواحد مقدسی (۱۶) حضرت شیخ جمال الدین یونس قصار ہاشمی (۱۷) حضرت شیخ ابوالبقا عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری (۱۸) حضرت شیخ حسن بن مسلم بن حسن جوزی (۱۹) حضرت ابوالعباس بن عریف صنہاجی اندلسی (۲۰)

Marfat.com

حضرت شیخ اسحٰق بن احمد بن محمد غانم علثی (۲۱) حضرت شیخ یعقوب مارستانی (۲۲) حضرت شیخ شمس الدین حداد (۲۳) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن جامع (۲۴) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن علی اسدی (۲۵) حضرت شیخ ابومحمد حسن بن عبدالکریم الفارسی (۲۶) حضرت شیخ احمد بن صالح جیلی شافعی (۲۷) حضرت شیخ ارسلان بن عبداللہ کنیرانی (۲۸) حضرت شیخ احمد بن اسعد بن وہب بغدادی (۲۹) حضرت شیخ ابوبکر تمیمی (۳۰) حضرت شیخ ابوالحسن علی مشہور بہ بن بخاانصاری (۳۱) حضرت شیخ ابوعمر عثمان بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی ملقب بہ بر شافعی (۳۲) حضرت شیخ ابوعبداللہ کیزانی (۳۳) حضرت شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن مرییل بن نصر مخزومی (۳۴) حضرت شیخ ابوعبیداللہ محمد بن شیخ رسلان بن عبداللہ (۳۵) حضرت شیخ ابوالقاسم عبدالرحمٰن (۳۶) حضرت شیخ ابو بکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تمیمی بغدادی (۳۷) حضرت شیخ ابوالقاسم خلف بن عیاش بن عبدالعزیز مصری (۳۸) حضرت شیخ ابوحفص عمر بن احمد یمنی (۳۹) حضرت شیخ ابو محمد مدافع بن احمد (۴۰) حضرت ابواسحٰق بن ابراہیم بن بشارت بن یعقوب عدنی (۴۱) حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بطائحی (۴۲) حضرت شیخ ابوالحرم مکی (۴۳) حضرت شیخ موفق الدین ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن شیخ ابوالحرم مکی (۴۴) حضرت شیخ ابوالبقا صالح بہاؤالدین (۴۵) حضرت شیخ علی بن محمد بن احمد بغدادی (۴۸) حضرت شیخ ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد بن ہبۃ اللہ بن عبدالقادر بن حسین مشہور بہ ابن منصور (۴۹) حضرت شیخ اسحٰق بن ابراہیم بن سعید واری علثی (۵۰) حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بن خلیل جوسقی صرصری (۵۱) حضرت شیخ ابوبکر محمد بن النخال (۵۲) حضرت شیخ محمد بن احم بن محمد بن قدامہ مقدسی (۵۳) حضرت سیدنا شیخ عبدالرزاق بن محبوب سبحانی غوث الاعظم، دیگر صاحبزادگان۔

آپ کا وصال ۷ اربیع الاخر ۵۶۱ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۱۶۶ء بروز پیر بعد نماز

Marfat.com

عشاء بغداد میں ہوا۔ مزار مقدس آپ کے مدرسہ عالیہ بغداد شریف میں واقع ہے جو مرجع ءعام وخاص ہے۔

ارشادات قدسیہ۔

(۱) تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور عمل کرنا پھر اوروں کو سکھانا۔

(۲) اے عالم! اپنے علم کو دنیاداروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر۔

(۳) مصیبتوں کو چھپاؤ اس سے قرب حق نصیب ہوگا۔

(۴) مومن کے لئے دنیا دارِ ریاضت اور آخرت دارِ راحت ہے۔

(۵) مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے اور منافق اپنے درہم ودنیا پر۔

(۶) مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقت ور ہوتا ہے۔

(۷) جوشخص اپنے نفس کا اچھی طرح معلم نہیں ہوسکتا وہ دوسروں کا کس طرح ہوگا۔

(۸) شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔

(۹) خالق کا مقرب وہی بنتا ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔

(۱۰) دنیادار دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

(۱۱) تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا تازہ کیا ہے اور پھر نگل گئی ہے۔

(۱۲) تیرے سب سے بدترین دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔

(۱۳) خدا کے ساتھ ادب کا دعویٰ غلط ہے جب تک مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھے

(۱۴) بے ادب خالق ومخلوق دونوں کا معتوب ہے۔

(۱۵) جو شے انسان کو خدا سے باز رکھے وہ دنیا ہے۔

(۱۶) محبت الٰہی میں اپنے آپ کو ڈال دینا اور علم الٰہی کو کافی وافی جان کر قضا وقدر پر راضی رہنا، یہی رضائے الٰہی ہے۔

Marfat.com

(۱۷) صدق یہ ہے کہ تو اپنے اقوال وافعال میں رویت الٰہی کو مدنظر رکھ کر ان کو وقوع میں لائے اور احوال میں ہر ایک حال کو خواطر الٰہیہ سے گزارے۔

(۱۸) خواب میں جو کچھ دکھائی دے وہ ''رویا'' ہے۔

(۱۹) فانی چیزوں سے دل کا سرد ہو جانا ''زہد'' ہے۔

(۲۰) ذکر محبوب سے دل میں جوش پیدا ہو جانے کا نام ''سکر'' ہے۔

(۲۱) جب بندہ مراقبہ ومشاہدہ کی حالت سے باہر نکل جاتا ہے تو اس حالت کو ''غیبت'' کہتے ہیں۔

(۲۲) علم الیقین اس یقین کو کہتے ہیں جو غور وفکر واستدلال سے حاصل ہو۔

(۲۳) جو ''یقین'' بذریعہ کشف وبخشش وعطا کے حاصل ہو وہ ''عین الیقین'' ہے۔

(۲۴) ''محبت'' دل کی اس تشویش کا نام ہے جو فراق محبوب سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۵) محبت محبوب سے خلوص نیتی کا نام ہے۔

(۲۶) سب سے کنارہ کش ہو کر خالق میں محو ہونے کو ''مراقبہ'' کہتے ہیں۔

(۲۷) مشاہدہ جمال میں جو پر لطف باتیں ہوتیں ہیں ان کو ''مسامرہ'' کہتے ہیں۔

(۲۸) ''مشاہدہ'' یہ ہے کہ تو دل کی آنکھ سے دونوں جہان کو نہ دیکھے، اور معرفت کی آنکھ سے صرف حق تعالیٰ کو دیکھے اور جو کچھ اس نے غیب کی خبریں دیں ہیں دل سے ان کا یقین ہو جائے۔

(۲۹) اہل تمکین کی حاضری کو ''مشاہدہ'' کہتے ہیں۔

(۳۰) بندے کے کسی عمل مثلاً تلاوت وغیرہ سے اس کے قلب پر مسرت وشادمانی یا رنج وملال کی کیفیت کا طاری ہونا جس سے بندہ کی حالت متغیر ہو جاتی ہے، اس کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۳۱) تلوین وتمکین کے درمیان کی حضوری کو ''مکاشفہ'' کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۳۲) دل و جان سے صرف خدا کا ہو جانا اور ماسوٰی اللہ سے قطع کرنا ''توحید'' ہے۔

(۳۳) جس قول و فعل کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے ہو وہ ''جمع'' ہے۔

(۳۴) ''حجاب'' ان کونیہ صورتوں کے دل میں واقع ہو جانے کو کہتے ہیں جو حق تعالیٰ کے قرب کو روکنے والی ہیں۔

(۳۵) جو قول و فعل غیر ذات باری تعالیٰ سے متعلق ہو اس کو ''تفرقہ'' کہتے ہیں۔

(۳۶) تکبّر یہ ہے کہ عزت اپنے نفس کے لئے حاصل کی جائے اور اپنی خواہشات میں صرف کی جائے، کبر دو قسم ہے، ایک طبعی اور دوسرا کسبی، کبر طبعی کبر کسبی سے کم درجہ کا ہوتا ہے۔

(۳۷) قالب کی تمام کدورتوں سے قلب کو صاف کرنے کا نام ''تصوف'' ہے اور یہ آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔ سخاوت، حضرت ابراہیم علیہ السلام، رضا، حضرت اسحاق علیہ السلام، صبر، حضرت ایوب علیہ السلام، اشارات، حضرت زکریا علیہ السلام، تجرد و تفرّع، حضرت یحیٰی علیہ السلام، صوف، حضرت موسیٰ علیہ السلام، سیاحت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فقر، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۸) ''تعزز'' یہ ہے کہ عزّت اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہی صرف کی جائے، اس سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور ارادت الی اللہ بڑھتی ہے۔

(۳۹) بقا حاصل نہیں ہوتی مگر لقا سے، جس کے ساتھ فنا و انقطاع نہ ہو اور یہ نہیں ہوتی مگر ایک لمحہ کے لئے، بلکہ اس سے بھی کم، اہل بقا کی یہ علامت ہے کہ اس کے وصول بقا میں کوئی شے فانی نہ رہے کیونکہ یہ آپس میں ضد ہیں۔

(۴۰) محبوب کو پا کر استقلال کے ساتھ مقام سرّ کو غور و فکر سے خالی رکھنا اور تنزّل میں اطمینان کے ساتھ مخلوق کو چھوڑ کر نہایت خلوص سے حق کی طرف رجوع کرنا ''تجرید'' ہے۔

(۴۱) ''ذوق'' سے مراد ''ایمان''، شرب سے مراد ''علم'' اور ''ری'' سے مراد حال ہے، ایمان لانے سے انسان صرف ''معرفت'' کا مزہ چکھتا ہے، علم حاصل ہونے سے

Marfat.com

''معرفت'' کا ایک حصہ ملتا ہے اور'' حال'' کے حاصل ہونے سے پوری معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(۴۲) جب مراقبہ کے ذریعہ سے بندہ، خدا کے حضور حاضر رہتا ہے تو اس کو ایک قسم کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اس کو'' شہود'' کہتے ہیں۔

(۴۳)'' قلب'' اور'' ہیبت'' کے درمیان سے جب حجاب اٹھ جاتا ہے تو'' حیا'' پیدا ہوتا ہے۔

(۴۴)'' حیا'' یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا کہ وہ اہل نہ ہو چاہیے کہ تمام گناہوں کو صرف'' حیاء'' کی وجہ سے چھوڑے نہ کہ خوف کی وجہ سے اس کی اطاعت وعبادت کرتا رہے اور جانے رہے کہ خدا تعالیٰ اس کی ہر بات پر مطلع ہے اس لئے اس سے شرماتا رہے۔

(۴۵) دعا کے تین درجے ہیں اول تعریض، دوم، تصریح، سوم، اشارہ۔ تعریض سے مراد دعا بہ کنایہ کرنا اور امر ظاہر کو ذکر کر کے امر مخفی طلب کرنا ہے۔ تصریح یہ ہے کہ اس کا تلفظ ہو اور اشارہ وہ ہے جو قول میں مخفی ہو۔

(۴۶) قول بے عمل اور عمل بے اخلاص نا قابل قبول ہے۔

(۴۷) دولت مندوں سے وقار کے ساتھ ملو اور درویشوں سے انکساری کے ساتھ۔

(۴۸) بے نماز کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

Marfat.com

(۱۸)

سیدنا عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

۵۲۸ھ.....................۶۲۳ھ

بغداد شریف..بغداد شریف

۱۱۳۴ء.............................۱۲۲۶ء

قطعہء تأریخ وصال

حور و غلماں کی زباں پر ہے یہ مصرع صابر
''معدن گوہر عالی شہ عبدالرزاق''

۱۲۲۶ء

حضرت صابر برازی کراچی

Marfat.com

سیّدنا عبدالرزاق گیلانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا عبدالرزاق بن سیّدنا غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کی ولادت مبارک ۱۸ ذیقعد ۵۲۸ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۱۳۴ء بروز اتوار بوقت شب بغداد شریف میں ہوئی۔ اسم گرامی عبدالرزاق کنیت ابوبکر، ابوالفرح اور عبدالرحمٰن ہے اور لقب تاج الدین ہے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اٹھارویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ اور سیّدنا غوث الاعظم قدس سرہ کے پانچویں شہزادے ہیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت سرکار غوثیت ماب رحمتہ اللہ علیہ کی آغوش مبارک میں ہوئی اور بیعت و خلافت کا عظیم شرف بھی حاصل تھا۔ دیگر علماء عصر سے بھی استفادہ کیا۔

آپ حافظ قرآن و حدیث تھے اور اپنی جلالیت علمی کی بناء پر عراق کے مفتی تھے۔ اور معرفت حدیث میں ید طولی رکھتے تھے۔ آپ میں انتہا درجے کی فقاہت، تواضع و انکساری تھی، آپ صبر و شکر اور اخلاق حسنہ و عفت شعاری میں مشہور و معروف تھے۔ زہد و تقویٰ آپ کا طرّہ امتیاز تھا آپ عموماً لوگوں سے کنارہ کش رہتے اور سوائے جمعہ یا دیگر ضروریات دینی کے گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ باوجود عسرت و تنگدستی کے آپ بڑے سخی اور نرم دل تھے۔ علوم و فنون کے درس و تدریس کے علاوہ آپ اپنے وقت کے عظیم مناظر تھے۔ طلبہ سے نہایت انس و محبت رکھتے تھے۔ غرض آپ کی ذات با برکات جامع الکمالات تھی۔ آپ کی ذات سے بہت سے لوگوں کو فیض پہنچا اور کثیر تعداد میں لوگ عالم و فاضل درویش آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے۔ آپ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مقلد تھے اور آپ نے اپنا جائے مسکن حاب رکھا جس کی

Marfat.com

وجہ سے لوگ آپ کو حلبی بھی کہتے ہیں جو بغداد شریف سے مشرق کی جانب واقع ہے۔

آپ زہد وتقویٰ میں کامل تھے اور اپنے پدر بزرگوار کے مظہر تھے۔ ساتھ ہی حیا اور شرم آپ کی ذات مقدس میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ کے شرم وحیا کا یہ عالم تھا کہ مسلسل تین سال تک قطعی طور پر آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھائی اور یہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے شرم وحیاء وخشیت الٰہی کی بنیاد پر کیا تھا۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور میرے والد بزرگوار سیّدنا غوث پاک قدس سرہ العزیز جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے باہر نکلے، راستہ پر دیکھا کہ خلیفہ وقت کے لئے ایک سپاہی جانوروں پر شراب لادے ہوئے جا رہا ہے۔ والد بزرگوار کی دور بین نگاہوں نے دیکھ لیا کہ اس میں شراب ہے۔ اس لئے سپاہیوں کو آواز دی گئی۔ سپاہیوں نے مارے خوف وندامت کے رکنا مناسب نہ سمجھا تو حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے جانوروں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ''خدا کے حکم سے رک جاؤ''۔ جانور فوراً کھڑے ہو گئے۔ سپاہیوں نے لاکھ کوشش کی لیکن جانور اپنی جگہ سے نہ ہلے اور سپاہیوں کو فوراً مرض قولنج نے پکڑ لیا جس کی وجہ سے وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور فریاد کرنے لگے کہ ہم پھر کبھی ایسی حرکت نہیں کریں گے۔ آپ نے دعا فرمائی جس سے مرض قولنج دور ہو گیا اور شراب سرکہ میں تبدیل ہو گیا۔ یہ خبر خلیفہ وقت کو پہنچی تو وہ بھی شراب نوشی سے تائب ہو گیا۔

حضرت سیّد عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے قادر الکلام ادیب اور انشاء پرداز تھے۔ آپ کی جملہ تصانیف کا تذکرہ اکثر تذکروں میں نہیں ملتا۔ صرف ایک کتاب کا ثبوت تاریخ سے ملتا ہے جس کا نام ''جلاء الخواطر'' ہے اس میں آپ نے اپنے والد ماجد حضور غوث الاعظم رحمتہ اللہ کے معمولات اور ملفوظات درج کئے اور ترتیب دیئے ہیں۔

Marfat.com

آپ فرماتے ہیں کہ جس سال میرے والد حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے حج کیا تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق ابومدین شعیب کو میدان عرفات میں خرقہ خلافت پہنایا اور چند اوراد بھی آپ نے بتائے اور یہ لوگ آپ کے سامنے مؤدب بیٹھے رہے۔

آپ کے پانچ صاحبزدے اور دو صاحبزادیاں تھیں جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت قاضی القضاۃ شیخ ابوصالح نصر (۲) حضرت شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم (۳) حضرت شیخ ابومحمد اسماعیل (۴) حضرت ابوالمحاسن فضل اللہ (۵) حضرت شیخ جمال اللہ، صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت بی بی سعادۃ (۲) حضرت ام عائشہ رحمتہ اللہ علیہا۔

آپ کے خلفاء کی پوری تفصیل ہمدست نہیں ہوسکی جن کا علم ہوسکا وہ یوں ہیں۔

(۱) حضرت سیّدنا ابوصالح نصر رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت سیّدنا شیخ جمال اللہ (۳) حضرت سیّد شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ۔

آپ کے پانچویں صاحب زادے شیخ جمال اللہ جو صورت حسن و جمال میں جدِّ امجد غوث الاعظم رحمتہ اللہ کے مشابہ تھے۔ جد امجد اپنے اس پوتے سے بے پناہ الفت ومحبت کا اظہار فرماتے اور قلبی محبت رکھتے تھے چنانچہ درازی عمر کی دعا فرمائی اور دعائے غوثیت ماب سے درازی عمر نصیب ہوئی وہ آج تک زندہ وحیات ہیں اور ''حیات المیر'' کے نام سے مشہور ہیں اکثر ان کا قیام دیار سمرقند میں رہتا ہے۔

بے شمار اولیائے کرام آپ سے مرید ہوئے آج تک وہ اقلیم کی حفاظت کرتے ہیں اور شہر بسطام میں اقامت رکھتے ہیں۔ حضرت شیخ جمال اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین جدنا المکرّم رحمتہ اللہ علیہ مجھ کو دیکھ کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ۔

Marfat.com

''اے جمال اللہ! تیری بڑی عمر ہے جب تو زمانہ عیسیٰ علیہ السلام پائے تو میرا سلام اس روح القدس کی خدمت میں پہنچانا''۔

جن لوگوں نے حضرت شیخ جمال اللہ سے شرف صحبت پایا وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سے عرض کیا گیا کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کامل کو حیات وممات میں اختیار دیا ہے مگر معلوم نہیں کہ آپ کی عمر شریف کتنی ہو گی؟ تو ارشاد فرمایا کہ یقینی طور پر تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔ مگر جس وقت میرے دادا جان حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ مجھے گود میں لیتے تھے تو فرماتے تھے کہ۔

''اے جمال! میری طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت وخدمت سے مشرف ہوں گا اور وہ امانت ان کو پہنچاؤں گا۔ ''تاریخ الاولیاء'' کے مصنف امام الدین احمد نے بھی اپنی کتاب میں ان کے حال میں نقل کیا ہے کہ:۔

''آپ کوہستان عراق میں اب تک موجود ہیں اور گیارہویں صدی میں بعض اولیاء سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔

حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب ''تحفہ قادریہ'' میں لکھتے ہیں۔

میں نے بعض بزرگوں سے سنا کہ ایک صاحبزادہ فرزندان حضرت سیّد عبد الرزاق رحمتہ اللہ علیہ سے اس زمانہ میں موجود ہیں اور ان کا نام شیخ جمال اللہ ہے اور وہ اپنے جد امجد کے مشابہ ہیں جو اکثر اوقات بسطام کے جنگلوں میں رہتے ہیں اور بسطام میں بھی آجاتے ہیں۔''

مورخ لاہور میں محمد دین کلیم مرحوم ومغفور کا بیان ہے۔

''آپ لاہور میں بھی تشریف لائے اور بے شمار لوگ آپ سے فیضیات وبیعت ہوئے''۔

Marfat.com

حضرت سیّد عبد الرزاق کی وفات ۶ شوال المکرّم ۶۲۳ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۲۲۶ء بروز بدھ بغداد شریف میں ہوئی۔ جب آپ کی نماز جنازہ کا اعلان ہوا تو مخلوق کا عظیم اژدحام ہو گیا اور شہر میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی اس لئے پہلی نماز عید گاہ میں بیرون شہر ہوئی اور دوسری بار جامع رصافہ میں تیسری بار'' تربتہ الخلفاء'' میں چوتھی بار'' دریائے دجلہ'' کے کنارے خضرین کے پاس، پانچویں بار'' باب تحریم میں چھٹی بار'' جبریہ'' میں ساتویں بار حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ کے مقبرہ کے پاس۔ آپ کا مزار مقدس حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ کے مقبرہ بغداد شریف میں بنا دریائے دجلہ کی طغیانیوں اور کٹاؤ کی وجہ سے اب دونوں مزار ناپید ہو چکے ہیں۔ آپ کے خلفاء میں سے صرف آپ کے فرزند اکبر حضرت سیّد ابو صالح نصر اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی ہی کتب میں ملتا ہے۔

Marfat.com

(۱۹)

سیدنا ابوصالح عبداللہ نصر رحمتہ اللہ علیہ

۵۶۲ھ..................۶۳۲ء

بغداد شریف..بغداد شریف

۱۱۶۷ء..................۱۲۳۵ء

قطعہ تاریخ وصال

نہاں ہو کر زمانے کی نگاہوں سے وہ اے صابرؔ

"جناں میں اب عزیز جاں ہیں سیّد ابو صالح"

۶۳۲ء

حضرت صابرؔ براری، کراچی

Marfat.com

سیّدنا ابو صالح عبداللہ نصر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا عبداللہ نصر کی ولادت باسعادت ۲۴ ربیع الثانی ۵۶۲ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۱۶۷ء بروز جمعتہ المبارک بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو صالح اور لقب عماد الدین ہے۔ آپ کے والد گرامی سیّدنا عبدالرزاق اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی تاج النساء ام الکرم بنت فضائل الترکین تھا۔ آپ اعلیٰ درجہ کی خیر و برکت والی بی بی تھیں۔ علوم حدیث کی عالمہ تھیں۔ حدیث شریف سنی اور اس کو بیان بھی کیا۔ بغداد شریف میں ہی آپ کا وصال ہوا اور ''باب الحرب'' میں مدفون ہیں۔

حضرت ابو صالح نصر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی کی نگرانی میں نشو ونما پائی اور انہیں سے تعلیم مکمل فرمائی۔ اپنے والد ماجد کے علاوہ اور بھی بہت سے فضلاء وقت سے علم فقہ و حدیث حاصل کیا۔ اپنے عمِ بزرگوار حضرت شیخ عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ سے بھی حدیث سنی اور درس لیا اس کے علاوہ دیگر علوم کا بھی اکتساب کیا۔

آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے انیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے محقق، عارف حدیث، ثقہ، نہایت شریں کلام اور خوش طبع و متین تھے۔ فروعی مسائل میں بھی آپ کی معلومات وسیع تھیں۔ حافظ ابن رجب حنبلی نے اپنی کتاب ''طبقات'' میں بیان کیا ہے کہ۔

''آپ قاضی القضاۃ، شیخ الوقت، فقیہ، مناظر، محدّث، عابد و زاہد اور بہترین واعظ تھے اور اپنے جد امجد سیّدنا حضرت غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ العزیز کے مدرسہ کے متولی تھے۔''

آپ انتہائی فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے، آپ کی انشا پردازی اور فتاویٰ نویسی میں ندرت ہوتی تھی۔ مدینتہ الاسلام بغداد کی تینوں مسجدوں میں آپ کا نام خطبہ میں

Marfat.com

پڑھا جاتا تھا۔ آپ امر و بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پیکر تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جو کبھی کسی سے خوف زدہ نہیں ہوئے۔ ابن کثیر نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ آپ بنوعباس میں عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے مماثل تھے۔ صادق القول ہونے کے ساتھ ساتھ امور مملکت میں اصلاح کی کوشش بلیغ فرمائی۔ روئی کا لباس پہنتے اور مقدموں پر انتہائی غور و خوض کے بعد فیصلہ دیتے، اسلام کے نقش قدم پر چلتے اور شدّت سے حق پر قائم رہتے۔

آپ شریعت و طریقت پر بڑی مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے اور خلاف شرع جن امور کو دیکھتے ان کو ختم کرنے میں تکلیف شاقہ برداشت کرتے مگر شریعت سے سرِ مُو تجاوز نہ ہونے دیتے۔ چنانچہ اپنا ایک واقعہ خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ میں وزیر عشمی کے مکان پر حکومت کے نظم و نسق کے سلسلے میں کچھ تحریر کر رہا تھا اور وہاں محمد بن منخب ابن زہیر منصف اور ابن مروزی بھی موجود تھے کہ اچانک ایک ذی وقار شخص عمدہ لباس پہنے مکان میں داخل ہوا اور پوری جماعت اس کو سلام کر کے اس کی خدمت میں مصروف ہو گئی۔ میں نے بھی یہ تصور کر کے کہ یہ بہت بڑا فقیہہ ہے ان لوگوں کا اتباع کیا لیکن جب میں نے لوگوں سے ان کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ تو ابن کرم یہودی ہے جو ٹکسال کا گورنر ہے۔ اور دربار خلافت میں اس کا بڑا عمل دخل ہے، جب وہ لوگوں کے پاس سے گزر کر میرے مقابل چبوترے پر بیٹھ گیا تو میں نے اس سے کہا کہ "اس جگہ سے کھڑے ہو جاؤ، ہلاکت تیرا مقدر ہو، تو جب داخل ہوا تو میں تجھے ایک مسلمان فقیہہ سمجھ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا تھا حالانکہ فقیہہ ہونا تو درکنار تو مسلمان بھی نہیں ہے۔ یہ جملہ میں نے اس سے کئی مرتبہ کہا جس کو وہ کھڑا ہو کر سنتا رہا اور کہنے لگا کہ اللہ تیری حفاظت کرے اور تجھے باقی

Marfat.com

رکھے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ میرے سامنے سے دفع ہو جا۔ یہ سن کر وہ خاموشی سے چلا گیا۔ میرا کچھ وظیفہ دربار خلافت سے مقرر تھا جس کو" مقام بدریہ" پر جا کر وصول کرتا تھا مگر میں اس مقررہ دن کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے چلا گیا۔ واپسی پر دیکھا کہ ہر شخص اپنا وظیفہ وصول کر رہا ہے۔ جب میں نے وظیفہ وصول کرنا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ کا وظیفہ تو ابن کرم یہودی کے پاس ہے وہاں جا کر وصول کر لیں"۔

لیکن میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک کافر سے اپنا وظیفہ وصول کرنے ہرگز ہرگز نہیں جاؤں گا۔ پھر اللہ کریم پر بھروسہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار پڑھتا ہوا اپنے گھر آ گیا۔

نَفسِي مَا مِنْ دِينِنَا بَدَلُ	"اے نفس ہمارے دین کا کوئی بدل نہیں
فَدَعْ الدُّنْيَا وَخَلِّي جَدَلَ	تمام جھگڑوں سے چھٹکارا پانے کے لئے دنیا کو چھوڑ
مَا يَسَاوِیٓ اِنَّمَا نَمْضِیُ اِلٰی	ہماری یہ شان نہیں کہ ہم مشرک کے پاس جائیں
مُشْرِک اِذْ ذَاک عَینَ الزَّلَلُ	کیونکہ یہ انتہائی غلط کام ہے
اِنْ يَّكُنْ دِيناً عَلَينَا فَلَنَا	ہم اپنے دین پر قائم ہیں
خَالِق" يَقْضِيهِ هٰذَا اَمَلَ	اور ہمارا خالق ہماری تمام حاجتیں پوری کرتا ہے"۔

اور آپ اس عہد پر مضبوطی سے قائم رہے۔ نہ تو آپ یہودی کے پاس گئے اور نہ ہی اس نے رقم آپ کی خدمت میں بھیجی حتیٰ کہ وہ ملعون اپنے عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔ پھر آپ نے جا کر خزانہ سے رقم وصول کی۔

آپ ۸ ذیقعد ۶۲۲ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۲۲۷ء بروز منگل کو عباسی خلیفہ الظاہر بامر اللہ کے دور حکومت میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہوئے اور خلیفہ مذکور کے

Marfat.com

انتقال پرملال تک اس منصب جلیلہ کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔اس عظیم الشان منصب پر فائز ہونے کے باوجود آپ کے اخلاق وعادات اور آپ کی تواضع وانکساری میں مطلقًا کوئی فرق نہیں آیا بلکہ آپ پہلے کی طرح ہی خلیق، تواضع پسند اور کریم النفس رہے۔

جب آپ کو''قاضی القضاۃ'' کا عہدہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس شرط پر منصب قبول کروں گا کہ میں ذوی الارحام کو بھی وارث بناؤں گا۔خلیفہ نے کہا کہ بے شک آپ خدا کے سوا کسی کا خوف نہ کریں اور ہر حق کو اس کا حق پہنچائیں۔ اور اس کام میں ذرہ برابر بھی توقف نہ کریں۔خلیفہ نے آپ کے پاس دس ہزار درہم اس غرض سے روانہ کئے کہ اس روپیہ سے جتنے بھی مفلس، قرض دار اور محبوس ہیں ان کا قرض ادا کر کے انہیں رہا کر دیا جائے۔نیر خلیفہ نے آپ کو اوقاف عامہ مثلاً مدارس حنفیہ شافعیہ''،''جامع السلطان'' اور جامع ابن المطلب'' وغیرہ کا ناظر ونگران مقرر فرمایا، آپ کو ان اوقاف میں ہر طرح کی ترمیم وتنسیخ، بحالی وبرطرفی کا پورا پورا اختیار حاصل تھا، اور''مدرسہ نظامیہ'' کا انتظام وانصرام بھی کلی طور پر آپ کی تحویل میں تھا۔

آپ کے عہد ولایت کی یہ خصوصیت تھی کہ دوران اجلاس ہی اذان دی جاتی تھی اور آپ سب کو شریک نماز کر کے نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد میں پاپیادہ تشریف لے جایا کرتے تھے یہاں تک کہ خلیفہ کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے المستنصر باللہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت سے چار ماہ بعد ۶۲۳ ء مطابق ۱۲۲۶ء میں آپ کو منصب قضا سے معزول کر دیا۔اس وقت آپ نے مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

حَمِدْتُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَمَا

میں خدائے عزّ وجل کا شکرادا کرتا ہوں

قَضٰی لِیْ بِالْخَلَاصِ مِنْ الْقَضَاءِ

Marfat.com

جس نے مجھے قضاء کے عہدے سے رہائی عطا کردی

وَلِلْمُسْتَنْصِرِ الْمَنْصُور اَشْکُرُ

میں مستنصر کا بھی شکر گزار ہوں

وَاَدْعُوْ فَوْقَ مُصْتَادِ الدُّعَاءِ

اور اس کے لئے تمام دعا کرنے والوں سے زیادہ دعا گو ہوں

معزولی کے بعد آپ نے اپنے مدرسہ میں درس وافتاء کا سلسلہ شروع کیا۔ اور بڑی بڑی مجلسیں آپ کے یہاں ہونے لگیں۔ بیشمار لوگوں نے آپ سے علم فقہ و حدیث سیکھا اور فیض حاصل کیا۔ آپ کے تفقہ کا اعتراف کرتے ہوئے صرصری نے آپ کی مدح میں ''قصیدہ لامیہ'' لکھا جس کا ایک شعر یہ ہے۔

وَفِیْ عَصْرِ نَا قَدْ کَانَ فِی الفِقه قِدْوَۃ'' اَبُو صَالِ نَصر لِکُلِّ مُوءَ مَّل

''اس وقت فقہ میں شیخ ابو صالح نصر امام وقت ہیں اور وہ ہر ایک مقصد کے لئے معین و مددگار ہیں۔''

مستنصر باللہ نے ''کلیسائے روم'' کو جب خانقاہ میں تبدیل کیا تو پھر آپ کو اس کا صدر بنا دیا۔ آپ کو وہاں بیحد وحساب عزّت وتکریم حاصل ہوئی۔ عوام الناس بڑی بڑی رقوم آپ کی خدمت میں اس اختیار سے روانہ کرتے کہ آپ جہاں چاہیں اس رقم کو خرچ کر سکتے ہیں۔

آپ کی علمی، فقہی اور تحقیقی کاوشوں کی کوئی تفصیل مورخین نے نہیں لکھی ہے، صرف ایک کتاب کا پتہ لگ سکا ہے جو ''ارشاد المبتدئین'' کے نام سے موسوم ہے اور ''علم فقہ'' میں اپنی نظیر آپ ہے۔

آپ کے کچھ اشعار تو گزشتہ صفحات میں بیان ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل شعر بھی آپ کے ہیں جس کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

اَنَــا فِــى الــقبــر مــفــردٌ وَرَهيــن "
غــارِمٌ" مُــفْــلِــس" عَــلٰــى دُيُــوْن
قَــدْ اَنْــخَــتِ الــرِّكــابِ عــنــد كِــريــمِ
عِتْــقُ مِثْــلِــنىْ عَــلَــى الــكِــرِيْــم يَهُــوْنَ

" میں قبر میں اکیلا اور رہن شدہ ہوں
کیونکہ قرضوں کے بار کی وجہ سے میں مفلس ہو گیا ہوں
میں نے اپنی سواری کو ایسے کریم کے پاس بٹھا دیا ہے کہ
مجھ جیسے کی آزادی کریم کے لئے آسان ہے"۔

آپ کے خلفاء کرام اور اولاد امجاد کی تفصیل کتاب تاریخ و سیر پیش کرنے سے قاصر ہیں، صرف آپ کے صاحبزادے حضرت محی الدین ابونصر محمد رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ اکثر مورخین نے تحریر فرمایا ہے اور انہیں کو آپ نے اپنی خلافت و نیابت سے نوازا ہے۔

آپ کی وفات حسرت آیات ۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ مطابق ۱۷۔اپریل ۱۲۳۵ء بروز منگل بعمر شریف ستر برس صبح صادق کے وقت بغداد شریف میں ہوئی۔ مزار مقدس روضہء امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ میں بنا جو اب دریائے دجلہ کی نذر ہو چکا ہے۔

Marfat.com

(۲۰)

سیّدنا محی الدین ابونصر محمد رحمتہ اللہ علیہ

ھ............................٦٥٦ھ

بغداد شریف....................................بغداد شریف

ء..........................۱۲۵۸ء

قطعہ ءتاریخ وصال

سال رحلت ہے ان کا یہ صابؔر
" راحت طبع تھے محی الدین "

۱۲۵۸ء

(حضرت صابؔر براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا محی الدین ابونصر محمد رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا محی الدین ابونصر محمد کی ولادت بغداد شریف میں ہوئی۔ والد ماجد کا اسم گرامی حضرت عماد الدین ابو صالح نصر ہے۔

آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی کے ظل عاطفت میں ہوئی۔ فقہ، حدیث و دیگر علوم کی تحصیل بھی والد گرامی سے ہی فرمائی۔ علاوہ ازیں بہت سے مشائخ وقت سے حدیث پاک سنی جن میں بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

''حسن بن علی بن مرتضیٰ العلوی، ابو اسحٰق یوسف بن ابی حامد، ابی الفضل محمد بن عمرار موی وغیرہم۔''

آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے بیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے محقق و محدّث اور مدرس تھے۔ علم کے بے حد شوقین اور اس کے متلاشی تھے۔ آپ اپنے تمام معاملات میں کوشش بلیغ فرماتے تھے اور اپنی عظیم فقاہت کی بنیاد پر عراق کے مفتی مقرر ہوئے۔ جس وقت آپ کے والد ماجد ''قاضی القضاۃ'' کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ کو بھی دار الخلافہ میں مسند عدالت پر سرفراز کیا گیا تھا لیکن آپ صرف ایک مرتبہ عدالت میں بیٹھے۔ اس کے بعد استعفیٰ دے کر ''باب الازج'' کے مدرسہ میں درس دینے لگے۔ پھر تقویٰ کے پیش نظر کبھی عہدۂ قضا قبول نہیں فرمایا۔ آپ شکل و صورت میں اپنے جدِ امجد حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے بہت مشابہ تھے۔

آپ کا گھرانہ علم وفن کا منبع تھا اور آپ نے علم دین کے فروغ و اشاعت میں کامیاب کوشش کی۔ نہایت جلیل القدر عالم، فاضل، زاہد اور متورع تھے۔ اپنے جد

Marfat.com

امجد کے مدرسہ میں درس وتدریس میں مشغول رہتے تھے اور تا حیات علمی مشاغل سے وابستہ رہے۔آپ سے حافظ ومیاطی وغیرہ نے احادیث کی سماعت کی ہے۔

آپ نے اپنی وفات کے بعد چار فرزند چھوڑے جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) حضرت شیخ عبد القادر ثانی (۲) حضرت شیخ عبد اللہ (۳) حضرت شیخ ظہیر الدین ابو مسعود احمد (۴) حضرت سیّد علی رضوان رحمتہ اللہ علیہ علیہم)

حضرت کے خلفاء کی فہرست کہیں سے دستیاب نہیں ہوسکی۔صرف چھوٹے صاحبزادے حضرت سیّد علی رحمتہ اللہ کا نام نامی اسم گرامی سلسلۃ الذہب میں موجود ہے۔

آپ کا وصال ۲۷ ربیع الاول شریف ۶۵۶ ھ مطابق ۱۳۔ اپریل ۱۲۵۸ء بروز منگل بغداد شریف میں ہوا۔مزار مقدس اپنے پرداداکے مدرسہ کے احاطہ میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۲۱)

سیّدنا سیّد علی رحمتہ اللہ

ھ.......................۷۳۹ھ

بغداد شریف...بغداد شریف

ء.........ھ.....۱۳۳۹ء

قطعہء تاریخ وصال

کہو ان کی تاریخ رحلت یہ صابرؔ
" ہیں سیّد علی یاور قصر جنت "
۱۳۳۹ء

"حضرت صابر براری، کراچی"

Marfat.com

سیّدنا سیّد علی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا سیّد علی بن حضرت سیّد محی الدین ابونصر کی ولادت باسعادت بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ کی تعلیم والد ماجد کی بابرکت صحبت میں ہوئی اور دیگر مشائخ وقت سے بھی حدیث، فقہ، ودیگر علوم کی تعلیم حاصل کی۔ اور بہت سے لوگوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔

آپ اپنے والد گرامی کے مرید اور ارشد خلفاء میں سے تھے۔ سلسلہ قادریہ رضویہ کے آپ اکیسویں امام اور شیخ طریقت ہیں۔ آپ ''اکمل الکملاء'' تھے اور عجیب شان رکھتے تھے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے روزگار تھے۔ معاملات و اشارات میں اپنی نظیر آپ تھے۔ بڑے عالی ہمت بزرگ اور مروّت کے شہسوار تھے، سخاوت و بخشش، جود وعطا اور فہم وذکاء میں یگانۂ روزگار تھے۔ فراست و دانائی میں پرکمال تجرید وتوحید ومشاہدہ میں فانی اور طریقت میں مجتہد لاثانی تھے۔ جامع شریعت و طریقت اور عبادت وریاضت تھے اور زہد وتقویٰ میں بے ہمتا تھے۔

آپ کے خلفاء میں صرف آپ کے صاحبزادے حضرت سیّد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی نشاندہی سلسلۃ الذہب میں ملتی ہے جب کہ مزید اولا دامجاد کی کوئی تفصیل نہ مل سکی ہے۔

آپ کا وصال ۲۳ شوال المکرم ۷۳۹ھ مطابق ۴ مئی ۱۳۳۹ء بروز منگل بغداد شریف میں ہوا۔ مزار مقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۲۲)

سیّدنا سیّد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

ھ...................۶۶۳ھ

بغداد شریف..

ء...................۱۳۶۲ء

قطعۂ تاریخ وصال

کہے صابؔران کا یہ سال وصال

"تھے نور العین موسیٰ قادری"

۱۳۶۲ء

(حضرت صابؔر براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا سیّد میر موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا سیّد موسی بن حضرت سیّد علی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت بغداد مقدس میں ہوئی۔ آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے نسبت وارادت اور تلقین اذکار و خلوت گذینی پائی۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بائیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ بڑے کامل، عبادت و ریاضت میں بے مثل، صاحب تصرّفات ظاہر و باطن تھے۔ آپ کی ذات سے کثیر افراد نے فیض پایا اور علوم و معارف کو بڑی دلچسپی، لگن اور محنت سے پھیلایا۔ علوم حدیث و فقہ کا درس دیا اور بے شمار افراد نے علم حدیث کی سماعت آپ سے فرمائی۔

آپ کے خلفاء و اولاد امجاد کا تذکرہ نہیں مل سکا۔ صرف آپ کے صاحبزادے حضرت سیّد حسن رحمتہ اللہ علیہ سے آپ کے سلسلے کی کڑی ملتی ہے۔

آپ کا وصال ۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ھ مطابق ۸ مئی ۱۳۶۲ء بروز اتوار بغداد شریف میں ہوا۔ مزار مقدس بغداد شریف میں مرجع عام و خاص ہے۔

Marfat.com

(۲۲)

سیّدنا سیّد حسن قادری رحمتہ اللہ علیہ

ھ.............................۱۷۸۱ھ

بغداد شریف...بغداد شریف

ء.............................۱۳۷۹ء

قطعہء تاریخ وصال

کہدو صابرؔ وصال کی تاریخ

"تھے سید حسن امامِ انام"

۱۷۸۱ھ

(حضرت صابر براری، کراچی)

Marfat.com

حضرت سیّد حسن قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت بغداد مقدس میں ہوئی ۔ والد گرامی کا اسم مبارک میر سیّد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ ہے۔آپ کی تعلیم وتربیت والد بزرگوار کی صحبت میں ہوئی۔اورانہیں سے بیعت وخرقہ خلافت بھی پہنا تھا۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تیسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔آپ عبادت وریاضت میں جملہ معاصرین سے فائق تھےاور ذکر وفکر میں مشہور تھے۔ علوحال اور رموز احوال میں کمال رکھتے تھے۔

آپ کے خلفاء کی تفصیل ہمدست نہیں ہوسکی ہے۔صرف حضرت سیّد احمد جیلانی رحمتہ اللہ علیہ جوآپ کے صاحبزادے بھی تھے، کا نام ہی مل سکا ہے۔

آپ کا وصال مبارک ۲۶ صفر المظفر ۷۸۱ھ مطابق ۱۳ جون ۱۳۷۹ء بروز پیر بغداد شریف میں ہوا۔ جہاں مزار مقدس پرانوار وتجلیات کی بارش ہورہی ہے۔

Marfat.com

(۲۴)

سیّدنا سیّد احمد جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

ھ............................۸۵۳ھ

بغداد شریف...بغداد شریف

ء.............................۱۴۴۹ء

قطعۂ تاریخ وصال

آئی صدائے غیب یہ صابر کہدو ان کا سال رحلت
" عزت زادہ رحمانی تھے سیّد احمد جیلانی "

۱۴۴۹ء

(حضرت صابر براری، کراچی)

Marfat.com

حضرت سیّدنا احمد جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّد احمد جیلانی بن حضرت سیّد میر حسن کی ولادت باسعادت بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ کی تعلیم وتربیت والد گرامی کی صحبت میں ہوئی اور انہیں سے ہی خلافت واجازت پائی۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چوبیسویں امام شیخ وطریقت ہیں۔ آپ درویش کامل وفیض رسان عالم تھے۔ آپ مشاہیر اولیاء کاملین میں سے تھے۔ آپ نے عالی درجہ پایا۔ ریاضت ومجاہدہ کی تکمیل کے بعد مسند رشد وہدایت پر جلوہ گر ہوکر ہزاروں گم کردہ راہ کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا۔ ہزاروں کو اسرار الٰہی سمجھایا اور بہت سے بزرگوں نے آپ فیض باطنی حاصل کیا۔ آپ جامع علوم صوری ومعنوی تھے۔ تجرید وتفرید، ریاضت وعبادات اور عامل شریعت وطریقت میں مشہور زمانہ تھے۔

آپ کی اولاد امجاد کی تفصیل دستیاب نہیں ہوسکی۔ صرف حضرت سیّد محمد ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ کا نام ہی معلوم ہوسکا۔ آپ کے خلفاء میں سے صرف ایک خلیفہ حضرت شیخ بہاء الدین شطاری قدس سرہ العزیز کا نام ہمدست ہوسکا اور بس۔

آپ کا وصال ۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۴۴۹ء بروز جمعۃ المبارک بغداد شریف میں ہوا۔ جہاں مزار مقدس مرجع عام وخاص ہے۔

Marfat.com

(۲۵)

سیّدنا بہاؤالدین شطاری رحمتہ اللہ علیہ

ھ..................۹۶۱ھ

جنید نزد سرہند شریف..........................دولت آباد (دکن)

ء..............۱۵۱۶ء

قطعہ ء تاریخ وصال

(۱)

شیخ روئے زمین بہاء الدین
ماہ فردوس بدرِ چرخِ کمال
رفت چوں از جہاں بخلدِ بریں
عارف شرع و "ذاکر" آمد سال

۹۲۱ھ

(نامعلوم)

(۲)

زباں پر سب کی ہے توصیف ان کی ہر گھڑی صابر
"ولی تھے نیک مرد حق بہاء الدین شطاری"

۱۵۱۶ء

حضرت صابر براری، کراچی

Marfat.com

سیّدنا شیخ بہاؤالدین شطّاری رحمتہ اللہ علیہ

قدوۃ السالکین ، نور العارفین ، منہاج العابدین فی الہند ، رہبر علوم سنت مظہر، مذہب اہلسنت الشیخ بہاؤالدین بن ابراہیم بن عطاء اللہ الانصاری قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ اجمعین کی ولادت مبارک سرہند (مشرقی پنجاب، بھارت) میں جنید نامی شہر میں ہوئی اور وہیں نشوونما ہوئی۔

آپ نے علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کیا اور علوم عربیہ وفقہ واصول میں کمال حاصل فرمایا۔ آپ کے شیخ طریقت حضرت شیخ احمد جیلانی رحمتہ اللہ تعالی علیہ ہیں۔ جب آپ حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے گئے تھے تو اسی دوران خاص حرم شریف میں ہی بیعت کا شرف حاصل فرمایا اور جملہ اوراد واشغال کی اجازت مرحمت فرمائی گئی اور خلافت کے ساتھ خرقہ سے بھی نوازا گیا۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پچیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ صاحب حالات و جامع کرامات و برکات تھے۔ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمد خلجی کے عہد میں مندو میں تشریف لائے تھے۔ آپ کی ذات مقدس سے برصغیر پاک و ہند میں قادری سلسلے کی ترویج ہوئی۔ جوق در جوق لوگ آپ کے حلقہء درس میں شامل ہوئے اور آپ کے فیض صحبت سے بے شمار خلق سلسلہء ارادت میں شامل ہوکر ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل گئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہندو پاکستان میں سلسلہ قادریہ سے کروڑوں افراد منسلک ہیں اور آپ کا فیض روحانی پورے برصغیر میں جاری وساری ہے۔

آپ صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف میں علوم و معارف بھرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک رسالہ آپ کی یادگار ہے جس کو آپ نے اپنے مرید وارشد خلیفہ

Marfat.com

حضرت شیخ ابراھیم بن معین الایرجی رحمتہ اللہ علیہم کے لئے لکھا ہے، اس کا نام ''رسالۃ فی الا ذکار والاشغال'' ہے۔ شیخ محقق عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''اخبار الاخیار'' میں آپ کے رسالہ شطاریہ'' سے طریقہء سلوک نقل کیا ہے۔ جو فائدے سے خالی نہیں ہے۔

آپ اپنے ''رسالہ شطاریہ'' میں لکھتے ہیں کہ:۔

''اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کے راستے مخلوقات کے انفاس کے مطابق ہیں یعنی بہت ہیں۔ ان میں سے تین طریقے زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔

اول: ''طریقہء اخیار'' ہے اور یہ نماز، روزہ، تلاوت قرآن پاک، حج اور جہاد ہیں۔ اس راستے پر چلنے والے اور پہنچنے والے طویل زمانہ صرف کرنے کے بعد بہت کم ہی منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔

دوم: ''طریقہء ابرار'' ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اخلاق ذمیمہ کی تبدیلی اور تزکیہ نفس، تصفیہ دل اور جلائے روح کے لئے مجاہدات وریاضات کرتے ہیں۔ اس طرح منزل مقصود تک پہنچنے والے بہت کم ہیں بہ نسبت طریق اول کے۔

سوم، طریقہ ''شطاریہ'' ہے اس طریقے والے حضرات دوسرے طریقوں کی نسبت بہت جلد منزل مقصود پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہ طریقہ پہلے والے دونوں طریقوں سے زیادہ عمدہ اور اقرب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے اعتبار سے۔

''طریقہ شطاریہ'' کے دس اصول ہیں۔

اوّل، توبہ: ہر وہ شے جو اللہ تعالیٰ کا غیر ہے اس سے نکلنے کا نام ہے۔

دوم: زُہد: دنیا کی محبت، سرمایہء دنیا اور خواہشاتِ دنیا، خواہ قلیل ہو یا کثیر ان سے نکلنا۔

سوم، توکل: تمام اسباب دنیا سے کنارہ کشی ہے۔

چہارم، قناعت: خواہشات نفسانیہ کا ترک کرنا ہے۔

Marfat.com

پنجم، عزلت: لوگوں سے میل جول چھوڑنے کا نام ہے۔ جس طرح کہ موت لوگوں کو میل جول سے علیحٰدہ کر دیتی ہے۔

ششم، توجہ بسوئے حق: ہر وہ شے جو غیر حق کی طرف داعی ہو اس کو ترک کرنے کا نام ہے جس طرح موت غیر کو ترک کر دیتی ہے اور یہ اس منزل پر آنے کا نام ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے علاوہ کوئی مطلوب و محبوب و مقصود باقی نہ رہے۔

ہفتم، صبر: یہ انسان کا مجاہدہ و ریاضت کے ذریعے نفس کے حظوظ اور لذتوں سے نکلنا ہے۔

ہشتم، رضا: یہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں داخل ہو کر نفس کی رضا سے اس طرح نکلنے کا نام ہے کہ احکام ازلیہ کو تسلیم کرے اور اپنے آپ کو بلا کسی اعراض و انکار کے تدبیر و مصلحت خداوندی کے ذمے سونپ دے جیسے کہ موت کے وقت اپنے آپ کو موت کو سونپ دیتا ہے۔

نہم، ذکر: یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ تمام مخلوقات کے ذکر کو چھوڑنے کا نام ہے۔

دہم، مراقبہ: یہ اپنے وجود اور قوت سے اس طرح نکلنے کا نام ہے جیسے کہ موت سے نکل جاتا ہے۔

آپ کے خلفاء کی مکمل فہرست دستیاب نہیں ہو سکی البتہ جن کے اسمائے گرامی معلوم ہو سکے وہ درج ذیل ہیں۔ (۱) حضرت محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی۔ آپ اپنے پیر و مرشد کے بعد شہر بدر جو حضرت کا مسکن تھا سجادہ مقرر ہوئے۔ (۲) حضرت سیّد ابراہیم ایرجی (۳) حضرت مولانا علیم الدین (استاد حضرت میر ابراہیم ایرجی) رحمتہ اللہ علیہم۔

آپ کو اچھی خوشبو سونگھتے ہی ایسا ذوق و حال طاری ہوتا تھا کہ جاں بلب ہو جاتے تھے۔ چنانچہ ظاہری سبب آپ کے وصال کا یہی ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کی خدمت میں غالیہ (ایک خوشبو مشک و عنبر کافور کا) لایا تو اسی اچھی خوشبو کے اثر سے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا وصال گیارہ ذوالحجہ ۹۲۱ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۵۱۶ء بروز بدھ ہوا۔ دولت آباد دکن میں مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۲۶)

سیّدنا ابراہیم ایرجی رحمتہ اللہ علیہ

ھ..................۹۵۳ھ

ایرج ضلع جالون علاقہ مالوہ (بھارت)..................................دہلی

ء..................۱۵۴۲ء

قطعہ تاریخ وصال

ہے سب مخلوق کے لب پہ یہی تاریخ اے صابر
"ولی با صفا بالخیر ابراہیم ایرجی"
۱۵۴۶ء

(حضرت صابر براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا ابراہیم ایرجی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا السید ابراہیم ایرجی بن حضرت سیّد معین بن سیّد عبدالقادر بن سیّد مرتضیٰ الحسنی القادری (رحمتہ اللہ علیہم) کی ولادت مقام ایرج ضلع جالون (مالوہ، بھارت) میں ہوئی اور یہیں نشو ونما پائی، حضرت شیخ علیم الدین محدث رحمتہ اللہ علیہ سے علم ظاہر کی تکمیل کی اور حضرت شیخ بہاؤالدین بن العطاء الجنیدی قدس سرہ العزیز سے علم طریقت کی تکمیل فرمائی۔ آپ کے شیخ طریقت نے آپ کے واسطے ایک رسالہ ''اذکار واشغال'' بھی تصنیف فرمایا جسے ''رسالہ شطاریہ'' کے نام سے تذکرہ نگاروں نے بیان فرمایا ہے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چھبسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ کے فضائل وکمالات اور بلندیء اختیارات کا اعتراف جملہ مورخین نے کیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے شہرہ آفاق کتاب ''اخبارالاخیار'' میں بڑی تفصیل سے آپ کے فضائل ومناقب بیان فرمائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

''فی الحقیقت اس زمانے میں دہلی میں آپ جیسا کوئی صاحب کمال نہ تھا، آپ کے کتب خانہ سے اتنی کتابیں اور اکثر آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نکلیں کہ حد شمار و قطار سے باہر ہیں۔ بڑے بڑے مشائخ وعلماء آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ نے جس طرح علم وفضل کی تحصیل کی تھی اسی طرح درویشوں کی برکت صحبت اور مشائخ کے سلسلوں اور خانوادوں کے ارتباط سے اوراد واشغال واذکار ودعوات اور تربیت وارشاد کے طریقے بھی حاصل کئے تھے۔ سلسلہ قادریہ سے آپ کی نسبت سب پر غالب ہے۔''

''تذکرہ علماءِ وہند''۔ کے مصنف مولوی رحمٰن علی تحریر کرتے ہیں کہ آپ۔

Marfat.com

''تمام علوم عقلی و نقلی اور رسمی و حقیقی میں مہارت رکھتے تھے۔ ہر علم کی کثیر التعداد کتابیں مطالعہ کی تھیں، ان کی تصحیح فرمائی تھی اوران کے مشکلات کو ایسا حل کیا تھا کہ جس کسی کو ادنیٰ مناسبت بھی ہوتی (ابراہیم ایرچی) کی کتاب کا مطالعہ ہی کافی ہوتا اور استاد کی ضرورت نہ ہوتی۔حق یہ ہے کہ ان کے زمانہ میں دہلی میں کوئی دوسرا شخص اس کی فہم وفراست کے برابر نہ تھا۔اہل زمانہ کی ناحق شناسی کی وجہ سے اپنے گھر میں مطالعہ اور تصحیح کتب میں مشغول رہتے، درس کم دیتے تھے۔

آپ وقت کے عظیم فلسفی تھے۔ ہر علم کی بے انتہا کتابیں مطالعہ کی تھیں۔ صوفیاء آپ کی بارگاہ میں تحصیل علوم وفنون میں شرف تلمذ اختیار کرتے تھے۔تصنیف مطالعہ کی غرض سے اسی آدمی کو دیتے تھے جس کو مخلص سمجھتے تھے۔

آپ تقریباً ۹۲۰ھ مطابق ۱۵۱۴ء میں بعہد سکندر لودھی دہلی تشریف لائے۔ شیخ عبداللہ دہلوی میاں لاڈن، مولانا عبدالقادر صابون گر اور دوسرے صاحبان علم و فضل آپ کے فیض صحبت سے درجہ کمال کو پہنچے۔

آپ کے خلفاء کی صحیح تعداد و تفصیلات معلوم نہ ہوسکی ہیں۔چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ (۱) حضرت شیخ رکن الدین بن شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۲) حضرت شیخ عبدالعزیز بن حسن دہلوی (۳) حضرت شیخ نظام الدین بن سیف الدین کاکوردی، حضرت شیخ عبداللہ دہلوی (۴) بندگی شیخ پیارے بن شیخ الاسلام شیخ چاند (۵) حضرت شیخ میاں لاڈن (۶) حضرت شیخ مولانا عبدالقادر صابون گر۔رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کا وصال ۵ ربیع الاخر ۹۵۳ھ مطابق ۵ جون ۱۵۴۶ء بروز ہفتہ بعہد اسلام شاہ سوری دہلی میں ہوا۔مزار شریف حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کی درگاہ کے اندر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے پائیں میں واقع ہے۔

Marfat.com

(۲۷)

سیّدنا قاری محمد نظام الدین عرف شاہ بھیکا رحمتہ اللہ علیہ

۸۹۰ھ.................۹۸۱ھ

کاکوری (بھارت)..کاکوری (بھارت)

۱۴۸۵ء..............۱۵۷۴ء

قطعہء تاریخ وصال

چوں نظام الدین قادری شیخ بھیکہ — سوئے جنت اسب ہمت تاختہ
ہشتمین ذیقعد بودہ سال او — در سن ہجری چنیں دریافتہ
آمدہ اعداد کامل سال او — "نہصد و ہشتادو یک بے ساختہ"

۹۸۱ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا قاری محمد نظام الدین عرف شاہ بھیکا رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا قاری محمد نظام الدین بن قاری امیر سیف الدین کی ولادت ۸۹۰ ھ مطابق ۱۴۸۵ء میں قصبہ کاکوری ضلع لکھنو (بھارت) میں ہوئی۔ آپ کا لقب ''دانشمند'' ہے ۹۸۲ ھ مطابق ۱۵۷۴ء میں ایک شاہی فرمان میں جو دربار اکبری سے جاری ہوا تھا آپ کو ''قاری آبائی نظام الدین شیخ بھیکہ دانشمند'' کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

آپکے والد ماجد قاری امیر سیف الدین اپنے وقت کے بڑے ہی مایہء ناز عالم و فاضل اور قرات سبعہ کے امام مسلم تھے۔ جملہ علوم وفنون کو اپنے والد ماجد سے حاصل فرمایا اور درس و تدریس کے ذریعے عظیم دینی و اسلامی خدمات انجام دیں۔ ۹۶۹ ھ مطابق ۱۴۶۴ء میں امیر سیف الدین کا انتقال بعمر ایک سو دو برس ہوا۔

آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے

حضرت مولانا قاری نظام الدین بھیکا بن قاری امیر سیف الدین بن قاری حبیب اللہ نظام الدین المعروف بامیر کلاں بن قاری امیر نصیر الدین دلیل اللہ بن قاری محمد صدیق المعروف بابو محمد خافی بن قاری عبید اللہ بن قاری عبد الصمد بن قاری امیر شمس الدین خرد المعروف بقاری (محقق جامع جمع الجوامع کبیر نعت احادیث وتفاسیر) بن عبد المجید درباں آستانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بن حاجی حرمین سلطان حسین بن قاری امیر ابراہیم نبیرہ و خلیفہ سیّد عبد الرزاق (خلف و خلیفہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ) بن قاری سلطان عبد اللطیف بن قاری عبد اللہ خافی بن محمد شمس الدین صابری بن قاری مجید الدین خافی بن قاری امیر سلیمان بن مولانا وجیہہ الدین احمد بن

Marfat.com

قاری محمد بن قاری احمد بن علی بن امام محمد المعروف بہ محمد بن حنیفہ بن امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کا اصلی وطن صحرام مضافات بغداد معلیٰ ہے۔ مگر جب قاری محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ کا زمانہ آیا تو اس وقت کے بادشاہ ان سے بیزار ہو گئے اس بیزاری کی وجہ سے آپ کا دل قصبہ صحرام سے اچاٹ گیا اور بادل نخواستہ اپنے اہل و عیال سمیت صحرام سے کوچ کر کے مشرقی اضلاع کی راہ لی۔ چلتے چلتے ہرات (افغانستان) اور پھر ملتان جا پہنچے۔ سرگرداں و پریشان ہو کر وارد لاہور ہوئے۔ لاہور میں پانچ سال گزارنے کے بعد "پٹیالی" (اودھ بھارت) کو "محل سکونت شرفاء" خیال کر کے کچھ دن وہاں ٹھہرے۔ یہ خاندان مختلف مقامات پر پھرتا رہا۔ آخر کار امیر سیف الدین نے قصبہ کاکوری کو مستقل سکونت کا شرف بخشا جو آج تک ان کی اولاد امجاد کا ملجا و ماویٰ ہے۔

آپ کی تعلیم و تربیت والد ماجد کی آغوش میں ہوئی اور انہیں کی نگرانی میں علوم عقلیہ و نقلیہ، تفاسیر و تجوید و اعمال اور اعمال و اذکار حاصل کئے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے ستائیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ مشاہیر علماء ہند میں سے ہیں۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً قاری، حافظ کلام اللہ، قاری ہفت قرات، عالم بے نظیر اور فاضل بے عدیل تھے۔ آپ نے متعدد بار حضور سید عالم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ اور بارگاہ رسالت سے عظیم بشارتوں سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت غوث الاعظم شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، شیخ محی الدین ابن عربی قدس اسرارہم کی زیارتوں سے بھی مشرف ہوئے۔

آپ نے دس سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ چودہ برس کی عمر میں والد ماجد سے سند فراغت حاصل کر لی تھی۔ اس کے بعد حضرت مولانا ضیاء الدین محدث مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے حدیث شریف کا درس لیا۔ ایک روز دوران درس

Marfat.com

حضرت مدنی نے درود شریف کی اجازت دی جس کے پڑھنے سے آپ کو حضور سرور کائنات علیہ التحیہ والثناء کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

''ایک روز لڑکپن کے زمانے میں، میں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو حرمین شریفین جاتے اور وہاں سے واپس چلے آتے ہیں اگر مجھے یہ سعادت نصیب ہو تو میں مدت العمر واپس نہ آؤں۔ اس پر مالک خلد بریں ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور ارشاد ہوا کہ، ''تم زیارت حرمین سے واپس نہیں جانا چاہتے، تم ایسا نہ کرو تمہیں ہندوستان میں رہنا ہے۔ تاکہ لوگ تم سے استفادہ کر سکیں۔ تم وہاں عقد کرو گے جس سے صالح و عابد اولاد پیدا ہوگی۔

پھر میرے سر پر دست اقدس رکھا جس سے میرا دماغ ایسا معطر ہوا کہ میں بے خود ہو گیا، اس پر دست مبارک سے میرے سر کو حرکت دے کر ارشاد فرمایا کہ'' بے خود ہونا آسان ہے اور با خود ہونا مشکل ہے، بندہ ساقط الخدمت سے معبود کا کام ٹھیک نہیں بنتا، خدا کا شکر کرو جس نے تم کو اس قدر قوی استعداد عطا کی ہے۔ صرف ہمت رجال سبعہ کاملین سے تمہاری تکمیل ہوگی اور اس وقت مرتبہ احسان حقیقت تم پر مکشوف ہوگی''۔ پھر دست مقدس سینہ پر رکھ کر فرمایا، اس کی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے۔ اس کے بعد سینہ پر سے ہاتھ داہنی جانب اور بائیں جانب پھیر کر کلمہ سابقہ مکرر ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد دست مبارک اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ **سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین**''۔

صبح کو میں نے یہ واقع حضرت مولانا ضیاء الدین محدث مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کیا تو وہ مجھ کو اپنے ہمراہ لے کر والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین قدس سرہ العزیز کی خدمت میں لے گئے اور ان سے بیان کیا۔ حضرت والد ماجد نے شکرانے کی نماز ادا کر کے حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے بیان فرمایا کہ میں نے اس

Marfat.com

کے حق میں بہت سی بشارتیں لوگوں سے سنی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے جو آپ کی توجہ سے ظاہر ہوئی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

آپ سے رویائے صادقہ میں حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری تکمیل علوم ظاہر و باطن سات کاملین سے ہوگی جن سے پانچ سے ظاہر میں اور دو سے عالم ارواح میں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ استاذ اول تو آپ کے والد گرامی ہی ہیں۔ اور استاذ دوم: حضرت مولانا ضیاء الدین محدث مدنی رحمتہ اللہ علیہ جن سے آپ نے علم حدیث پڑھی اور اس درود شریف کی اجازت حاصل کی جس سے حضور سرورکائنات ﷺ کی زیارت و بشارت نصیب ہوئی۔ استاذ سوم: حضرت حاجی عبد الطیف ہراتی رحمتہ اللہ علیہ، جن سے انفاس کی تعلیم ہوئی اور انہیں کی توجہ سے اسرار باطنی بھی مکشوف ہوئے نیز انہوں نے بیس سال گزشتہ اور آئندہ کے حالات کی آپ کو بشارت دی تھی جو سب کے سب پورے ثابت ہوئے۔ استاذ چہارم: حضرت امیر سید ابراہیم بن معین الدین ایرجی جو نبیرۂ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ جو آپ کے پیر بیعت و اجازت و خلافت ہیں، جن کی خدمت میں رہ کر آپ نے مراحل سلوک طے کئے اور دیگر فوائد بھی حاصل کئے۔ استاذ پنجم: حافظ سید محمد ابراہیم ابن احمد ابن حسن بغدادی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

مندرجہ ذیل بزرگوں سے آپ نے نسبت اویسی حاصل کی:۔

استاذ ششم: حضرت غوث صمدانی غوث اعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور استاذ ہفتم: حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ ان سات بزرگوں کے فیض صحبت سے آپ کی تعلیم بمطابق ارشاد نبوی ﷺ کامل و اکمل ہوئی۔

جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ کو بیعت کا شرف حضرت

Marfat.com

سید ابراہیم ایرجی رحمتہ اللہ علیہ سے تھا۔ آپ کے شیخ طریقت نے آپ پر جو نوازشات کیں ان کی تفصیل خود بیان فرماتے ہیں۔

"میں نے بمقام فیروزہ آباد حضرت میر ابراہیم ایرجی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا تو حضرت نے ایسی عنایات فرمائیں حد بیان سے باہر ہیں۔ چند ماہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہا۔ روزانہ کوئی نہ کوئی نیا انکشاف ضرور ہوتا تھا، درس وتدریس کے متعلق بھی کبھی کبھی دریافت فرماتے نیز احادیث کے درس کے وقت بھی مجھے یاد فرماتے اور مجھی سے نماز کی امامت کرواتے اور فرماتے کہ تم سے قرأت خوب ادا ہوتی ہے اور آواز بھی عمدہ ہے۔ تمہارے آنے سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے"۔

ایک روز آپ کے مرشد حق نے آپ سے استفسار فرمایا کہ اِنّمَا الاعمال بالنیات کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے ایسے ایسے نکات بیان فرمائے کہ آپ کے شیخ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی اور فرمایا کہ پھر کہو؟ اس کے بعد خوش ہوکر سر مبارک سے ٹوپی اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی اور فرمایا کہ حدیث شریف کے معنی بیان کرنے کے لئے ایسا ہی منہ چاہیے۔ پھر روزانہ کے وظائف دریافت فرما کر اپنی کتاب جس میں وظائف لکھے تھے اور ساتھ ہی حضرت سیّد احمد بغدادی قدس سرہ العزیز کا پیراہن عطا فرمائے۔ چند روز اور فیوض و برکات کے خزانے سمیٹ کر واپس اپنے وطن کاکوری تشریف لائے اور تمام حالات اپنے والد ماجد سے عرض کئے۔

تھوڑے دنوں بعد معلوم ہوا کہ آپ کے مرشد برحق فیروز آباد سے چرکھاری تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور وہاں سے دہلی تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے چرکھاری کے لئے رخت سفر باندھا۔ دس دن کی مسافرت کے بعد مرشد کی بارگاہ میں پہنچے۔ اور اجازت وخلافت سے سرفراز ہوکر واپس لوٹے اور لوگوں کو روحانی دولت سے مالا مال کرنے لگے، آپ کی شہرت یہاں تک پہنچی کہ ملا عبدالقادر بدایونی

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ جو دربار اکبری کے نورتنوں میں تھے آپ کی زیارت کے لئے کاکوری حاضر ہوئے اور اپنی اس حاضری کا اپنی کتاب مستطاب ''منتخب التواریخ'' میں ذکر بھی کیا۔ شہنشاہ جلال الدین اکبر نے بھی حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اکبر بادشاہ کا داماد یعقوب سلطان بھی آپ کا مرید تھا۔ جو حسب وصیت آپ کے مزار اقدس کی پائیں جانب دفن کیا گیا۔

آپ کی چار کتابیں موجود ہیں جو دنیائے علم وادب میں اہم مقام رکھتی ہیں

(۱) منہج: یہ اصول حدیث کے متعلق بہت اہم کتاب ہے۔

(۲) معارف: اس میں مسائل تصوف کے بارے میں بحث ہے۔

(۳) ملہمات قادری (فارسی) حسب ارشاد سید ابراہیم ایرجی رحمتہ اللہ علیہ یہ کتاب حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کی تصنیف ہے۔ آپ نے اس کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۶ میں مولانا عبدالحق سہارن پوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو خاصے کی چیز ہے۔

(۴) تحفہ نظامیہ: یہ رسالہ تین سوالوں کے مدلّل ومبسوط جوابات پر مشتمل ہے۔

آپ کے چھ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ صاحبزادوں کے اسمائے گرامی یوں ہیں۔

حضرت شیخ عالم، حضرت شیخ سمن، حضرت شیخ حافظ شہاب الدین معروف بہ شیخ سوندھن، حضرت شیخ فتن، حضرت شیخ عبداللہ، حضرت شیخ خواجہ۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین، ان میں سے حضرت حافظ شہاب الدین اور شیخ خواجہ آپ کی حیات مبارکہ ہی میں وصال فرما گئے اور شیخ عبداللہ آپ کے جانشین بن کر خوب چمکے۔

آپ کے خلفاء کرام کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(۱) حضرت شیخ عبداللہ (پسرش) (۲) حضرت قاضی ضیاء الدین عرف

Marfat.com

جیاء (۳) حضرت ملا عبدالرشید ملتانی مصنف ''زادہ الآخرت'' (۴) حضرت میر شرف الدین شکار پوری (۵) حضرت شیخ محمد خورجوی (۶) حضرت شیخ بدیع الدین مانکپوری (۷) حضرت مولانا نصر الدین سنبھلی (۸) حضرت محبّ اللہ خیر آبادی (۹) حضرت مرزا شمس الدین خاں کوکا (۱۰) حضرت ملا عبدالکریم (نبیرہ) رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کا وصال ۸ ذیقعد ۹۸۱ھ مطابق یکم مارچ ۱۵۷۴ بروز پیر ہوئی اور کاکوری ضلع لکھنو (بھارت) میں آخری آرام گاہ بنی جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔

آپ کے ارشادات عالیہ علم وادب، شریعت وطریقت اور معرفت وحقیقت سے پر ہوتے تھے۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) شرافت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شرافت نسبتی اور شرافت کسبی۔ اگرچہ شرافت نسبی کا درجہ بڑا اور بلند ہے لیکن شرافت کسبی جس سے رذائل بشری دور کرنا اور عمائد انسانی سے متصف ہونا مراد ہے اور یہ مخصوص ریاضت ومجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے اور یہ شرافت نو قسموں پر مشتمل ہے۔ (۱) معرفت الٰہی (۲) معرفت کلام (۳) معرفت حدیث (۴) معرفت اقوال اولیاء اللہ (۵) معرفت کلام ملوک عادل (۶) معرفت اخلاق حمیدہ (۷) معرفت کلام صالحین و علماء محققین (۸) معرفت قلوب (۹) معرفت ایمان ویقین۔

(۲) میری اولاد میں جو کوئی شراب خور یا رافضی ہوگا اس کی نسل منقطع ہو جائے گی اور نہایت ذلت سے دنیا میں رہیگا اور عذاب آخرت میں گرفتار ہوگا۔

(۳) میری اولاد میں جو کوئی شادی بیاہ میں ناچ رنگ کرے گا، اس کا انجام رنج وغم کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

(۴) میری اولاد میں قیامت تک حافظ قرآن مبین اور عالم علوم دین اور فقراء ہوتے رہیں گے۔

Marfat.com

(۵) وہ لوگ نہایت قابل افسوس ہیں جو اپنے اخلاق سے لوگوں کے قلوب کو خوش نہیں رکھتے حالانکہ دلوں کا خوش رکھنا خدا کی خوشنودی کی دلیل ہے۔

(۶) منقول ہے کہ مخدوم شیخ سعدی صدیقی چشتی کاکورویؒ کو جو کچھ فتوحات حاصل ہوتے اس کو اس دن خرچ کر ڈالتے اور فرماتے تھے کہ ''نہ باسی بچے نہ کتا کھائے'' آپ نے اس جملہ کو سن کر ارشاد کیا کہ ''بہتر یہ ہے کہ باسی بچے اور کتا کھائے، کیونکہ بچانے میں غیر کو نفع پہنچانا ممکن ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر باعث اطمینان خاطر بھی ہے۔ اسی وجہ سے صحابہ کرام برابر خشک روٹی کے ٹکڑے جیبوں میں رکھتے تھے اور یہ امر توکل کے منافی نہیں۔''

Marfat.com

(۲۸)

سیّدنا قاضی ضیاءالدین عرف شیخ جیاء رحمتہ اللہ علیہ

۹۶۵ھ..................۹۸۹ھ

نیوتنی ضلع لکھنو (بھارت)..نیوتنی اناؤ (بھارت)

۱۵۱۹ء..................۱۵۸۱ء

قطعہء تاریخ وصال

بالیقین اس جہاں میں اے صابرؔ

"جان ارباب تھے ضیاء الدین"

۱۵۸۱ء

حضرت صابرؔ براری، کراچی

Marfat.com

سیّدنا قاضی ضیاء الدین عرف شیخ جیاء رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا قاضی ضیاء الدین عرف شیخ جیاء بن حضرت سلیمان بن سلونی العثمانی کی ولادت باسعادت قصبہ نیوتنی ضلع لکھنو (بھارت) میں ۹۲۵ھ مطابق ۱۵۱۹ء میں ہوئی۔ تاریخی نام ''قاضی جیا'' ہے جس سے سال ولادت ۹۲۵ھ برآمد ہوتا ہے۔

آپ کی تعلیم وتربیت گھر پر ہوئی۔ پھر حضرت علامہ وجیہہ الدین بن نصر اللہ علوی گجراتی علیہ الرحمہ کے پاس گجرات (کاٹھیاواڑ۔ بھارت) حاضر ہوکر علوم دینیہ کی تحصیل کی، اسی دوران حضرت وجیہہ الدین نے اپنی صاحبزادی کا عقد آپ سے کردیا جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ استاذ محترم کی دختر نیک اختر شدید مرض میں گرفتار تھی اور تمام اطباء علاج کرنے سے عاجز آگئے تھے۔ اپنے استاذ کی پریشانی دیکھ کر آپ کو ہنسی آگئی۔ طلبہ نے ہنسی کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ استاد محترم میرا سبق تم لوگوں کے سبق سے پہلے معیّن کردیں تو میں اس جن کو حضرت کی دختر نیک اختر اور جمیع اہل خانہ سے دور کردوں۔ استاد نے آپ کی درخواست منظور کرلی اور آپ نے دعا فرمائی جس سے استاذ کی دختر تندرست اور صحت یاب ہوگئی۔ استاذ نے خوش ہوکر اپنی دختر کا نکاح آپ سے کردیا۔ اس کے بعد آپ ایک عرصے تک گجرات میں قیام پذیر رہے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اٹھائیسویں امام وطریقت ہیں۔ آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ نظام الدین شاہ بھیکا رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ احوال قویّہ و عبادت وتصرف کثیرہ رکھتے تھے۔ آپ نے علوم ظاہری تو شیخ وجیہہ الدین گجراتی قدس سرہ العزیز سے حاصل فرمایا اور علوم باطن حضرت شیخ محمد بن یوسف قرشی برہانپوری

Marfat.com

سے بھی اخذ کیا۔ آپ صاحب تحقیق، صاحب باطن و صاحب کشف و کرامات تھے۔

اوائل عمری میں جب آپ کسب علم کی غرض سے اپنے وطن سے نکلے اور احمد آباد گجرات کے جنگل میں راستہ بھول گئے تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے ارشاد کیا کہ "تم کو چالیس روز تک میری خدمت میں رہنا ہوگا"۔

چنانچہ برضا و مسرّت آپ نے اس دعوت کو قبول و منظور فرمایا اور چالیس دن تک حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں رہ کر جمیع علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ ہوئے۔

آپ حضور سیّد عالم ﷺ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ واقعہ یوں ہے کہ جب آپ زیارت حرمین شریفین کے لئے گئے اور طواف و زیارت خانہ کعبہ کے بعد مدینہ طیبہ کا قصد فرمایا اور بارگاہ رسالت میں حاضری کا شرف عظیم حاصل کیا تو ایک رات جب آپ روضہء انور پر حاضر تھے تو نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ سرکار جہاں علیہ التحیہ والثناء نے آپ کو اپنی نوازشات سے سرفراز فرمایا۔

اس کے بعد واپس ہندوستان تشریف لا کر اپنے شہر میں علوم و معارف کے دریا بہائے اور آپ کی ذات بابرکات سے تحصیل علوم اسلامیہ کے علاوہ کثیر افراد رشد و ہدایت حاصل کر کے اسلام کے سچے وفادار بن کر چمکے۔

آپ کے چار صاحبزادے تھے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ حضرت محمد فصیل، حضرت ابوالخیر، حضرت مقتدر، حضرت محمد فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کے خلفاء کے نام معلوم نہیں ہو سکے، صرف حضرت شیخ جمال قدس سرہ کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔ آپ کے مریدین و متوسلین کے بارے میں منقول ہے کہ صرف گیارہ مخصوص اشخاص کے علاوہ آپ نے کسی کو مرید نہیں کیا۔ انہی گیارہ افراد کو آپ نے اپنی غلامی میں داخل کیا جو آگے چل کر اپنے وقت کے آفتاب و ماہتاب بن

Marfat.com

کر سارے عالم کو اپنے نور باطن سے روشن و منور کر گئے۔ اور جن کے فیض کے چشمے آج تک جاری و ساری ہیں۔

آپ کا وصال ۲۱ رجب المرجب ۹۸۹ھ مطابق ۲۱۔ اگست ۱۵۸۱ء بروز پیر قصبہ نیوتنی ضلع آناؤ (بھارت) میں ہوئی۔ نیوتنی میں مزار پر انوار بنا جو مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۲۹)

سیّدنا شیخ جمال الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ

۹۷۳ھ..................۱۰۴۷ھ

کوڑہ جہاں آباد ضلع فتح پور سہوہ (بھارت)..............................کوڑہ جہاں آباد

۱۵۶۶ء..................۶۳۸ء

قطعہء تاریخ وصال

گلشن جنّت میں اے صابرؔ ہیں بے حد شادماں
" سید عالی منش شیخ جمال الاولیاء "

۱۶۳۸ء

(حضرت صابرؔ براری، کراچی)

Marfat.com

حضرت سیّدنا شیخ جمال الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا شیخ جمال الاولیاء بن حضرت مخدوم جہانیاں ثانی بن شاہ بہاء الدین سالار عالم الحنفی بن حضرت قطب الاقطاب شاہ سالار بدھ بن مخدوم شاہ ہیست اللہ بن شاہ سالار راجی بن مخدوم شہاب الدین عرف حبیب اللہ بن مخدوم خواجہ میاں بن مخدوم شہاب الدین ثالث بن شاہ عماد الدین بن مخدوم شاہ نجم الدین بن مخدوم شاہ شمس الدین بن مخدوم شاہ شہاب الدین چہارم بن مخدوم شاہ عماد الدین بن مخدوم شاہ رضی الدین بن مخدوم شاہ عبد الکریم بن مخدوم شاہ جعفر بن مخدوم شاہ حمزہ بن مخدوم شاہ کاظم بن مخدوم شاہ حسن مہدی بن مخدوم شاہ عیسیٰ بن مخدوم شاہ محدّث بن مخدوم سیّد حسن عریض بن مخدوم سیّد علی عریض بن سیّدنا امام جعفر صادق بن سیّدنا امام محمد باقر بن سیّدنا امام زین العابدین بن سیّدنا امام حسین بن سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت مقدسہ ۹۷۳ھ مطابق ۱۵۶۶ء میں کوڑہ جہاں آباد ضلع فتح پور ہسوہ (بھارت) میں ہوئی۔

حضرت شیخ جمال الاولیاء نے اپنے والد ماجد حضرت مخدوم جہانیاں ثانی قدس سرہ العزیز سے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ اور بیعت و خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔ پھر پدر بزرگوار کے ارشاد پر مزید تعلیم و تربیت کی تکمیل کے لئے حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیاء رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلسل پانچ سال تک مستفید و مستفیض ہوئے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے انتیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب بے حد و حساب ہیں۔ آپ مادرزاد ولی اور نسبت عالی کے حامل

Marfat.com

تھے۔ جب آپ سات سال کے ہوئے تو فقراء کی خدمت کرنے لگے۔ اور جب آپ بائیس سال کے ہوئے تو باشارۂ سراج الامۃ امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ العزیز علوم دینیہ کی تحصیل میں مشغول ہو گئے اور بیس سال تک علوم دینیہ کی تحصیل کی۔ آپ نے بلا واسطہ ارواح مبارکہ سیّدنا شہنشاہ مشکل کشا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری، سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی اور حضرت بدیع الدین قطب مدار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین سے فیض اویسیہ حاصل کیا۔ اور بزرگان عصر سے بھی سلاسل اربعہ میں خلعت خلافت حاصل کی۔

اوال عمر میں آپ کی طبیعت نہایت غبی تھی۔ مدرسہ کے طلباء آپ کو ازراہ تمسخر ''جمال اولیاء'' پکارتے تھے۔ یہ مذاق آپ کو ناگوار گزرا اور مدرسہ سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے۔ ایک روز حضرت شیخ ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ ''جمال کہاں ہے''؟ عرض کیا گیا کہ وہ تین دن سے مدرسہ سے غائب ہیں، حکم ہوا کہ ''میں بھی تلاش کرتا ہوں اور تم لوگ بھی تلاش میں جاؤ''۔ چنانچہ حضرت شیخ ضیاء الدین تلاش کرنے کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے، دیکھا کہ آپ ایک غار میں رو رہے ہیں۔ حضرت شیخ نے آواز دی کہ اے جمال! کیوں روتے ہو''۔ آپ نے عرض کیا کہ طلبہ مجھ پر خندہ زنی کرتے ہیں اور مذاق سے ''جمال اولیاء'' پکارتے ہیں۔ شیخ نے ارشاد کیا کہ ''چلو میں نے تجھے اولیاء کیا''۔ آپ غار سے باہر آئے تو شیخ نے اپنا پیراہن مبارک آپ کو عطا فرمایا۔ اس دن سے آپ پر اسرار ولایت منکشف ہونا شروع ہو گئے اور ایسی ذکاوت ذہن پیدا ہوئی کہ طلبہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ بعد تحصیل ظاہری حضرت شیخ نے آپ کو راہ سلوک طے کرائے اور خرقہ قادریہ سے مشرف فرما کر خلیفہ خاص بنا لیا۔

راہ سلوک کی منزلیں طے کرنے کے بعد آپ وطن تشریف لائے اور وہاں

Marfat.com

مستقل قیام فرما کر درس وتدریس وافادہ علوم ظاہری و باطنی میں مشغول ہوئے۔ اور کثیر علماء ومشائخ نے آپ سے اکتساب فیض فرمایا۔

آپ کے خلفاء کی مکمل فہرست دستیاب نہیں ہوسکی ہے، جتنے حضرات کا علم ہوسکا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت سیّد محمد بن ابی سعید کالپوری (۲) حضرت شیخ یٰسین بن احمد بنارسی (۳) حضرت شیخ محمد رشید بن مصطفیٰ جونپوری (۴) حضرت شیخ لطف اللہ کوڑوی قدس اسراہم۔

آپ کے وصیت نامہ میں آخری اشغال پنج وقتہ بھی مذکور ہیں جو اس طرح ہیں۔

بعد نماز فجر: ۲۱ بار لا الہ الا اللہ اور آخر میں محمد رسول اللہ پڑھیں۔

بعد نماز ظہر: ۱۱ بار کلمہ توحید۔ بعد نماز عصر ومغرب وعشاء ۲۱ بار کلمہ توحید

بعد نماز جمعہ: کلمہ توحید ۴۱ بار، بعد از فریضہ پنجوقتہ سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد اللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھیں اور دس بار قل ھو اللہ اور درود شریف بھی پڑھیں اور ہر روز ستر بار استغفار پڑھیں۔

آپ کا وصال شب عید الفطر شوال المکرّم ۱۰۴۷ھ مطابق فروری ۱۶۳۸ء میں کوڑہ جہاں آباد ضلع فتح پور ہسوہ (بھارت) میں ہوا جہاں ہر سال یکم شوال کو عرس مبارک ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۳۰)

سیدنا میر سید محمد کالپوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۰۶ھ..................۱۰۷۱ھ

کالپی شہر...کالپی شہر (بھارت)

۱۵۹۸ء..................۱۶۶۱ء

قطعہ تاریخ وصال

غوث اعظم یگانۂ آفاق میر سید محمد ذیشاں
گفت تاریخ رحلتش آزاد "رفت قطب زماں بسوئے جناں"

۱۰۷۱ء

(میر غلام علی آزاد بلگرامی)

Marfat.com

سیّدنا میر سیّد محمد کالپوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میر سیّد محمد بن حضرت ابی سعید بن بہاؤ الدین بن عماد الدین بن اللہ بخش بن سیف الدین بن مجید الدین بن شمس الدین بن شہاب الدین عمر بن حامد بن احمد الزاہد الحسینی الترمذی کی ولادت باسعادت ۱۰۰۶ھ مطابق ۱۵۹۸ء میں کالپی شہر (بھارت) میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی آپ کی ولادت سے قبل ہی شہر دکن کو تشریف لے گئے اور مفقود النجر ہو گئے۔

آپ نے والدہ ماجدہ کی آغوش میں تربیت حاصل کی۔ جب سن شریف سات برس کو پہنچا تو اپنے وقت کے عظیم محدّث حضرت شیخ محمد یونس قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر کسب علوم فرمایا۔ بعد ازاں کچھ کتابیں حضرت عمر جاجموئی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی پڑھیں۔ پھر کوڑہ جہاں آباد کا سفر اختیار کر کے حضرت شیخ جمال بن مخدوم جہانیاں ثانی قدس سرہما کی بارگاہ میں تمام کتب درسیہ کا اختتام فرمایا۔

آپ کا آبائی وطن مالوف ترمذ (روسی ترکستان) تھا آپ کے آباؤ اجداد ترمذ سے ہجرت کر کے جالندھر (حال مشرقی پنجاب، بھارت) تشریف لائے اور آپ کے والد ماجد حضرت میر سید ابو سعید قدس سرہ نے وہاں سے کالپی کو اپنا وطن بنایا۔ اس لئے آپ ''ترمذی سادات'' کرام ؓ سے ہیں۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ کی ذات بڑی باکرامت تھی۔ ہر طالب حق کی طلب کو پورا کرتے تھے۔ آپ کی زبان مبارک بحر عرفان تھی۔ شریعت کی گتھیوں کے سلجھانے میں بے مثال تھے۔ مال

Marfat.com

ودولت اور لعل و گہری کی کوئی حیثیت آپ کی نظر میں نہ تھی۔ آپ کی توجہ احیائے قلوب کی ضامن ہوتی تھی۔ آپ مرتبہ قطبیّت پر فائز تھے۔ آپ کے فیض سے بڑے بڑے اولیاء مستفیض ہوئے، زہد و عبادت، تقویٰ و طہارت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایہ کے معلم و مدرس بھی تھے۔ بے شمار طالبان علم آپ کے فیض صحبت سے آسمان علم و فضل پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔

آپ نے دوران طالب علمی اپنے استاذ گرامی حضرت شیخ جمال الاولیاء قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے سلاسل اربعہ میں اجازت و خلافت حاصل کی تھی۔ آپ کی عبادت و ریاضت کا عالم بھی ایک عجیب اہمیت کا حامل تھا۔ آپ پر ہر وقت ایک کیفیت طاری رہتی تھی۔ دل بریاں دیدہ گریاں رکھتے تھے۔ آنسوؤں سے اکثر و بیشتر کئی رومال تر ہو جاتے۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے تھے۔ سات سال کی عمر سے لے کر تادم آخر کبھی نماز باجماعت قضا نہیں ہوئی۔ آخر مین چھبیس سال تک مسلسل صائم رہے۔ سوائے ان دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے باقی تمام ایام میں روزہ دار رہتے۔ نعرۂ اللہ! اس شان اور جذب و شوق سے لگاتے تھے کہ سامعین تڑپ تڑپ جاتے تھے۔

آپ نے کالپی شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جو ایک زمانے تک جاری رہا۔ بے شمار لوگ فیض یاب ہوئے۔ بڑے بڑے ادیب، خطیب، عابد، زاہد اور عالم و فاضل آپ سے مستفیض ہوئے۔ ایک شب خواب میں شہنشاہ مشکل کشا خواجہ سیّد محمد بہاء الحق والدین نقشبند بخاری قدس سرہ کی زیارت ہوئی۔ خواجہ صاحب نے ارشاد کیا کہ:

''اے میر محمد! ایک شیخ طریقت اپنے سلسلے کے ہیں جو مقامات عالیہ پر فائز ہیں ان کا قیام اکبر آباد (آگرہ) میں ہے۔ تم اکبر آباد جا کر اس سلسلے کو بھی حاصل کرو۔''

Marfat.com

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے شیخ طریقت کے نام سے مطلع نہیں فرمایا تھا۔ آپ خواب سے بیدار ہوئے اور آگرہ کا قصد فرمایا۔ جب آپ آگرہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ فی الوقت آگرہ میں دو عظیم بزرگ موجود ہیں جس سے خلق خدا فیضیاب ہو رہی ہے۔ ایک بزرگ حضرت میر نعمان خلیفہ ارشد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ہیں۔ اور دوسرے بزرگ حضرت میر ابوالعلی رحمتہ اللہ علیہ۔ آگرہ پہنچ کر آپ نے کہاروں کو حضرت میر نعمان نور اللہ مرقدہ کی خانقاہ پر چلنے کی تائید فرمائی مگر وہ آپ حضرت میر ابوالعلی کی خانقاہ پر لے گئے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ حضرت میر ابوالعلی کی خانقاہ ہے تو آپ اس جگہ پالکی سے نہیں اترے اور بیٹھے ہی بیٹھے کہاروں کو تاکید فرمائی کہ حضرت نعمان کی خانقاہ پر پالکی لے چلو۔ کہار روانہ ہوئے مگر بجائے حضرت نعمانؒ کی خانقاہ پر پہنچنے کے آپ پھر حضرت میر ابوالعلی کی خانقاہ پر پہنچ گئے۔ پالکی پھر واپس ہوئی، اسی طرح چند مرتبہ ہوا۔ یہاں تک کہ آپ پالکی سے اتر کر سوچا کہ رب تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔ خانقاہ میں داخل ہو گئے۔

حضرت ابوالعلی قدس سرہ اس وقت خانقاہ کے صحن میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر ایک نعرہ لگایا مگر اس سے آپ کے جسم میں کوئی حرکت نہ آئی۔ اس کے بعد حضرت میر ابوالعلی قدس سرہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر دوسرا نعرہ لگایا تو اس وقت آپ ضبط نہ کر سکے اور بدن میں جنبش ہاتھ میں لرزش اور قلب میں حرمت پیدا ہوئی اور اسی حرکت کے ساتھ آپ کے قلب میں نسبت ابوالعلائیہ سرایت کر گئی۔ اس کے بعد آپ کئی ماہ تک وہاں صحبت بابرکت میں رہے۔ جب واپس ہونے لگے تو حضرت ابوالعلی قدس سرہ نے آپ کو حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ کی ایک تسبیح مرحمت فرمائی اور سلاسل اربعہ کی خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ پھر واپس کالپی تشریف لا کر مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہوئے۔ دس سال بعد پھر آگرہ جا کر

Marfat.com

حضرت میر ابوالعلی قدس سرہ کی بارگاہ میں چار ماہ تک فیوض و برکات حاصل کیئے۔

آپ کا ادبی ذوق بھی اچھا خاصا تھا۔ احقر تخلص فرماتے تھے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

چناں زعشق مرامست و بے خبر کردند
که گرچه سر برود دو مستیم زسر نرود

ایں یک نفس کم می رود از عمر ما دریغ
پس طرفہ گوہریست یقین داں کہ بے بہاست

انتہی و تذکرہ افضاء قدس سرہ
قلم شکستم و اوراق شستم و دیدم

بازار جہاں کردیم تحقیق ......؟
بہائے نیست در دوستی را

تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی آپ کی شخصیت نابغہ وعبقری ہے۔ کتب کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) تفسیر سورہ فاتحہ (عربی) (۲) تفسیر سورہ یوسفؑ (۳) کتاب التراویح عربی (۴) رسالہ تحقیق روح (فارسی) مطبوعہ (۵) رسالہ وحدۃ والوجود (عربی) (۶) ارشادات السالکین (فارسی) (۷) رسالہ الغناء (فارسی) (۸) رسالہ عقائد صوفیہ (مطبوعہ) (۹) رسالہ واردات (عربی) (۱۰) رسالہ عمل والعمول (فارسی) (۱۱) رسالہ شغل کوزہ (فارسی) (۱۲) حقائق و معرفت (فارسی) (۱۳) مراتب الغناء والوصول الی اللہ سبحانہ (فارسی) •

آپ کی اولاد امجاد میں حضرت سیّد میر احمد (۲) حضرت سیّد قلب عالم (وصال بعمر شریف ۵ سال) اور ایک بیٹی سیّدہ ناز فلک کا نام ملتا ہے۔

آپ کے خلفاء میں بڑے صاحب فضل وکمال اور عظیم دانشور شامل تھے۔

(۱) سیّد میر احمد (۲) شیخ محمد افضل الہ آبادی (۳) حضرت عاشق محمد (۴) حضرت حاجی جنید (۵) حضرت شیخ عبدالحکیم موہانی (۶) حضرت شیخ کمال متخلص بہ افسریؔ (۷) حضرت شیخ عبدالمومن اکبر آبادی (۸) حضرت میر محمد وارث نظام آبادی (۹)

Marfat.com

حضرت شیخ کمال کراکتی (۱۰) حاجی ولی محمد (۱۱) حضرت سیّد مظفر (۱۲) حضرت حافظ ضیاء اللہ بلگرامی (۱۳) حضرت سیّد جمال محمد گوالیاری (۱۴) حضرت شیخ عبد الحفیظ بلگرامی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت میر سیّد مظفر قدس سرہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:۔

''اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پوچھا کہ دنیا سے کیا لائے ہو تو کہدوں گا کہ شیخ محمد افضل کو لایا ہوں۔''

اس بات کو آپ نے اپنے اشعار میں بھی پیش کیا ہے ملاحظہ ہو۔

چنیں فرمود وصفش گر پرسد خداوندم
دراں محشر کہ خواہد بود یکسر رونق خاصاں
کہ اے سیّد چہ آوردی بما نیکو تریں تحفہ
بگویم ، شیخ افضل را بیا وردم بہ از صد جاں

آپ کا وصال مبارک ۲۶ شعبان المعظم ۱۰۷۱ء مطابق ۲۶ اپریل ۱۶۶۱ء بروز منگل ہوا، مزار مقدس کالپی شہر سے ایک میل کے فاصلے پر مرجع عام و خاص ہے۔

Marfat.com

(۳۱)

سیّدنا میر سیّد احمد کالپوی رحمتہ اللہ علیہ

ھ.................۱۰۸۴ھ

کالپی شہر .... کالپی شہر (بھارت)

ء.................۱۶۷۳ء

قطعہء تاریخ وصال

ہو گئے صابرؔ وہ اس دنیائے فانی سے نہاں

"ہیں مجلّا میر احمد کالپوی جنت مکیں"

۱۰۸۴ھ

(حضرت صابر براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا میر سیّد احمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میر سیّد احمد بن میر سیّد محمد کی ولادت باسعادت کالپی شہر (بھارت) میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر والد گرامی کے مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ بعد از فراغت والد ماجد کے دست حق پر بیعت کر کے خلافت و اجازت پا کر مسند رشد و ہدایت پر فائز ہوئے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اکتیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ جامع علوم ظاہر و باطن اور شناور بحار حقیقت و معرفت تھے۔ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت میں کامل تھے۔ اخلاق و عبادات میں یگانہ عصر اور علوم و معارف کے عقدہ کشا تھے۔ کشف و کرامات و خوارق عادات اکثر آپ سے سرزد ہوئے۔ اللہ کریم نے آپ کو جمال صوری و کمال معنوی دونوں سے ممتاز فرمایا تھا۔

آپ کے اخلاق و عادات اپنے اسلاف کے قدم بقدم تھے۔ رحم و کرم، بخشش و عطا، جود و سخا اور عفو و درگزر میں اپنے اسلاف کے آئینہ دار تھے۔ علم و اخلاق نبوی علیہ التحیہ والثناء کی اشاعت میں مثالی کارنامے انجام دیئے۔ عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار تھے اور بڑے پابند تھے۔

آپ کو خواجہ ہندولی حضرت سیّد معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز کی بارگاہ عالیہ سے خاص نسبت و عقیدت تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے ہمراہ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ اور روحانی فیض پایا۔ عمامہء بلندی و ترقی آپ کے سر پر رکھا گیا اور فیض چشتیہ سے نواز کر دوسرے سلاسل کی اجازت بھی مرحمت فرمائی گئی۔

آپ کے کشف و توجہ میں غضب کی تاثیر تھی۔ جس شخص پر توجہ کی نظر کرتے وہ

Marfat.com

بیخود ہو کر گر پڑتا۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! میرے دل کی سختی اور تنگی اپنے شباب پر ہے، میرا کوئی بھی قریبی رشتہ دار یا بیٹا بھی وصال کر جائے تو حالت گریہ نہیں آتی۔ لہذا التماس ہے کہ میری اس حالت پر ذرا توجہ فرمائیں۔ آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ہلایا، مگر اس کی کیفیت بدستور باقی رہی۔ یہاں تک کہ تیسری بار اس پر ایک کیفیت طاری ہوئی اور ہائے ہائے کی صدا بلند کرنے لگا۔ دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب آفاقہ ہوا تو آپ کے دست مبارک پر بیعت ہو کر عقیدت مندوں کے زمرہ میں شامل ہو گیا۔

آپ ہندی و فارسی کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ آپ کے اشعار آپ کے ادبی ذوق پر دال ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ہر کہ بمیخانہ اقامت کند از سفر کعبہ ندامت کند
سیّد محمد بمن ایں خفیہ گفت نغمہء مطرب ہمہ گامت کند
توبہ ازیں شیوہ نخوا ہم کرد گو کہ ہمہ خلق ملامت کند

آپ صاحب تصنیف و تالیف بزرگ تھے۔ آپ کی باقیات صالحات میں آپ کی تصانیف بڑی اہمیت کی حامل ہیں اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔
(۱) جامع الکلم (فارسی) (۲) شرح اسماء الحسنیٰ (۳) شرح بسیط علیٰ عقائد النسفیہ (۴) رسالہ معارف (۶) مشاہدات صوفیہ (۷) دیوان شعر

آپ کو اللہ کریم نے تین بیٹے عطا فرمائے جو اپنے وقت کے علماء و فضلاء اور شریعت و طریقت کے عالموں میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ انہوں نے دہر میں اسم محمد ﷺ سے خوب اجالا کیا۔ (۱) حضرت سیّد شاہ فضل اللہ (۲) حضرت سیّد شاہ سلطان مقصود (۳) حضرت سید شاہ سلطان محمود، قدس اسرارہم۔

آپ کا وصال دس صفر المظفر ۱۰۸۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۶۷۳ء بروز ہفتہ بوقتِ شام ہوا اور کالپی شریف میں والد ماجد کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔

Marfat.com

(۳۲)

سیّدنا میر سیّد فضل اللہ کالپوی رحمتہ اللہ علیہ

ھ..............۱۱۱۱ھ

کالپی شہر .... کالپی شہر

ء..............۱۷۰۰ء

قطعہ ء تاریخ وصال

ان کا سال وصال ہے صآبر
" شاہ فضل اللہ معارف آگاہ "

۱۷۰۰ء

(حضرت صآبر براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا میر سیّد فضل اللہ کالپوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میر سیّد فضل اللہ بن میر سیّد احمد بن میر سیّد محمد کی ولادت باسعادت کالپی شریف میں ہوئی۔ والد ماجد کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت مکمل کرنے کے بعد علوم باطنی بھی انہیں سے حاصل کئے اور پھر آسمان شریعت و طریقت پر درخشندہ ستارہ بن کر چمکے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے بتیسویں امام و شیخ طریقت تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی، خفی و جلی تھے، زہد و تقویٰ عبادت و ریاضت میں ممتاز اور مشائخ عصر میں معزز و مقبول تھے، مجسّم ولایت تھے اور ذوق و شوق آپ کے ہر عضو سے پھوٹا پڑتا تھا۔ تواضع، مہمان نوازی اور حسن خلق میں بے نظیر و بے مثال تھے۔

ایک دن آپ کی خدمت میں چار شخص حاضر ہوئے کہ ہمارے دل کی دنیا کی محبت اور قساوت کی وجہ سے پتھر ہو رہے ہیں اور کبھی بھی ہماری آنکھیں آنسو نہیں بھر لائیں۔ آپ نے ایسی توجہ فرمائی وہ چاروں مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اور دوپہر تک حالت بے خودی و بے ہوشی میں پڑے رہے۔ پھر آفاقہ کے بعد آپ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ علاوہ ازیں بے شمار لوگ آپ کے دست مبارک پر تائب ہو کر مستفیض ہوئے۔

آپ کا وصال ۱۴ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ مطابق ۳ مئی ۱۷۰۰ء بروز پیر کالپی شریف میں ہوئی۔ مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۴۳)

سیّدنا شاہ برکت اللہ مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۷۰ھ.................۱۱۴۲ھ

بلگرام (بھارت).................................مارہرہ ضلع ایٹہ (بھارت)

۱۶۶۰ء.................۱۷۲۹ء

قطعہ تاریخ وصال

شاہ برکت اللہ عالی جناب دار دنیا سے گئے سُوئے عدم
دامنِ رحمت میں پوشیدہ ہوئے چھوڑ کر دنیا کا سب جاہ و چشم
فکر جب تاریخ کی غم میں ہوئی ساتھ دل کے کانپ اٹھے دست وقلم
مصرعہ تاریخ ہے یہ صادقؔ "فنا فی اللہ شد آں پیر مردم"

۱۱۴۲ھ

(محمد صادق قصوری)

(۲)

غیب سے آئی صدا حضرت کا سال انتقال
کہہ دو "شاہ برکت اللہ ہستی زیب ارم"

۱۷۲۹ء

(حضرت صابؔر براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا شاہ برکت اللہ مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا شاہ برکت اللہ بن حضرت شاہ اویس بن حضرت شاہ عبد الجلیل بن سیّد شاہ عبد الواحد بن سیّد شاہ ابرہیم بن حضرت سیّد شاہ قطب الدین بن حضرت سیّد شاہ ماہر و شہید بن حضرت سیّد شاہ بڈھ بن حضرت سیّد شاہ کمال الدین بن حضرت سیّد شاہ قاسم بن حضرت سیّد شاہ حسن بن حضرت سیّد شاہ نصیر الدین بن حضرت سیّد شاہ حسین بن سیّد شاہ عمر بن حضرت سیّد شاہ محمد صغریٰ جد قبائل سادات بلگرام بن حضرت سیّد شاہ علی بن حضرت سیّد شاہ حسین بن حضرت سیّد ابو الفرح ثانی بن حضرت سیّد ابوفراس بن حضرت سیّد ابو الفوح واسطی جد اعلی قبائل سادات زیدیہ بلگرام و بارہہ وغیرہما بن حضرت سیّد داؤدؒ بن حضرت حسین بن حضرت سیّد یحییٰ بن حضرت سیّد زید سوم بن حضرت سیّد عمر بن حضرت سیّد زید دوم بن حضرت سیّد علی عراقی بن حضرت سیّد حسین بن حضرت سیّد علی بن حضرت سیّد محمد بن حضرت سیّد عیسیٰ المعروف بموتم الا شبال بن حضرت زید شہید بن حضرت سیّد امام زین العابدین الملقب بہ سجاد بن حضرت سیّد الشہداء امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ کے اجداد میں سے حضرت ابو الفرح رحمتہ اللہ علیہ ہندوستان تشریف لائے۔ ان کے وصال ۔کے بعد ان کے پوتے حضرت سید شاہ محمد صغریٰ رحمتہ اللہ علیہ بھی مستقل طور پر ہندوستان میں آ گئے۔ سلطان شمس الدین التمش نے ان کی نہایت عزت و تکریم کی اور ایک فوج کا سپہ سالار بنا کر بلگرام کے راجہ کو فتح کرنے کے لئے

Marfat.com

روانہ کیا۔ بلگرام فتح ہو گیا۔ اس لڑائی میں بڑے بڑے ہندو سورما کام آئے۔ دنیائے کفر گاجر مولی کی طرح کٹ کر رہ گئی، اسلام کا پرچم بلند ہوا۔ سلطان نے بلگرام ان کو بطور جاگیر عطا کر دیا اور اس کے تمام توابع بھی آپ کے سپرد کر دیئے۔ اس طرح یہ خاندان بلگرام میں دینی و دنیاوی، مذہبی و سیاسی اور علمی اور روحانی اعتبار سے آفتاب شہرت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکا۔

حضرت شاہ برکت اللہ کی ولادت باسعادت ۲۶ جمادی الاخر ۱۰۷۰ھ مطابق ۹ مارچ ۱۶۶۰ء بروز منگل بلگرام میں ہوئی۔ آپ کی نگاہ ایسے پاکیزہ ماحول میں کھلی جہاں علم و ادب، فلسفہ و حکمت کا دور دورہ تھا۔ بدیں وجہ آپ کو دور دراز سفر کی ضرورت درپیش نہیں آئی اور اپنے والد ماجد ہی کی خدمت میں حاضر رہ کر تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ کا درس لیا، ان تمام علوم مروجہ و متداولہ میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے بعد علوم باطن و سلوک، شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت بھی والد گرامی سے حاصل کئے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تینتسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ مسلسل چھبیس سال تک صائم رہے، دن بھر روزے سے رہتے اور صرف ایک کھجور سے روزہ افطار کرتے۔ جذبات و استغراق کا یہ عالم تھا کہ تین سال تک بالکل معمولی غذا تناول فرماتے اور چاولوں کے پانی پر قناعت کرتے۔ ہفتوں محویت رہتی اور دنیا و مافیہا سے بالکل بے نیاز ہو جاتے۔ مدت تک رات رات بھر بیدار اور مشغول عبادت رہتے۔ آپ کا معمول تھا کہ ظہر کی نماز کے بعد تلاوت قرآن پاک شریف فرماتے۔ عصر کی اذان ہونے پر اٹھتے۔ نماز فجر سے لے کر اشراق تک اوراد و وظائف میں رہتے چاشت کے وقت مدرسہ میں تشریف لاتے اور مرید و طلبہ کو درس دیتے۔ بعد از مغرب تا عشاء بادہ عرفاں کی برکتوں کو بکھیرتے اور یہی وقت توجہ، خاص اور تعلیم

Marfat.com

خاص کا ہوتا تھا۔

آپ کی ذات مبارک ایسی تھی کہ ہر دیکھنے والا پہلی ہی نظر میں پکار اٹھتا کہ ہذا ولی اللہ، ہذا قطب العالم، آپ کی ولایت و خدا شناسی کے لئے یہ دلیل سب پر بھاری ہے کہ آپ نے مکمل زندگی مذہب اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں گزاری۔ آپ کی نگہ التفات سے دلوں کے بے شمار ویرانے آباد ہو گئے اور لاکھوں انسان مردان خدا کے گروہ میں شامل ہو گئے۔ آپ کی تکمیل سلوک حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی تھی۔ اور ''تاج قطبیت'' بھی آپ کے سر پر رکھا تھا۔ آپ تفسیر حدیث، فقہ، معانی، ریاضی، منطق، فلسفہ، تاریخ و سیر میں اپنے عہد کے یگانہء روزگار بزرگ تھے اور انشا و ادب و شعر و سخن میں بھی بلند رتبہ رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے پرتاثیر دوحوں سے لاکھوں غیر مسلموں کو دامن اسلام میں داخل فرمایا، کشف و کرامات بھی آپ کی بے شمار ہیں۔ آپ ایک عظیم تاریخ ساز بزرگ تھے۔ تیس برس تک اپنے سجادہ مصلیٰ سے نہ اٹھے اور مارہرہ شریف کو چھوڑ کر کہیں باہر تشریف نہ لے گئے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جب آپ نے سیّدنا فضل اللہ کالپوی رحمتہ اللہ علیہ کے علم و حکمت اور سلوک و معرفت کا شہرہ سنا تو کالپی شریف جانے کے لئے رخت سفر باندھا۔ سفر کی صعوبتیں اٹھا کر حضرت سیّد شاہ فضل اللہ قدس سرہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ فضل اللہ کی نگاہ ناز آپ پر پڑی تو آگے بڑھ کر سینے سے لگایا اور ارشاد کیا۔

دریا بدریا پیوست، دریا بدریا پیوست　　دریا بدریا پیوست

اس جملے کو انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور صرف اسی کلمے ہی سے حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کو سلوک و تصوف اور دیگر بہت سے مقامات کی سیر کرادی۔ اجازت و خلافت سے سرفراز فرما کر رخصت کی اجازت مرحمت فرمادی اور ارشاد کیا کہ:۔

Marfat.com

تمہاری ذات جملہ امور صوری ومعنوی سے معمور ہے اور تمہارا سلوک کمال کی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ تم کو رخصت ہے اور اپنے مکان میں قیام رکھو تعلیم و تعلم کی حاجت نہیں ہے۔ پھر ایک دو مقامات جو اس راہ کے معظمات سے تھے عنایت فرما کر اجازت سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، مع سند خلافت اور دوسرے اعمال عنایت فرما کر دو روز سے زیادہ حکم اقامت نہ فرمایا۔ اور نہایت مہربانی سے فرمایا کہ اسی جگہ تمہاری ذات بابرکات استقامت رہے اور وہاں کے طالبوں کو یہاں آنے کی اجازت نہیں۔''

واپس تشریف لاکر مارہرہ شریف کی خانقاہ کو خوب ترقی دی اور اکناف و اطراف ہند میں اپنے فیوضات باطنی کا جھنڈا اگاڑا۔ آپ کو علم وادب اور شعر وشاعری میں بھی خاص ملکہ حاصل تھا عربی، فارسی، اردو کے علاوہ سنسکرت اور ہندی پر بھی مہارت تامہ حاصل تھی۔ فارسی اور عربی میں آپ کا تخلص عشقی اور ہندی میں پیمی تھا۔ آئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ آپ کا عربی سلام ملاحظہ ہو:۔

یا شفیع الوری سلام علیک ۔۔۔ یا نبی الھدی سلام علیک

اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلامتی ہو! ۔۔۔ اے ہدایت فرمانے والے نبی آپ پر سلامتی ہو!

خاتم الانبیاء سلام علیک ۔۔۔ سید الاصفیاء سلام علیک

اے پیغمبروں کی مہر آپ پر سلامتی ہو! ۔۔۔ اے اصفیاء کے سردار آپ پر سلامتی ہو!

جئت یا مصطفی سلام علیک ۔۔۔ لک اھلی فدا سلام علیک

اے برگزیدہ نبی میں حاضر ہوں آپ پر سلامتی ہو! ۔۔۔ میرے اہل واولاد آپ پر فدا ہوں آپ پر سلامتی ہو!

اعظم الخلق اشرف الشرفا ۔۔۔ افضل الاذکیا سلام علیک

Marfat.com

اے مخلوق میں سب سے معظم شریفوں میں سے سب سے زیادہ شرافت والے	پاکیزہ لوگوں میں سب سے افضل آپؐ پر سلامتی ہو
طلعت منک کوکب العرفان	انت شمس الضحی سلام علیک
معرفت کا ستارہ آپؐ کی وجہ سے طلوع ہوا	آپؐ دن کا سورج ہیں آپ پر سلامتی ہو
کشفت منک ظلمۃ الظلماء	انت بدر الدجی سلام علیک
آپ کی وجہ سے سب تاریکیاں مٹ گئیں	آپؐ تاریکیوں کے لئے ماہ کامل ہیں آپ پر سلامتی ہو
احمد لیس مثلک احد	مرحبا مرحبا سلام علیک
آپؐ کے مثل کوئی نہیں کہ آپ کا اسم گرامی احمد ﷺ ہے	وہ کیا خوب آپؐ پر سلامتی ہو
واجب حبک علی المخلوق	یا حبیب العلی سلام علیک
آپ کی محبت تمام مخلوق پر ضروری ہے	اے بلندیوں والے محبوب آپ پر سلامتی ہو
مطلبی یا حبیبی لیس سواک	انت مطلوبنا سلام علیک
میرے محبوب میری حاجت آپؐ کے علاوہ کچھ اور نہیں	آپ میرے مطلوب ہیں آپؐ پر سلامتی ہو
مقصدی یا حبیبی لیس سواک	انت مقصود نا سلام علیک
اے میرے حبیبؐ! میرا مقصد آپؐ کے علاوہ کچھ اور نہیں	آپ ہی ہمارے مقصود ہیں آپؐ پر سلامتی ہو
انک مقصدی وملجائی	انک المدعا سلام علیک
بے شک آپؐ ہی میرا مقصد اور میری پناہ ہیں	بلاشبہ آپ ہی مقصود ہیں آپؐ پر سلامتی ہو
سیدی یا حبیبی مولائی	لک روحی فدا سلام علیک

Marfat.com

اے میرے آقا! اے میرے محبوب اے میرے مولی	آپ پر میری روح فدا ہو آپ پر سلامتی ہو
فهبط الوحی منزل القرآن	صاحب الا هتة سلام علیک
آپ پر ہی وحی اتری قرآن مجید نازل ہوا	اے رہنمائی والے آپ پر سلامتی ہو
هذا قول غلامک العشقی	منه یا مطفی سلام علیک
یہ آپ کے ایک ناچیز غلام عشقی کی پکار ہے	اس کی طرف سے برگزیدہ بنیآپ پر سلامتی

ہندی کے دو اشعار بھی ملاحظہ ہوں۔

ابی بکر اور عمر پن عثمان علی بکھان
ست نیتی اور لاج اتی بدّیا بوجھ سجان

(حضرت ابوبکر وعمر کے بعد حضرت عثمان وعلی کی تعریف بیان کرو سچائی، عدل، شرم و حیا اور علم بالترتیب ان کی امتیازی خصوصیات ہیں۔(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

مورکھ لوگ نہ بوجھی ہیں دھرم کرم کی چھین
ایک تو چاہیں ادھک کے ایک تو دیکھیں ہین

(بے وقوف لوگ دین و مذہب کی روح تک نہیں پا سکتے۔ اس لئے کہ وہ ایک کو بڑھاتے ہیں اور باقی سب کو گھٹا دیتے ہیں)۔

دوسرے شعر میں تفصیلوں کا رد ہے۔

آپ میدان علم و ادب، شعر وسخن اور فکر وفن میں عبقری شخصیت کے مالک ہیں، آپ کے تبحر علمی کا اندازہ آپ کی تصانیف کثیرہ کے پڑھنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے جو اہل تحقیق وجستجو کے لئے بہترین سرمایہ ہے۔

(۱) رسالہ چہار انواع (۲) رسالہ سوال و جواب (۳) عوارف ہندی (۴) دیوان عشقی (۵) پیم پرکاش (۶) ترجیع بند (۷) مثنوی ریاض العاشقین (۸) وصیت نامہ (۹) بیاض باطن (۱۰) بیاض ظاہر (۱۱) رسالہ تکسیر (۱۲) تفسیر سورہ فاتحہ (۱۳) روائح بزبان اردو (۱۴)

Marfat.com

رسالہ واردات التوحید (۱۵) ارشاد السالکین (۱۶) رسالہ عقائد صوفیہ (۱۷) رسالہ معمول (۱۸) رسالہ اشارہ ہندی (۱۹) اعمال واشغال پر بھی متعدد رسائل موجود ہیں۔

آپ کی خانقاہ اور روحانی فیضان کا شہرہ ہندوستان کے طول وعرض میں پھیل گیا، دور دراز سے طالبان حق کا ہجوم نجوم ہونے لگا۔ سلاطین مغلیہ میں حضرت اورنگزیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ، بہادر شاہ، فرخ سیّر، جہاندار شاہ اور محمد شاہ اپنے نیاز نامے آپ کی خدمت اقدس میں بھیجتے تھے۔ آپ کے خلیفہ مُخاص حضرت شاہ عبد اللہ قدس سرہ ایک مرتبہ دہلی گئے تو سلطان محمد شاہ نے ان کو بلا بھیجا مگر وہ بادشاہ کے ہاں نہ گئے اس پر وہ خود حاضر ہوا اور ایک گاؤں اور بہت کچھ زر نقد نذرانہ میں پیش کیا۔

جب یہ خبر آپ (حضرت شاہ برکت اللہ) کو پہنچی تو سخت ناراض ہوئے۔ شاہ عبداللہ دوڑے آئے اور بصد عجز و نیاز معذرت خواہ ہوئے اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:۔

''مانا! کہ تمہاری خواہش نہ تھی مگر جب بادشاہ کے آنے کی خبر ملی تھی تو تم وہاں سے کیوں نہیں چلے گئے، فقیر تو بدقت تمام اللہ کے نام سے تمہارے دلوں کو روشن کرتا ہے اور تم اپنے دل پر محمد شاہ کا نام ثبت کرتے ہو۔''

آخر بڑی مشکل سے ان کو معاف فرمایا:

آپ کی کل پانچ اولادیں ہوئیں جن کے اسمائے گرامی یوں ہیں۔

(حضرت شاہ آل محمد) (۲) حضرت شاہ نجات اللہ (۳) صاحبزادی بی بی بدھن (۴) صاحبزادی نھی بی (۵) اس صاحبزادی کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

آپ کے خلفاء کرام کا شہرہ بھی چار سو پھیلا اور انہوں نے مثالی کارنامے انجام دیئے۔

(۱) حضرت شاہ عبداللہؒ: آپ مارہرہ ہی کے رہنے والے تھے اور قوم کے کنبوہ تھے۔ ہندی زبان میں ذوق شاعری بھی رکھتے تھے۔

(۲) حضرت شاہ میمؒ: آپ دکن کے باشندے تھے دکن سے دہلی آئے، فارسی کے

Marfat.com

صاحب دیوان شاعر تھے۔

(۳) حضرت شاہ مشتاق البرکاتؒ۔ حضرت اقدس کے نہایت ہی باکمال خلیفہ تھے۔

(۴) حضرت شاہ من اللہؒ: آپ علی شیر خاں کے نام سے موسوم تھے۔ شاہ جہاں پور کے باشندے تھے۔

(۵) حضرت شاہ راجوؒ: آپ بلگرام کے باشندے تھے اور حضرت سید ابو الفرح کی اولاد میں سے تھے۔

(۶) حضرت شاہ ہدایت اللہؒ: آپ قصبہ کراولی ضلع ایٹہ کے باشندے تھے۔

(۷) حضرت شاہ روح اللہؒ آپ کا نام محمد مسعود تھا۔ نواب خیر اندیش خاں عالمگیر کے خاندان سے تھے، فارسی اور ہندی میں شاعری کا ادبی ذوق تھا، فارسی میں دیوانہ اور ہندی میں اجان تخلص فرماتے تھے۔

(۸) حضرت شاہ عاجزؒ آپ مارہرہ کے رہنے والے تھے اور قوم کے کنبوہ تھے۔ اصل نام محمد معظم تھا۔

(۹) حضرت شاہ نظرؒ آپ کے منظور نظر خلیفہ تھے۔

(۱۰) حضرت شاہ صابرؒ آپ کا نام غلام علی تھا۔ مارہرہ کے مقیم تھے۔

(۱۱) حضرت شاہ جمعیتؒ: آپ بھی مارہرہ کے رہنے والے تھے اور قوم کے کنبوہ تھے۔

(۱۲) حضرت شاہ حسین بیراگیؒ: قوم کے سنار اور ہندی میں شعر و ادب کا بھی ذوق رکھتے تھے۔

(۱۳) حضرت شاہ صادقؒ: آپ حضرت کے بڑے چہیتے خلیفہ تھے قصبہ بھرگین ضلع ایٹہ میں وصال ہوا اور وہیں مزار مقدس بنا۔

(۱۴) حضرت شاہ آل محمد قدس سرہ جن کے حالات آگے آرہے ہیں۔

آپ کے عہد میں موئے مبارک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خانقاہ شریف آئے، یہ موئے مبارک آپ کے خلیفہ شاہ روح اللہ از اقربائے نواب خیر اندیش خاں عالمگیری

Marfat.com

نے نواب موصوف کے متروکہ سے لاکر حضرت کو دیا تھا۔ بفضل خدا یہ موئے مبارک ابھی تک بڑی سرکار کے تبرکات میں چاندی کی چھوٹی میں ہے اور عرسوں میں زیارت ہوتی ہے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۰ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ مطابق 5 اگست 1729ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح صادق ہوا۔ مزار شریف مارہرہ مقدسہ ضلع ایٹہ (بھارت) میں زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ مزار پر انوار نواب محمد خان بنگش والیء فرخ آباد نے با اہتمام شجاعت خاں ناظم ایک عالی شان روضہ ۱۱۴۲ھ ۱۷۳۰ء میں تعمیر کرایا جو اب درسگاہ شاہ برکت اللہ کے نام سے مشہور ہے۔

ارشادات مقدّسہ

جن باتوں کی نصیحت آپ نے اپنے صاحبزادگان حضرت سید آل محمد و سید نجات اللہ کو فرمائی تھی اور اس پر سختی سے عمل کرنے کی تاکید فرمائی تھی وہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہیں۔

(۲) اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے کسی حاکم سے رجوع نہ کریں۔

(۳) ان لوگوں کے گھر ہرگز نہ جائیں جو دنیا کے لہو ولعب میں لگے رہتے ہیں۔

(۴) ان لوگوں سے ضرور ملیں، ضرور ملیں جن کا ظاہر دین و دیانت سے آراستہ ہو۔

(۵) زیارت قبور کے لئے حاضری ضروری ہے۔

(۶) جہاد اکبر یہ ہے کہ نفس کے ساتھ لڑتے رہیں۔

(۷) مخلوق کے محتاج نہ ہوں دست طلب ہمیشہ خالق کائنات کی بارگاہ میں دراز کریں۔

(۸) علم و عمل کو اوّلیت دیں اوان پر کبھی غرور نہ کریں۔

(۹) مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمیشہ نرمی سے گفتگو کریں۔

(۱۰) ہمیشہ یہ تمنا کریں کہ علم خاص اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول اللہ ﷺ کے فیض سے ملے گا۔

Marfat.com

(۳۴)

سیدنا شاہ ابوالبرکات آل محمد مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

۱۱۱۱ھ..................۱۱۶۴ھ

بلگرام (بھارت)..................................مارہرہ ضلع ایٹہ (بھارت)

۱۷۰۰ء....................۱۷۰۱ء

قطعہء تاریخ وصال

چراغ آل عبا شمع دودمان علا   فزود جلوہ او رونق حریم بہشت

اناده کرد بہ من سال رحلتش ہاتف   ''نصیب آل محمد بود نعیم بہشت''

۱۱۶۴ھ

(نامعلوم)

Marfat.com

سیّدنا شاہ ابوالبرکات سیّد آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالبرکات سیّد شاہ آل محمد بن سلطان العاشقین حضرت سیّد برکت اللہ شاہ کی ولادت ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ مطابق ۸۔ مارچ ۱۷۰۰ بروز جمعرات بلگرام (بھارت) میں ہوئی۔ والد مکرم نے آپ کا سن تولد لفظ ''ظہور'' سے نکالا اور سیّد خیر اللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں تاریخ ولادت کہی۔

از بسکہ ز شادیش بیالد ہر کس
چسپاں شدہ جامہائے مرد بدن
تاریخ تولدش چو بستم از دل
''حق حافظِ او باد'' خرد گفت بمن

۱۱۱۱ھ

آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی کی آغوش محبت میں ہوئی۔ والد مکرم ہی سے شرف بیعت و خرقہ خلافت و اجازت حاصل تھا۔ اور ساتھ ہی حضرت سیّد العارفین میر شاہ لطف اللہ لدھانی قدس سرہ نے بھی شال خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چونتیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ اپنے والد گرامی کے چہیتے فرزند تھے۔ عبادت و ریاضت اور تقویٰ و طہارت میں درجہ کمال پر تھے۔ اخلاق و عادات اور جود و سخا میں اپنے اسلاف کے صحیح ترجمان تھے۔ والد گرامی قدر نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں آپ کو اپنا مکمل جانشین مقرر فرما دیا تھا۔ جب کوئی طالب آپ کے والد ماجد کی بارگاہ میں پہنچتا تو وہ فرماتے:۔

Marfat.com

"آلِ محمد کے پاس جاؤ اس نے میرے سر سے بہت سا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور راحت بخشی ہے۔"

پھر والد گرامی نے تمام خدمات راہ سلوک و معرفت آپ ہی کے سپرد فرما دیں اور آپ کا بیشتر وقت کتب تصوف خصوصاً والد بزرگوار کی تصنیفات کے مطالعہ میں گزرتا تھا۔

آپ زُہد و عبادت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ والد گرامی نے طالبان و سالکان کی تعلیم و تربیت کا سارا سلسلہ آپ کے سپرد کر دیا تھا۔ آپ کی شان نیازی و استغناء کا یہ عالم تھا کہ بادشاہوں، نوابوں اور حکمرانوں سے دور رہتے اور ان کو اپنے پاس تک آنے نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ نواب نجیب الدولہ، نواب علی محمد خان، نواب غازی الدین خان عماد الملک اور نواب عبد المنصور خاں صفدر جنگ شاہان عہد نے ہر چند کوشش کی کہ انہیں قدمبوسی یا کم از کم نذرانے بھیجنے کی اجازت مل جائے مگر آپ صاف کہہ دیا کرتے تھے کہ:۔

"فقیر یہیں سے دعا کر رہا ہے آنے کی ضرورت نہیں۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے (۱) حضرت سید حمزہ (۲) حضرت سید شاہ حقانی۔ اولذکر کے حالات مبارکہ آگے آ رہے ہیں۔

آپ کے مشاہیر خلفاء کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت سید شاہ حمزہ (۲) شاہ ظہور اللہ کشمیری (۳) حضرت شاہ واصل (۴) حضرت شاہ عبد الہادی (۵) حضرت شاہ شہباز کنبوہ سنبھلی (۶) حضرت شاہ فخر الدین احمد ملقب شاہ باقی باللہ پنجابی (۷) حضرت شاہ فقیر اللہ عرف شاہ عارف اللہ (۸) شاہ بزرگ مارہروی (۹) حضرت شاہ مکن (۱۰) حضرت شاہ انور (۱۱) حضرت شاہ رحمت اللہ (۱۲) حضرت شاہ مولوی غلام نبی اترولوی (۱۳) حضرت شاہ حفیظ اللہ (۱۴) حضرت شاہ اسرار اللہ (۱۵) حضرت

Marfat.com

شاہ نادر العصر (۱٦) حضرت شاہ بیرنگ مجذوب (۱۷) حضرت شاہ رفیق (۱۸) حضرت شاہ شیدا (۱۹) حضرت شاہ بوعلی (۲۰) حضرت فضل اللہ (۲۱) حضرت شاہ محبوب اللہ شاہ (۲۲) حضرت مفتی جلال الدین (۲۳) حضرت شاہ محمد شاکر رحمتہ اللہ علیہ اجمعین۔

آپ کا وصال ۱٦ رمضان المبارک ۱۱٦۴ھ مطابق ۸۔اگست ۱۷۵۱ بروز پیر ہوا۔ والد بزرگوار کے روضہ میں بجانب مشرق مزار شریف بنا۔

Marfat.com

(۳۵)

سیّدنا شاہ حمزہ مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

۱۱۳۱ھ..........................۱۱۹۸ھ

مارہرہ شریف (بھارت)..................................مارہرہ شریف (بھارت)

۱۷۱۹ء................۱۷۸۳ء

قطعہ ء تاریخ وصال

(۱)

سال رحلت ہے ان کا یہ صابر
''نجم انصاف حضرت حمزہ''

۱۷۸۳ء

(حضرت صابر براری، کراچی)

(۲)

شاہ حمزہ ولیء با کمال گئے سُوئے رب ذوالجلال
صادق نے کہی یہ تاریخ ''ادخلی فی جنتی'' سال وصال

۱۱۹۸ھ

(محمد صادق قصوری)

Marfat.com

سیّدنا شاہ حمزہ مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ حمزہ بن حضرت شاہ ابوالبرکات آل محمد کی ولادت باسعادت ۱۴ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ مطابق ٦ مارچ ۱۷۱۹ بروز پیر مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ (بھارت) میں ہوئی، والد گرامی کے علاوہ شمس العلماء مولانا محمد باقر اور شیخ ڈھڈھالا ہوریؒ سے علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ طب علماً و عملاً حکیم عطا اللہؒ سے سیکھی۔ علوم باطنی نیز مقامات سلوک اور بیعت وخلافت والد ماجد سے حاصل کیے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پینتسویں امام وشیخ طریقت تھے۔ آپ علم وفضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف، عدیم النظیر عارف اور اولیاء اکابرین میں سے تھے۔ صاحب کرامت وتصرف تھے اور بڑے بڑے مجاہدات کی منزلوں کو آپ نے طے فرمایا۔ نہایت ہی ذہین شخصیت کے مالک تھے۔ گیارہ سال کے سن شریف میں جملہ علوم وفنون کو حاصل کر لیا تھا اور گیارہ سال کی مدت تک اپنے جدامجد حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہ کی تربیت میں رہ کر فیوض وبرکات حاصل کیے۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفات سے خاص ذوق تھا۔ خود اکثر ملاحظہ فرماتے اور خاص خدام کو ان کا درس بھی دیتے آپ کی علمی جلالت و وجاہت کا اندازہ آپ کی اپنی تصنیفات خصوصاً ''فص الکلمات'' سے بآسانی ہوسکتا ہے۔ اصول فن اور کلیات وضرویات جیسے مسائل عجب دلکش انداز میں تحریر فرمائے گئے ہیں۔

آپ کی بڑی نرالی شان تھی۔ کبھی آپ ایک عالم دین پرور ہیں کہ ہم تن شریعت کی حمایت میں محو وگم ہیں، کبھی بادشاہ بیکس نواز ہیں کہ رعیت پروری میں مشغول

Marfat.com

ہیں، کبھی ایک شیخ عارف ہیں کہ ہزاروں بندگان خدا آپ سے فیض یاب ہورہے ہیں، کبھی ایک طبیب مسیحا نفس ہیں کہ صدہا مریض شفا پا رہے ہیں، کبھی ایک کریم دریا دل کہ سائلوں کی تلاش میں مستغرق ہیں، کبھی ایک مدبّر شجاع ہیں کہ بڑے بڑے مشاہیر امور مشکلہ میں آپ سے تدابیر پوچھ رہے ہیں اور بڑے بڑے امور سلطنت آپ کے اشاروں سے فیصل ہورہے ہیں۔

آپ کے عادات وصفات اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر تھے دس برس کی عمر میں نماز تہجد شروع کی جو تادم واپسیں کبھی قضا نہ ہوئی۔ جودوسخا فہم وذکا اور اخلاق ومروّت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ہمہ وقت تلقین وہدایت اور مخلوق خدا کی تعلیم وتربیت میں مصروف رہتے تھے۔ عبادت وریاضت میں بھی یگانہء عصر تھے۔ اشاعت اسلام واصلاح مسلمین کے لئے آپ کی مساعی وقف تھی۔

آپ اپنے وصف کو ہمیشہ اخفاء میں رکھتے اور اظہار سے پرہیز فرماتے اور اپنی نسبت خاندان کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

''ایک روز فقیر کو خیال آیا کہ نسبت ظنی ہے ہر چند کہ سیادت سادات بلگرام مشہور ومسلّم ہے، لیکن یقین ووثوق نہیں معاً دیکھتا ہوں کہ حضور مولی المسلمین، امیر المومنین سیّدنا ومولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف فرما ہیں اور دونوں بازو چوکھٹ سنگی کے جو خانقاہ برکاتیہ میں نصب ہے تھامے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ'' تم ہمارے بیٹے ہو اور پیارے بیٹے ہو۔ الحمد اللہ علی ذالک''

آپ جودوسخا اور بخشش وعطا میں یگانہء عصر تھے اور اپنے والد ماجد کے عرس مبارک میں مہمانوں کی خاطر داری کی ایک ایسی مثال چھوڑی ہے کہ اپنے وقت کا شہنشاہ بھی ایسی پر تکلف دعوت شاید ہی کرسکے۔ چنانچہ مارہرہ شریف کے عرس میں بیک وقت ہزاروں آدمیوں کا ہجوم ہوتا تھا۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے

Marfat.com

کہ ایک سال عرس شریف میں باغات آستانہ عالیہ کے بیر اور آم تقسیم ہوئے۔ سب کو ایک ایک بیر دیا گیا جب اس کا شمار کیا گیا تو چوبیس ہزار کی تعداد معلوم ہوئی۔ عرس مبارک میں بلا مبالغہ سو قسم کے کھانوں سے زائرین کی مہمان نوازی فرماتے۔ آخری وقت میں حضرت نے مصارف عرس میں بہت تخفیف کر دی تھی، پھر بھی مہمان کو ۲۵ اقسام کے کھانے ہر سال برابر تقسیم ہوتے تھے جس میں امیر و غریب، شاہ و گدا اور ادنی واعلیٰ کی کوئی تخصیص نہ تھی۔

آپ کی ذات گرامی اپنے اسلاف کی آئینہ دار تھی اور بڑے بڑے امراءُ سلاطین وقت اپنے خدّام ولشکر و سپاہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ مہینوں خانقاہ میں قیام رہتا اور انواع و اقسام کے کھانوں سے ان کی مہمان نوازی کی جاتی مگر حضرت کبھی بھی ان لوگوں کو باریابی کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اور اپنے معمولات مقررہ میں مصروف رہتے تھے۔

ایک پشاوری باکمال درویش نے آپ کی خدمت مبارکہ میں ایک درود شریف نذر کیا۔ آپ نے اسے پسند فرمایا کر رکھ لیا۔ اسی شب حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور ارشاد ہوا۔

"صاحبزادے اٹھو! اور درود شریف پڑھو"۔

آپ بیدار ہوئے، غسل فرمایا، عطر لگایا، بخور وغیرہ روشن کئے اور اس درود شریف کا ورد شروع کیا ہنوز درود شریف ختم بھی نہ کیا تھا کہ زیارت سرور کونین ﷺ سے مشرف ہوئے اور اپنی آنکھوں سے نبی کریم ﷺ کی زیارت فرمائی۔ آپ فوراً تعظیما کھڑے ہو گئے اور درود شریف کے بقیہ اعداد پورے کئے، درود شریف تمام ہونے تک آقائے دو عالم ﷺ آپ کے پاس تشریف فرما رہے۔ پھر آپ نے چند اشعار حضور سرور کائنات علیہ التحیہ والثناء کی بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کئے جنہیں سرکار

Marfat.com

دوعالم ﷺ نے پسند فرمایا اور کونین کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا۔

مذکورہ پشاوری درویش کا نام مولوی محمد مکرم مرید شاہ پشاوری تھا جو ۱۱۷۴ھ مطابق ۱۷۶۰ء میں احمد شاہ درانی کے ساتھ ہندوستان آیا اور باریاب ہوکر مذکورہ درود شریف جسے ''صلوٰۃ الختام'' کہتے ہیں پیش فرمایا۔

نواب احمد خاں بنگش والیٔ فرخ آباد نے بارہ مواضعات کو درگاہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے لئے وقف کر دیا تھا۔ موصوف کو حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ سے بہت زیادہ عقیدت ومحبت تھی جس کا اظہار انہوں نے بارہ دیہات وقف کر کے کیا۔

آپکا گھرانہ علمی ادبی اور روحانی اعتبار سے تاریخ ساز گھرانہ ہے۔ جس کے اثرات آپ کے اندر بھی بدرجہ اتم موجود تھے۔ آپ کو مطالعہ کا خاص ذوق تھا اور جو کتابیں مطالعہ فرماتے اول تا آخر ملاحظہ فرماتے اور پسندیدہ فوائد اس کے اول یا آخر یا حاشیہ پر تحریر فرما دیتے تھے۔ آپ کے پاس ایک بہت بڑا کتب خانہ تھا جس میں ہزاروں جلدیں کتب مختلف علوم وفنون کی جمع تھیں جس کی تعداد سولہ ہزار کے قریب تھی بہت سی نادر ونایاب کتب خود اپنے دست مبارک سے اور دیگر کاتبوں سے لکھوا کر کتب خانہ میں داخل فرماتے تھے۔ آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف سے آپ کی عبقری شخصیت کا کماحقہ فہم وادراک ہوسکتا ہے۔

(۱) کاشف الاستار شریف (۲) فیض الکلمات (۳) مثنوی اتفاقیہ (۴) قصیدہ گوہر بار (اردو) (۵) رسالہ عقائد۔

اس کے علاوہ چند بیاض میں اعمال واشغال اور اوراد واذکار تحریر فرمائے ہیں۔

آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔

(۱) حضرت ابوالفضل سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہ

(۲) حضرت سید شاہ برکات احمد ستھرے میاں قدس سرہ

Marfat.com

(۳) حضرت سید شاہ آل حسین سچے میاں قدس سرہ

(۴) حضرت سید اعلی قدس سرہ (صغرسنی میں ہی وصال ہو گیا تھا)

(۵) حضرت صاحبزادی وافی بی بی عرف بو بو صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا۔

آپ کے خلفائے کرام کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(۱) حضرت ابو الفضل آل احمد اچھے میاں قدس سرہ (۲) حضرت شاہ مسیح اللہ قدس سرہ (۳) حضرت شاہ عین الحق (۴) شاہ شیر علی (۵) شاہ حفیظ اللہ (۶) شاہ رحیم اللہ (۷) شاہ سیف اللہ سہاوی (۸) شاہ رمضان اللہ (۹) شاہ مولوی غلام محی الدین (۱۰) شاہ دیدار علی (۱۱) شاہ محمد غوث گوالیاری (۱۲) شاہ شامل (۱۳) شاہ خیرات علی (۱۴) شاہ رسولی (۱۵) شاہ عابد (۱۶) شاہ ماجد (۱۷) شاہ عزت اللہ (۱۸) شاہ نور اللہ (۱۹) شاہ کرم علی (۲۰) شاہ عبد الرشید (۲۱) شاہ محفوظ (۲۲) شاہ غلام رسول (۲۳) شاہ میر حسین ملقب شاہ حسین (۲۴) شاہ عبد الغنی (۲۵) شاہ عبد الحکیم (۲۶) شاہ تحقیق (۲۷) شاہ نصیر الدین (۲۸) شاہ زاہد (۲۹) شاہ مکن (۳۰) شاہ بزرگ (۳۱) شاہ دیدار علی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

آپ کا وصال ۱۴ محرم ۱۱۹۸ ہجری مطابق ۹ دسمبر ۱۷۸۳ء بروز منگل بعد نماز مغرب ہوا۔ مارہرہ شریف میں مزار اقدس بنا جو زیارت گاہ خلائق ہے۔

Marfat.com

(۳۶)

سیّدنا شاہ آل احمد اچھّے میاں مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

۱۱۶۰ھ..................۱۲۳۵ھ

مارہرہ شریف..................................مارہرہ شریف (بھارت)

۱۷۴۷ء..................۱۸۶۰ء

قطعہ ء تاریخ وصال

کہہ دے صابر ہیں جناں میں اب مکیں

" حضرت اچھے میا ں عالی مقام"

۱۸۶۰ء

Marfat.com

سیّدنا شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّد شاہ آل احمد ملقب بہ اچھے میاں بن حضرت سیّد شاہ حمزہ کی ولادت باسعادت ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ مطابق ۳۔ کتوبر ۱۷۴۷ء بروز بدھ خانقاہ عالیہ مارہرہ شریف میں ہوئی، تاریخی نام "سلطان مشائخ جہاں" ہے جس سے ۱۱۶۰ھ کے عدد برآمد ہوتے ہیں۔۔

آپ کے جداعلیٰ حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ نے یہ بشارت دی تھی کہ مجھے بفضلِ الٰہی چار واسطوں کے بعد ایک لڑکا عنایت ہوگا جس سے خاندان کی رونق دوبالا ہوگی۔ بعدازاں حضرت قدس سرہ نے ایک خرقہ عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ یہ اس صاحبزادے کے لئے ہے۔ حضرت اقدس سیّدنا شاہ آل محمد قدس سرہ (حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے فرزند اکبر) نے آپ کو تسمیہ خوانی کے وقت گود میں بٹھا کر ارشاد فرمایا کہ یہ وہی شہزادے ہیں جن کی بشارت والد ماجد نے دی تھی۔

آپ نے علوم ظاہری و باطنی، خفی و سرّی اور علمی و ادبی و سلوک کی تکمیل و تحصیل والد گرامی سے فرمائی۔ اس کے علاوہ آپ نے فن طب باقاعدہ طور پر حکیم نصر اللہ مارہروی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل فرمایا تھا۔ آپ کے روحانی معلم حقیقی معنوں میں حضور سیّدنا غوث اعظم محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چھتیسویں امام و شیخ طریقت تھے۔ آپ بڑے باکمال و عارف باللہ تھے۔ کرامات و تصرّفات میں عدیم النظیر تھے۔ علوم ظاہر و باطن میں بے ہمتا تھے۔ آپ نے سخت ترین ریاضتیں کیں۔ اور مجاہدات و سلوک میں ایک خاص شان کے حامل

Marfat.com

تھے، غلاموں کی کفالت فرماتے اور اخلاق نبوی ﷺ کے پیکر تھے۔

عام مخلوق پر آپ کی نظر عنایت ہوتی ہی تھی لیکن خدام ساکنان بدایوں پر خاص نوازشیں ہوتی تھیں اور ارشاد فرماتے کہ۔

"بدایوں ہماری جاگیر ہیں جو ہم کو حضور غوثیت ماب رحمتہ اللہ علیہ سے عطا ہوئی ہے"۔

آپ علوم ظاہر و باطن کے متبحر عالم تھے۔ اکثر و بیشتر علماء وفضلاء آپ کے حلقہء ارادت سے وابستہ تے تھے۔ دقیق و مشکل مسائل اس خوبی اور شان سے حل فرما دیتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ ایک بار آپ کے آخری عہد میں حضرت مولانا شاہ عبد المجید عین الحق بدایونی رحمتہ اللہ علیہ جو آپ کے اجل خلفاء میں سے تھے، نے عرض کیا کہ "مسئلہ قرطاس" میں ہر چند علماء کرام نے جواب دیئے ہیں لیکن حضور! میری تسکین خاطر فرمادیں۔ آپ نے دوات قلم کا حکم فرمایا معاً حضرت شاہ عین الحق پر مسائل کی تحقیق وارد ہوئی اور عرض کیا کہ فقیر پر ہدایات شافی مل چکے ہیں۔

عبادت وریاضت، تقویٰ وطہارت اور شریعت وطریقت میں آپ بہت بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ ہمیشہ اوراد واشغال اور ذکر وفکر میں مصروف ومحور ہتے تھے۔ آخر شب نماز تہجد ادا کرتے پھر دست مبارک اٹھا کر دین کی ترقی اور متوسلین کے لئے دعائے مغفرت فرماتے۔ دعا سے فارغ ہو کر گیارہ بار ذکر کلمہ شریف با آواز بلند کرتے۔ نماز فجر کے بعد تھوڑی دیر کے لئے محل سرا میں تشریف لے جاتے۔ بعد ازاں خانقاہ معلیٰ میں رونق افروز ہوتے اور درویشوں کو طلب فرما کر استفسار واردات فرماتے۔ اور بقدر حوصلہ ہر ایک کی اصلاح فرماتے۔ پھر درگاہ شریف جا کر سب سے پہلے والد ماجد کے مزار پر فاتحہ خوانی کرتے۔ اکثر اوقات درگاہ معلیٰ سے متصل پائیں باغ میں تشریف لے جاتے اور جامن کے درخت کے نیچے دری بچھا کر جلوہ افروز

Marfat.com

ہوتے۔ وہاں سے اٹھ کر خانقاہ شریف میں دربار عام ہوتا، ہر ایک اپنا اپنا مطلب عرض کرتا آپ اپنے خدّام کو سخت محنت اور ریاضت سے بچاتے۔ اہل حاجات کو بھی وظائف و اعمال بہت کم مرحمت فرماتے۔ اپنے اکابر کی طرح تصرّفات میں پوشیدگی فرماتے۔ دوپہر کے وقت کھانا طلب ہوتا تو مونگ کی دال یا شوربہ کے ساتھ دو یا تین ہلکی سی چپاتیاں تناول فرماتے؛ پھر قیلولہ کرتے، نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو جاتے۔ بعد فراغت خانقاہ میں جلوہ ہو کر افروز درود شریف کا وظیفہ پڑھتے۔ پھر نماز عصر مسجد میں ادا کر کے خانقاہ میں رونق افروز ہوتے، نماز مغرب مسجد میں با جماعت ادا کرنے کے بعد ختم خواجگان پڑھتے۔ نماز عشاء کے بعد خانقاہ کے دروازے بند ہو جاتے۔

آپ کے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی تھی۔ دونوں آپ کی حیات مبارکہ میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔ مریدین کی تعداد دو لاکھ کے قریب تھی۔ خلفائے کرام ستّر کے قریب تھے۔ تفصیل کچھ یوں ہے۔

(۱) حضرت شاہ آل رسول مارہروی (۲) حضرت پیر بغدادی (۳) شاہ خیرات علی (۴) مولانا عبدالمجید عین الحق بدایونی (۵) مولانا عبدالمجید عثمانی بدایونی (۶) مولانا ذکراللہ شاہ فرشوری بدایونی (۷) حافظ سید غلام علی شاہجہانپوری (۸) مولوی ریاض الدین سہسوانی (۹) مولانا فخر الدین عثمانی بدایونی (۱۰) سید احمد شاہ ہجہانپوری (۱۱) سید شاہ میرن بریلوی (۱۲) مولانا غلام جیلانی بدایونی (۱۳) مولانا ابوالحسن عثمانی بدایونی (۱۴) مولانا حبیب اللہ عباسی بدایونی (۱۵) مولانا محمد بہاؤالحق عباسی بدایونی (۱۶) سید محمد علی ملقب غلام درویش لکھنوی (۱۷) مولانا فضل امام رائے بریلوی (۱۸) شاہ محمد غلام غوث بدایونی ثم غازی پوری (۱۹) حضرت شاہ گل (۲۰) میاں حبیب اللہ شاہ وارثی (۲۱) مولانا محمد نظام الدین عباسی بدایونی (۲۲) میاں شاہ عالم (۲۳) شاہ

Marfat.com

سلامت اللہ بدایونی ثم کانپوری (۲۴) میاں شاہ حسن (۲۵) شاہ حسین مغل (۲۶) مولانا محمد افضل صدیقی بدایونی (۲۷) مولانا غلام عباس بردوانی (۲۸) خواجہ کلن قاضی سرونج (۲۹) علامہ محمد اعظم سہسوانی (۳۰) حافظ مراد شاہ (۳۱) مولانا نور محمد (۳۲) شاہ غلام قادر (۳۳) شاہ شہاب الدین مست (۳۴) چوہدری نیاز علی کمبوہ مارہروی (۳۵) مولانا بدر الدین بخاری (۳۶) مولانا شیخ احمد دہلوی (۳۷) مولانا عبد الجبار شاہ جہانپوری (۳۸) مولانا عبد القادر داغستانی (۳۹) شاہ بے فکر (۴۰) خواجہ غلام نقشبند خاں دہلوی (۴۱) میانجی عبد الملک انصاری بدایونی (۴۲) قاضی ظہیر الدین صدیقی بدایونی (۴۳) سیّد قدرت علی شاہجہانپوری (۴۴) شاہ نجف علی شاہ (۴۵) شاہ الہ یار شاہجہانپوری (۴۹) میانجی شہاب الدین ککھالہ بدایونی (۵۰) سیّد شاہ فضل غوث بریلوی (۵۱) حافظ مراد شاہ پنجابی (۵۲) حضرت دیندار شاہ رامپوری (۵۳) شاہ عبد الحق شاہجہانپوری (۵۴) مولانا عبادت اللہ صدیقی بدایونی (۵۵) نعمت اللہ شاہ عرف کوارے میاں کانٹ (۵۶) حضرت لطف علی شاہ (۵۷) شیخ بارک اللہ صدیقی بدایونی (۵۸) شیخ اشرف علی انصاری منداوری (۵۹) منشی ذوالفقار الدین بدایونی (۶۰) شیخ مبازر الدین بدایونی (۶۱) سید رفعت علی شاہ (۶۲) قاضی عبد السلام عباسی بدایونی (۶۳) قاضی امام بخش (۶۴) میاں عبد اللہ شاہ صحرائی بدایونی (۶۵) حضرت اصالت خاں (۶۶) سید محمود مکی (۶۷) حضرت جلال الدین پوربی (۶۸) مولانا نصیر الدین عثمانی بدایونی (۶۹) حضرت شاہ خاموش قدس اسرارہم۔

آپ نے ۱۷ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ مطابق ۳ جنوری ۱۸۲۰ء بروز پیر کو سفر آخرت فرمایا اور مارہرہ شریف میں آخری آرام گاہ بنی جو مرجع خلائق ہے۔

ارشادات قدسیہ:۔

(۱) جہاں تک ہو سکے خدا سے خدا کے سوا کچھ اور طلب نہ کرو کیونکہ جب اللہ عزوجل

Marfat.com

ہی اس کا ہو گیا تو سب خلق اس کی ہوگئی۔

(۲) کبھی کوئی حرف ایسا زبان پر نہ لاؤ جو نیاز و بندگی و عجز و سرافگندگی کے سوا دوسرے معنی کا ابہام و احتمال رکھتا ہو۔

(۳) خلق سے خلوت اور اپنے نفس سے عزلت اختیار کرو۔

(۴) وہ حضرات جو حضور سید عالم ﷺ سے نسبت رکھتے ہیں جیسے سادات کرام، مشائخ عظام اور علماء کرام ان کو حضور علیہ التحیہ والثناء کا نائب جان کر دل و جان سے تعظیم و احترام کرو۔

(۵) جس قدر ہو سکے کم کھانے اور کم سونے کی کوشش کرو، اس میں بہت فائدے ہیں

(۶) مرید اپنا اختیار اپنے پیرو مرشد ہی کے ہاتھوں رکھے اور خود اس کے سامنے ایسا ہو جائے جیسے میت نہلانے والے کے ہاتھوں میں اور کوئی کام ظاہر کا ہو یا باطن کا بغیر حکم مرشد نہ کرے۔

(۷) اپنے کل امور میں خواہ وہ نفس کے ورغلانے سے ہو یا قلب و روح کے قوت دینے سے، بہر حال تمام وقتوں میں خود کو حوالہ خدا کرنا چاہیے۔

Marfat.com

(۴۷)

سیّدنا شاہ آل رسول مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

۱۲۰۹ھ.................۱۲۹۶ھ

مارہرہ شریف بھارت.............................مارہرہ شریف۔

۱۷۹۵.................۱۸۷۹ء

قطعہء تاریخ وصال

ان کی تاریخ ہجر ہے صابؔر

"راحت جان شاہ آل رسول"

۱۲۹۶ء

Marfat.com

سیّدنا شاہ آل رسول مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم شاہ سیّد آل رسولؒ بن حضرت شاہ سیّد آل برکات ستھرے میاںؒ کی ولادت شریف ماہ رجب المرجب ۱۲۰۹ھ مطابق جنوری فروری ۱۷۹۵ء میں مارہرہ شریف میں ہوئی۔ تعلیم و تربیت والد گرامی کی آغوش شفقت میں پائی۔ ابتدائی تعلیم حضرت عین الحق شاہ عبدالمجید بدایونیؒ مولانا شاہ کرامت اللہ کشفی بدایونی رحمتہ اللہ علیہم سے خانقاہ برکاتیہ میں حاصل کرنے کے بعد مولانا انوار صاحب فرنگی محلی ،مولانا عبدالوسع سید نپوری اور مولانا شاہ نور الحق رزاقی لکھنوی عرف ملا نور سے کتب معقولات و منقولات کی تحصیل و تکمیل فرمائی۔ ۱۲۲۶ھ مطابق ۱۸۱۱ء میں حضرت مخدوم شیخ عبدالحق رودلوی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر مشاہیر علماء و مشائخ کی موجودگی میں دستار فضیلت سے نوازے گئے اور اسی سال حضرت اچھے میاں قدس سرہ کے ارشاد پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے درس حدیث میں شریک ہوئے ،صحاح ستہ کا دورہ کرنے کے بعد ''سلاسل حدیث و طریقت'' کی سندیں مرحمت ہوئیں اور سند علم ہندسہ دو مقالہ اقلیدس سنا کر حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی نور اللہ مرقدہ سے حاصل۔ کی فن طب والد ماجد اور حکیم فرزند علی خاں موہانی سے علماً و عملاً حاصل فرمایا۔

آپ کی خلافت و اجازت حضرت اچھے میاں قدس سرہ سے تھی، والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی مگر آپ نے حضرت شیخ اچھے میاں قدس سرہ کے سلسلہء طریقت کو جاری کیا۔ آپ سلسلہء عالیہ قادریہ رضویہ کے سینتسویں امام و شیخ

Marfat.com

طریقت تھے۔آپ تیرہویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء میں سے تھے، آپ کی عظیم شخصیت کی مساعی جمیلہ سے اسلام اور مذہب اہل سنت و جماعت کو استحکام نصیب ہوا۔ بڑے نڈر، بے باک، شفیق اور مہربان تھے۔غرباء و مساکین کی ضرورتوں کو پورا کرتے۔علوم ظاہر و باطن میں ماہر تھے۔آپ کے مکاشفہ میں عجیب شان تھی، آپ اپنے اسلاف کی زندہ و تابندہ یادگار تھے۔آپ کے دور اقدس میں سلسلہ عالیہ برکاتیہ کی کافی اشاعت ہوئی۔آپ بڑی ارفع و اعلیٰ شان کے مالک تھے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے آپ کی شان میں اپنے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' میں ایک طویل منقبت بزبان فارسی کہی ہے مطلع ملاحظہ ہو۔

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آل رسول

خوشا سرے کہ کنندش فدائے آل رسول

آپ کی عادات و صفات شریعت مطہرہ میں پوری طرح ڈھلی ہوئی تھیں۔ نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے اور تہجد کی نماز کبھی قضا نہیں ہونے دیتے تھے۔ نہایت کریم النفس، عیب پوش اور حاجت برآری میں یگانہء عصر تھے۔ جو احادیث مبارکہ سے منقول ہیں وہی دعائیں مرحمت فرماتے۔ ہمیشہ لباس سادہ درویشانہ پہنتے اور مشائخانہ سے احتراز فرماتے۔فضول رسموں کی آپ کے دربار میں جگہ نہ تھی۔ شریعت سے ایک ذرہ برابر بھی تجاوز گوارا نہ تھا۔

جود وسخا کا یہ عالم تھا کہ لوگ مصنوعی ضروریات بتا کر جب چاہتے آپ سے روپیہ مانگ کر لے جاتے تھے۔آپ کی اہلیہ محترمہ عرض کرتیں کہ آپ ''ولی'' ہیں تو سب کو ''ولی'' ہی سمجھتے ہیں، کچھ احتیاط فرمائیں مگر آپ خود گھر میں جا کر ضروری اشیاء لاتے اور دے دیتے۔ جو حاجت مند آتا اس کی حاجت برآری پہلے کرتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ اپنے کپڑے تک اتار کر دے دیتے تھے۔ ہر خادم و مرید سے نہایت

Marfat.com

شفقت ورافت سے معاملہ فرماتے۔ ان کی پُرسشِ حال، حوائج کا انتظام وانصرام، خطا پر معافی اور خفیہ معاونت آپ کی عادت کریمہ تھی۔

کسر نفسی اور کمال درویشی کی مثال یہ ہے کہ باوجود ہر قسم کے استحقاق فائق کے نماز کی امامت ایک حافظ سے کرواتے، کبھی امام نہ بنتے۔ ایک بار مفتی عین الحسن بلگرامیؒ نے جن کا مکاشفہ بہت بڑھا ہوا تھا جماعت میں شریک ہو کر نماز توڑ دی اور سلام کے بعد حافظ صاحب سے فرمایا کہ

''مرد خدا! نماز میں بازار جانے اور سودا خریدنے کی ضرورت نہیں، ہم تمہارے ساتھ کہاں کہاں پریشاں پھریں۔''

آپ یہ سن کر مفتی صاحب پر بہت برہم ہوئے اور ارشاد کیا۔

''بہتر ہے کہ آپ خود نماز پڑھائیں ورنہ حافظ صاحب کے ساتھ پھریں اور شریعت کا استہزاء نہ کریں، آپ کو نماز میں خود حضور نہیں ورنہ دوسروں پر نظر کیوں جاتی۔''

آپ نے اپنے دور میں خانقاہ برکاتیہ کی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ مدرسہ، مدرسین اور مشائخ کے لئے حجرات اور خلوات فقراء تعمیر کرائے۔ عالم، فاضل، حافظ، قاری، طبیب درگاہ شریف میں تعین کئے۔ آپ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہوئیں۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔

(۱) سید ظہور حسین شاہ بڑے میاں (۲) سید ظہور حسن شاہ چھٹو میاں (۳) انصار فاطمہ (۳) ظہور فاطمہ اور (۴) رحمت فاطمہ

آپ کے خلفائے کرام میں بڑی نابغہ روزگار ہستیاں شامل ہیں جن کی ایک ہلکی سی فہرست درج ذیل ہے۔ (۱) سیّد شاہ ظہور حسین (۲) سیّد شاہ مہدی حسن مارہروی (۳) سیّد ظہور حسن مارہروی (۴) سیّد شاہ ابو الحسین نوری میاں مارہروی (۵) سیّد شاہ ابوالحسن خرقانی (۶) سیّد شاہ محمد صادق برادرزادہ (۷) سیّد شاہ امیر حیدر

Marfat.com

(ہمشیر زادہ) (۸) سید شاہ حسین حیدر (۹ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی (۱۰) سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی (۱۱) قاضی عبدالسلام عباسی بدایونی (۱۲) شاہ احسان اللہ فرشوری بدایونی (۱۳) شکر اللہ خاں فرشوری بدایونی (۱۴) حافظ حاجی محمد احمد فرشوری بدایونی (۱۵) حاجی فضل رزاق فرشوری بدایونی (۱۶) حافظ مظہر حسین فرشوری بدایونی (۱۷) حافظ مجاہد الدین صدیقی بدایونی (۱۸) حضرت مفتی محمد اشرف علی صدیقی بدایونی (۱۹) شیخ منوّر علی (۲۰) مفتی محمد حسن خاں بریلوی (۲۱) سیّد شاہ تجمل حسین قادری شاہجہانپوری (۲۲) مولوی عبدالرحمٰن (۲۳) قاضی مولوی شمس الاسلام عباسی بدایونی (۲۴) مولوی ضیاء اللہ خاں عباسی بدایونی ثم بریلوی۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

ارشادات قدسیہ:۔

(۱) راہ سلوک میں ادب ومحبت اور ترک رعونت ایک لازمی امر ہے۔

(۲) علماء وفقراء اور مساکین کی تعظیم پوری سعی سے کرتے رہو۔ اور جو کچھ بھی میسر ہو پوری تواضع کے ساتھ سامنے رکھ دو، قبول کرلیں تو بہتر ہے نہ کریں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔

(۳) نیاز وفاتحہ میں ہرگز تکلف نہ برتیں کہ شرع میں تکلیف روا نہیں ہے۔ اور صرف پاؤ بتاشوں پر فاتحہ دلانے پر اکتفا کریں۔

(۴) درویش کا ظاہر تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مانند ہونا چاہے اور باطن حضرت حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ جیسا ہونا چاہے۔

(۵) ہر حالت میں دل بلند وقوی اور امید صادق رکھنی چاہیے تھا کہ ظہور دولت اس جگہ سے ہو جہاں عقلاء کی عقلوں کو بھی رسائی نہیں۔

(۶) وقت رحلت لوگوں نے آپ سے استدعا کی کہ حضور! کچھ وصیّت فرما دیجئے؟ بہت اصرار پر فرمایا کہ لکھ لو یہ ہمارا وصیّت نامہ ہے۔

"اطیعو اللہ واطیعو الرسول۔ بس یہی کافی ہے اور اس میں دین و دنیا کی

Marfat.com

فلاح ہے"۔

آپ کا وصال ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ مطابق ۳۔ دسمبر ۱۸۷۹ء بروز بدھ مارہرہ شریف میں ہوا اور مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔ کسی نے عربی میں مندرجہ ذیل مادہ تاریخ وفات نکالا۔

"عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا"

۱۲۹۶ھ

Marfat.com

(۳۸)

سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمتہ اللہ علیہ

۱۲۵۵ھ.........................۱۳۲۴ھ

مارہرہ شریف.................................. مارہرہ شریف (بھارت)

۱۸۳۹ء.........................۱۹۰۶ء

قطعہ ءتاریخ وصال

سُوئے جناں شاد بہر وصال حبیب　　داد جان آثر رنج فراق و تعب

سرور و سلطان یا سیّد عالی نسب　　نور و ظہور خدا احمد نُوری لقب

گفت من خستہ وصل روز و مہ وقت سال

''شنبہ و شام. سعید یادہ نازش کمال''

۱۳۲۴ھ

(مولوی محمد حسن آثر بدیوانیؔ)

(۲)

صابرؔ سن وصال یہ کہہ دیجئے صاف صاف

'' شیریں بیاں ہیں خلد میں شاہ ابو الحسین ''

۱۹۰۶ء

(صابرؔ براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری بن شاہ ظہور حسن بن شاہ آل رسول کی ولادت ۱۹ شوال المکرّم ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۸۳۹ء بروز جمعرات مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ کا تاریخی نام ''مظہر علی'' ہے جس سے سال ولادت ۱۲۵۵ھ برآمد ہوتا ہے۔

آپ کا قد میانہ، رنگ گندمی، سر مبارک بڑا، پیشانی خوب بڑی، بھنویں باریک، پلکیں دراز، آنکھیں بڑی اور روشن، سپیدی اور سیاہی تیز سرخی کے ڈورے پڑے، شغل محمودہ میں سیاہی مطلق نظر نہ آتی اور شغل بروز میں دونوں پتلیاں ایک ساعت برابر آجاتیں، بینی بلند، دہانہ فراخ، دندان مبارک نہایت صاف چمکدار اور مضبوط جو غالباً وقت وفات تک سب دانت موجود تھے کوئی گرا نہ تھا۔ ریش مبارک نہ ابنوہ سے کم بلکہ پوری بھری ہوئی مرسلہ، سینہ مبارک چوڑا، ہاتھ لمبے، انگلیاں باریک دراز، شکم مبارک پر ایک باریک سیلی بالوں کی پڑی ہوئی۔ آخر عمر میں کمر مبارک خم ہو گئی تھی جو چلنے میں محسوس ہوتی تھی۔ پاؤں کی ایڑیاں نہایت چھوٹی اور نہایت خوبصورت، رفتار تیز، ہنسی آپ کی صرف تبسم تھی۔

بیشتر عمامہ، رنگین کرتہ، سفید نقشبندی پاجامہ، ڈھیلی کلاہ مبارک دوپلی گوشے کھلے ہوئے، کبھی قادری قمیض اور لمبا کرتا بھی پہنتے، سردی کے موسم میں بینی مرزئی پوری ڈھیلی آستینوں کے ناف کے نیچے لباس تھا۔ ایک چھوٹہ دوپٹہ جو بشکل ''لا'' گلے میں ہوتا، رومال سفید استعمال فرماتے تھے۔

ابھی آپ کا سن شریف اڑھائی برس کا تھا کہ والد گرامی کا سایہ ہما پایہ سر سے

Marfat.com

اٹھ گیا، تعلیم وتربیت کی تمام تر ذمہ داری جد امجد حضرت شاہ سیّد آل رسول قدس سرہ العزیز پر آن پڑی، انہوں نے حسب دستور وقاعدہ آپ کے درس کا آغاز اقراء شریف کی چند آیات سے فرمایا، بعد میں سینہ مبارک سے لگایا اور رَبِّ يَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ کے ساتھ خاص دعائیں دیں اور درگاہ شریف کے مکتب فارسی میں داخل فرمایا۔

آپ کے مکتب سے فارسی، عربی، فقہ، تفسیر، حدیث، لغت، منطق ودیگر علوم متداولہ حاصل کئے۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست حسب ذیل ہے۔ (۱) میاں جی رحمت اللہ (۲) مولانا روشن جمال (۳) مولانا عبد اللہ (۴) مولانا شیر باز خاں مارہروی (۵) مولانا احمد خاں جلیری (۶) مولانا محمد سعید عثمانی بدایونی (۷) مولانا امام بخش مارہروی (۸) مولانا سیّد اولاد علی مارہروی (۹) مولانا اشرف علی مارہروی (۱۰) مولانا امانت علی مارہروی (۱۱) مولانا خیر الٰہی مارہروی (۱۲) حافظ عبد الکریم پنجابی (۱۳) حافظ قاری محمد فیاض رامپوری (۱۴) مولوی فضل اللہ جالیسری (۱۵) مولانا نور احمد عثمانی بدایونی (۱۶) مولانا مفتی حسن خاں عثمانی بریلوی (۱۷) حکیم محمد سعید بن حکیم امداد حسین مارہروی (۱۸) مولوی ہدایت علی بریلوی (۱۹) مولوی محمد تراب علی امروہوی (۲۰) مولوی محمد حسین شاہ ولائیتی (۲۱) مولوی محمد حسین بخاری (۲۲) مولانا عبد القادر عثمانی بدایونی قدس اسرارہم۔

علوم باطنی آپ نے جد امجد شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ سے حاصل کئے۔ علاوہ ازیں جن بزرگان ذیشان سے اذکار اوراد وسلوک کی منزلیں طے کیں ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت سیّد غلام محی الدین (۲) حضرت مفتی سیّد عین الحسن بلگرامی (۳) حضرت شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ (۴) حضرت مولانا احمد مرادآبادی (۵) حضرت حافظ شاہ علی حسین مرادآبادی قدس سرہ تعالیٰ اسرارہم۔

Marfat.com

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اڑتیسویں امام و شیخ طریقت ہیں۔ آپ اپنے وقت کے نامور، ملک گیر شہرت کے حامل روحانی پیشوا تھے۔ آپ کے فضائل و مناقب پر اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے ایک طویل نظم لکھی ہے جو "حدائق بخشش" حصہ اول مین موجود ہے۔

برتر قیاس سے ہے مقام ابو الحسین　　سدرہ سے پوچھو رفعت بامِ ابُو الحسین
وارستہ پائے بستہ دام ابو الحسین　　آزاد نار سے ہے غلامِ ابُو الحسین
خط سیہ میں نور الٰہی کی تابشیں　　کہ صبح نور بار ہے شامِ ابُو الحسین
ساقی سنا دے شیشۂ بغداد کی ٹپک　　مہکی ہے بوئے گل سے مدامِ ابُو الحسین
بوئے کباب سوختہ آتی ہے مے کشو　　چھلکا شراب چشت سے جامِ ابُو الحسین
گلگوں سحر کو ہے سہر سوز دل سے آنکھ　　سلطان سہر ورد ہے نامِ ابُو الحسین
کرسی نشین ہے نقش مرادان کے فیض سے　　مولائے نقشبند ہے نامِ ابُو الحسین
جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں　　ایک شاخ ان میں سے ہے مقامِ ابُو الحسین
مستوں کو اے کریم بچالے خمار سے　　تا دور حشر دورہ جامِ ابُو الحسین
ان کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا　　یارب زمانہ یاد بکامِ ابُو الحسین
سر بستہ مہر مہ ہیں پر ابتک کھلا نہیں　　کس چرخ پر ہے ماہِ تمامِ ابُو الحسین
میلا لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے　　مردے جلا رہا ہے خرامِ ابُو الحسین
اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری　　ہے ہفت پایہ زینہ بامِ ابُو الحسین
ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی　　گر جوش زند ہو بخشش عامِ ابُو الحسین
یحیٰی کا صدقہ وارث اقبال مند پائے　　سجادہ شیوخ کرامِ ابُو الحسین
انعام لیں بہار جناں تہنیت لکھیں　　پھولے پھلے تو نخل مرامِ ابُو الحسین
اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادوں کی بہار　　سونگھنے گل مراد مشامِ ابُو الحسین

Marfat.com

آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام　　اس اچھے ستھرے سے رہے نامِ ابو الحسین
یا رب وہ چاند جو فلک عزوجاہ پر　　ہر سیر میں ہو گا گام بگامِ ابو الحسین
آؤ ہمیں ہلال سپہر شرف دکھائیں　　گردن جھکائیں بہر سلامِ ابو الحسین
قدرت خدا کی ہے کہ تلاطم کناں اٹھی　　بحر فنا سے موج دوامِ ابو الحسین
یا رب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی　　جس سے ہے شکریں لب وکامِ ابو الحسین

ہاں طالع رضاؔ تری اللہ رے یاوری
اے بندہء جدود کرامِ ابو الحسین

آپ کا حلقہ بیعت وارشاد اور دعوت وتبلیغ بہت وسیع تھا۔ آپ اصلاح باطن سے پہلے اصلاح ظاہر اور عقیدہ کی صحت کا خصوصی طور پر خیال فرماتے تھے اور آپ کا مسلک ومشرب وہی تھا جو اکابرین اہلسنت تھا۔ شیعیت، نیچریت، تفضیلت، وہابیت کا تحریری رد فرمایا۔ اور ان فارق باطلہ کے انسداد کی سعی بلیغ فرمائی۔ اہل حاجات وحاضر باش لوگوں سے ہمیشہ خندہ روئی اور نہایت نرمی سے کلام فرماتے۔ چھوٹے بچوں پر شفقت ومحبت فرماتے، سر پر ہاتھ پھیرتے، کچھ چیزیں مرحمت فرماتے۔ اور ان کی باتیں سنتے۔ جوانوں پر عنایت اور بوڑھوں کا وقار بڑھاتے اور یہی ہدایت اپنے خدام کو بھی فرماتے۔

جود وسخا اور لطف وعطا آپ کا موروثی مشغلہ تھا۔ کبھی کوئی سائل آپ کے در سے خالی ہاتھ نہ گیا بہت سے مفلس خدام کی پرورش کو ضروری تصور فرماتے اور ان کے حال کا اظہار بھی پسند نہ کرتے، ان سے پرانی چیزیں لے کر نئی چیزیں عطا فرما دیتے اور پھر وہ پرانا سامان بھی محبت بھرے انداز میں واپس کر دیتے صبح۔ تا مسا اہل حاجات کا سلسلہ جاری رہتا اور ہر وقت دریائے بخشش وکرم طغیانی پر ہوتا۔ آپ ارشاد فرماتے کہ بخیل کی صحبت سے اجتناب چاہے اور اس سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اس پر کوئی مالی فرمائش کی جائے وہ دوبارہ حاضر نہیں ہوگا، ایک سوداگر نے ایک عمدہ

Marfat.com

گھڑی آپ کی خدمت میں نذر کی۔آپ نے شام سے پہلے پہلے کسی کو دے دی۔ آپ نے کبھی کسی چیز کو جمع نہیں فرمایا جو آتا وہ عطا میں خرچ ہو جاتا۔

آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ طہارت فرما کر تہجد ادا فرماتے۔ بعد ازاں اوراد و اشغال میں مشغول و مصروف ہو جاتے۔نماز صبح کے لئے تازہ وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے جاتے۔اگر کوئی اہل شخص موجود ہوتا تو اس کی اقتداء فرماتے ورنہ خود نماز پڑھاتے۔ بعد نماز پہلے ذکر جہر اور آخر میں ذکر خفی فرماتے۔ پھر دعا و وظائف معمولہ پڑھ کر صلوٰۃ الاشراق و چاشت سے فارغ ہو کر ہلکا سا ناشتہ فرمائے۔اس کے بعد خدام حاضر ہوتے اور ضروری معروضات پیش کرتے۔نقوش و ادعیہ مرحمت ہوئے۔بعض خدام کو اس دن کے لئے ضروی ہدایات ملتیں۔کسی سلوک، فقہ و تاریخ کی کتاب کا مطالعہ بھی فرماتے اور حاضرین سے فوائد ضرور یہ بھی بیان فرماتے جاتے۔اگر کسی جگہ تشریف لے جانا یا دعوت منظور فرمائی ہوتی تو زوال کے قریب تشریف لے جا کر باوضو کھانا تناول فرماتے۔اگر حاضرین شریک ہوتے۔کسی کو کوئی شے مرحمت ہوتی، بعض مریضوں کو کھانے میں کچھ تناول فرما کر مرحمت فرماتے۔پھر جماعت عام رخصت ہو جاتی اور خاص لوگ موجود رہتے جو اپنے اپنے معروضات پیش کرتے۔سب کے جوابات مرحمت ہوتے، کبھی کوئی کتاب ملاحظہ فرماتے اور طہارت فرما کر نماز ظہر با جماعت ادا فرماتے۔ بعد نماز قرآن پاک کی ایک پوری منزل پڑھتے۔پھر دلائل الخیرات، حصن حصین اور بعض ادعیہ پڑھنے کے بعد دربار عام ہو جاتا اور خدام حاضر ہو کر معروضات پیش کرتے۔ڈاک کے خطوط کے جوابات بھی بیشتر اسی وقت میں ارقام فرماتے اور حاجت روائی مخلوق خدا میں بکمال فرحت مصروف ہو جاتے اور علمی و عمدہ نصیحت کا آغاز فرماتے، یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جاتا۔نماز عصر کے لئے تازہ وضو فرما کر نماز ادا کرتے اوراد مخصوصہ پڑھتے، خواص

Marfat.com

حاضر ہوتے اور پھر وہی دریائے رحمت وکرم کی طغیانی ہوتی، نماز مغرب ادا فرما کر بہت قلیل سا کھانا تناول فرما کر نماز عشاء ادا فرماتے۔ بعد نماز خاص لوگ کچھ حالات و واردات عرض کرتے، بعض ہدایات پاتے اور رخصت ہو جاتے یہاں تک کہ مجمع برخاست ہو جاتا اور خدام خاص سے ذکر و فکر پر گفتگو کرتے ہوئے استراحت فرماتے۔

آپ کی تصنیف و تالیف سے بھی دلچسپی تھی، فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) العسل المصفی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ (اردو) مطبوعہ: عقائد حقہ اہلسنت کے بیان میں۔

(۲) سوال و جواب (اردو): یہ مختصر مگر مسئلہ تفضیل پر جامع فیصلہ ہے۔

(۳) اشتہار نوری: یہ ندوہ کے مکائد پر ہے۔

(۴) تحقیق التروایح رغیر مقلدین وہابیہ کے رد اور تعداد رکعات تراویح پر تحقیقی کتاب ہے۔

(۵) دلیل الیقین من کلمات العارفین: یہ روافض کے رد ہے۔

(۶) عقیدۂ اہلسنت (اردو): یہ جنگ جمل، صفین اور نہروان کی تفصیلات و موقف اہلسنت کی وضاحت پر مشتمل ہے۔

(۷) الجفر: یہ قواعد علم جفر کے بارے میں ہے۔

(۸) لطائف طریقت کشف القلوب: یہ سلوک کے بارے میں ہے۔

(۹) النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء (عربی) اذکار و اوراد پر مشمل ہے۔

(۱۰) سراج العوارف فی الوصایا والمعارف: اس میں وصایا و ہدایات درج ہیں۔

(۱۱) النجوم: علم نجوم پر یہ لاجواب رسالہ ہے۔

(۱۲) صلوٰۃ غوثیہ: اس میں شجرہ شریف قادریہ مع اسمائے حسنیٰ درج ہیں۔

(۱۳) صلوٰۃ معینیہ: شجرہ چشتیہ بطور اوراد درج ہے۔

(۱۴) مجموعہ: اس میں حضور سیّد عالم ﷺ حضرت علی، حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

اور حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ کے ۹۹ اسمائے عالیہ کا ذکر ہے۔

(۱۵) صلوٰۃ نقشبندیہ: اس میں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند خواجہ مشکل کشا قدس سرہ العزیز کے ۹۹ صیغے اور اسماء کا ذکر ہے۔

(۱۶) صلوٰۃ صابریہ، صلوٰۃ ابوالعلائیۃ، صلوٰۃ مداریہ، اس میں اکثر اسماء ننانوے صیغے کے ساتھ درج ہیں۔

(۱۷) صلوٰۃ الاقرباء: اس میں بیشتر خاندانی بزرگوں کے اسمائے گرامی مذکور ہیں۔

(۱۸) صلوٰۃ المرضیۃ لفقراء المارہرویہ: اس میں اکثر خاندانی خلفائے کے نام درج ہیں۔

(۱۹) اسرار اکابر برکاتیہ: یہ آخری تصنیف ہے جس میں خاندانی اسرار و نکات مذکور ہیں۔

(۲۰) مجموعہائے اعمال واشغال: اس کا شمار نہیں، ہر سال خود تحریر فرماتے۔

تصنیف وتالیف کے علاوہ آپ کو شعری ذوق بھی تھا۔ اردو، فارسی اور عربی کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ کبھی ''نُور'' اور کبھی ''نُوری'' تخلص فرماتے تھے۔ ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء میں آپ کا مجموعہ کلام ''تخیّل نُوری'' کے نام سے شائع ہوا۔ نمونۂ کلام ملاحظہ ہو۔

دور آنکھوں سے ہیں اور دل میں ہے جلوہ ان کا ساری دنیا سے نرالا ہے یہ پردہ ان کا

دل کی آنکھوں سے کرے کوئی تماشا ان کا نگہِ دیدہ ظاہر سے ہے پردا ان کا

آہ اب ڈھونڈنے جائیں تو کدھر جائیں ہم جلوہ تجھ میں بھی نہیں اے دل شیدا ان کا

حشر کے غم میں مبارک ہو عدو کو ماتم عید ہے ہم کو کہ دیکھیں تماشا ان کا

دیکھ لیں گے کسی شکل سے مشتاق لقا لاکھ پردوں میں رہے جلوۂ زیبا ان کا

انتظار دل مشتاق کی کچھ حد نہ رہی کیا قیامت کو کہیں وعدۂ فردا ان کا

چھوڑ دو تھوڑی جگہ ہم کو بھی محشر والو دور سے دیکھنے آئے ہیں تماشا ان کا

طور میں نہ وہ کعبہ میں نہ میرے دل میں

نُور کیا اور بھی ہے کوئی ٹھکانا ان کا

Marfat.com

آپ کے خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن حضرات کے نام معلوم ہو سکے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی (۲) شاہ مہدی حسن مارہروی (۳) سیّد ظہور حیدر مارہروی (۴) حاجی سیّد شاہ حسن (۵) سیّد ابن حسن (۶) حاجی شاہ سیّد اسماعیل حسن (۷) سیّد شاہ ارتضیٰ حسین عرف پیر میاں (۸) سیّد محمد ایوب حسن (۹) نواب معین الدین خاں (۱۰) سیّد اسحٰق حسن (۱۱) سید اقبال حسن (۱۲) سیّد فضل حسین (۱۳) حکیم سیّد آل حسن (۱۴) مولانا محمد عطا اللہ خاں (۱۵) مولانا محمد جمیل الدین (۱۶) مولانا حکیم محمد عبد القیوم (۱۷) مولانا قاضی مشیر اسلام عباسی (۱۸) مولانا غلام حسنین (۱۹) محمد جعفر خاں المقلب عارف شاہ (۲۰) مولانا محمد طاہر الدین (۲۱) مولانا مشتاق احمد سہارنپوری (۲۲) سکندر شاہ خاں (۲۳) حکیم عنایت اللہ بریلوی (۲۴) سیّد محمد ابراہیم میاں (۲۵) شاہ حسام الحق عرف فیض محمد شاہ (۲۶) قاضی حسن شاہ (۲۷) میاں محمد رمضان شاہ (۲۸) مولانا بخاری (۲۹) ملا طفیل محمد (۳۰) حاجی سیّد محمد علی نقوی (۳۱) حاجی مولانا عطا محمد (۳۲) حافظ محمد سراج الدین (۳۳) شاہ تلقین شاہ (۳۴) مولانا سیّد محمد نذیر (۳۵) محمد عبد الغنی (۳۶) مفتی عزیز الحسن (۳۷) سیّد شاہ فخر عالم (۳۸) ملا سید احمد شاہ (۳۹) نواب سیّد یحییٰ حسن خاں (۴۰) مولانا شاہ حافظ محمد عمر (۴۱) مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی (۴۲) امین الدین (۴۳) شیخ اشرف علی (۴۴) مولانا محمد عادل (۴۵) شاہ عبد العزیز (۴۶) شیخ کرامت حسین (۴۷) سیّد احمد حسین (۴۸) نواب رستم علی خاں (۴۹) مولانا عبد الرحمٰن دہلوی (۵۰) مولانا حافظ محمد امیر (۵۱) مولانا مفتی محمد حسن خاں (۵۲) حاجی سیّد عبد اللہ (۵۳) مولانا مفتی احمد حسن خاں (۵۴) مولانا محمد صدیق (۵۵) مولانا سراج الحق (۵۶) مولانا ریاض الاسلام (۵۷) مولانا غلام قنبر (۵۸) مولانا حافظ اعجاز احمد (۵۹) مولانا عبد الحی (۶۰) مولانا عطا احمد (۶۱) مولانا غلام سادات (۶۲)

Marfat.com

مولانا محمد نور الدین (۶۳) کفایت اللہ خاں (۶۴) مولانا مفتی عزیز الحسن بریلوی (۶۵) مولانا مفتی بدر الحسن (۶۶) مولانا غلام شبّر بدایونی مصنف ''تذکرہ نوری''

آپ کا وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء بروز جمعۃ المبارک ہوا، درگاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ میں مزار مقدس بنا جو مرجع خلائق ہے ''خاتم اکابر ہند'' سے تاریخ رحلت ۱۳۲۴ھ نکلتی ہے۔

ارشادات قدسیہ:

(۱) ورع کامل اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اپنے لئے ان دس صفات جلیلہ کی پابندی ضروری قرار نہ دے۔ (i) زبان کو قابو میں رکھنا۔ (ii) غیبت سے احتراز کرنا۔ (iii) کسی بھی آدمی کو اپنے سے حقیر نہ جانے۔ (iv) محارم (جن دیکھنا حرام ہو ان پر) نظر نہ ڈالے۔ (v) جب بات کہے تو سچ اور انصاف کی کہے۔ (vi) انعامات واحسانات الٰہیہ کا اعتراف کرتا رہے۔ (vii) مال ومتاع راہ خدا میں صرف کرتا رہے۔ (viii) اپنی ہی ذات کے لئے بھلائی کا خواہاں نہ رہے۔ (ix) نماز پنجگانہ کی پابندی کرے۔ (x) سنّت نبوی اور اجماع مسلمین کا احترام کرے۔

(۲) بخیل کی صحبتوں سے دور رہو۔

(۳) بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہو کہ اس کی وجہ سے اعتقاد میں فرق وسستی آتی ہے

(۴) چالیس دن تک لگاتار گوشت کھانے سے قساوتِ قلبی پیدا ہوتی ہے۔

(۵) طریقت شریعت سے الگ نہیں ہے بلکہ انتہائے کمال شریعت کو ''طریقت'' کہتے ہیں۔

(۶) سماع درجۂ حال سراسر لغو ولہو ہے ایسے مجمع میں اہل سماع کو جانا بھی درست نہیں کہ سماع کے لئے بہت سے شرائط ہیں۔

(۷) بخیل کی صحبت سے اجتناب چاہیے، اس سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اس پر کوئی مالی فرمائش کی جائے وہ دوبارہ حاضر نہیں ہوگا۔

Marfat.com

(۳۹)

سیدنا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۲۷۲ھ..............۱۳۴۰ھ

بریلی شریف (بھارت).............................بریلی شریف (بھارت)

۱۸۵۶ء..............۱۹۲۱ء

قطعہء تاریخ وصال

''حافظ قرآن'' ہے سال وصال کیوں نہ ہوتے نیک نام احمد رضا''

۱۳۴۰ھ

پھول جھڑتے تھے لب اعجاز سے کس قدر تھے خوش کلام احمد رضا''

ہے سرِ تاریخ دیں شاہد رقم '' دُرِ مکنوں تھے امام احمد رضا''

۱۹۲۱ء

(خان شاہد اکبر آبادیؒ)

Marfat.com

سیّدنا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام شاہ احمد رضا خاں بن مولانا تقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں بن مولانا حافظ محمد کاظم علی خاں بن مولانا شاہ محمد اعظم خاں بن محمد سعادت یار خاں بن محمد سعید اللہ خاں .... کی ولادت باسعادت ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر بریلی شریف (یوپی، بھارت) میں ہوئی۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی ''محمد'' ہے۔ تاریخی نام ''المختار'' ہے جس سے سن ولادت ۱۲۷۲ھ نکلتا ہے۔ جدِّ امجد نے ''احمد رضا'' نام تجویز فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے خود اس اسم شریف کے ساتھ ''عبدالمصطفیٰ'' کا مبارک اضافہ فرمایا۔

آپ کے آباؤ اجداد قندھار (افغانستان) کے مؤقر قبیلہ بڑہچ کے پٹھان تھے۔ محمد سعید اللہ خاں صاحب جو ''عالی جاہ شجاعت جنگ بہادر'' کے لقب سے مشہور تھے اور قندھار سے مغلیہ عہد میں سلطان محمد نادر شاہ کے ہمراہ لاہور تشریف لائے تھے،

اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے حکومت وقت نے انہیں ''شش ہزاری'' منصب جلیلہ سے سرفراز کیا تھا۔ لاہور کا ''شیش محل'' آپ کی جاگیر میں تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد دہلی پہنچے تو ان کو خدمات عالیہ کی بناء پر ''شجاعت جنگ'' کے عظیم ''خطاب'' اور ''تمغہ'' سے نوازا گیا۔

سعید اللہ خاں کے صاحبزادے سعادت یار خاں مغل فرمانروا سلطان محمد شاہ کے ''وزیر مالیات'' تھے۔ ان کی دیانت داری کا یہ عالم تھا کہ سلطان نے بدایوں کے کئی مواضعات انہیں عطا کئے جو آج بھی اس خاندان کی ملکیت ہیں۔ ان کے صاحبزادے محمد اعظم خاں بھی وزارت کے عہدے پر فائز تھے۔ مگر کچھ عرصہ بعد

Marfat.com

سبکدوشی اختیار کر کے زہد واتقاء اور ریاضت وروحانیت کی جانب کلی طور پر مائل ہو گئے اور یوں یہ خاندان علم وادب، شریعت وطریقت اور معرفت وحقیقت کے آسماں پر آفتاب وماہتاب بن کر چمکا اور اب تک اس کی چمک دھمک پوری دنیا کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کی آنکھیں موزوں اور خوبصورت، نگاہ میں قدرے تیزی جو حقائق کی تہہ تک پہنچنے میں بے مثال اور مشہور روزگار تھی، پیشانی کشادہ، بلند اور دمکتی ہوئی جس پر عظمت اسلام کی لکیریں ہویدا تھیں۔ مخالفتوں کے طوفان اور پیہم یلغار میں ابھی جس پر کبھی بل نہ آیا، چہرہ مبارک ملیح، شگفتہ وشاداب، جلال وجمال کی کھلی ہوئی تفسیر، جس پر پیار ومحبت اور خلوص ووفا کی شعائیں جھلمل جھلمل کرتی نظر آتیں اور اگر کبھی تیور بگڑ جاتے تو دہکتا ہوا شعلہ اور برستا ہوا انگارہ، ناک ہمیشہ اونچی اور سر بلند رہی جس نے خارجی اور داخلی ہر محاذ پر اسلام دشمن طاقتوں کی ناکیں خاک آلود کر دیں۔ آواز ایسی کہ جب دہن مبارک سے نکلتی تو ایسے معلوم ہوتا کہ پھول جھڑ رہے ہیں، نہایت پر درد اور کسی قدر بلند بھی تھی اور اگر گرجدار ہوتی دل سینوں میں لرز اٹھتے اور اس میں گھن گرج ایسی شامل ہوتی کہ جیسے شیر دھاڑ رہا ہے۔

سینہ مبارک علوم ومعارف کا گنجینہ، حامل شریعت، وطریقت امین علم وادب وشاعری جو عشق رسول ﷺ کی آتش سوزاں میں انگاروں کی طرح بھڑکتا اور آتش ہجر کی طرح سلگتا رہا۔ دل آئینہ کی طرح صاف وشفاف، خوف خدا، فکر آخرت، فروغ دین، اصلاح امت کے لئے بے قرار اور مچلتے ہوئے ارمانوں کا گھوارہ جو اپنوں کے لئے وسیع تھا اور غیروں کے لئے جس میں کوئی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ لذت چشیدۂ بادۂ حبِ نبی علیہ التحیہ والثناء تھا۔

ذہن دماغ عالمانہ ومجتہدانہ، باریک بین ونکتہ رس، ذکاوت وفطانت جس

Marfat.com

کی بے نظیر و بے مثال دینی و علمی مباحث و مسائل میں بڑا ژوف نگاہ اور فکری کجروی کی گرفت شہرۂ آفاق تھی ۔ آپ کا پنجہ فولادی اور اسد الٰہی ، جس سے گستاخان رسول ﷺ کا خون ہمیشہ ٹپکتا رہا ، جس نے بڑے بڑے سورماؤں کی کلائیاں مروڑ کر بلکہ توڑ کر رکھ دیں ۔ قلم آپ کا رواں دواں ، سیال لیکن محتاط اور ذمہ دار ، نڈر اور بے باک ، شارح دین متین ، محافظ ناموس رسالت ، جو دنیا کے ہر حربے کا جواب اپنی تحریر سے دے سکتا تھا اور جو سینہ باطل میں نشتر بن کر چبھ جاتا گویا ۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

قدم آپ کا ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رہا جس کے لئے بوریائے بوذرؓ اور سریر سلیمانؑ دونوں برابر تھے ۔ اور جس کی دھمک سے ایوان باطل کی فصیلیں ترخ اٹھیں ۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبالؒ ۔

ہو حلقہء یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

تعلیم وتربیت آپ کی جد امجد مولانا شاہ رضا علی خاں اور والد گرامی مولانا شاہ نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہم کی آغوش محبت میں ہوئی ۔ ۱۸۷۵ء میں آغاز تعلیم فرمایا ۔ جن دوسرے بزرگوں سے پڑھا اور سند حدیث وفقہ حاصل کی ان میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں ۔

(۱) مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی (۲) مولانا عبد العلی رامپوری (۳) شاہ ابو الحسین نوری (۴) شاہ آل رسول مارہروی (۵) شیخ احمد بن زین دحلان مکی (۶) شیخ عبد الرحمٰن سراج مکی (۷) شیخ حسین بن صالح قدس اسرارہم ۔

۱۸۷۷ء میں آپ مارہرہ شریف حاضر ہو کر حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ

Marfat.com

کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے بھی نوازے گئے۔ علاوہ ازیں حضرت شاہ ابوالحسین نوری مارہروی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی اجازت وخلافت تھی۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے انتالیسویں امام وشیخ طریقت تھے۔ آپ کے فضائل بے حد وشمار ہیں۔ آپ عالم باعمل فاضل اکمل صاحب مناقب ومفاخر، یکتائے روزگار، وحید عصر اور مقام رفیع پر فائز تھے، آپ کی ہر ادا سنت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء تھی۔ ہنستے وقت کبھی قہقہہ نہ لگاتے، قبلہ کی طرف منہ کر کے کبھی نہ تھوکتے، جمائی آتے ہیں انگلی دانتوں میں دبا لیتے جس کی وجہ سے کوئی آواز نہ ہوتی۔ قبلہ کی طرف کبھی پاؤں نہ پھیلاتے، خط بنواتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال کرتے۔ ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ چوبیس گھنٹے میں صرف ڈیڑھ دو گھنٹے آرام فرماتے، باقی تمام وقت تصنیف وتالیف، کتب بینی اور دیگر خدمات دینیہ میں صرف فرماتے اور ہمیشہ اوراد واشغال کے لئے خلوت میں تشریف لے جاتے۔ آپ کا ظاہر وباطن ایک تھا جو کچھ دل میں ہوتا وہی زبان اقدس سے ادا فرماتے۔ اور جو کچھ زبان سے فرماتے اس پر عمل پیرا بھی ہوتے۔

آپ الحب اللہ والبغض فی اللہ کی زندہ وعملی تصویر تھے اور اشداء علی الکفار و رحماء بینھم کے مطابق بدمذہبوں، ملحدوں، مرتدوں اور کفار پر چٹان کوہ کی طرح سخت تھے۔ اپنوں کے لئے آغوش مادر اور بازوئے برادر تھے۔ اور غیروں کے لئے ایک غضب ناک اور بپھرا ہوا شیر جس میں نرمی ومروت بھی تھی اور سختی وحلاوت بھی رقت و لطافت بھی تھی اور شدت وصلابت بھی۔ جب کسی سنی عالم سے ملاقات ہوتی تو دل باغ باغ ہو جاتا۔ اس کی اتنی عزت کرتے جس کے لائق وہ اپنے آپ کو نہ سمجھتا، جب حاجی حج بیت اللہ شریف کر کے آپ کی خدمت حاضر ہوتے تو ان سے پہلے یہی پوچھتے کہ

Marfat.com

حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں بھی حاضری دی ہے؟ اگر وہ ہاں کہتے تو فوراً ان کے قدم چوم لیتے اور اگر وہ کہتے کہ نہیں تو پھر ان کی جانب بالکل توجہ نہ فرماتے۔

آپ کی تمام زندگی سلف صالحین کے طریقے پر گزری۔ اخلاق و عادات، عبادت و ریاضت کے علاوہ بخشش و عطا اور جود و سخا کے میدان میں بھی آپ کی زندگی تقلیدی زندگی ہے۔ آپ کے در اقدس سے کوئی سائل خالی ہاتھ واپس نہ ہوتا۔ بیوگان کی امداد اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے لئے آپ کی طرف سے ماہوار رقمیں مقرر تھیں۔ اور یہ امداد صرف مقامی لوگوں کے لئے ہی نہ تھیں بلکہ باہر منی آرڈر کے ذریعے بھی امداد رقمیں روانہ فرمایا کرتے تھے۔

آپ پہلی بار ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سفر مبارک میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی کے وقت ایک نعت تحریر فرمائی جو واردات و کیفیات قلبی کی آئینہ دار ہے۔ اور جس کے ایک ایک حرف سے عشق رسول اللہ ﷺ بو پھوٹ رہی ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت ۔ اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو
آب زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاس ۔ آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے ۔ ابر رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو
دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی ۔ ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو
مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد ۔ اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا غلاف کعبہ ۔ قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
وا مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا ۔ یا سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا سیکھو

Marfat.com

اولین خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں — آخریں بیت نبیؐ کا بھی تجلا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ — جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہاؐ دیکھو
مہر مادر کا مزہ دیتی ہیں آغوش حطیم — جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود — خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کر چکی رفعتِ کعبہ پر نظر پروازیں — ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو
بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت — جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لئے — مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو
ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں — ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو
خوب مسعٰے میں با اُمید صفا دوڑے — رہِ جانان کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں — دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اس سفر مقدس میں حرمین شریفین کے اکابر علماء، مثلاً مفتی شافعیہ احمد دحلان اور مفتی حنفیہ شیخ عبد الرحمٰن سراج وغیرہم سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول فقہ میں سندیں حاصل کی، اور اسی سفر مبارک میں حرم شریف میں میں نماز مغرب کے بعد ایک اور امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح بغیر کسی سابقہ تعارف کے آگے بڑھ کر آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ فرط محبت سے دیر تک آپ کی نورانی پیشانی دیکھتے رہتے اور جوش عقیدت میں فرمایا۔

انی الا جد نور الله فی هذا الجبین: ”بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں“

Marfat.com

شیخ حسین بن صالح موصوف نے آپ کو صحاحِ ستہ کی سند اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت اپنے دستخط خاص سے عنایت فرمائی اور آپ کا نام ''ضیاء الدین احمد'' رکھا۔

دوسری بار ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں آپ حج بیت اللہ و زیارت حرمین شریفین کے لئے گئے۔ اس موقع پر بھی ایک نعت لکھی جو درد و سوز کا مرقع ہے۔ پڑھیے اور اپنے قلب و جگر کو گرمی عشق مصطفیٰ ﷺ سے گرمایئے۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے ۔ جس پہ نثار جانِ فلاح و ظفر کی ہے
گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے ۔ ناشکر! یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے
کس خاک پاک کی تو بنی خاکِ پا شفا ۔ تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے
آب حیات روح ہے زرقا[۱] کی بوند بوند ۔ اکسیر اعظم مسِ دل خاک در کی ہے
ہم تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے ۔ حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے
لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یونہی سنا کئے ۔ ہر باردی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے
وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی ۔ پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے
ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے! ۔ یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دوپہر کی ہے
من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی[۲] ۔ ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے ۔ اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا ۔ پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہفت[۳] کدھر کی ہے
کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل ۔ روشن انہیں کے عکس سے پتلی[۴] حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل[۵] و بنا کعبہ و منیٰ ۔ لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے
مولیٰ[۶] علیؓ نے واردی تیری نیند پر نماز ۔ اور وہ بھی عصر سے سب سے جو اعلیٰ[۷] خطر کی ہے
صدیقؓ[۸] بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے ۔ اور حفظ جاں تو جان فروض[۸الف] غرر کی ہے

Marfat.com

ہاں ۹ تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پردہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول ۱۰ بندگی اس تاجور کی ہے

شر ۱۱ خیر شور سُوز شرر دور نار نور،
بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشرؐ کی ہے

مجرم بلائے آتے ہیں جاؤک ۱۲ کا ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

حاکم ۱۳ حکیم دادو دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردو یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

شکل بشر میں نور الٰہی اگر نہ ہو،
کیا قدر اس خمیرۂ ماؤ مَدر کی ہے

نور اِلٰہ کیا ہے محبت حبیبؐ کی
جس دل میں یہ نہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی ۱۴ سقر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط، غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

مقصود یہ ہیں آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ سے
تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

ان کی نبوت ۱۵ ان کی ابوت ہے سب کو عام
اُمّ البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر ۱۶ میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گُل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے

پہلے ۱۷ ہو ان کی یاد کہ پائے جلا نماز
یہ کہتی ہے اذاں جو پچھلے پہر کی ہے

دنیا، مزار، حشر، جہاں ہیں غفور ہیں ۱۸
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر ۱۹ کی ہے

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام،
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

ان پر درود جن کو کسِ بیکساں کہیں
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السّلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السّلام
تملیک انہیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

Marfat.com

عرض واثر سلام کو حاضر ہیں السّلام — ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السّلام — راحت انہیں کے قدموں میں شوریدہ سری کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السّلام — مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السّلام — یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے

سب کہر فر سلام کو حاضر ہیں السّلام — ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کہر وفر کی ہے

اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام — یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہل نظر کی ہے

آنسو بہا کے بہہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر — ہاتھ ڈباؤ جھیل یہاں چشمِ تر کی ہے

تیری قضا ۲۰ حلیفہ احکام ذی الجلال — تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے

یہ پیاری پیاری کیاری ۲۱ ترے خانہ باغ کی — سرد اس کی آب و ہوا سے آتش سقر کی ہے

جنت میں ۲۲ آ کے نار میں جاتا نہیں کوئی — • شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو — سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانھر ۲۳ کی ہے

دامن کا واسطہ مجھے اس دھوپ سے بچا — مجھ کو شاق جاڑوں میں اس دوپہر کی ہے

ماں دونوں بھائی بیٹے بھیجتے عزیز دوست — سب تجھ کو سونپے ملک ہی سب تیرے گھر کی ہے

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا — پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں — اس پر شہادت آیت و وحی ۲۴ و اثر کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے، جب سے تو اطلاع ۲۵ — مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

ان پر کتاب ۲۶ اتری بیانا لکل شئ — تفصیل جس میں ۲۷ ما عبرو ما غبر و کی ہے۔

آگے رہی عطا وہ بقدر طلب تو کیا — عادت یہاں امید سے بھی بیشتر کی ہے

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں — مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

احباب اس سے بڑھ کر شاید نہ پائیں عرض — نا کردہ عرض، عرض یہ طرز دگر کی ہے

دندان کا نعت خواں ہوں نہ پایاب ہوگی آب — ندی گلے گلے مرے آب گہر کی ہے

Marfat.com

دشت حرم میں رہنے پے صیاد اگر تجھے مٹی عزیز بلبل بے پال و پر کی ہے

یا رب رضا نہ احمد ۲۸ پارینہ ہو کے جائے یہ بارگاہ تیرے حبیب ۲۹ ابر کی ہے

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد تبدیلی کر جو خصلت بد پیشتر کی ہے

آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا

مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

آپ نے عشق ومحبت کی زبان میں قرآن حکیم کا ایک فقید المثال ترجمہ بھی کیا ہے جو علمی وادبی اور اعتقادی ہر حیثیت سے معیاری ہے۔ اور قرآن مجید کی حقیقی جھلک کا آئینہ دار ہے۔ یہ ترجمہ: ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۱ میں مکمل ہوا جس کا نام ''کنز الایمان فی ترجمہ القرآن'' ہے رکھا گیا ہے۔ یہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل مطابق اور ان کا ترجمان ہے۔ آج تک اس شان کا کوئی ترجمہ منصۂ شہود پر جلوہ گر نہیں ہوا۔ یہ تمام اردو تراجم میں ایک منفرد اور ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ اس کے مطالعہ سے حب الٰہی اور عشق رسول علیہ التحیہ والثناء کے جذبات اجاگر ہوتے ہیں۔

آپ کی پوری زندگی احیاء سنت اور تجدید ملت میں گزری۔ آپ کے اندر وہ تمام خصوصیات بدرجہ اتم موجود تھیں جو ایک مجدّد کے اندر ہونی چاہیے۔ آپ کے تجدیدی کارنامے آپ کی کتابوں سے عیاں ہیں۔ آپ بلا شبہ چودھویں صدی کے مجدد تھے۔ آپ کے علاوہ سنوسئی ہند امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری بھی مقام مجددیت پر فائز تھے۔ ان دونوں مجددین نے دین حقہ کے لئے کار ہائے نمایاں سرانجام دے کر جو انقلاب برپا کیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان دونوں مجدّدین کے جانشین ضیغم اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبد الستار خاں نیازی رحمتہ اللہ علیہ تھے جن کی شخصیت پندرھویں صدی میں خدماتِ دین، احیاء سنت اور تجدید ملّت کے اعتبار سے اپنے دور میں عدیم النظیر تھی۔ لاریب وہ بھی عبقری، عصر، نابغہ

Marfat.com

روزگار اور مجدّ ددوراں تھے۔

آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایسی قیادت فرمائی جو تاریخ عالم میں آپ اپنی مثال ہے۔آپ کا سیاسی مسلک بہت صاف وواضح تھا، ابتداء سے لے کر انتہا تک اس میں کوئی نشیب وفراز نہ آیا اور نہ کوئی لچک پیدا ہوئی۔حکیم الامت علامہ اقبالؒ آپ کے بارے میں فرمایا تھا کہ:

"مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم کر لیتے تھے اس پر مضبوطی سے قائم رہتے تھے، یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار، بہت غور وفکر کے بعد کرتے تھے۔"

آپ روز اول سے دوقومی نظریہ کے علم بردار رہے۔اور آخر تک اس کے لئے کوشاں رہے۔آپ ہنود کی چالوں سے باخوبی باخبر تھے اس لئے سیاست ملیہ کے ہر اہم موڑ پر آپ نے مسلمانوں کو خبردار کیا، ہنود کے چھپے ارادوں اور ہندو مسلم اتحاد کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب قائد اعظم محمد علی جناحؒ اور علامہ اقبالؒ متحدہ قومیّت کی بات کر رہے تھے۔

بیسویں صدی کے آغاز ہی سے برّعظیم پاک وہند کی سیاست میں بھی بڑی تیزی کے ساتھ خوشگوار تبدیلیاں رونما ہونے لگی تھیں۔اس خطہءارض کے مسلمانوں کو اپنی حیثیت واہمیت کا احساس ہونے لگا تھا، مسلمان اپنے حقوق ومفادات کے تحفظ کے لئے کوشش کرنے لگے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ ہندوؤں اور مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ سیاسی جماعتیں بھی بن چکی تھیں۔عالمی حالات نے بھی برعظیم پاک وہند کی سیاسی صورت حال پر اپنا اثر ڈالنا شروع کر دیا تھا۔مسلم لیگ کا قیام اور پھر بنگال کی تقسیم اور تنسیخ نے مسلمانوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ پیدا کر دیا تھا۔برّعظیم میں سیاسی جماعتوں کے قیام نے اور پہلی جنگ عظیم نے دنیا جہان کو محکوم اقوام کو استعماری قوتوں کے عزائم اور ان کے رویوں سے باخبر کر دیا تھا۔لہذا اس موقع پر برعظیم کی آزادی کی

Marfat.com

تحریکیں بھی اپنا اثر و رسوخ دکھانے لگی تھی۔ آزادی کی اس تحریک کو ہندو رہنما اشتراک وتعاون اور ہندو مسلم اتحاد کے سائے میں پروان چڑھانے کے بارے میں کوششیں کرنے لگے تھے لیکن یہ ہندو مسلم اتحاد ممکن ہے کہ وقتی طور پر ملک کی آزادی کی منزل کو قریب کر دیتا لیکن اس اتحاد سے مسلمانوں کا ذاتی تشخص ہندوؤں کی عددی اکثریت میں مشکوک اور بے اثر ہو کر رہ جاتا تھا۔ آغاز میں متعدد مسلمان رہنما اور سیاستدان بھی اس ہندو مسلم اتحاد کے سحر کا شکار ہو گئے تھے لیکن بعد میں جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہندو مسلم اتحاد عملی طور پر مسلمانوں کی موت کے مترادف ہے تو مسلمانوں نے اپنی جداگانہ راہ اختیار کر لی تھی۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے یہ ساری صورت حال روز روشن کی طرح واضح اور عیاں تھی۔ ان کی دینی بصیرت اور اسلامی تعلیمات نے انہیں اس نتیجہ پر پہنچا رکھا تھا کہ مسلمان ایک جداگانہ اور علیحدہ قوم ہیں۔ ان کا دین ایک انفرادی اور یکتا دین ہے۔ اس حوالے سے ان کا کسی دوسری قوم کے ساتھ اشتراک ممکن ہی نہیں ہے۔ ان غیر اقوام کے ساتھ کسی مشترکہ مفاد کی خاطر اتحاد و تعاون تو بعد کی بات ہے وہ تو اس قدر واضح اور دوٹوک رویہ رکھتے تھے کہ:۔

"کافر بلکہ ہر فرد وفرقہ ہمارا دشمن ہے، خواہ وہ مرتد ہو، مشرک ہو، یہودی ہو، عیسائی ہو یا آتش پرست۔"

ہندو سیاستدانوں اور کانگریسی رہنما برعظیم کی آزادی کے متمنی ضرور تھے لیکن وہ ایسی آزادی چاہتے تھے کہ جن میں مسلمانوں کی قلیت ہندوؤں کی اکثریت کے اندر رہے۔ ہر طرح کے قوانین ہندوؤں کی اکثریت رائے سے بنیں اور وضع ہوں اور ان کا نفاذ اقلیتی مسلمانوں پر بھی ہو۔ یہ صورت حال مسلمانوں کو غلامی سے آزاد کر کے دوسری ہندو غلامی میں لانے کے برابر تھی۔

Marfat.com

تحریک خلافت جب اپنے عروج پر تھی تو اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کا اپنا وجود ایک طرح سے مشکوک ہو گیا تھا اور ہندو مسلم اتحاد کا ایک بہت بڑا ریلہ آیا تھا جو بڑی حد تک سراسر جذباتی تھا۔ اس نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے متعدد امتیازات و تنازعات بھی ختم کر دیئے تھے۔ اس حوالے سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے کئی مشترکہ اجلاس منعقد ہونے لگے تھے۔ بعض مسلمانوں اور ہندوؤں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ہندوستان چونکہ ایک طرح کے ''دارالحرب'' کا درجہ اختیار کر چکا ہے۔ اس لئے یہاں پر جان و مال محفوظ نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں کسی محفوظ ملک میں چلے جانا چاہیے۔ مسلمانوں نے اس ''دارالحرب'' کو اپنی مذہبی تاویلات کی روشنی میں دیکھا اور یہاں سے ''ترک موالات'' کر کے کسی محفوظ اور پرامن ہمسایہ ملک چلے جانے کو عین اسلام قرار دیا تھا۔ اس ''تحریک ترک موالات'' میں بھی بالآخر فائدہ ہندوؤں کا تھا۔ اس تحریک میں مسلمانوں کو بہت زیادہ مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک طرف مسلمان اس برعظیم کو ''دارالحرب'' قرار دے کر دوسرے اسلامی ملک افغانستان میں جا رہے تھے۔ لیکن اس کے برعکس ہندو اور کانگریسی رہنما حکومت سے مراعات اور ہندوؤں کے لئے مناسب مناصب اور عمدہ عہدے اور موالات حاصل کر رہے تھے۔

اس نازک صورت حال میں مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے مسلمانوں کی کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور انہیں صحیح اسلامی نقطہ نظر سے کسی ملک کے ''دارالحرب'' ہونے کے بارے میں وقیع اور اہم معلومات فراہم کیں۔ ''ان کے خیال میں غیر منقسم ہندوستان میں مسلمانوں کا پورا پورا حق تھا۔ انہوں نے ایک ہزار سال سے زیادہ کامیاب حکومت کی تھی۔ آپ نے ایک رسالہ ''اعلام الاعلام'' بھی لکھا تھا اور یہ واضح کیا تھا کہ ہندوستان ''دارالحرب'' نہیں ہے کہ بلکہ ''دارالسلام'' کا درجہ رکھتا ہے۔ اس رسالہ کی روح سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے کو غاصبانہ

Marfat.com

سمجھتے تھے۔ اور مسلمانوں کو یہ حق دیتے تھے کہ وہ بقدر استطاعت ملک کی آزادی کے لئے کوشش کریں۔ ملک کو دراصل ''دارالحرب'' قرار دے کر ''ترک موالات'' کر جانا ایک طرح کا کمزور احتجاجی عمل تھا اور اس طرح ''ترک موالات'' کر جانے سے مسلمان عملاً اپنے حق سے دستبردار ہو جاتے تھے۔ ایسی صورت احوال ہندو لیڈروں اور کانگریس کے لئے زیادہ سودمند تھی، وہ اس طرح حکمران انگریزوں سے کسی طرح کی سودے بازی کر سکتے تھے۔

مسلمانان عالم میں گائے کی قربانی دینا شعائر اسلام میں شامل ہے۔ لیکن اکبر براعظم کے زمانے میں جب اس نے دین الٰہی کے تحت دوسرے مذاہب کی خوشنودی حاصل کرنے پر توجہ دی تو اس نے ملک میں گائے کی قربانی پر پابندی عائد کر دی تھی۔ اکبر کی حکومت میں ہندوؤں کا بھی خاصا عمل دخل تھا، اس لئے بھی ہندوؤں نے گائے پوتر اور مقدس قرار دلوا کر مسلمانوں کو اس کی قربانی سے رکوا دیا تھا۔ لیکن اس کے بعد جب ''دین الٰہی'' کا طلسم ختم ہوا تو گائے کی قربانی مسلمانوں میں پھر رائج ہو گئی تھی۔

۱۸۵۷ء کی جدوجہد آزادی میں چونکہ مسلمانوں نے سب سے زیادہ فعال حصہ لیا تھا اور اس کے نتیجے میں انہوں نے نقصان بھی سب سے زیادہ اٹھایا تھا۔ ہندوؤں نے اس انقلاب کے دوران میں چونکہ انگریزوں کا زیادہ قرب حاصل کر لیا تھا۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو مزید پستی اور گہرائی میں دھکیلنے کے لئے یہ بھی کوشش کرنے لگے تھے کہ گائے کی قربانی پر پابندی لگا دی جائے۔ اگر مسلمانوں کے اسلامی شعائر کو اسی طرح مصلحت انگیزیوں کے تحت بھینٹ چڑھایا جانا ممکن ہوتا تو اب تک اسلام کی صورت ہی مسخ ہو چکی ہوتی۔ اپنے شعائر پر قائم رہنا اور ان کی پاسداری کرنا ہی اصل میں مسلمانوں کی ایک جداگانہ شناخت تھی۔ اور ان کے ایک جداگانہ قوم ہونے کی دلیل تھی۔

پھر جب ہندوؤں کی سیاسی جماعت کانگریس قائم ہو گئی تو اس کے پردے

Marfat.com

میں بھی ہندوؤں نے گاؤ کشی کو ممنوع قرار دینے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اس حوالے سے ہندو مسلم اتحاد و اشتراک کے نعروں سے بھی سہارا لیا جانے لگا تھا۔ بعض کانگریسی مسلمان بعض صورتوں میں گائے کی قربانی ترک کر دینے کے بارے میں لچکیلا روّیہ اختیار کرنے لگے۔ تو آپ نے اس حوالے سے ایک بڑا واضح اور دوٹوک فتوی دیا تھا کہ۔

''گاؤ کشی کہ اسلام کا طریقہ قدیم ہے، ترک نہ کریں۔''

برعظیم پاک و ہند میں جن دنوں ''تحریک خلافت'' عروج پر تھی تو اس میں ہندو مسلم ایکتا اور اتحاد دکھائی دینے لگا تھا، اور ہندوؤں کی شاطرانہ اور مصلحت انگیز کاروائیوں کے باعث سیاسی پلیٹ فارم سے ہندوؤں کی خاطر گائے کی قربانی ترک کر دینے کا مطالبہ ہندوؤں اور مسلمان دونوں میں زور پکڑنے لگا تھا۔ کانگریس کے صدر پنڈت موہن مالویہ اور بعض مسلمان رہنما بھی اس کا مطالبہ کرنے لگے تھے۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے ہندوؤں اور ہندو رہنماؤں کے ان عزائم کے بارے میں یہاں تک واضح کر دیا تھا کہ۔

''مسلمان اگر قربانی گائے نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے۔''

یہی نہیں بلکہ ہندو اور کانگرسی رہنما یہ چاہتے تھے کہ مسلمان ''ترک موالات'' کر کے دوسرے ملک چلے جائیں، ہر طرح کی نوکریاں چھوڑ دیں، کونسلوں میں داخل نہ ہوں۔ مال گزاری ٹیکس نہ دیں، خطابات واپس کر دیں، بقول آپ کے:۔

''امر خیر تو صرف اس لئے ہے کہ ظاہر نام کا دنیاوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لئے نہ رہے اور پہلے تین اس لئے کہ ہر شعبے اور محکمے میں صرف ہنود رہ جائیں۔''

اس صورت حال کے تحت آپ نے ایک مقام پر لکھا کہ:۔

''تبدیل احکام الرحمٰن اور اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد، توڑو، مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن پاک تمہیں اپنے

Marfat.com

سائے میں لے۔ دنیا نہ ملے، نہ ملے دین تو ان کے صدقے میں ملے۔"

ہندوستان کے بعض سیاسی و قومی رہنما انگریزوں کو مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھتے تھے اور ہندوؤں کو بد خواہ، آپ ہندوؤں اور انگریزوں دونوں کو مسلمانوں کا بد خواہ سمجھتے تھے، ہندوؤں کے خلاف آپ نے جو جدوجہد کی اس کی کچھ تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ انگریزوں کے خلاف ان کے جذبات کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب ۱۸۹۳ء میں "ندوۃ العلما" کا قیام عمل میں آیا تو اس کے منشور میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ:۔

"گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے، اس کے معاملے دیکھ کر خدا کی رضا اور ناراضی کا حال کھل سکتا ہے۔"

آپ نے مسلمانانِ ہند کو ہمیشہ اولوالعزی اور غیرت کا درس دیتے تھے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے اپنی فارسی اور اردو شاعری سے خوب کام لیا۔ آپ نے چونکہ کانگرسی رہنماؤں بالخصوص گاندھی کی پالیسیوں کے بارے میں ان کے پس پردہ عزائم کو بھانپ لیا تھا، اس لئے وہ گاندھی کی پالیسیوں کو مسلمانوں کے لئے سراسر مضر اور نقصان قرار دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"گاندھی کی قیادت سے سراسر ہندوؤں کو فائدہ ہوگا اور مسلمانوں کو نقصان"

آپ یہ بھی کسی طرح گوارا نہیں کرتے تھے کہ مسلمان گاندھی کے لئے سواری کا کردار ادا کریں۔ کیونکہ ۱۹۱۹ء میں "خلافت کمیٹی" میں مسلمانوں نے کئی ہندوؤں اور گاندھی کو بھی ممبر بنا لیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ گاندھی جی کو تو صدر کا عہدہ بھی دے دیا گیا تھا۔ رولٹ ایکٹ کہ جس کے تحت حکومت برطانیہ نے انتظامیہ کو آزادیٔ تحریر اور آزادیٔ نقل و حرکت کو کچلنے کے وسیع اختیارات دے دیئے تھے۔ اس کے خلاف بھی مسلمان اور ہندو ہم خیال اور نظریاتی طور پر متحد تھے۔ لیکن ہند... اور

Marfat.com

مسلمانوں کا یہ اتحاد ایک جانب سیاسی طور پر بھی انہیں ہم آہنگ کرنے لگا تھا۔ اس طرح ''خلافت کمیٹی'' کی کاروائیوں اور رولٹ ایکٹ کے خلاف ہندوؤں کی اموات پر مساجد میں فاتحہ خوانی اور مغفرت کی دعاؤں کے انتظامات ہونے لگے تھے یہ مضحکہ خیز صورت حال مسلمانوں کے حق میں ایک طرح کی ہلاکت اور اپنی شناخت اور تشخص کو پامال کرنے کے برابر تھی۔ اس موقع پر آپ یعنی مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے مسلمانوں کو نصیحت بھی کی اور ہندوؤں کی چالوں سے بھی آگاہ کیا۔ اس ساری صورت حال کو انہوں نے اپنے فارسی اشعار میں یوں سمویا۔

مرتدرا صدر و مشرکاں راارکاں کردندو پے مرتد و اصنامیاں
ہم فاتحہ، ہم نماز، ہم دعوت عفو واللہ کہ مسخ شد زدلہا ایماں

آپ نے ایک طرح کے پرخطر اور آتش فشاں دور میں مسلمانوں کی اسلامی بنیادوں پر صحیح سمت میں رہنمائی فرمائی۔ انہوں نے ایک غیور مسلمان کے طور پر اسلام کی روح کو مجروح کرنے والی کوششوں کے خلاف اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کیا اور مسلمانوں میں اسلام کی وہ روح پیدا کی اور راست اور جذبہ ابھارا جو بعد میں تحریک اسلامی اور تحریک پاکستان کو قوت و طاقت بخشنے کا موجب بنا۔ اس طرح لادینی قوتوں اور اسلامیان ہند کے اسلامی و قومی تشخص کو مجروح کرنے والی قوتوں اور غیر اسلامی تحریکوں کو دبانے اور ختم کرنے کی مسلمانوں میں قوت و ہمت پیدا ہوسکی۔

آپ کی شادی خانہ آبادی جناب شیخ فضل حسین صاحب کی بڑی صاحبزادی ارشاد بیگم کے ساتھ ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء میں ہوئی تھی۔ یہ شادی مسلمانان عالم کے لئے ایک شرعی نمونہ تھی۔ آپ کے کل سات اولاد امجاد تھے، جن میں سے پانچ صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے۔ بڑے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں اور دوسرے مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مصطفیٰ رضا

Marfat.com

خاں رحمتہ اللہ علیہم۔

خلفائے کرام کی تعداد کا صحیح طور پر تعین کرنا بہت مشکل امر ہے۔ جن خلفاء کرام کے بارے میں معلوم ہو سکا ان پر راقم السطور نے ایک کتاب بعنوان ''تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت''، لکھی ہے جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے زیر اہتمام ۱۹۹۲ء میں طبع ہو چکی ہے۔ بعد میں مزید خلفاء کا علم میں اضافہ ہوا۔ بہر حال اب تک جتنے اسمائے گرامی احاطہ علم میں آسکے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (الف) خلفائے بلاد عرب وافریقہ

(۱) السیدّ اسمٰعیل خلیل مکی آفندی (۲) الشیخ اسعد بن احمد الدہان (۳) الشیخ احمد الخضر اوی المکی (۴) السید ابو بکر بن سالم الحضر ی (۵) الشیخ بکر رفیع (۶) الشیخ حسن العیبی المکی (۷) الشیخ السید حسین جمال بن عبدالرحیم (۸) السید حسین مدنی بن سید عبد القادر شامی (۹) السید سالم بن عیدروس البار العلوی الحضر ی (۱۰) السید عابد حسین مالکیہ (۱۱) الشیخ عبداللہ بن ابی الخیر میر داد (۱۲) علامہ السیّد عبداللہ حلان (۱۳) الشیخ عبداللہ فرید بن عبدالقادر کردی (۱۴) الشیخ علی بن حسین مکی (۱۵) السیدی علوی بن حسن الکاف الحضر می (۱۶) الشیخ عمر بن حمد ان المحر اسی (۱۷) الشیخ مامون البری المدنی (۱۸) السیّد محمد ابراہیم مدنی (۱۹) السیّد محمد بن عبدالرحمٰن المرزوقی (۲۰) السیّد محمد بن عثمان دحلان (۲۱) الشیخ محمد جمال بن محمد الامیر (۲۲) الشیخ محمد سعید بن محمد بالسبیل مفتی شافعیہ (۲۳) الشیخ محمد سعید بن السیّد محمد المغر بی (۲۴) الشیخ محمد صالح کمال بن الشیخ صدیق کمال (۲۵) السیّد محمد عبدالحیٔ بنالسیّد عبدالکبیر الکتانی (۲۶) السیّد محمد عمر بن السیّد ابوبکر رشیدی (۲۷) السید مصطفیٰ خلیل مکی آفندی (۲۸) السیّد شاہ ادریس النسوسی بادشاہ لیبیا (۲۹) السیّد نقیب الاشرف بغداد شریف

Marfat.com

خلفائے پاک و ہند

(۱) سید احمد اشرف کچھوچھوی (۲) مولانا احمد بخش صادق آف ڈیرہ غازی خاں (۳) مولانا احمد حسین امروہوی (۴) مولانا احمد مختار میرٹھی (۵) مولانا جمیل الرحمٰن قادری بریلوی (۶) مولانا حبیب الرحمٰن پیلی بھیتی (۷) مولانا حامد علی خاں فاروقی (۸) مولانا رحیم بخش آروی (۹) مولانا رحم الٰہی منگلوری (۱۰) مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی (۱۱) مولانا ضیاء الدین احمد مدنی (۱۲) پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (۱۳) مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی مدنی (۱۴) مولانا عبد السلام جبلپوری (۱۵) مولانا عبد الاحد پیلی بھیتی (۱۶) مولانا عبد الحق پیلی بھیتی (۱۷) مولانا عبد العزیز بجنوری (۱۸) مولانا عزیز الحسن پھپھوندوی (۱۹) مولانا عبد الحی پیلی بھیتی (۲۰) مولانا سید عبد الرشید مظفر پوری (۲۱) سید فتح علی شاہ کھروٹہ سیداں (سیال کوٹ) (۲۲) قاضی عبد الوحید عظیم آبادی (۲۳) قاضی شمس الدین جونپوری (۲۴) سید غلام جان جام (محمود جان) جودھپوری (۲۵) مولانا محمد امجد علی اعظمی (۲۶) مولانا محمد اسماعیل فخری (۲۷) مولانا سید محمد حسین بریلوی (۲۸) مولانا محمد بشیر الدین جبلپوری (۲۹) مولانا ابو البرکات سید احمد قادری لاہوری (۳۰) مولانا شاہ محمد حبیب اللہ میرٹھی (۳۱) مولانا محمد حسنین رضا ابن مولانا حسن رضا بریلوی (۳۲) مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی (۳۳) مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی (۳۴) مولانا سید دیدار علی شاہ الوری لاہوری (۳۵) مولانا محمد امام الدین کوٹلوی (۳۶) مولانا محمد شریف کوٹلوی (۳۷) مولانا محمد شفیع بیسلپوری (۳۸) مولانا محمد عبد الباقی برہان الحق جبلپوری (۳۹) مفتی محمد غلام جان ہزاروی (۴۰) مولانا محمد ظفر الدین بہاری (۴۱) سید محمد عبد السلام باندوی (۴۲) حاجی محمد لعل خاں ویلوری مدراسی (۴۳) سید محمد محدث کچھوچھوی

Marfat.com

(۴۴) سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (۴۵) مولانا مشتاق احمد کانپوری (۴۶) مولانا نثار احمد کانپوری (۴۷) مولانا میر مومن علی مومن جنیدی (۴۸) مولانا سید نور الحسین نگینوی (۴۹) حاجی کفایت اللہ بریلوی (۵۰) مولانا یقین الدین بریلوی (۵۱) مولانا ہدایت رسول قادری لکھنوی (۵۲) مولانا سید محمد آصف کانپوری (۵۳) مولانا سید احمد حسین میرٹھی (۵۴) مولانا محمد خلیل الرحمٰن بہاری (۵۵) مولانا سرفراز احمد مرزا پوری (۵۶) مولانا عبد الحکیم خاں شاہجہانپوری (۵۷) مولانا حاجی عبد الجبار بنگالی (۵۸) مولانا عبد الرحمٰن جے پوری (۵۹) سیٹھ عبد الستار اسمٰعیل رنگونی (۶۰) مولانا غیاث الدین بہاری (۶۱) مولانا قاضی قاسم میاں کاٹھیاواڑی (۶۲) مولانا منیر الدین بنگالی (۶۳) مولانا سید محمد عمر ظہیر الدین چاٹگامی (۶۴) مولانا حاجی سید نور احمد چاٹگامی (۶۵) مفتی تقدس علی خاں بریلوی (۶۶) مولانا غیاث الدین حسن سہسرامی (۶۷) مولانا محمد الیاس برنی بلند شہری۔

آپ کا وصال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعۃ المبارک دو بج کر ۳۸ منٹ پر ہوا۔ مولانا امجد علی اعظمی مصنف ''بہار شریعت'' نے نماز جنازہ پڑھائی۔ محلہ سوداگراں بریلی شریف میں مزار پرانوار بنا جو زیارت گاہ خلائق ہے۔

سنوسیِ ہند امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوری قدس سرہٗ العزیز کے خلیفۂ اعظم اور میرے برادر طریقت حضرت مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے قطعہ تاریخ وفات کہا۔

حامی دین متیں احمد رضا رفت از دنیا سُوئے خلد بریں
ایں جہاں از رفتنش تاریک شد شد غروب آں آفتاب علم دیں
واصف و شیدائے محبوب خدا ﷺ قاطع اعناق جملہ ملحدین
وادریغا رفت زیں دار فنا مومناں ز اندوہ و غم زار و حزیں

Marfat.com

گفت اخگر بہر تاریخِ وصال
نادر العصر آفتاب علم و دیں "
۱۳۴۰ھ

وصل حق چوں رضائے احمد یافت قدوۂ عالمان بر و بحر
کلکِ اخگر نوشت سال وفات " زبدہ مومنین و فاضل دہر "
۱۳۴۰ھ

ارشادات قدسیہ (۱) اولیاء اللہ وہ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آئے۔
(۲) مسجد میں ہنسا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔
(۳) پریشانی دور کرنے کے لئے لاحول شریف کثرت سے پڑھیں یہ ۹۹ بلاؤں کو دفع کرتی ہے۔اور ساٹھ بار پانی پر دم کر کے ہر روز پی لیا کریں۔
(۴) سیاہ خضاب حرام ہے۔ ہاں جہاد کی حالت میں جائز ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بوڑھا مرد جوان عورت سے شادی کرلے تو سیاہ خضاب لگا سکتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔کیا بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا بن سکتا ہے۔؟
(۵) اپنے شیخ کے حضور خاموش رہنا افضل ہے۔ہاں ضروری مسائل پوچھنے میں حرج نہیں۔
(۶) جس کے دل میں اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم کا علاقہ (تعلق، واسطہ) تمام علاقوں پر غالب ہو، اللہ و رسول ﷺ کے محبوبوں سے محبت رکھے، اگرچہ اپنے دشمن ہوں، اور اللہ و رسول کے مخالفوں، بدگویوں سے عداوت رکھے۔اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں، جو کچھ دے اللہ کے لئے دے، جو کچھ روکے اللہ کے لئے روکے۔
(۷) تقدیر نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا، یہ سمجھنا محض جھوٹ اور ابلیس لعین کا دھوکہ ہے کہ جیسا لکھ دیا ویسا ہی کرنا پڑتا ہے۔نہیں نہیں، بلکہ لوگ جیسا کرنے والے تھے ویسا ہی ہر ایک کی نسبت لکھ دیا ہے۔لکھنا علم کے مطابق ہے اور علم معلوم کے

Marfat.com

مطابق ہوتا ہے نہ کہ معلوم کو علم کے مطابق ہونا پڑتا ہے۔

(۸) نجات منحصر ہے اس پر کہ ایک ایک عقیدہ اہلسنت و جماعت کا ایسا پختہ ہو کہ آسمان وزمین ٹل جائیں اور وہ نہ ہلے، پھر اس کے ساتھ ہر وقت خوف لگا ہو۔

(۹) آج کل نہ کم علم بلکہ نرے جاہلوں (پیشہ ور واعظین) نے کچھ الٹی سیدھی اردو لکھ کر حافظہ کی قوت، دماغ کی طاقت وزبان کی طلاقت کو شکار مردم کا جال بنایا ہے۔

(۱) اول تو انہیں وعظ کہنا حرام ہے۔

(۲) دوسرے ان کا وعظ سننا حرام ہے

(۳) تیسرے وعظ و پند کو جمع مال یا رجوع خلق کا ذریعہ بنانا گمراہی، مردود وسنت نصاریٰ و یہود ہے۔

(۱۰) دعا میں صرف مدّعا پر نظر نہ رکھو بلکہ نفس دعا کو صرف مقصود بالذات جانے کہ وہ خود عبادت بلکہ مغز عبادت ہے۔ مقصد ملنا نہ ملنا در کنار لذّت مناجات نقد وقت ہے۔

(۱۱) اپنے اور اپنے احباب کے نفس واہل و مال وولد پر بددعا نہ کرو۔ کیا معلوم کہ وقت اجابت (قبولیت) ہو اور وقوع پر بلا پر ندامت ہو۔

(۱۲) دیکھو! نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں ان سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔

(۱۳) علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے۔ اس کے غیر کے لئے محال ہے۔ جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر، غیر اللہ کے لئے مانے وہ یقیناً کافر ومشرک ہے۔

(۱۴) اجماع ہے کہ اس فضل جلیل (علم عطائی) میں محمد ﷺ کا حصہ تمام انبیاء، تمام جہاں سے اتم واعظم ہے۔ اللہ عزوجل کی عطاء سے حبیب اکرم ﷺ کو اپنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۵) فلاں کا بدعت حادث (نیا) ہے اگلوں سے ثابت نہیں۔ اس کا ثبوت لاؤ، سب

Marfat.com

کا جواب یہی ہے کہ...... دو باتوں میں سے ایک ثبوت دو تو یہ کہ فی نفسہ اس کام میں شر (برائی) ہے یا یہ کہ شرع مطہرہ نے اسے منع فرمایا ہے۔ جب نہ شرع سے منع نہ کام میں شر تو رسول اللہ ﷺ بلکہ قرآن عظیم کے ارشاد سے جائز۔

(۱۶) ہمارا اور ہماری جان کا مالک وہ ایک اکیلا، پاک، نرالا، سچا، مالک ہے۔ اس کے احکام میں کسی کو مجال دم زدن کیا معنی؟ کیا کوئی اس کا ہمسر یا اس پر افسر ہے جو اس سے کیوں اور کیا کہے۔ مالک علی الاطلاق ہے، بے اشتراک ہے، جو چاہا ہے اور جو چاہے کرے گا۔

(۱۷) جب بادشاہ کمال عادل اور جمیع کمال صفت میں یکتا و کامل ہے تو جھے اس کے احکام میں دخل دینے کی کیا مجال کہ نظام مملکت خویش خسروان دانند۔ افسوس! کہ دینی مجازی جھوٹے بادشاہوں کی نسبت تو آدمی کو یہ خیال ہو اور ملک الملوک بادشاہ حقیقی جلا جلالہ، کے احکام میں رائے زنی کرے۔

(۱۸) عالم کی عزّت تو اس بناء پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے۔ نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہے یا شیطان کا؟ اس وقت کی تعظیم، نبی کی تعظیم ہوتی ہے اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

(۱۹) محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہے۔

(۲۰) آدم فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جب کہ اس کا قول و فعل اس کے دعوے کا مکذّب ہو۔

(۲۱) تلاش حلال و فکر معاش و مقاطی اسباب ہرگز منافی توکّل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر رکھے۔

(۲۲) جب عورت گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرف سے شیطان

Marfat.com

اسے گھر لیتے ہیں۔ جب تک قبر تک پہنچی ہے، میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

(۲۳) عورتوں کا مقابر پر جانا جائز نہیں۔ ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھئے کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔

(۲۴) پیر سے پردہ واجب ہے اگر وہ محرم نہ ہو۔

(۲۵) غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

(۲۶) عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

(۲۷) جو امام بد مذہبوں سے میل جول رکھتا ہے ان کے یہاں کھانا کھاتا ہے وہ امامت کے لائق نہیں۔

(۲۸) آدمی کا بچہ اگرچہ ایک دن کا ہو اس کا پیشاب ناپاک ہے اگرچہ لڑکا ہو۔

(۲۹) شانوں تک گیسو جائز ہیں بلکہ سنت سے ثابت ہیں اور شانوں سے نیچے بال کرنا عورتوں سے خاص اور مرد کو حرام ہے۔

(۳۰) لوح محفوظ، زیر عرش ایک لوح ہے جس کا طول پانچ سو برس کی راہ ہے۔ اس میں ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ ثبت ہے۔

(۳۱) ہمیشہ یاد رہے کہ احکام الٰہی بجالانے میں قلیل مشقت کبھی عذر نہیں ہو سکتی، مشقت شدید عذر ہے۔

(۳۲) جب تک نبی کریم ﷺ کی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادت الٰہی میں گزارے سب بے کار و مردود ہے۔

(۳۳) محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدار ایمان مدار نجات و مدار قبول اعمال ہے۔

(۳۴) ایمان کے حقیقی واقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں۔

Marfat.com

(۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

اور

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہانوں پر تقدیم۔

(۳۵) دعا اُصلاح ایمان ہے، دعا جالب امن و امان ہے، دعا نُورِ زمین و آسمان ہے، دعا باعث رضائے رحمٰن ہے۔

(۳۶) شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ (خدا تک پہنچنا) ہے اور اس کے بغیر آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑ جائے گا۔

(۳۷) شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس، ایک ایک پل، ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اسی قدر ہادی کی زیادہ حاجت۔

(۳۸) بچے کو پاک کمائی سے پاک روزی دو کہ ناپاک مال ناپاک ہی عادت ڈالتا ہے

(۳۹) بچے کے دل میں حضور اقدس علیہ السلام کی محبت و تعظیم ڈالو کہ اصل ایمان و عین ایمان ہے۔

(۴۰) کسی سچے عمل دینی کے ذریعہ سے بھی دنیا نہ مانگے کہ معاذ اللہ دین فروشی ہے۔

(۴۱) نسب پر فخر کرنا جائز نہیں۔

(۴۲) شیخ کو حرام ہے کہ اجنبی عورت کا ہاتھ پکڑ کر بیعت لے۔

(۴۳) قلب حقیقۃً اس مضغہ گوشت (گوشت کے لوتھڑے) کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفہ غیبیہ ہے۔ جس کا مرکز مضغہ گوشت ہے۔

(۴۴) مردان خدا (اللہ والوں) پر اگر چالیس دن گزریں کہ کوئی علت (مرض) قلت (تنگی) نہ پہنچے تو استغفار و انابت (توجہ) فرماتے ہیں کہ مبادا باگ (لگام) ڈھیلی نہ کر دی گئی ہو۔

(۴۵) طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے، شریعت ہی کی اتباع کا صدقہ ہے ......

Marfat.com

شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا۔ بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی (بلند) ہے۔

(۴۶) پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے۔ کم کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے اور فلاح پائے۔

(۴۷) صوفی وہ ہے کہ اپنی ہوا (خواہش نفسانی) کو تابع شرع کرے نہ کہ وہ ہوا کی خاطر شرع سے دست بردار ہو، شریعت غذا ہے اور طریقت قوّت، جب غذا ترک کی جائے گی قوت آپ زوال پائے گی۔ بلکہ جس قدر قرب زیادہ ہوتا ہے شرع کی باگیں اور سخت ہو جاتی ہیں۔

(۴۸) اولیاء کرام فرماتے ہیں "جاہل صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔"

(۴۹) قلم بھی ایک زبان ہے "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ مہمل بے معنی "صلعم" لکھنا ایسا ہے نام اقدس کے ساتھ درود شریف کے بدلے یونہی کچھ الم غلم بکنا۔

(۵۰) مسلمان اے! مسلمان! شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کے غیر کیلئے سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین وکفر مبین اور سجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین۔

حواشی

۱۔ مدینہ طیبہ کی نہر مبارک کا نام ہے۔

۲۔ حدیث شریف میں فرمایا ہے۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی (جو میرے مزار پاک کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۳۔ نہفت، کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہونا۔

۴۔ یعنی سنگ اسود، سیاہ رنگ کا پتھر جو کعبہ معظمہ میں نصب ہے اور آنکھ کی پتلی سے

Marfat.com

Marfat.com

آخر سانپ نے پاؤں پر کاٹ لیا۔ الخ۔ ہر سال زہر عود کرتا بالآخر اسی سے شہادت پائی۔

۸۔ الف: غرر بالضم جمع اغر بمعنی روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے لیکن صدیق اکبرؓ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب اقدس کے مقابل اس کا بھی خیال نہ کیا۔

۹۔ چشم اقدس کھلی تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کا حال عرض کیا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو فوراً ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، عصر کا وقت ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز ادا کی اور آفتاب روپوش ہو گیا۔ اور جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو چہرۂ اقدس پر گرے، چشم مبارک کھلی اور صدیق اکبرؓ نے حال عرض کیا تو لعاب دہن اقدس لگا دیا تو فوراً آرام آ گیا۔ بارہ سال بعد اسی زہر سے شہادت پائی۔

۱۰۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی یعنی خدمت و غلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے۔ مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم و اہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کر کے ثابت کر دیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مقبول رکھا۔

۱۱۔ یعنی یہاں حاضر ہو کر شر خیر سے بدل جاتا ہے اور غم و الم کا شور سَوَر یعنی مسرت و شادمانی ہو جاتا ہے اور غم و گناہ کے شر دور ہو جاتے ہیں۔ القصہ یہ کہ یہاں کی حاضری سے نار، نور ہو جاتی ہے۔ یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات:

۱۲۔ قرآن حکیم میں ہے۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ (سورۃ النساء:۶۴) یعنی اگر وہ جب گناہ کریں اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو

Marfat.com

ہوتی ہے جس سے نماز جلا پاتی ہے جیسے فرض سے پہلے سنتیں۔

۱۸۔ غفور بھی حضور اقدس وانور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک ہے جس کی طرف توریت میں اشارہ ہے۔

۱۹۔ چاند کی ۲۸ منزلوں سے پندھرویں منزل کا نام ''غفر'' ہے۔

۲۰۔ قضا حکم خلیفہ نائب حلیفہ وہ دوست جن میں ہمیشہ دوستی کا حلف ہو گیا ہوتا ہے۔

۲۱۔ حضور علیہ وسلم کی قبر انور اور مزار اطہر کے بیچ میں جو زمین ہے اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ روضۃ من ریاض الجنۃ: جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور اللہ اور اس کے رسول علیہ وسلم کے کرم پر بھروسہ کر کے ایک مدلل تمنا ہے یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ یہ مقام جنت کی کیاری ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ التحیہ والثناء نے محض اپنے کرم سے محتاجوں کو یہاں جگہ دی، نمازیں پڑھینی نصیب کیں۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جا کر کوئی نار میں نہیں جاتا۔ تو امید ہے کہ اب ہم نار کا منہ نہ دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۳۔ پہلے مصرعہ میں آیت بالمومنین رؤف الرحیم کی طرف تلمیع تھی یہاں واما السائل فلا تنھر'' کی طرف اشارہ ہے یعنی سائل کو نہ جھڑک نہیں۔ ہر کلمہ ثلاثی حلقی العین مثل شعرو نہر و بعروز ہر تسکین و تحریک عین دونوں مطرد ہیں۔

۲۴۔ وحی سے مراد بدلیل مقابلہ وحی غیر مسلوا حدیث نبی علیہ وسلم اور اثر اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۲۵۔ حدیث میں ہے رسول اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدینا فانا انظر الیھا والی ماھو کاین فھا الی یوم القیامۃ کا نھا النظر الی کفی ھذہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے

Marfat.com

سامنے دنیا اٹھالی تو میں تمام دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا میں اپنی ہتھیلی کو۔

۲۶۔ ماعبر جو گزر گیا اور ماغبر جو باقی رہا اشارہ و بحدیث فیہ نباء من قبلکم وخبر من بعدکم، قرآن پاک میں تم سے اگلوں اور تم سے پچھلوں سب کے احوال کی سب خبر ہے۔

۲۸۔ پارینہ یعنی جیسا سال گزشتہ اشارۃ بمصرعۃ من ہماں احمد پارینہ کہ بودم ہستم۔

۲۹۔ سب سے زیادہ احسان کرنے والا۔

Marfat.com

(۴۰)

سیّدنا شاہ اُبوالبرکات سیّد احمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۹ھ..............۱۳۹۸ھ

الور (بھارت)..............................لاہور (پاکستان)

۱۹۰۱ء..............۱۹۷۸ء

قطعۂ تاریخ وصال

وہ ابو البرکات سیّد احمد عالی وقار عصر حاضر میں رہے جو اہل سنت کے امام

اتباعِ ذاتِ اقدس اُن کا مقصودِ حیاتِ بارگاہِ سرورِ کونین ؐ کے افضل غلام

ان کے فیض علم کے چشمے رواں ہیں چار سو ان کے شاگردوں کو حاصل ہے زمانے میں مقام

الوداع اے پاسدار اہل سنت الوداع السلام اے جاں نثار اعلیٰ حضرت السّلام

مصرع تاریخ رحلت ہے اے صابرؔ یہی ''تھے ابوالبرکات شمع علم دیں صادق کلام''

۱۹۷۸ء

(حضرت صابرؔ براری، کراچی)

Marfat.com

سیّدنا شاہ ابوالبرکات سیّد احمد لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

سیّدنا شاہ ابوالبرکات مولانا سیّد احمد شاہ بن مولانا سیّد دیدار علی شاہ بن سیّد نجف علی شاہ کی ولادت باسعادت ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں محلّہ نواب پورہ الور شہر (بھارت) میں ہوئی۔ سلسلۂ نسب حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد مشہد (ایران) سے نقل مکانی کر کے ہندوستان میں آکر الور میں قیام پذیر ہوئے۔

آپ نے حافظ عبدالکریم، حافظ عبدالعزیز اور حافظ قادر علی آف الور سے قرآن پاک پڑھا۔ صرف ونحو علامہ سیّد ظہور اللہ ملتانی اور والد ماجد سے پڑھیں۔ بقیہ تمام کتب ودورۂ حدیث اور کتب طب وغیرہ مراد آباد (یوپی بھارت) کے مشہور مدرسہ اہلسنت میں صدر الافاضل حضرت مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھ کر ۱۹۱۹ء میں سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل کی۔

۱۹۱۹ء مین ہی فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوئے اور فتویٰ نویسی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جمیع علوم وفنون کی سند اور وظائف واجازت کی سند مرحمت فرما کر نُور علیٰ نُور کر دیا۔

۱۹۲۳ء میں والد گرامی کے حکم پر لاہور آکر جامع مسجد داتا گنج بخشؒ کی خطابت کے فرائض سنبھالے، یہ مسجد ان دنوں زیر تعمیر تھی۔ حضرت مولانا محرم علی چشتی (۱۸۶۴ء) سیّد محمد امین اندرابی اور خلیفہ مولوی تاج الدین کے مشورے سے آپ مسجد

Marfat.com

وزیر خاں لاہور میں علوم دینیہ کی تدریس پر مقرر ہوئے۔ آپ کی محنت شاقہ کی شہرت نے پورے پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور طلباء جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ مسجد وزیر خاں کا وسیع صحن طالبان علوم دینیہ کے ہجوم کی وجہ سے تنگ پڑ گیا۔

مرزا ظفر علی جج جوان دونوں مسجد وزیر خاں کے متولی تھے، انہیں طلباء کے اجتماع سے اختلاف تھا۔ چنانچہ آپ نے استعفیٰ دے دیا۔ اس پر لاہور کے سنی زعماء مولانا محرم علی چشتی حاجی شمس الدین، مولوی محمد امین اور قاضی حبیب اللہ نے ''انجمن حزب الاحناف ہند'' کی بنیاد رکھی اور ۱۵ مارچ ۱۹۲۶ء کو تین گنبد والی مسجد اندرون دہلی دروازہ لاہور میں تدریس کا باقاعدہ آغاز کیا۔ مسجد کی صفائی ہوئی اور مرمت کرائی گئی۔ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری (۱۸۴۱ء۔۱۹۵۱ء) نے مسجد کی صفائی پر پانچ صد روپیہ خرچ فرمایا اور چند ماہ میں یہ دارالعلوم پورے جاہ و جلال سے کام کرنے لگا۔

۱۹۳۵ء میں آپ نے حدیث شریف پڑھانا شروع کی اور پھر تا زیست اسی منصب پر فائز رہ کر دین حقہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ تدریسی امور سے جو کچھ وقت بچتا اس میں مندرجہ کتابیں تحریر کی۔

(۱) مناظرہ تلون (۲) مناظرہ ترن تارن (۳) دبوس المقلدین (۴) ضیاء القنادین (۵) فتح المبین (۶) وہابیوں کی کہانی (۷) ارشادات مجدد الف ثانیؒ۔

آپ کی ساری زندگی تبلیغ و اشاعت دین اور تدریس میں گزری۔ ہزاروں تشنگان دین نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ چند تلامذہ جو آسمان شہرت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے ان کے اسمائے گرامی کچھ یوں ہیں۔

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا مہر الدین نقشبندی جماعتیؒ (۲) معروف نعت گو شاعر حضرت مولانا حافظ مظہر الدین رمداسیؒ (۳) خطیب ملت مولانا غلام دین اشرفیؒ

Marfat.com

خطیب لوکوشیڈ لاہور (۴) فقیہ اعظم مولانا محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری۔ (۵) شیخ الحدیث مولانا محمد عالم سیال کوٹی (۶) شیخ الحدیث مولانا ابو العلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی قصوری (۷) سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ (۸) خطیب ملت سید محمود شاہ گجراتی (۹) پیر طریقت خواجہ محمد معصوم آف موہری شریف (۱۰) مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی (۱۱) ادیب شہیر مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری (۱۲) مولانا قاری محبوب علی خان بمبئی (۱۳) زینت القراء قاری غلام رسول (۱۴) خطیب پاکستان مولانا الٰہی بخش لاہوری (۱۵) پیر غلام نازک فریدی بہاولپوری (۱۶) مولانا غلام مہر علی چشتیاں شریف (۱۷) مولانا محمد علی رضوی حیدر آباد سندھ سابق ایم این اے (۱۸) مولانا غلام علی اوکاڑوی (۱۹) علامہ محمد یعقوب سیال کوٹی (۲۰) مولانا سلیم اللہ خان مصری شاہ لاہور (۲۱) مولانا قیوم الٰہی عرفانی سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور (۲۲) مولانا مہر محمد خاں چھانگا مانگا (۲۳) صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ تنویر فقیروالی، بہاولپور۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ کے چالیسویں امام و شیخ طریقت تھے۔ آپ پابند شریعت اور نہایت صالح بزرگ تھے۔ تہجد، نماز با جماعت پر تا زیست سختی سے پابند رہے۔ آپ تقویٰ و طہارت، ایثار و قربانی، خلوص و للٰہیت، عاجزی و انکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔ شریعت کی پابندی اور سنت خیر الانام علیہ التحیہ والثناء کی پیروی آپ کی طبیعت ثانیہ تھی۔ ہر بات اور ہر کام میں احکام شریعت کا خیال رکھتے۔ آپ کی پوری زندگی سنت رسول ﷺ کی تصویر تھی۔ خلوت ہو جلوت ہر موقع و محل پر شریعت اسلامیہ کی پیروی کی تلقین کرتے۔ جس مجلس میں بھی جاتے وعظ و نصیحت فرماتے۔ آپ کے ورع و تقویٰ اور خلوص للٰہیت سے بڑے بڑے علماء و فضلاء اور مشائخ متاثر ہوتے۔ جب کبھی گھر کے کسی بھی فرد کو کسی سانحہ سے دو چار ہونا پڑا

Marfat.com

آپ نے نماز، ذکر الٰہی، درود شریف اور استغفار کی تلقین فرمائی۔

آپ تقویٰ و پرہیز گاری کا پیکر تھے۔ اتباع سنت اور احکام شریعت کا بہت خیال رکھتے۔ استقامت کا یہ عالم تھا کہ پاک و ہند میں جس قدر فتنے اور شورشیں اٹھیں آپ کبھی ان سے مرعوب نہ ہوئے جو بات شریعت اسلامیہ کے مطابق ہوتی وہی کہتے۔ سخت سے سخت خطرناک مواقع پر بھی آپ کی حق گوئی و استقامت میں ذرا فرق نہ آیا۔ اس حق گوئی کی پاداش میں آپ پر خنجر سے حملہ ہوا، زخم بہت گہرا اور شہ رگ کو متاثر کرتا تھا۔ لیکن اللہ کریم نے آپ کو محفوظ و مامون رکھا۔

فتویٰ نویسی کے فن میں آپ اپنے معاصرین میں ممتاز مقام پر فائز تھے۔ مشکل سے مشکل مسائل زبانی بیان فرما دیتے تھے۔ آپکے ذاتی کتب خانہ میں علوم و فنون کی سینکڑوں کتابیں موجود تھیں جو آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھی۔ اہم اور ضروری مسائل کی عبارات پر اپنے قلم سے نشان لگا دیتے تھے۔ آج اگر ان کو جمع کیا جائے تو اہم مسائل شریعت کا ایک بے نظیر مجموعہ ترتیب پا سکتا ہے۔

آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں اپنے والد محترم سیّد دیدار علی شاہ الوری ثم لاہوری سے اجازت کو خلافت حاصل تھی۔ حضرت سیّد دیدار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اویس زمانہ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہ کے ارشد خلفاء میں سے تھے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت سیّد علی حسین کچھوچھوی (قدس اسرارہم) سے خلافت و اجازت یافتہ تھے۔ موخر الذکر سے "دعائے سیفی" اور "دلائل الخیرات" کی خصوصی اجازت تھی۔

آپ ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پیر کامل بھی تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کے دامن ارادت وعقیدت سے وابستہ ہوئے۔ آپ سنّت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بیعت لیتے تھے اور احکام الٰہی اور سنّت رسول علیہ التحیّۃ والثناء پر سختی سے

Marfat.com

کار بند رہنے کا عہد لیتے تھے۔آپ ان پیروں میں سے نہیں تھے جن کی نظر مریدوں کی جیب پر رہتی ہے۔ بڑے اصرار کے باوجود بھی بہت کم اپنے مریدوں کے پاس جاتے۔تا کہ انہیں کسی قسم کا تکلف نہ کرنا پڑے۔

مریدوں کی روحانی تربیت کے لئے ہر جمعرات کو بعد از نماز عشاء باقاعدگی سے مجلس ذکر کا اہتمام فرماتے تھے۔جس سے دلوں کو سکون کی دولت میسر ہوتی تھی۔

آپ کے پاس اللہ کے فضل وکرم سے اتنے وسائل موجود تھے کہ اگر آپ چاہتے تو ان کو ذاتی استعمال میں لا کر بڑی شان وشوکت اور کروفر کی زندگی بسر کر سکتے تھے مگر آپ نے انتہائی سادگی اور انکساری کو اختیار فرمایا۔آپ کے کھانے پینے، رہنے سہنے اور لباس میں نہایت سادگی اور وقار تھا۔سادہ غذا تناول فرماتے، سادہ لباس زیب کرتے اور بغیر چار پائی کے زمین پر بستر لگا آرام فرماتے۔انکساری کا یہ عالم تھا کہ اپنے اسم گرامی کے ساتھ ہمیشہ فقیر کا لفظ استعمال فرماتے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فقر وغنا کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔

آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔اکثر صاحب ذوق نعت خوان حضرات کو مدعو فرما کر نعت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء سنا کرتے تھے۔ذکر رسول ﷺ سے آپ پر کیف وسرور کی حالت طاری ہو جاتی اور آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کا نعتیہ کلام خاص طور پر بڑے ذوق وشوق سے سنا کرتے تھے۔

آپ کا وصال ۲۰ شوال المکرّم ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار ۴ بج کر دس منٹ پر شام کو ہوا۔اگلے روز دارالعلوم حزب الاحناف داتا گنج بخش روڈ کے وسیع وعریض احاطہ میں آخری آرام گاہ بنی جو مرجع خلائق ہے۔

بہت سے شعراء نے قطعات تاریخ وفات کہے لیکن بخوف طوالت صرف ابوالطاہر فدا حسین فدا مدیر ''مہر وماہ'' لاہور کا قطعہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

جانب خلد بریں رخصت ہوئے
مفتیِ اعظم فقیہہِ ذی وقار

داغہائے دردِ فرقت دے کے وہ
کر گئے ہر انس و جاں کا دل فگار!

سونی ہے اب مسند فقہ و حدیث
اٹھ گئے اقدارِ عالی کے نقیب و پاسدار

ان کے فیضانِ کرم سے آج بھی
عظمت دین مبین ہے بر قرار

عابد و زاہد تھے شب بیدار بھی
اور نکات شرع و دیں کے راز دار

وہ ستونِ علم و حکمت، جس سے کہ
کو شکِ دین متین ہے استوار

اے فداؔ کہہ مصرع تاریخ وصال
"شمعِ رشد و ہُدیٰ، حکمت شعار"

۱۹۷۸ء

ارشادات عالیہ:۔

(۱) جب تیز آندھی چلتی یا کوئی غیر معمولی واقعہ رونما ہوتا تو ہمارے آقا و مولا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا کہ آپ نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے اور صحابہ کرام علیہم الرحمہ والرضوان کو بھی ذکر اور استغفار کی تلقین فرماتے تھے۔

(۲) دین کا کام میرا ذاتی کام نہیں ہے، جو لوگ دینی امور کی انجام دہی کے لئے کچھ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے گا اور جو نہیں دیتے ان کی مرضی۔

(۳) وصال سے پانچ روز قبل اپنے صاحبزادے علامہ محمود احمد رضویؒ سے فرمایا۔

اہلسنت کے مسلک پر قائم رہنا، شریعت کی پابندی کرنا، اپنی اولاد کو دین کا علم سکھانا، دارالعلوم حزب الاحناف تمہارے پاس امانت ہے، اس دینی ادارہ کی تعمیر و ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا، دین اسلام اور مسلک اہلسنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں کوتاہی نہ کرنا، میرے بعد سب بہن بھائی اتفاق واتحاد سے رہنا، تم سب سے بڑے ہو سب سے نیک برتاؤ کرنا اور لطف و مہربانی سے پیش آنا۔

(۴) درود شریف بکثرت پڑھا کرو جو کچھ ہم نے پایا درود پاک سے پایا۔

(۵) معاملات میں دیانت و امانت کی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ شہید فی سبیل اللہ بھی اس

Marfat.com

وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک اس کے ذمہ جو قرض ہے وہ ادا نہ کرے۔

(۶) اللہ تعالیٰ رب العلمین اور مالک یوم الدین ہے، بے نیاز ہے، اگر بخش دے تو یہ اس کا فضل وکرم ہے اور اگر نہ بخشے تو یہ اس کا عدل ہے۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(۷) وہ لوگ کس قدر ظالم اور بدنصیب ہیں جو درودوسلام کی مجالس کو طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ شریعت اسلامیہ کی ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں کی کوئی مجلس بلکہ کوئی نشست ایسی نہ ہونی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام سے خالی ہو۔

(۸) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (مسلم ؒ) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں (سنن نسائی) قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

(۹) اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں خوشی وغمی میں ہر حال میں توبہ واستغفار کو لازم پکڑنا چاہیے، عبادت پر ناز اور تکبر نہیں کرنا چاہے۔

(۱۰) دولت مندی بری چیز نہیں ہے دولت پرستی بڑی خطرناک بیماری ہے جس سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے اور جسے حدیث میں ''فتنہ غنیٰ'' سے تعبیر کیا۔

(۱۱) بحالت نماز آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے اور اس فعل پر وعید آئی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

Marfat.com

''ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اپنی نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں یہ لوگ لازمی طور پر یا تو اس سے باز آ جائیں یا پھر ان کی آنکھیں (نگاہیں) اچک لی جائیں گی (صحیح بخاری)

(۱۲) اللہ کے محبوب اور سب کے مطلوب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس کو خواب میں زیارت نصیب ہو جائے تو جان لو اس کے بخت جاگ گئے۔ اب یہ بھی ممکن ہے کہ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیداری میں بھی دیکھنے کا شرف حاصل ہو جائے گا کیونکہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

(۱۳) حضرت موسیٰ کلیم علیہ السلام کی معراج یہ تھی کہ آپ اللہ عزوجل کی ایک آسان سی تجلی کے مشاہدہ سے سرفراز ہوئے مگر لمحہ بھر کے لئے تاب جمال نہ لا سکے۔ مگر ہمارے مقدس رسول حضور سید کائنات فخر موجودات ﷺ کی معراج یہ ہے کہ حریم حق میں باز یاب ہو کر نہایت سکون و وقار کے ساتھ عین ذات کے مشاہدہ سے مشرف ہوئے۔

موسیٰؑ زہوش رفت بیک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی!

(۱۴) جس میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت وحلاوت کو پا لے گا۔ اول یہ کہ اللہ و رسول ﷺ اس کو ماسوا سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوم۔ یہ کہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ ہی کے لئے نفرت۔ سوم یہ کہ وہ کفر میں لوٹ جانا ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں پھینکے جانے کو برا جانتا ہے۔

(۱۵) تصوف ظاہر و باطن میں حضور اقدس ﷺ کی پیروی واتباع ہی کا دوسرا نام ہے۔

(۱۶) ہر جگہ اور ہر موقعہ پر شریعت اسلامیہ کو مقدم رکھو کیونکہ طریقت، شریعت سے باہر نہیں۔

Marfat.com

(۱۷) ماں باپ اولاد کی جنّت یا دوزخ ہوتے ہیں ۔ والدین کی خدمت اور فرمانبرداری سے جنت ملتی ہے اوران کی نافرمانی اور ایذارسانی سے دوزخ۔

(۱۸) جو شخص اپنی بیوی کے حقوق ادانہیں کرتا، نہ اس کو بساتا ہے اور نہ ہی طلاق دیتا ہے، تنگ کرنے کے لئے یوں ہی معلق چھوڑے رکھتا ہے ایسا شخص ظالم اور سخت گہنگار ہے۔

(۱۹) حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، چھینک آنے پر یرحمک اللہ کہنا۔ (بخاری) اسی طرح مسلمان بھائی کی عزّت وآبرو کی حفاظت وحمایت کرنا لازم ہے۔ اسی طرح جو بات اپنے لئے پسند ہووہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کی جائے۔ جو اپنی ذات کے لئے ناپسند ہووہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی ناپسند ہو۔

(۲۰) امیر المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ، حضورﷺ کے بعد ہر فضل وکمال میں ثانی رہے ہیں۔ تصدیق نبوت میں ثانی، اسلام قبول کرنے میں ثانی، ہجرت میں ثانی، غارثور میں ثانی، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ میں ثانی، مگر عشق نبویﷺ اور اتباع واطاعت رسول اللہﷺ میں اوّل رہے۔

(۲۱) کسی مسلمان سے بلاوجہ شرعی بغض وکینہ رکھنا حرام ہے۔

(۲۲) سوتے وقت آیت الکرسی کا پڑھنا شیطانی اثرات سے محفوظ ومصئون رہنے کے لئے اکسیر ہے۔

(۲۳) اسلام، دیانت وامانت کی تعلیم دیتا ہے، ظلم وزیادتی سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

(۲۴) صلہ رحمی یعنی اپنے عزیز واقارب، رشتہ داروں کے ساتھ نیک برتاؤ سے رزق میں وسعت، عمر میں زیادتی اور برکت ہوتی ہے۔

(۲۵) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ حضور سیّد عالمﷺ کے بڑے معجزوں

Marfat.com

میں سے ایک معجزہ ہیں۔

آپ کے خلفاء کی تعداد اور اسمائے گرامی کا علم نہیں ہو سکا۔ مفتی اعظم حضرت مولانا ابوالعلاء مولانا محمد عبداللہ قادری اشرفی قصوری رحمتہ اللہ علیہ آپ کے محبوب ترین شاگرد، مرید اور خلیفہ تھے۔ موصوف کے حالات آگے آرہے ہیں۔

Marfat.com

(۴۱)

سیّدنا مولانا اُبوالعلاء محمد عبداللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ

۱۳۳۸ھ..................۱۴۱۹ھ

قصبہ سُرسنگھ ضلع امرتسر بھارت.................. قصور پاکستان

۱۹۶۰ء (۱۹۲۰ء).................۱۹۹۹ء

قطعہء تاریخ وصال

چل بسا دار فنا سے ہے جو مرد حق نواز — سہمی سہمی سی نہ ہو کیوں آہ بزمِ اہلِ دیں
جو کہ اخفائے حقیقت کا سمجھ پاتا ہے راز — زندۂ جاوید ہوتا ہے وہ مرد حق شناس
رحمتیں نازل رہیں اس پر سدا اے کارساز! — رحمۃ العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت کے طفیل
کہہ گیا ہے دفعتاً ''داغِ فراقِ پاکباز'' — اس کے سال وصل پر بے ساختہ ہاتف فدؔا

۱۴۱۹ھ

(ابوالطاہر فدؔا حسین فدؔا، لاہور)

Marfat.com

سیّدنا مولانا اُبوالعلاء محمد عبداللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ

مفتی اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی برکاتی کی ولادت باسعادت ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۲۰ء بروز پیر قصبہ سرسنگھ نزد پٹی ضلع لاہور (حال ضلع امرتسر مشرقی پنجاب، بھارت) میں الحاج میاں گلاب الدینؒ (المتوفی ۱۹۴۷ء مدفون پٹھانکے نزد ہڈیارہ ضلع لاہور) کے ہاں ہوئی۔ گھر کا ماحول علمی اور مذہبی تھا۔ والد گرامی ریٹائرڈ صوبیدار میجر تھے اور اپنی مذہبی، علمی، سماجی اور رفاعی خدمات کی بدولت قصبہ کے عوام و خواص میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

والد گرامی نے ننھے محمد عبداللہ کو ورنیکلر سکول گھڑیالہ میں داخل کروادیا جہاں اس ہونہار فرزند نے اپنی قابلیت، اہلیت اور لیاقت کے جوہر دکھائے۔ اور مڈل کا امتحان بڑے اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ پھر ایم بی ہائی سکول پٹی میں داخلہ لے کر اپنی شرافت، دیانت اور محنت کے سبب تمام اساتذہ کے دلوں میں گھر کرلیا۔ آپ کا شمار سکول کے بہترین طلباء میں ہوتا تھا۔

ابھی آپ دسویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ والد گرامیؒ نے اشارہ غیبی پاکر آپ کی سکول کی تعلیم ختم کروادی۔ اور ۱۹۳۷ء میں برصغیر کی نامور درس گاہ دارالعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ لاہور میں داخل کروادیا کہ آپ دینی وروحانی تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہوکر مسند وراثت انبیاء سنبھال کر دین حنیف کی خدمت بجالائیں۔

یہ امر مسلّم ہے کہ جب کسی بھی صاحب ہنر وکمال کا تذکرہ ہوگا تو اس کے اس کے ہنر، کمال اور شان و مقام کے ساتھ ساتھ اس کے ولی نعمت کا ذکر لازمی ہوتا

Marfat.com

ہے۔ کسی قابل شاگرد کے ذکر کے ساتھ اس کے قابل صد احترام استاد کا ذکر جزو لاینفک ہوگا۔ کسی کامل مرید کا تذکرہ اس کے شیخ و مربی کے بغیر نامکمل اور ناتمام ہو گا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ شیخ الحدیث مفتی اعظم مولانا شاہ ابوالعلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی برکاتی کا تذکرہ ان کے اساتذہ کرام اور مشائخ عظام کے ذکر پاک کے بغیر مکمل ومحمود ہو سکے۔

دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں آپ نے استاذ العلماء حضرت مولانا محمد مہر الدین نقشبندی جماعتی (۱۹۰۱ء۔۱۹۸۷ء) سے درس نظامی اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سیّد ابوالبرکات سیّد احمد قادری (۱۹۰۱ء۱۹۷۸ء) سے دورۂ حدیث پڑھا۔ اپنی خداداد ذہانت وفطانت کی بدولت اپنے اساتذہ کی نگاہوں کا مرکز بنے رہے۔ حضرت سیّد ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی آپ پر خصوصی شفقت تھی اور اکثر و بیشتر فتویٰ نویسی کا کام آپ ہی سے لیتے تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھانے کی ذمہ داری بھی سونپ رکھی تھی۔ حضرت سیّد صاحب نے آپ پر جو اعتماد کیا آپ نے اس کو ٹھیس نہ پہنچنے دی اور حضرت والا کے ادب واحترام میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ۱۹۴۳ء میں آپ نے دار العلوم حزب الاحناف لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔

آپ نے دوران طالب علمی حضرت سیّد ابوالبرکات قدس سرہ کے زہد و تقویٰ سے متاثر ہو کر بیعت کی تھی اور ۱۹۴۳ء میں سند فراغت کے موقعہ پر سید صاحب قبلہ نے سلاسل اربعہ میں اجازت وخلافت سے نواز دیا تھا۔ علاوہ ازیں ۱۹۶۱ء میں حضرت سیّدنا طاہر علاء الدین بغدادی (۱۹۳۳ء۔۱۹۹۱ء) نے بھی آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں اجازت وخلافت سے آراستہ فرمایا تھا۔

آپ ابھی طالب علمی کے مراحل سے گزر رہے تھے کہ ۱۹۴۱ میں میونسپل

Marfat.com

کمیٹی گجرات (کاٹھیاواڑ بھارت) نے وہاں کی ایک مسجد کی دکانیں گرا کر سڑک کو کشادہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ مسجد کمیٹی نے اس سلسلہ میں حضرت سید ابوالبرکات رحمتہ اللہ علیہ سے فتویٰ طلب کیا۔ سید صاحب نے آپ کو فتویٰ لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ آپ نے وہ فتویٰ رقم فرمایا اور دلائل شرعیہ سے روز روشن کی طرح ثابت کیا کہ مسجد کی دکانیں نہیں گرائی جاسکتیں۔ آپ کے اس فتویٰ کی رو سے میونسپل کمیٹی کو سڑک کی کشادگی کا منصوبہ ترک کرنا پڑا۔ مسجد کمیٹی کے عہدیداران نے لاہور حاضر ہو کر سید صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آپ کو مبلغ پانچ سو روپے بطور انعام پیش کئے۔

(۴۳-۱۹۴۲ء میں جب آپ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں زیر تعلیم تھے تو دارالعلوم کے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے سنوسی ہند ابوالعرب حضور قبلہ عالم امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ (۱۸۴۱-۱۹۵۱ء) لاہور تشریف لائے تو بڑھاپے کی وجہ سے نقاہت بہت بڑھ چکی تھی۔ حضرت سیّد ابوالبرکات رحمتہ اللہ علیہ نے طلبہ کو آرام کرسی دے کر استقبال کے لئے لاہور اسٹیشن پر بھیجا۔ چنانچہ چار چار طلبہ باری باری حضرت امیر ملت قدس سرہ کو آرام کرسی میں بٹھا کر اپنے کندھوں پر اٹھاتے اور یوں حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی یہ سواری براہ مسجد شہید گنج کوتوالی اور مسجد وزیر خاں اپنی منزل دارالعلوم حزب الاحناف پہنچی۔ آرام کرسی اٹھانے والے طلبہ میں حضرت شیخ الحدیث مفتیٔ اعظم ابوالعلاء مولانا محمد عبداللہ قادری اشرفی رحمتہ اللہ علیہ بھی شامل تھے اور آپ یہ واقعہ اکثر و بیشتر بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ سنا کر بڑا فخر و انبساط محسوس فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۴۳ء میں دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہو کر آپ نے اپنے قصبہ سرسنگھ ضلع لاہور (حال ضلع امرتسر بھارت) میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ کے نام سے ایک عظیم الشان درس گاہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ دارالعلوم تا قیام پاکستان علم

Marfat.com

وفضل کے دریا بہاتا رہا۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ کے اکتالیسویں امام اور شیخ طریقت تھے۔ آپ عابد شب زندہ دار، زہد و تقویٰ، میں باکمال اور جود و سخا میں آپ اپنی مثال تھے۔ آپ عقائد میں امام احمد رضا کے سخت پیروکار، حق گوئی و بیباگی میں بے ریا تھے۔ ذکر و فکر اور کردار و استقامت میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی عملی تفسیر تھے۔ آپ کی باتوں میں گلوں کی سی خوشبو اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور گفتگو تھی۔ طبیعت فقیروں جیسی اور چال شہنشاہوں جیسی تھی۔ درس و تدریس آپ کا وظیفہ حیات اور فقر و درویشی کائنات تھی۔ ہر کسی سے محبت اور پیار سے پیش آتے اور مہمان نوازی میں شہرت عامہ کے حامل تھے۔ سادہ غذا اور جمال و جلال کا آئینہ تھے۔

۲۷ تا ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس (بھارت) میں آل انڈیا سنی کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی جس کی صدارت امیر ملتؒ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی۔ اس تاریخ ساز اور فقید المثال کانفرنس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ قادری اشرفیؒ نے بھی ایک بہت بڑے قافلہ کی قیادت کرتے ہوئے شرکت کی۔ اور پھر واپس آ کر کانفرنس کی غرض و غایت اور مقاصد کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگادی۔

۱۹۴۶ کے انتخابات میں آپ نے مسلم لیگ کی تائید و حمایت میں مقدور بھر کام کیا۔ اپنے علاقہ میں مسلم لیگ کے جلسوں اور اجلاسوں میں شرکت کر کے تحریک پاکستان کو ایک ولولہ تازہ بخشا۔ اس الیکشن میں آپ کے حلقہ میں مسلم لیگ کے امیدوار میاں افتخار الدین آف باغبانپورہ لاہور (۱۹۰۷ء۔۱۹۶۲) تھے جب کہ یونینسٹ پارٹی نے خان صاحب چوہدری الہہ دتہ آف کیسر گڑھ ضلع قصور (ف ۱۹۴۹ء) کو ٹکٹ دیا تھا۔ آپ نے دن رات ایک کر کے قصبہ کے ایک ایک گھر جا

Marfat.com

کر کنویسنگ کی اور علاقہ بھر میں دورے کر کے مسلم لیگ کے پیغام کو عام بلکہ ہر دل کی دھڑکن بنا دیا۔ گلی کوچے اس نغمہ سے گونج اٹھے کہ۔

مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ

چنانچہ الیکشن کے روز قصبہ سرسنگھ میں مسلم لیگ کے کیمپ میں عوام و خواص کا اژدھام اور ہجوم نجوم تھا جبکہ یونینسٹ امیدوار کے کیمپ میں ہو کا عالم طاری تھا۔ شام کو جب نتیجہ نکلا تو تمام قصبہ کے ووٹ مسلم لیگی امیدوار کو ملے اور یونینسٹ امیدوار کے مقدر میں صرف ایک ووٹ ٹھہرا۔

مجموعی طور پر مسلم لیگی امیدوار کو ۶۹۶۹ ووٹ ملے، یونیسٹ امیدوار ۲۱۱۸ ووٹ لے کر خاسر و نامراد ہوا۔ جب کہ کانگریسی امیدوار عبدالغفور ۲۸۳ ووٹ لے کر ضمانت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

القصہ مسلم لیگی امیدوار کی کامیابی و کامرانی میں حضرت شیخ الحدیث محمد عبداللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ کارفرما تھیں۔

۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمیں سورج سے بھی روشن منزل پاکستان کی صورت میں مل گئی تو ہندوؤں اور سکھوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ آپ بفضل خدا بخیریت و بحفاظت ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ پہلے لائل پور (اب فیصل آباد) اور پھر دوسرے شہروں سے ہوتے ہوئے۔ بلھے شاہ کی نگری قصور میں جلوہ افروز ہوئے اور اپنی دینی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔

۱۹۴۹ء میں قصور کے دردمند سنی شہریوں کے تعاون سے جامعہ حنفیہ کا از سر نو اجراء فرمایا اور دیکھتے ہی دیکھتے شمع علم کے پروانے جوق در جوق آ کر اپنی تشنگی بجھانے لگے۔

۱۹۶۰ء میں حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی گجراتیؒ (۱۹۰۶ء۔ ۱۹۷۱ء) کی تحریک اور اپنے استاذ حضرت سیّد ابوالبرکات قادری اشرفی لاہوری رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ کی منظوری سے دورۂ حدیث کا آغاز کیا۔ جو بفضل خدا اور بطفیل مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء تازیست جاری وساری رہا اور ہزاروں طلباء فارغ التحصیل ہو کر، مبلغ اسلام بن کر ملک کے طول و عرض میں خدمات انجام دینے لگے۔

آپ کے دارالعلوم کے بارے میں بروایت مولانا عبد الکریم ابدالوی (۲۰۰۳ء) آف خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ، محدث پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رضویؒ (۱۹۰۴۔۱۹۶۲) نے ایک نشست میں فرمایا کہ۔

''جب سے مولانا محمد عبد اللہ قصوری، نے قصور میں مدرسہ قائم کیا ہے ہمیں قصور سے ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں۔''

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے فعال کردار ادا کیا اور قید و بند کی صعوبتوں سے نبرد آزما ہوئے۔ آپ نے قصور شہر میں خصوصاً اور ضلع بھر میں عموماً تحریک کی قیادت کر کے مقام مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ فرمایا اور'' ناموس رسالت'' کی حفاظت کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ جلسے جلوسوں کے ذریعے مرزائیت کا ناطقہ بند کر دیا۔ چھ ماہ تک جیل میں سنت یوسفیؑ ادا کی۔ پندرہ دن قصور ڈسٹرکٹ جیل، ڈیڑھ ماہ سنٹرل جیل لاہور، ایک ماہ بوسٹل جیل لاہور اور تین ماہ میانوالی جیل میں پابند سلاسل رہے۔

اس تحریک میں ضیغم اسلام شمشیر بے نیام، قائد تحریک ختم نبوت، فاتح تختہ دار مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبد الستار خاں نیازی رحمتہ اللہ علیہ (۱۹۱۵۔۲۰۰۱ء) نے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ وہ ہماری مذہبی اور ملی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ نیازی صاحبؒ پھانسی کی کوٹھری تک پہنچے مگر تحفظ ناموس رسالت علیہ ﷺ کے فریضہ کی ادائیگی سے ایک لمحہ کے لئے بھی پیچھے نہ ہٹے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ قادری نور اللہ مرقدہ نے آپ کی پاکیزہ قیادت میں قصور میں اس تحریک کی خون جگر

Marfat.com

سے آبیاری کر کے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کردی۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کی قصور تشریف آوری سے قبل شہر میں فرق باطلہ حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ سنی مساجد پر قبضہ کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ تنقیص رسالت ان مولویوں کا شیوہ اور وطیرہ بن چکا تھا۔ کوئی سنی سر عام نعرہ رسالت بلند کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ ان حالات میں آپ نے دیوانہ وار میدان میں قدم رکھا اور اپنی جان کی پروا کیے بغیر لوگوں پر واضح کیا کہ یہ گندم نما جوفروش تمہارے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ یہ گستاخان رسول انام علیہ التحیہ والثناء تمہارے دلوں سے عشق و محبت کی دولت چھین رہے ہیں۔ یہ تمہیں راہ حق سے برگشتہ کر کے نار جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ آپ حضرات کو دھوکہ دے کر آپ کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ خدارا ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ، اور ان سے بچو۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

ترسم کہ بکعبہ نرسی اے اعرابی
کیں راہ می روی بہ ترکستان است

چنانچہ آپ کی کوششیں رنگ لائیں، فضا چھٹ گئی، رکاوٹیں دور ہو گئیں اور شہر بھر میں عشق رسول ﷺ کے گہر لٹنے لگے اور ہر طرف صلوۃ و سلام کے محبت بھرے نغمے گونجنے لگے۔

Marfat.com

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

۱۹۶۰ء میں آپ کو ایک مدرس کی اشد ضرورت تھی۔ پتہ چلا کہ علاقہ جھنگ میں مولانا محمد عبداللہ نامی ایک مدرس بڑے قابل اور محنتی ہیں۔ آپ اپنے شاگرد عزیز مولانا عبدالرزاق آف گاڑے والا (تحصیل چونیاں ضلع قصور) کو ساتھ لے کر قصور سے بذریعہ بس شام کو چنیوٹ پہنچے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد جامعہ محمدی شریف کا پتہ دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ نزدیک ہی ہے۔ وہاں آواز پہنچتی ہے (سدھ بندھ) چنانچہ آپ نے سڑک کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا اور دس میل تک چلنے کے باوجود جامعہ محمدی شریف نظر نہ آیا۔ وہاں پر ایک شخص نے اپنے کھیتوں کو پانی لگایا ہوا تھا۔ آپ جب اس سے پوچھنے کے لئے اس کھیت میں گئے وہاں بہت سے بڑے بڑے کتوں نے آپ کو گھیر لیا۔ آپ کے پاس اپنے دفاع کے لئے کوئی چیز نہ تھی، پانی لگانے والے شخص نے ہمت کر کے کتوں کو فوراً آواز دے کر پیچھے ہٹا دیا۔

اس شخص نے بھی یہی بتایا کہ جامعہ محمدی شریف قریب ہی ہے۔ اس پر پھر پیدل سفر شروع ہو گیا۔ تین میل مزید چلے مگر منزل نظر نہ آئی۔ دریں اثناء پیچھے سے ایک ٹرک آیا۔ اسے کھڑا کیا تو ڈرائیور مولانا عبدالرزاق کا واقف نکلا۔ اس نے بتایا کہ جامعہ ابھی پانچ میل دور ہے۔ تین میل تک میں نے جانا ہے۔ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اور بقیہ دو میل پھر پیدل فاصلہ طے کر لینا۔ چنانچہ خدا خدا کر کے جامعہ محمدی پہنچے تو رات کے تین بج چکے تھے۔ جامعہ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک شخص نے آواز دی کس کو ملنا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی سے ملنا ہے۔ اس نے کہا مولانا چھٹی پر ہیں اور یہاں سے تین میل دور اپنے گاؤں میں ہیں۔

چنانچہ پھر پیدل سفر شروع ہوا اور مطلوبہ گاؤں پہنچ کر مولانا عبداللہ جھنگوی کا

Marfat.com

گھر دریافت کیا۔ جب ان کے گھر پہنچے تو موذن حی الصلوۃ کی صدا بلند کر رہا تھا۔ گھر والوں نے آپ کو بٹھایا اور کھانا وغیرہ کھلا کر بتایا کہ مولانا کھیت پر گئے ہوئے ہیں آپ ٹانگے پر بیٹھ کر کھیت کو روانہ ہوئے۔ راستے میں روہی چل رہی تھی۔ ٹانگے سے اتر کر اب روہی کو عبور کرنا تھا۔ مولانا عبدالرزاق آگے آگے چلے اور آپ پیچھے پیچھے۔ چند قدم چلے ہوں گے کہ پانی مولانا عبدالرزاق کی گردن تک آگیا اور لگے ڈوبنے آپ نے فوراً مولانا عبدالرزاق کو پکڑ کر باہر نکالا۔ کپڑے اتار کر خشک کرنے کے لئے دھوپ میں ڈال دیئے اور چادر باندھ کر بیٹھ گئے۔ ایک شخص کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے روہی پار کرنے کا راستہ پوچھا۔ اس نے بتایا کہ جہاں پر کانے لگے ہوئے ہیں ساتھ ساتھ چل کر پار کریں۔ چنانچہ اس طرح روہی پار کر کے مولانا جھنگوی سے ملے۔ مولانا جھنگوی نے کہا کہ میں اپنے علاقے کو چھوڑ کر کسی اور جگہ جا کر مدرسی نہیں کرسکتا۔ اس پر آپ نے سفر کی تمام تفصیل سنائی کہ ہم کس طرح آپ تک پہنچے ہیں اور آپ ہمیں مایوس کر رہے ہیں۔ یہ سن کر مولانا جھنگوی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ "میں حاضر ہوں اور ابھی چلتا ہوں" چنانچہ وہ آپ کے ساتھ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور آئے اور بطور مدرس کئی سال تک کام کرتے رہے۔

قارئین کرام اس واقعہ سے اندازہ کیجئے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اللہ کے دین کی خاطر کتنی کتنی پریشانیاں اور مصیبتیں برداشت کر کے دارالعلوم کے لئے کام کیا۔ آپ نے اپنی ہمت کو لوہا کر کے خون جگر سے اس مدرسہ کی آبیاری کی اور یوں یہ ادارہ آج اپنی موجودہ شکل میں ملک گیر شہرت کا حامل ٹھہرا۔ آہ! اب ان کی چشم پرنم اور دل پرغم والی صورت دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں۔

۱۹۶۰ء میں ہی مولوی فضل احمد دیوبندی بیرون کوٹ رکن دین موڑ والی مسجد قصور میں خطیب تھا۔ اس نے آپ کو مناظرہ کا چیلنج دیا ان دنوں آپ مسجد کوکاں والی

Marfat.com

مسجد اب (مسجد نُور) میں خطابت کا جادو جگاتے تھے۔ آپ نے اپنے شاگرد مولانا قاسم علی حال خطیب کھڈیاں خاص تحصیل و ضلع قصور کو اپنی طرف سے مناظرہ کرنے کے لئے بھیجا۔ مسجد میں مناظرہ شروع ہوا مگر لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ مولوی قاسم علی ابھی بچہ ہے آپ خود تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ تشریف لائے۔ مسجد کے اردگرد مخالفین لاٹھیوں اور چھریوں سے مسلح کھڑے تھے۔ آپ سورۃ یٰسین پڑھتے ہوئے مسلح لوگوں کے پاس سے گزر کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ کسی مخالف کو کچھ کہنے یا کوئی قدم اُٹھانے کی جرات نہ ہوسکی۔ آپ نے دیوبندی مولوی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بتاؤ! کس موضوع پر مناظرہ کرنا چاہتے ہو؟ مگر وہ کچھ نہ کہہ سکا۔

اس پر آپ نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی کفریہ عبارت پڑھ کر ''مسئلہ خاتمیت'' بیان فرمایا۔ دیوبندی مولوی کہنے لگا کہ آپ کے پاس ''تحذیر الناس'' کا جو نسخہ ہے وہ جعلی ہے۔ اصل کتاب میں یہ عبارت نہیں ہے آپ ٹھہریں میں اپنا نسخہ لا کر دکھاتا ہوں اس میں یہ عبارت نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اس بہانے راہ فرار اختیار کر گیا اور پھر واپس نہ آیا۔ آپ ''نعرہ تکبیر و رسالت'' کی گونج میں بحیثیت فاتح واپس دارالعلوم تشریف لے آئے۔

۱۹۶۱ء میں دیوبندیوں نے سازش کے تحت مسجد ''بگو شاہ'' اندرون لوہاری گیٹ قصور میں ماسٹر ایوب نامی دیوبندی آف کوٹ رکن دین قصور کو خطیب مقرر کروا لیا۔ نمازیوں کی اکثریت سنی العقیدہ تھی لہذا سنیوں نے اسے نکال باہر کیا۔ اور مولا احمد یار قادری آف ساہیوال کو اپنا خطیب مقرر کیا۔ جمعۃ المبارک کے دن تصادم ہو گیا۔ مقدمہ چلا اور فیصلہ قبل از وقت منکشف ہو گیا۔ فیصلہ کی نقل اشتہار بعنوان ''روپ کا بہروپ'' شائع ہو گیا۔ کتابت رشید احمد کاتب (حال رشید کتاباں والا اردو بازار قصور) نے کی اور نظر ثانی و پروف ریڈنگ کی نگرانی آپ نے کی تھی۔ خطیب پاکستان

Marfat.com

مولانا محمد شریف نوری (۱۹۳۵ء۔۱۹۷۲ء) بھی اس کیس میں ملوث تھے۔

عدالت کو اشتہار کی اشاعت کا پتہ چل گیا، کاتب، ناشر، معاونین اور آپ کو طلب کر لیا گیا۔ مولانا محمد شریف نوری رحمتہ اللہ علیہ نے تو قبل از گرفتاری ضمانت کروالی۔ آپ دیگر ساتھیوں کے ہمراہ گرفتار ہو کر نو دس دن پابند سلاسل رہے۔ عدالت نے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ مگر سب نے انکار کر دیا۔ آخر کار کیس داخل دفتر کر دیا گیا اور یوں اس مسجد میں سنی خطیب کا تقرر چلا آ رہا ہے۔ یہ سب کچھ آپ کی کاوشوں، کوششوں اور محنتوں کا ثمر ہے۔

۱۹۶۵ء میں حسب معمول عید میلاد النبی ﷺ کا مبارک جلوس آپ اور حاجی نور دین مرحوم کی زیر قیادت براہ کوٹ اعظم خاں اور کوٹ فتح دین گزر رہا تھا کہ دیابنہ کوٹ فتح دین خاں نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اشتعال پھیلانا شروع کر دیا اور جلوس کا راستہ بلاک کر دیا۔ اس مقام پر آپ نے اپنا نورانی، ایمانی اور وجدانی خطاب شروع فرما دیا۔ اس پر دیوبندیوں نے آپ کے خلاف آوازے کسے اور حملہ کی تیاری کرنے لگے۔ پولیس اپنے روایتی انداز میں خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی۔ جب دیوبندی ٹولہ حملہ کی نیت سے آپ کے قریب پہنچا تو صاحبزادہ مولانا محمد صفدر علی قادری، مولانا غلام رسول اشرفی قصوری مرحوم اور حافظ محمد رفیق نے آگے بڑھ کر مزاحمت کی اور حملہ کو ناکام بنا دیا۔ دریں اثناء ڈی ایس پی قصور نے آ کر صورت حال پر کنٹرول کیا اور خاموش تماشائی بننے والے پولیس اہلکاروں کی اپنی چھڑی سے سرزنش کی اور پھر آپ کی خدمت میں دوبارہ خطاب کرنے کی استدعا کی۔ چنانچہ آپ نے وہاں پینتالیس منٹ تک عشق رسول ﷺ کی خوشبو بکھیری۔ دیوبندی خاسر و نامراد ہو کر راستہ ماپنے پر مجبور ہو گئے۔ انتظامیہ دروازہ مہتما نوالہ چوک نیشنل بنک قصور تک ساتھ گئی اور یوں یہ مقدس جلوس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

Marfat.com

۱۹۶۸ء میں ہلال عید کا تنازعہ کھڑا ہوا۔ ایوبی حکومت کے ارباب بست و کشاد نے چاند دیکھے بغیر عید الفطر کا اعلان کر دیا آپ نے حکومتی فیصلے کے خلاف فتویٰ دے کر شریعت کی بالادستی کا ایمان افروز اور باطل سوز مظاہرہ فرمایا۔ لاہور میں حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمیؒ (۱۹۲۳ء۔۱۹۸۹ء) نے بھی جرأت و استقامت کا مظاہرہ فرمایا۔ حکومت نے بوکھلا کر نعیمی صاحب کو پس دیوار زندان کر دیا۔ قصور کی انتظامیہ نے آپ کو بھی گرفتاری کی دھمکیاں دیں۔ آپ نے گرفتاری کے لئے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا۔

''اگر اسلام کی پاسداری جرم ہے تو یہ جرم مجھ سے بار بار ہوگا۔ سر بازار ہوگا بلکہ بر سر دار بھی ہوگا۔ لگائیں مجھے ہتھکڑی اور لے چلیں پس دیوار زنداں''

آپ کی اس جرأت ایمانی کو دیکھ کر انتظامیہ ششدر رہ گئی اور اپنا سامنہ لے کر واپس چلی گئی۔

اسی دور میں اس وقت کے مینجر اوقاف قصور سیّد بشیر حسین بخاری نے قبرستان دربار حضرت بابا بلھے شاہ کو مسمار کر کے دکانیں بنانے کا غیر شرعی فیصلہ کیا تو آپ نے مجاہدانہ، قلندرانہ اور جرأت مندانہ انداز میں اس غیر شرعی حرکت کی زبردست مزاحمت اور مخالفت کی۔ جلسے جلوسوں کے ذریعے قصور کے مسلمانوں کو شرعی نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ پوسٹر چھپوا کر مینجر اوقاف کی اس گھٹیا سوچ کو طشت از بام کیا۔ اس پر مینجر مذکور کو سوائے بدنامی کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور اس کا یہ مذموم منصوبہ اپنی موت آپ مر گیا۔

تمہاری تہذیب خود تمہارے ہاتھوں سے خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائدار ہوگا
(حکیم الامت علامہ اقبالؒ)

صفحات گذشتہ میں مذکور ہوا کہ آپ نے ۱۹۴۹ء قصور میں دار العلوم جامعہ

Marfat.com

حنفیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ دور بڑی پریشانیوں اور ابتلاء کا دور تھا۔ مناسب جگہ نہ ملنے کی وجہ سے کچھ عرصہ ''جامعہ مسجد پیر عباس خاں'' اندرون موری گیٹ میں درس و تدریس کا سلسلہ چلتا رہا۔ چند دیگر مساجد میں بھی طلبہ قیام پذیر رہے۔ بعد ازاں ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۹ء آپ اپنے ذاتی مکان میں علم و فضل کے دریا بہاتے رہے۔ ۱۹۶۹ میں موجودہ جگہ محکمہ اوقاف سے نیلامی میں مبلغ اکسٹھ ہزار روپے میں خریدی گئی جو ساڑھے چار کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور ایک پرشکوہ عمارت دعوت نظارہ دے رہی ہے۔

موجودہ جگہ خریدنے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ برصغیر کی نامور خانقاہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد (یوپی بھارت) کے سجادہ نشین حضرت پیر سید محمد مختار اشرفؒ (۱۹۱۴ء۔۱۹۹۶ء) اور استاذ العلماء حضرت سید ابوالبرکات قادری لاہوریؒ (۱۹۰۱ء ۱۹۷۸) ناظم دار العلوم حزب الاحناف لاہور، زہد الانبیاء، حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ (۱۱۸۸ء۔۱۲۶۵ء) کے دربار عالیہ پاکپتن شریف کی حاضری کے بعد واپسی پر آپ کے ہاں قصور جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دار العلوم کی موجودہ جگہ کے لئے ان دونوں بزرگوں سے دعا کرائی۔ اور یوں یہ جگہ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب سے نیلامی میں خریدی گئی۔ قیام پاکستان سے قبل اس جگہ پر سیٹھ کرپا رام کی جننگ فیکٹری تھی۔

اللہ کی شان ملاحظہ ہو آج یہاں درود و سلام کے نغمے گونج رہے ہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی روشنی پائے
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

جنرل ایوب کے دور استبداد میں ہی قصور کا موجودہ ''جنرل بس اسٹینڈ'' معرض وجود میں آیا تو مسجد کے لئے جو جگہ چھوڑی گئی تھی اس پر دیوبندیوں نے قبضہ جمالیا۔ آپ نے احباب اہلسنت کی ایک میٹنگ بلائی۔ طے یہ ہوا کہ تمام طلبہ کو چوکس رکھا جائے اور رات کو اپریشن کر دیا جائے۔ چنانچہ رات کو آپ کی زیر قیادت اپریشن

Marfat.com

کر کے مسجد کی مقدس جگہ سے دیو بندیوں کے آثار حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے۔ اور صبح صفیں بچھا کر سنی حضرات نماز ادا کر رہے تھے۔

یہ پھول ہم نے خیرات میں نہیں پائے تھے
خون دل صرف کیا ہے تو بہار آئی ہے

جون ۱۹۷۰ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ''آل پاکستان سنی کانفرنس'' کا روح پرور انعقاد ہوا تو آپ قصور سے ایک بہت بڑا قافلہ لے کر شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں فیصلہ ہوا کہ جمعیت علماء پاکستان دسمبر ۱۹۷۰ء میں ہونے والے عام انتخابات میں پوری قوت، ہمت اور جرأت سے حصہ لے گی۔ اس فقید المثال اجتماع میں حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (۱۹۰۶ء۔۱۹۸۱ء) کو صدر اور شارح بخاری سید محمود احمد رضوی (۱۹۲۴۔۱۹۹۹ء) کو سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے شب و روز کے آرام کو خیر باد کہہ کر پورے ملک میں جماعت کو منظم کیا۔ ان حضرات کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں اور جمعیت علماء پاکستان'' وطن عزیز کی صف اول کی سیاسی جماعتوں میں سرفہرست شمار ہونے لگی اور اس کی سرگرمیاں اور خبریں غیر ملکی نشریاتی اداروں خصوصاً بی بی سی نے بڑے فخر کے ساتھ نشر کیں۔

آپ نے قصور میں سنی مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے ''جمعیت علماء پاکستان'' کی تشکیل کی اور اپنے دار العلوم میں دفتر قائم کر کے سیاسی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے حلقہ قصور ۱۰۶ (قصور شہر، تھانہ صدر، تھانہ کھڈیاں اور تھانہ گنڈا سنگھ والا) میں قومی اسمبلی کے امیدوار کے طور پر فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نامزد ہوئے۔ جب کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے احمد رضا خاں قصوری ایڈووکیٹ اور نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) کی طرف سے میاں عارف افتخار (۱۹۳۴۔۱۹۸۸ء) امیدوار تھے۔ آپ نے ہر قسم کے

Marfat.com

دباؤ، خطرات اور مشکلات کو بالائے طاق رکھ کر میاں جمیل احمد صاحب کی مہم چلائی اور حلقہ انتخاب میں ''جمعیت علماء پاکستان'' کو خوب روشناس کرایا۔

میاں صاحب کے مقابلہ میں پیپلز پارٹی کے کھلنڈرے امیدوار احمد رضا خاں قصوری نے ہلڑ بازی، غنڈہ گردی اور سینہ زوری کی انتہا کر دی۔ جب کہ میاں عارف افتخار نے تجوریوں کے منہ کھول دیئے اور اپنے باپ میاں افتخار الدین (۱۹۰۷۔۱۹۶۲ء) آف باغبانپورہ لاہور کے تعلقات کو بھی خوب استعمال کیا۔ جب نتیجہ نکلا تو پیپلز پارٹی کا امیدوار کامیاب قرار پایا۔

اس کے بعد پیپلز پارٹی والوں نے آپ پر ظلم وستم کے جو پہاڑ توڑے وہ ایک طویل داستان ہے۔ آپ نے قوّت ایمانی اور طاقتِ رُوحانی سے مردِ مجاہد کی شان سے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جمعیت علماء پاکستان کا سبز گنبد کی شبیہہ سے مزّین پرچم اپنی پوری آب وتاب سے دارالعلوم کے مرکزی دروازے پر لہراتا رہا۔

گو لاکھ زمانہ دشمن ہو حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں
باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

۱۹۷۲ء میں آپ پہلی دفعہ بذریعہ بس حج بیت اللہ وزیارت روضہ انور حضور سیّد عالم ﷺ سے مشرف ہوئے۔ دوسرا حج مبارک ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء میں عمرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ مگر دل میں یہی خواہش، درد اور طلب رہی کہ حاضری بار بار ہوتی رہے۔

تیرے آستاں پہ آئے تیری یاد کھینچ لائی
ہے دعا رہے سلامت تیرے در سے آشنائی

۱۹۷۴ء میں دوبارہ اور فیصلہ کن تحریک ختم نبوت چلی تو مجاہد ملت حضر مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی کو مرکزی مجلس عمل تحریک ختم نبوت کا نائب صدر اور علامہ سید

Marfat.com

محمود احمد رضوی (۱۹۲۴ء۔۱۹۹۹ء) کو سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا تو آپ کو قصور کا صدر چن لیا گیا۔ علماء اہلسنت نے شب و روز دورے اور جلسے کر کے اور جلوس نکال کر اس تحریک کو پورے ملک میں پھیلا دیا۔ قومی اسمبلی کے ایوان میں سواد اعظم کے دلوں کی دھڑکن جمعیت علماء پاکستان کے ارکان مولانا شاہ احمد نورانی (۱۹۲۶ء۔۲۰۰۳ء) علامہ عبدالمصطفی ازہری (۱۹۱۸ء۔۱۹۸۹ء) مولانا محمد ذاکر آف جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ (۱۹۰۴ء۔۱۹۷۶ء) اور مولانا سید محمد علی رضوی آف حیدر آباد، سندھ نے دیوانہ وار اس تحریک کو کامیاب و کامران کیا جب کہ ایوان سے باہر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی قدس سرہ العزیز نے اک آگ سی لگا دی۔

آپ نے قصور کے صدر کی حیثیت سے قریہ قریہ قصبہ قصبہ کا دورہ کر کے مرزائیت کی نحوست کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ اس طرح علماء اہلسنت کی کاوشیں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو حکومت پاکستان نے مرزائیوں، قادیانیوں اور لاہوری گروپ سب کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

۱۹۷۶ء میں حکومت پنجاب نے قصور کو ضلعی صدر مقام کا درجہ دے دیا تو آپ نے شبانہ روز کاوشوں سے ضلع بھر میں جمعیت علماء پاکستان کو منظم کیا۔ اور پھر انتخابات میں بلا مقابلہ ضلعی صدر چن لئے گئے۔ آپ کی قیادت میں ضلعی تنظیم نے ضلع بھر میں ''جمعیت'' کو قابل صد رشک تنظیم بنا دیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دوسری کوئی بھی تنظیم اتنی باا ثر، باوقار اور با اعتبار نہ بن سکی جتنی کہ جمعیت علماء پاکستان تھی، یہ سب کچھ آپ کی مومنانہ فراست اور بے لوث قیادت کا نتیجہ تھا۔

جہاں رہے گا وہیں روشنی لٹائے گا

Marfat.com

چراغ کا کوئی اپنا مقام نہیں ہوتا

۱۹۷۷ء میں عام انتخابات میں بڑے ہنگامہ خیز تھے۔ پاکستان پیپلز پارٹی حکمران جماعت تھی۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو (۱۹۲۸ء۔۱۹۷۹ء) وزیر اعظم پاکستان آمر بنے بیٹھے تھے۔ ظلم و ستم کا بازار گرم تھا، علماء وفضلاء کے ساتھ اس دور میں جو توہین آمیز سلوک کیا گیا وہ بڑی شرمناک داستان ہے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا عبد الستار خاں نیازی رحمتہ اللہ علیہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ شرفاء کو سر بازار ذلیل وخوار کیا گیا، کسی کی عزت و ناموس محفوظ نہ تھی۔ غرض ان حالات میں ۱۰ جنوری ۱۹۷۷ء کو پاکستان کی نو سیاسی جماعتوں نے مل کر مشترکہ اور متحدہ سیاسی محاذ ''پاکستان قومی اتحاد'' کے نام سے تشکیل دیا جس میں ''جمعیت علماء پاکستان'' بھی شریک تھی۔

قصور کی نشست حلقہ نمبر ۱۰۶ قومی اسمبلی سے سابق فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری امیدوار تھے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے پاکستان قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے ضلعی سطح پر کار ہائے نمایاں سرانجام دے کر آمریت کے بت کو پاش پاش کرنے کی بھرپور جدوجہد کی اور جب پیپلز پارٹی کی حکومت نے اس الیکشن میں بے مثال دھاندلی کا ارتکاب کیا تو نتیجۃً ''تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ'' چلی اس تحریک نے پوری قوم کو سرفروش مجاہد بنا دیا اور پھر چشم فلک نے یہ منظر دیکھا کہ مذہب وملت اور ملک وقوم کے دشمن خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے۔ عشق رسول علیہ التحیہ والثناء سے سرشار نوجوانوں نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر تحریک کو زندہ و جاوید بنا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس تحریک کی کامیابی و کامرانی کے لئے خون جگر دے کر مساعی کیں اور اپنی مجاہدانہ، قلندرانہ، اور جرأت مندانہ کاوشوں کی پاداش میں ڈی آئی پی کے تحت گرفتار ہو کر ''ڈسٹرکٹ جیل قصور'' میں ایک ماہ تک قید و بند کی صعوبتوں سے نبرد آزما رہے۔ آپ کے ساتھ

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اور جمعیت علماء پاکستان کے دوسرے رہنما اور کارکن بھی جیل میں تھے۔ جنہوں نے ''صبر وتحمل'' جرات و ہمت'' اور ''عزم وحوصلہ'' کی تاریخ رقم کی۔

اکتوبر ۱۹۷۸ء میں مدینۃ الاولیاء ملتان میں'' آل پاکستان سنی کانفرنس'' انعقاد پذیر ہوئی۔ اس سے قبل سواد اعظم اہلسنت وجماعت نے اپنی تنظیم، اتحاد اور یگانگت کے لئے ۱۹۲۵ء میں مراد آباد (یوپی، بھارت) میں پہلی اور تاسیسی'' آل انڈیا کانفرنس'' منعقد کی تھی جس کے داعی صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ اور سرپرست اعلیٰ سنوسئی ہند امیر ملت قبلہ عالم پیر سیّد حافظ جماعت علی شاہ محدّث علی پوری (۱۸۴۱۔۱۹۵۱ء) تھے۔ اجلاس کی صدارت حضرت امیر ملت قدس سرہ نے فرمائی اور آئندہ دس سال کے لئے صدر منتخب ہوئے۔ بعد ازاں ۱۹۳۵ء میں بدایوں (یوپی، بھارت) میں حضرتؒ امیر ملت قدس سرہ ہی کی صدارت میں یہ کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ پھر ۱۹۴۶ء میں بنارس (بھارت) میں تیسری دفعہ اس کانفرنس کا انعقاد وانصرام ہوا جس میں ہزاروں علماء ومشائخ اور لاکھوں سنی عوام نے شرکت کر کے تحریک پاکستان کی حمایت کا اعلان فرما کر قیام پاکستان کو حقیقت کا روپ بخشا، یہ تاریخ ساز اور عدیم النظیر کانفرنس بھی حضرت امیر ملت قدس سرہ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔

۱۹۷۰ء میں سواد اعظم اہلسنت نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چوتھی عدیم المثال سنی کانفرنس منعقد کر کے سوشلزم کے فتنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ اس کے بعد اکتوبر ۱۹۷۸ء میں ملتان میں پانچویں عدیم المثال روح پرور اور ایمان افروز سنی کانفرنس نے تاریخ کا دھارا بدل دیا اس تاریخ ساز اجتماع میں بیس لاکھ سے زائد عوام اہلسنت نے شریک ہو کر عشق ومحبت کا عملی ثبوت دیا۔ وطن عزیز کے شرق وغرب اور

Marfat.com

شمال وجنوب سے سنی مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے دو دن تک اخوت واتحاد، مہر ومحبت اور دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کرنے کے لئے عزم وہمت کا مظاہرہ کر کے ایک نئی تاریخ مرتب کی۔ ضیغم اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازیؒ (۱۹۱۵ء۔۲۰۰۱ء) نے اپنے نورانی، ایقانی اور وجدانی خطاب سے دلوں کی دنیا کو بدل کرر کھ دیا۔

اس فقید المثال کانفرنس سے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنے ایمان افروز اور باطل سوز خطاب سے عشق رسول ﷺ سے سرشار دلوں کو اک ولولہ تازہ بخشا۔ آپ نے سواد اعظم کی ملی، قومی اور مذہبی وسیاسی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے یوں روشنی ڈالی۔

" آپ نے ہی تحریک پاکستان کو کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔ آپ نے " تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ " کے لئے شاندار کردار ادا کیا اور اب بھی آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس ملک کو حصول مقصد سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز تر کر دیں۔ اس ملک کو حقیقی اسلامی ریاست بنانا بھی آپ اہلسنت کا کام ہے۔ یہ ذمہ داری بھی آپ کے کاندھوں پر ہے۔ نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ ہو گیا تو اس ملک کے عوام سکھ کا سانس بھی لے سکیں گے اور اس کی ترقی واستحکام کی ضمانت بھی ملے گی۔ یہ عظیم کام صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کے عشق کا جذبہ ہے اور جو حضور ﷺ کی عظمت کے قائل ہیں، ان کے مقام کے محافظ ہیں اور جو اس نظام کی برکتوں سے آشنا ہیں۔ "

یارب لاتسلبنی حبھا ابد

ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

ترجمہ: اے اللہ! لیلیٰ کی محبت کو ابد تک میرے دل سے دور نہ فرما اور رحم کر اس شخص پر

Marfat.com

جو میری اس دعا پر آمین کہے۔

سنی کانفرنس ملتان کے موقعہ پر شرکاء کانفرنس کی کثیر تعداد نے مطالبہ کیا کہ رائے ونڈ ضلع لاہور میں بھی ایک رفیع الشان سنی کانفرنس منعقد کی جائے بلکہ پنڈال میں یہ نعرہ بھی گونج اٹھا کہ

''رائیونڈ میں سنی کانفرنس ہو کے رہے گی''

اس کانفرنس کے مطالبہ اور غرض و غایت کی وجہ یہ تھی کہ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو رائیونڈ میں تبلیغی جماعت کے اجتماع میں لاہور کے دو شخص محمد اقبال اور محمد خاں پہلی بار شامل ہوئے۔ دوران اجلاس انہوں نے ''نعرہ تکبیر و رسالت'' لگایا جس پر تبلیغی جماعت کے ارباب بست و کشاد کی جبینیں شکن آلود ہو گئیں اور ان کی انتظامیہ کے انچارج مولوی شیر جنگ نے دونوں کو نزدیکی اسٹور روم میں الٹا لٹکا کر ڈنڈوں اور سریوں سے مار مار کر لہولہان کر دیا جس سے دونوں مضروبوں کا دماغی توازن درست نہ رہا۔ محمد اقبال زخموں کی تاب نہ لا کر ۱۸۔ نومبر ۱۹۷۷ء کو دم توڑ کر خالق حقیقی سے جاملا۔

لاکھوں سنی عوام کی خواہش تھی کہ رائے ونڈ میں ملک گیر کانفرنس کا انعقاد کر کے اپنی شان و شوکت اور قوت و اجتماعیت کا مظاہرہ کیا جائے چنانچہ ۲۵۔ ۲۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو سواد اعظم کے دلوں کی دھڑکن ''جمعیت علماء پاکستان'' کے زیر اہتمام ''کل پاکستان میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس'' منعقد ہوئی جس میں تیس لاکھ کے قریب فرزندان توحید اور عاشقان شافع یوم النشور ﷺ نے الفت اور ذوق، محبت اور شوق سے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حاضری، نظم و ضبط، عشق و محبت، ادب و احترام، جوش و خروش، جاہ و جلال، شان و شوکت، تزک و احتشام، اور ذوق و شوق کے لحاظ سے یہ کانفرنس منفرد حیثیت کی حامل تھی۔

حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے اس کانفرنس کے انتظام و انصرام اور

Marfat.com

کامیابی وکامرانی کے لئے شب وروز کام کیا۔ آپ سٹیج کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوئے اور حسب پروگرام ۸۰ فٹ لمبا اور دس فٹ اونچا سٹیج تیار کروا کر، تزئین وآرائش کا تمام کام صرف دس دن میں مکمل کر کے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ محدود وسائل اور عملی دشواریوں کے باوجود محض تائید ایزدی سے اس منصوبہ کو مکمل کیا اور پھر ۲۶۰ رضا کاروں کے دستہ نے کانفرنس کے ایام میں سٹیج کی حفاظت کی، قصور سے چالیس بسوں ٹریکٹروں، ٹرالیوں کے علاوہ کاریں اور موٹر سائیکلوں پر مشتمل عظیم الشان جلوس کی قیادت فرماتے ہوئے شرکت کی۔

حیات لے کے چلے کائنات لے کے چلے
چلے تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلے

اس عدیم المثال وعدیم النظیر کانفرنس کی کامیابی میں آپ کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری مدظلہ العالی کے علاوہ آپ کے خلفاء، تلامذہ اور دارالعلوم کے طلباء نے بھی شب وروز ایک کر کے شایان شان کردار ادا کیا۔ بڑی زیادتی ہوگی اگر جمعیت علماء پاکستان کوٹ رادھا کشن کے ممتاز رہنما میاں عطامحمد جاوا (ف ۱۹۹۰ء) کا تذکرہ نہ کروں جنہوں نے قابل تحسین کارگزاری کا عملی مظاہرہ کیا۔ القصہ یہ تاریخ ساز کانفرنس جب اختتام پذیر ہوئی تو ہر طرف مسرّت وشادمانی کی لہر دوڑ چکی تھی۔ سنی عوام عشق ومحبت کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے اور پورے ملک میں صلوۃ وسلام کے ایمان افروز نغمے گونجنے لگے۔

۸۰۔۱۹۷۹ء کا واقعہ ہے کہ موضع سنکھترہ ضلع نارووال کے سنی نوجوانوں نے ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا عبدالرشید سمندری والے (۱۹۲۹ء۔۲۰۰۲ء) بھی مدعو تھے۔ صدارت حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی تھی۔ آپ اپنے شاگرد رشید مولوی محمد خادم علی خادم کو ساتھ لے کر وہاں

Marfat.com

تشریف لے گئے۔ رات دو بجے تک جلسہ کی کاروائی جاری رہی، آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں ناموس مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا، جس سے حاضرین وسامعین بہت متاثر ہوئے۔ اور لوگ حبّ مصطفیٰ ﷺ کی محبت سے سرشار درود وسلام کے نغمے الاپتے ہوئے اپنے گھروں کو خراماں خراماں اور شاداں وفرحاں واپس ہوئے۔ مگر معاندین کو بھلا یہ سب کچھ کیسے برداشت ہوتا۔

سنکھترہ ایک ایسا گاؤں ہے جہاں شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی ہر مکتبہ فکر کے لوگ آباد ہیں اور ایک دوسرے سے اکثر و بیشتر دست بگریبان رہتے ہیں۔ چنانچہ جلسہ کے اختتام پر آپ نے چند گھنٹے آرام کیا اور نماز فجر کے بعد قصور واپس آنے کے لئے گاؤں سے باہر واقع بس سٹینڈ پر پہنچ گئے تاکہ بروقت قصور جا کر طلباء کو ''درس حدیث'' دے سکیں۔ بس اسٹینڈ پر صرف ایک بس کھڑی تھی اور ڈرائیور وکنڈیکٹر کے علاوہ دو تین مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ بس بالکل خالی تھی۔

آپ نے ڈرائیور سے فرمایا۔

''بھائی کب چلو گے؟ ہم نے بڑی دور جانا ہے اور جا کر طلباء کو دورۂ حدیث پڑھانا ہے اور درس بھی دینا ہے۔''

دریں اثناء گاؤں کی طرف سے دس بارہ افراد پر مشتمل غنڈوں کا ایک گروہ آتا دکھائی دیا جس نے آتے ہی آپ پر حملہ کر دیا اور مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ آپ کے شاگرد عزیز مولوی خادم علی خادم آگے بڑھے تو غنڈوں نے اسے بھی زدوکوب کیا۔ اسی دوران آپ کی عینک شکست وریخت کا شکار ہوگئی اور اس کی ایک نوک چبھ جانے سے آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا اور دستار شریف زمین پر گر کر خاک آلود ہوگئی جسے مولوی خادم علی خادم نے فوراً اٹھا لیا۔ ان بدبخت غنڈوں اور بدمعاشوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ چلو بندوقیں لے کر آؤ، آج یہ لوگ بچ کر نہ جائیں۔

Marfat.com

ان کا کام تمام کر دو۔ یہ بکتے ہوئے وہ لوگ گاؤں کو سدھار گئے اور جا کر مولانا عبدالرشید سمندری والوں پر حملہ کر دیا، ان کی قمیض پھاڑ دی زخمی کر دیا۔ سنی حضرات نے مدافعت کر کے انہیں بچایا۔

ان بدنصیب اور سیاہ بخت غنڈوں کے تشدد سے آپ اور مولوی خادم علی خادم کو ضربات آئیں، اس پر مولوی خادم علی رونے لگے اور فرطِ عقیدت سے آپ کے پاؤں سے لپٹ گئے۔ آپ کی آنکھیں بھی بھر آئیں مگر کمال ضبط و تحمل سے فرمایا۔

"بیٹا! مت رو، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تو طائف کے غنڈوں نے حملہ کیا تھا او جانِ عالم علیہ التحیہ والثناء کو لہولہان کر دیا تھا۔

اس کے بعد عازم قصور ہوئے اور شام تک شانہ اقدس پر پہنچ گئے

۲۱ جنوری ۱۹۸۵ء بروز پیر رات دس بجے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی داعی تنظیم انجمن طلباء اسلام پاکستان، سٹی قصور کے سابق ناظم عبدالرزاق بھٹی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے تو اگلے دن اس کشتہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے پڑھائی، تین چار ہزار کے قریب لوگوں نے اس شہیدِ محبت کے جنازہ میں شرکت کی اور لاری اڈا قصور کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔

عبدالرزاق بھٹی بطور کسٹم انسپکٹر لاہور فرائض انجام دے رہے تھے کہ ایک جان لیوا مرض کا شکار ہو گئے۔ بھٹی صاحب مرحوم و مغفور کے والد چوہدری محمد صادق بھٹی ایڈووکیٹ (مرید باصفا فرید العصر حضرت میاں علی محمد چشتی نظامیؒ آف بسی شریف مدفون بجوار بابا فرید گنج شکرؒ پاکپتن شریف) قصور کے نامور وکلاء میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے ہاں ۵۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ایک بچے نے جنم لیا جس کا نام عبدالرزاق رکھا گیا۔ آگے چل کر یہ بچہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھ کر ذہانت و فطانت و شرافت و نجابت اور علم و فضل کے آسمان پر درخشندہ ستارہ بن کر چمکا

Marfat.com

اور انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات انجام دیکر شہرت عام بقائے دوام کا حامل ہو گیا۔

یکم فروری ۱۹۸۵ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور کے وسیع و عریض لان میں عبدالرزاق کی یاد میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان تعزیتی اجتماع ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجمن طلباء اسلام کے سابق ناظم شیخ محبوب صابر شاہین (ایس ایم شاہین) نے ادا کئے۔ مقررین میں چوہدری ریاض احمد ایڈووکیٹ چوہدری محمد صادق بھٹی ایڈووکیٹ۔ طالب علم راہنما ابراہیم دانیال، عبدالعزیز خالد اور مہر علی قریشی (حال کیپٹن) مولانا سیّد محمد ارشد شاہ چشتی، ارشاد جاوید قریشی، سابق سیکرٹری انجمن طلباء اسلام صوبہ پنجاب۔ محمد علی انجم ناظم انجمن طلباء اسلام چونیاں، محمد اسلم شاہد ناظم اے ٹی آئی مصطفیٰ آباد (للیانی) رحمت علی رحمانی اور محمد بوٹا انجم شامل تھے۔

اجلاس کی کاروائی قاری محمد ارشاد (طالب علم دار العلوم) کی سحر انگیز تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ انجمن طلباء اسلام قصور کے قابل فخر رہنما محمد سعید رضوی (حال ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ و ممبر پنجاب بار کونسل) نے یہ نعت پڑھ کر سامعین و حاضرین کو اشکبار کر دیا۔ آیئے آپ بھی اپنی پلکوں پہ آنسوؤں کے موتی سجالیں۔

جا کر در حبیب ﷺ سے آیا نہ جائے گا
جب جھک گیا ہے سر تو اٹھایا نہ جائے گا
ثابت نہ ہوسکے گی محبت رسول ﷺ کی
جب تک در حبیب ﷺ پہ جایا نہ جائے گا
اپنا بنا کے در سے نہ ٹھکرایئے حضور ﷺ
لطف فراق ہم سے اُٹھایا نہ جائے گا

Marfat.com

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فلسفۂ موت پر بھرپور روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، موت کا ذائقہ یہی ہے کہ روح جسم سے آزاد ہو جاتی ہے۔ عبدالرزاق بھٹی کی شہادت کی موت ہے۔ حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرتا ہے وہ شہید ہے۔ رات کو موت واقعہ ہوئی اور اگلے دن عصر تک سرخ خون جاری تھا۔ خالص خون جاری، خون کا جاری رہنا شہادت کی موت ہے۔ اللہ کریم ہمیں اس کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق دے۔ اللہ کریم اس کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل۔''

عبدالرزاق بھٹی کی رحلت کا جو غم اس کے والد کو ہوا وہ ہر اس مسلمان باپ کا غم ہے جس کا نوجوان بیٹا اسے داغ مفارقت دے گیا ہو لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حکیم الامت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی نظم ''فلسفہ غم'' نقل کردوں جو ''بانگ درا'' کی زینت ہے۔ ممکن ہے کہ بعض قارئین اور ناقدین اسے بے موقعہ و بے محل قرار دیں مگر اس کا دقیق نظر سے پڑھنا چشم پرنم اور دل پرنم کے لئے فائدے سے خالی نہیں ہے۔ اور یہی حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی تقریر کا ماحصل ہے۔

گو سراپا کیف عشرت ہے شراب زندگی — اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحاب زندگی
موج غم پر رقص کرتا ہے حباب زندگی — ہے الم کا سورہ بھی جزو کتاب زندگی

ایک بھی پتی اگر کم ہو تو وہ گل ہی نہیں
جو خزاں نا دیدہ ہو بلبل، وہ بلبل ہی نہیں

آرزو کے خون سے رنگین ہے دل کی داستاں — نغمہ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں
دیدۂ بینا میں داغ غم چراغ سینہ ہے — روح کو سامان زینت آہ کا آئینہ ہے
حادثات غم سے ہے انسان کی فطرت کو کمال — غازہ ہے آئینہ دل کے لئے گرد ملال

Marfat.com

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطف خواب سے ساز یہ پیدا ہوتا ہے اسی مضراب سے
طائر دل کے لئے غم شہپر پرواز ہے راز ہے انساں کا دل غم انکشاف راز ہے

غم نہیں غم ، روح کا ایک نغمہ خاموش ہے
جو سرود بربط ہستی سے ہم آغوش ہے

شام جس کی آشنائے نالہ "یا رب!" نہیں جلوہ پیرا جس کی شب میں اشک کے کوکب نہیں
جس کا جام دل شکست غم سے ہے نا آشنا جو سدا مست شراب عیش و عشرت ہی رہا
ہاتھ جس گلچیں کا ہے محفوظ نوک خار سے عشق جس کا بیخبر ہے ہجر کے آزار سے
کلفت غم گرچہ اس کے روز و شب سے دور ہے زندگی کا راز اس کی آنکھوں سے مستور ہے

اے کہ نظم دہر کا ادراک ہے حاصل تجھے
کیوں نہ آساں ہو غم و اندوہ کی منزل تجھے

ہے ابد کے نسخۂ دیرینہ کی تمہید عشق عقل انسانی ہے فانی ، زندۂ جاوید عشق
عشق کے خورشید سے شام اجل شرمندہ ہے عشق سوز زندگی ہے تا ابد پائندہ ہے
رخصت محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر جوش الفت بھی دل عاشق سے کر جاتا سفر
عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مر جاتا نہیں روح میں غم بن کے رہتا ہے مگر جاتا نہیں

ہے بقائے عشق سے پیدا بقا محبوب کی
زندگانی ہے عدم نا آشنا محبوب کی

آتی ہے ندی جبینِ کوہ سے گاتی ہوئی آسماں کے طائروں کو نغمہ سکھلاتی ہوئی
آئنہ روشن ہے اس کا صورت رخسارِ حور گر کے وادی کی چٹانوں پر یہ ہو جاتا ہے چور
نہر جو تھی اس کے گوہر پیارے پیارے بن گئے یعنی اس افتاد سے پانی کے تارے بن گئے
جوئے سیماب رواں پھٹ کر پریشاں ہو گئی مضطرب بوندوں کی ایک دنیا نمایاں ہو گئی
ہجران قطروں کو لیکن وصل کی تعلیم ہے دو قدم پر پھر وہی جو مثل تار سیم ہے

Marfat.com

ایک اصلیت میں ہے نہر رواں۔ زندگی گر کے رفعت سے ہجوم نوعِ انسان بن گئی

پستیِ عالم میں ملنے کو جدا ہوتے ہیں ہم

عارضی فرقت کو دائم جان کر روتے ہیں ہم

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

عقل جس دم دہر کی آفات میں محصور ہو یا جوانی کی اندھیری رات میں مستور ہو

دامن دل بن گیا ہو رزم گاہ خیر و شر راہ کی ظلمت سے ہو مشکل سوئے منزل سفر

خضرِ ہمت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر فکر جب عاجز ہو، اور خاموش آواز ضمیر

وادیٔ ہستی میں کوئی ہمسفر تک بھی نہ ہو جادہ دکھلانے کو جگنو کا شرر تک بھی نہ ہو

مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اس ظلمات میں

جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں

حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ اپنے قائدین کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ ضیغم اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی (۱۹۱۵۔۲۰۰۱ء) اور حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ (۱۹۲۶ء۔۲۰۰۳) ان کی آنکھ کا تارا تھے۔ ۱۹۸۶ء میں جمعیت علماء پاکستان ضلع قصور کے چند ناداں کارکنان اور دوستوں نے حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقیؒ کو آپ کے متعلق غلط اطلاعات فراہم کرنا شروع کر دیں کہ آپ ''جمعیت علماء پاکستان'' کا نام استعمال کر کے ذاتی اور ناجائز مفاد اٹھا رہے ہیں۔ اس پر بغیر کسی تحقیق کے نورانی صاحب آپ سے کچھ ناراض رہنے لگے۔ اور نجی محفلوں میں سنی سنائی باتوں پر حاشیہ آرائی فرمانے لگے جو کسی بھی لحاظ سے مستحسن اور روا نہ تھا۔ یہ صورت حال آپ کے لئے انتہائی پریشان کن تھی۔ چنانچہ آپ نے نورانی صاحب کی خدمت اقدس میں ایک تفصیلی اور وضاحتی خط ارسال کیا اور واضح کیا کہ ہم نے ''جمعیت علماء پاکستان'' سے کچھ لیا نہیں بلکہ دیا ہے۔ بے لوث خدمات انجام دی

Marfat.com

ہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ اغیار کی مخالفتوں کے طوفانوں سے نبرد آزما رہے ہیں۔ جوانی کو بڑھاپے کی نذر کیا ہے اگر اب بھی آپ خوش نہیں ہیں تو پھر خدا حافظ حضرت نورانی صاحب!۔

بہار آئی تو لاکھوں اجنبی گلچیں نظر آئے
ضرورت تھی ہماری صرف تعمیر گلستان تک

جواباً حضرت نورانی میاںؒ نے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو کراچی سے آپ کے نام مندرجہ ذیل گرامی نامہ ارسال فرمایا:

حضرت والا مرتبت فخر العلماء حضرت العلامہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب اشرفی دامت برکاتہم عالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔

گرامی نامہ نے شرف صدرو بخشا، یاد فرمائی کا شکریہ، غلط فہمی دور ہوگئی۔ فقیر نے جو بھی عرض کیا تھا وہ بر بنائے اخلاص و قلبی تعلق تھا۔ اگر کوئی بات ناگوار گزری ہو تو یہ فقیر معذرت خواہ ہے۔

جمعیت علماء پاکستان آپ کی ہی ہے اور آپ ہی جیسے بزرگوں کے قدم سے اس میں بہاریں آئی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین بہر حال مضیٰ مضیٰ۔

احباب و پرسان حال کی خدمت میں خصوصاً صاحبزادگان گرامی قدر سلمہا سے سلام مسنون فرمادیں۔ فقیر کے لئے کوئی خدمت ہو تو یاد فرمائیں۔ والسلام

آپ کا مخلص

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ،

۱۴۔ صفر ۱۴۰۷ھ

Marfat.com

اس کے بعد جمعیت علماء پاکستان کی سرگرمیاں عروج پر رہیں مگر معاندین و حاسدین بھی چین سے نہ بیٹھے۔ ادھر خدمت ہوتی رہی ادھر کردار کشی کا سامان ہوتا رہا۔ چنانچہ ۱۹۸۸ء میں حالات اتنے خراب ہو گئے استعفیٰ دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ لہذا آپ نے اوائل ۱۹۸۸ء میں بچشم اشکبار اور با دل فگار نورانی صاحب کی خدمت میں استعفیٰ ارسال کر دیا۔ اور سیاست کے کوچہ کو خیر باد کہہ کر اپنی تمام تر توجہ تدریسی امور اور مریدین کی روحانی تربیت اور ترقی پر مرکوز کر دی۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی قدس سرہ جو اس وقت جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری تھے نے حالات کو سدھارنے، تعلقات کو خوشگوار بنانے اور استعفیٰ کی واپسی کے لئے بھرپور جدوجہد کی مگر ان کی مساعی جمیلہ کامیاب نہ ہو سکیں اور اس طرح جمعیت علماء پاکستان ایک بزرگ رہنما سے محروم ہو گئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ضلع قصور میں جمعیت علماء پاکستان کا نام ونشان نہیں۔ وہ نادان دوست جو طرح طرح کی الزام تراشیاں کرتے تھے اب ڈھونڈے سے نہیں مل رہے۔ اور حضرت شیخ الحدیث ''تازیست مذہب وملت کی خدمت کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے اور ان کا نام اور کام رہتی دنیا تک ملت اسلامیہ کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

سنگ باری کا عمل مجھ کو بلندی دے گا
کون پتھر پھینکتا ہے بے ثمر اشجار پر

۱۹۸۸ء میں سلمان رشدی نامی بھارتی نژاد ایک شخص نے ''شیطانی آیات'' کتاب لکھ کر حضور سید عالم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں۔ اس کتاب کے خلاف دنیا بھر میں احتجاج کیا گیا اور شمع رسالت کے پروانوں نے اسے قتل کرنے کا پروگرام بنایا مگر وہ شخص برطانیہ میں رہتے ہوئے اپنی حکومت کی پشت پناہی کے سبب زیرزمین چلا گیا۔ سب سے پہلے بھارتی مسلمانوں نے نہ صرف زبردست احتجاج کیا

Marfat.com

بلکہ اس کتاب کی اسلام دشمنی اور مسلم آزاد حیثیت کی طرف بھارتی حکومت کو متوجہ کیا اور کتاب پر پابند عائد کروائی۔

پاکستان میں یہ کتاب پہلی مرتبہ اکتوبر ۱۹۸۸ میں نوٹس میں آئی تھی جس پر اس وقت کی نگران حکومت نے پابندی عائد کر دی تھی اور اپنے سفیر متعینہ لندن کو ہدایت کی تھی کہ وہ دوسرے ممالک کے سفیروں سے مل کر برطانوی وزیر داخلہ سے رابطہ کریں اور کتاب کو مارکیٹ سے واپس لینے پر زور دیں۔ اگر اس ہدایت پر پاکستانی سفیر شہریار نے فوری اقدام کیا اور بعض برادر ممالک کے وفد کے ساتھ برطانوی وزیر داخلہ سے ملاقات کی جنہوں نے ان کے موقف کو پوری توجہ سے سنا اور ضروری کاروائی کا یقین دلایا۔ برطانیہ میں مقیم پاکستانی سفیر اپنے طور پر سرگرم رہے البتہ پاکستان میں عام انتخابات کی مصروفیات کے باعث کوئی ٹھوس اقدام نہ کیا گیا البتہ جب فروری ۱۹۸۹ء کے شروع میں ''نیوز ویک'' کا تازہ شمارہ پاکستان پہنچا تو ے فروری ۱۹۸۹ کو ضیغم اسلام مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازیؒ کے ایما پر نواب زادہ نصر اللہ خاں نے قومی اسمبلی میں اس مسئلے کو اٹھایا جس پر ارکان اسمبلی نے مصنف اور ناشر کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ سفارتی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے امریکی اور برطانوی حکومتوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس کتاب پر پابندی لگائیں اور ناشر جب تک اسلامیان عالم سے معافی نہیں مانگتا اس کی تمام مطبوعات کی پاکستان میں درآمد پر پابندی لگا دی جائے۔

اسی روز ''تحریک تحفظ ناموس رسالت'' نے ۱۲ فروری کو دوپہر لال مسجد اسلام آباد سے امریکن سنٹر تک ایک پرامن جلوس نکالنے کا اعلان کیا تا کہ امریکی کونسل کو ''اس شیطانی کتاب'' کی امریکہ میں طباعت نور کوانے کے لئے ایک یادداشت پیش

Marfat.com

کی جائے اور وہ یہ اندازہ بھی کرلیں کہ اسلامیان پاکستان کے جذبات اس بارے میں کتنے شدید ہیں۔ بعد میں اس جلوس کی مقامی انتظامیہ سے اجازت بھی لے لی گئی تھی اور امریکی قونصل نے بھی سنٹر سے باہر آکر یادداشت وصول کرنے سے اتفاق کرلیا تھا۔

۱۲ فروری کو ہزاروں عاشقان رسول نام ﷺ حسب پروگرام جلوس کے قائدین مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازیؒ (صدر تحریک تحفظ ناموس رسالت) نوابزادہ نصر اللہ خاں، مولانا کوثر نیازی، مولانا فضل الرحمن اور دوسرے علماء و مشائخ کی قیادت میں نعرہ تکبیر ورسالت'' اور'' غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے۔'' آرکریں گے پار کریں گے، رشدی کے ٹوٹے ہزار کریں گے۔'' اج تے ہوگئی نبی ﷺ نبی ﷺ۔ ''مسلمان عظمت مصطفیٰ ﷺ پر کٹ مریں گے۔'' کے نعرے لگاتے ہوئے امریکن سنٹر کی طرف رواں دواں تھے۔ ان میں ہر مکتبہ فکر، ہر عمر ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے جو ٹرکوں، سوزوکیوں، ویگنوں اور موٹر سائیکلوں پر سوار تھے جب کہ ہزاروں افراد پیدل چل رہے تھے۔ سینکڑوں مظاہرین کے ہاتھوں میں مختلف کتبے تھے۔ اور درجنوں نے سلمان رشدی کے پتلے اٹھا رکھے تھے۔ ایک پتلے کے گلے میں مرا ہوا کوّا اور جوتوں کے ہار تھے۔ جس کے سینے پر یہ کتبہ لٹک رہا تھا کہ'' خبیث راجپال کی اولاد ملعون سلمان رشدی واجب القتل ہے۔'' جلوس انتہائی پرامن تھا لیکن جیسے ہی ہراول دستہ امریکن سنٹر سے سوگز پیچھے پولیس کو دھکیل کر آگے بڑھا، امریکن سنٹر جسے پولیس کی بھاری جمعیت نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا اور جس کے سامنے دور دور تک تاریں بچھی ہوئی تھیں۔ اس کے سامنے کھڑے پولیس کے دستے نے اچانک آنسو گیس داغنا شروع کردی اور فیڈرل پولیس کے جیالوں نے بے شمار شیل رسالت کے پروانوں کے درمیان آنکھ مچولی جاری تھی۔ پولیس مظاہرین پر بار بار اور بے تحاشا آنسو گیس پھینک رہی تھی جب کہ مظاہرین پولیس پر پتھراؤ کر رہے تھے۔ پورا علاقہ

Marfat.com

آنسو گیس کی زد میں تھا اس کے باعث سانس لینا دو بھر ہو رہا تھا کہ اچانک ہوا کا رخ بدلا اور پولیس اپنی ہی گیس اور پتھراؤ کی زد میں آ کر پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی۔ پھر اچانک فضا خودکار ہتھیاروں سے نکلنے والی گولیوں سے گونج اٹھی کہ اتنے میں تین نوجوان امریکن سنٹر کی طرف بڑھے اور آنسو گیس کی پرواہ کئے بغیر پانچ فٹ اونچی دیوار کو پھلانگتے آناً فاناً سنٹر کی چھت پر جا پہنچے اور امریکی پرچم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہ نوجوان نیچے اتر رہے تھے کہ ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ امریکن سنٹر کے قریب پہنچنے والوں میں سے کئی موقع پر ہی گر گئے۔ پورا علاقہ جنگ کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ کئی عاشقان رسول ﷺ خون میں نہا گئے تھے۔ صورت حال بتدریج گھمبیر ہو گئی تھی۔ اسلام آباد اپنی تاریخ کے ''بدترین خونی مناظر'' کا نظارہ کر رہا تھا۔ امن و سکون کا شہر خاک و خون میں نہا گیا تھا۔ امریکن سنٹر کے اردگرد پھٹے ہوئے خون آلود کپڑے اور جوتے بکھرے پڑے تھے۔ اور جگہ جگہ سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان یہ تصادم اڑھائی تین گھنٹے جاری رہا جس میں پولیس نے خودکار ہتھیاروں سے بے تحاشا گولیاں چلائیں اور آنسو گیس کے سینکڑوں گولے پھینکے۔ اس نتیجہ میں پانچ افراد شہید اور ایک سو سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں مولانا کوثر نیازی، مولانا فضل الرحمٰن اور نوابزادہ نصر اللہ خاں بھی شامل تھے۔ جب کہ مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی بے ہوش ہو گئے تھے۔ لوگوں نے ان کو اٹھا کر حفاظتی جگہ لے جا کر رکھا اور وہ کافی دیر کے بعد ہوش میں آئے۔

اس خونی سانحہ سے پورے ملک میں کہرام مچ گیا۔ ۱۳ فروری کو لیاقت باغ راولپنڈی میں شہداء کی نماز جنازہ کے بعد شہریوں کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی (۱۹۱۵ء۔ ۲۰۰۱ء) سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو (۱۹۳۲ء۔ ۱۹۹۳ء) اور مولانا کوثر نیازی

Marfat.com

(۱۹۳۴ء۔۱۹۹۶ء) نے مطالبہ کیا کہ اسلام آباد انتظامیہ کے ایڈمنسٹریٹر، آئی جی، ڈپٹی کمشنر، ایس ایس پی اور دوسرے پولیس اہل کاروں کے خلاف قتل عمد کا مقدمہ درج کر کے انہیں سزائیں دی جائیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو تحریک چلائی جائے گی۔ انہوں نے وزیر داخلہ اعتزاز احسن کے اس دعویٰ کو غلط قرار دیا کہ پولیس نے اپنے دفاع میں گولی چلائی بلکہ امریکن سنٹر کو بچانے کے لئے لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی نے اپنے ایمان افروز اور باطل سوز خطاب میں کہا کہ کسی کو امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر عوام کی جانوں سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اپنی باون سالہ سیاسی زندگی میں ایسا ظلم پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ جلوس پر تشدد کا کوئی جواز نہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ امریکن سنٹر کو نقصان پہنچ جاتا تو کوئی بات نہیں تھی۔ اسلام کا نام لے کر اسلام کے خلاف سازش کرنے والے کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔

۱۷ فروری ۱۹۸۹ء بروز جمعتہ المبارک جامع مسجد نور قصور میں بعد نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث مولانا ابو العلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی رحمتہ اللہ علیہ کی زیر صدارت ایک بہت بڑا احتجاجی جلسہ ہوا جس میں کتاب ''شیطانی آیات'' اور ''واقعہ اسلام آباد'' کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔ تلاوت ونعت کے بعد محمد منشا ندیم ناظم انجمن طلباء اسلام ضلع قصور، معروف مسلم لیگی، کارکن تحریک پاکستان ماسٹر بشیر احمد، چوہدری عنایت علی انصاری، وائس چیرمین بلدیہ وصدر رابطہ کمیٹی جماعت اہلسنت قصور، جمعیت علماء پاکستان کے عہدیدار پروفیسر محمد رفیق اشرفی اور شیخ محبوب صابر شاہین، ناظم جماعت اہلسنت قصور نے خطاب کیا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے اپنے صدارتی خطاب میں ''شیطانی آیات'' اور اس کے رُوسیہ مصنف کی تغلیظ کرتے ہوئے ارشاد کیا کہ۔

Marfat.com

''یہود و ہنود اور نصاریٰ کی سازشوں سے ایسی کتابیں منظر عام پر آ رہی ہیں مگر جب تک غلامان رسول علیہ التحیہ والثناء موجود ہیں یہ سازشیں کامیاب و کامران نہیں ہو سکتیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دیوانے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ ہم اسلام آباد میں ہونے والے ظلم و ستم، جبر و تشدد اور قتل و غارت کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اپنے قائد مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی کی جرأت و عظمت کو سلام کرتے ہیں۔''

۲۲ جنوری ۱۹۹۰ء کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی کاوشوں سے قصور میں ''پاکستان سنی فورس'' کا قیام عمل میں آیا تا کہ بدعقیدگی کا قلع قمع کیا جا سکے۔ جلد ہی اس کی شاخیں ضلع بھر میں پھیل گئیں اور سرگرمیاں آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگیں۔ ہر سال ۱۲۔ جولائی کو دارالعلوم کے وسیع و عریض احاطہ میں اس تنظیم کا سالانہ اجلاس آپ کی زیر صدارت ہوتا رہا جس سے ملک بھر کے اکابر علماء خطاب کرتے رہے۔ ۱۲۔ جولائی ۱۹۹۰ بعد نماز عشاء کے اجلاس میں راقم الحروف کو بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ اس پر وقار تقریب سے مولانا محمد اکرم رضوی (۱۹۵۴۔۱۹۹۴ء) جاوید عبداللہ خاں قصوری، پروفیسر محمد رفیق اشرفی، ایس ایم شاہین قصوری کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات و مقررین نے خطاب کیا۔

صدارتی خطاب میں حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ، نے ارشاد کیا کہ۔

''قصور کے نجدیوں نے ایک نئی چیز پیدا کی ہے کہ ۱۰۔۱۱۔۱۲ کے علاوہ ۱۳ ذوالحجہ کو بھی قربانی ہو سکتی ہے اور اپنے بھونڈے دلائل میں پمفلٹ بھی تقسیم کئے ہیں۔ حکومت نوٹس لے کہ یہ فرقہ واریت ہے، یہ فتنہ انگیزی ہے، یہ انتشار پروری ہے بلکہ دین حنیف میں رخنہ اندازی ہے، حدیث کئی قسم کی ہے۔ اے قصور کے نجدیو! تم کون سی حدیث والے ہو، تمہارا تو نام ہی صحیح نہیں ہے۔ محمد بن عبدالوہاب حنبلی تھا مگر تم ان

Marfat.com

کے پیروکار اہلحدیث کہلاتے ہو، وہ مقلد تھے تم غیر مقلد ہو۔

این چہ ابوالعجبیست

تم پہلے وہابی کہلواتے تھے، پھر انگریز کو درخواست دے کر ''اہلحدیث'' بن گئے۔ جو اپنے مذہب کا نام ہی نہ صحیح رکھ سکے اس کے مذہب کا کیا اعتبار ہے۔ خطرہ ہے کہ کہیں اپنا موجودہ نام ''اہلحدیث'' بھی تبدیل نہ کر لیں۔''

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی تائید میں ہم تاریخی ثبوت پیش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام کسی وسوسے کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس وقت ہمارے سامنے سرگروہ وہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۱۸۳۲۔۱۸۹۰ء) کی کتاب ''ترجمان وہابیہ'' مطبوعہ مطبع محمدی لاہور ۱۳۱۴ھ موجود ہے۔ جس کے صفحہ ۶۲ پر وہ لکھتے ہیں کہ:

''فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف (سر ہنری وبولیس لیفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب) کی روبکاری میں استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام ''وہابی'' سے پکارے جاتے ہیں اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام ''وہابی'' سے نہ مخاطب کئے جاویں۔ چنانچہ لیفٹیننٹ گورنر بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا۔''

ایک دوسرے وہابی مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی (۱۹۰۱۔۱۹۵۹ء) اپنی کتاب ''سیرت ثنائی'' مطبوعہ گوجرانوالہ ۱۹۵۲ء صفحہ ۳۷۲ پر لکھتے ہیں۔

(مولوی محمد حسین بٹالوی نے) نے اشاعۃ السنہ (رسالہ) کے ذریعے ''اہل حدیث'' کی بڑی خدمت کی۔ لفظ ''وہابی'' آپ ہی کی کوشش سے

Marfat.com

سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو ''اہل حدیث''
کے نام سے موصوف کیا گیا...... (آپ نے) حکومت کی خدمت بھی کی
اور انعام میں جاگیر پائی۔''

مشہور مؤرخ پروفیسر محمد ایوب قادری (۱۹۲۶ء۔۱۹۸۳ء) اپنی کتاب ''جنگ آزادی ۱۸۵۷ء'' مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء ص ۶۵، ۶۶ پر رقمطراز ہیں کہ:۔

''مولوی محمد حسین بٹالوی نے لفظ ''وہابی'' کی منسوخی کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ سارا تحریری مواد ہمارے پیش نظر ہے طوالت کے خوف سے ہم اس کو یہاں نقل نہیں کر سکتے صرف اشارات پر اکتفا کرتے ہیں انہوں نے ارکان جماعت اہلحدیث کی ایک دستخطی درخواست لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کر دی، اس درخواست پر سرفہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین (دہلوی) کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسب ضابطہ منظوری آگئی کہ آئندہ ''وہابی'' کے بجائے ''اہلحدیث'' کا لفظ استعمال کیا جائے۔ لیفٹیننٹ گورنر پنجاب نے باقاعدہ اس کی اطلاع مولوی محمد حسین کو دی۔ اس طرح گورنمنٹ مدراس کی طرف سے ۱۵۔ اگست ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۱۲۷ گورنمنٹ بنگال کی طرف سے ۴ مارچ ۱۸۹۰ء کو بذریعہ خط نمبر ۱۵۶ اور گورنمنٹ یوپی کی طرف سے ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۳۸۶ گورنمنٹ سی پی کی طرف سے ۱۴۔ جولائی ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۴۰۷ اس امر کی اطلاع مولوی محمد حسین کو ملی۔''

۱۹۹۰ء میں جب جمعیت علماء پاکستان شدید بحران کا شکار ہوئی تو مجاہد ملت

Marfat.com

مولانا محمد عبد الستار خاں نیازی رحمتہ اللہ علیہ نے ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء کو جمعیت علماء پاکستان کا ایک کنونشن لاہور میں بلا کر تنظیم نو کی۔ اس موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے حضرت مجاہد ملت قدس سرہ العزیز کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اور ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہونے والے ملک گیر اجتماع میں خصوصی طور پر شرکت فرما حضرت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ وفاداری، نیاز مندی اور وابستگی کا اعادہ کیا۔ اور پھر دوبارہ سیاسی سرگرمیوں میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔

۵۔ فروری ۱۹۹۲ء کو بسلسلہ "یوم کشمیر" آپ کی زیر قیادت "سنّی فورس قصور" کے زیر اہتمام ایک بہت بڑی ریلی کا اہتمام کیا گیا جس میں ہزاروں کارکنان اور مقامی علماء نے شرکت کر کے اسے ساحل کامیابی سے ہمکنار کیا۔ قصور کی تاریخ میں چشم فلک نے کبھی کسی ریلی کا ایسا نظارہ نہ کیا ہے نہ کر سکے گی۔ تمام راستے میں جگہ بجگہ علماء کرام نے خطاب کیا۔ آخر میں آپ نے ریلوے اسٹیشن کی وسیع وعریض گراونڈ میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد کیا۔

"بھارتی حکومت کشمیر میں ظلم وستم کرنا چھوڑ دے اور مسلمانوں کو امن کی زندگی بسر کرنے دے۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ بین الاقوامی سطح پر بھارت پر زور دے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرے۔"

۹۴-۱۹۹۳ء میں عیدگاہ بستی چراغ شاہ قصور کا تنازعہ کھڑا ہوا۔ وہاں امام مسجد اور خطیب ابتداء ہی سے سنی العقیدہ چلے آ رہے تھے۔ اور عوام کی بھی غالب اکثریت سنی عقیدہ کی حامل تھی۔ مگر ستم یہ تھا کہ عید کے دن دیوبندی زبردستی عیدگاہ پر قبضہ کر کے نماز عید ادا کرتے تھے۔ یہ بات سنی اکثریت کے لئے بڑی پریشانی کا باعث تھی۔ دیوبندی ٹولہ کے سرغنہ مولوی طیب شاہ (ف ۱۹۹۹ء) تھے جن کے آباؤ اجداد تو سنی العقیدہ تھے مگر ان کے والد مولوی مبارک علی شاہ (۱۸۹۵ء-۱۹۵۳ء)

Marfat.com

نے دیوبندیت اپنالی تھی ان کے دادا حضرت پیر سید عبدالحق شاہ (۱۸۵۵ء۔۱۹۳۹ء) سنّیت کے زبردست مبلغ اور سیّدی و مرشدی امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ (۱۸۴۱ء۔۱۹۵۱ء) کے قریبی احباب میں سے تھے۔

بہر حال عیدگاہ کی توسیع پر جھگڑا ہو گیا، سخت کشیدگی پیدا ہو گئی، حالات خراب ہو گئے، فضا مکدر ہو گئی اور معاملہ تصادم تک جا پہنچا۔ اندریں حالات فیصلہ ڈپٹی کمشنر قصور پر ٹھہرا۔ ڈی سی نے حسب سابق دیوبندیوں کو نماز عید پڑھنے کا حقدار قرار دیا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے یہ نادر شاہی حکم ماننے سے انکار کر دیا اور برملا اظہار اختلاف کیا جو ڈی سی کی نازک طبع پر بہت ناگوار گزرا۔ ڈی سی نے آپ کو گرفتاری کی دھمکی دی۔ اس پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بڑی تمکنت اور مومنانہ شان سے ارشاد فرمایا۔

''لو لگا لو ہتھکڑی، ہم رسول پاک علیہ التحیہ والثناء کے دیوانے ایسی باتوں دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب نہیں ہوا کرتے۔''

نبی علیہ ﷺ کا نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اس پر ڈی سی صاحب کو شرمسار ہو کر چپ سادھنے کے سوا کوئی صورت نظر نہ آئی۔

آئین جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

۱۹۹۸ء:۔ قصبہ کھڈیاں خاص تحصیل و ضلع قصور میں چوہدری خورشید احمد ڈھلوں خلف الرشید چوہدری شہاب الدین ڈھلوں مرحوم و مغفور آپ کے ہم وطن اور بچپن کے ساتھی تھے۔ چوہدری صاحب مرحوم صحیح العقیدہ سنّی مسلمان تھے۔ انہوں نے اپنی زرعی اراضی (نزد لاری اڈا دیپالپور روڈ کھڈیاں خاص) میں ''مکہ ٹاؤن'' کے نام سے ایک کالونی بسائی اور مسجد کے لئے اراضی وقف کرنے کا اعلان کیا۔ افسوس کہ بوجہ علالت وہ اپنی زندگی میں اس مقدس اور پاکیزہ خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔

Marfat.com

ان کی رحلت کے بعد ان کے صاحبزادے چوہدری محمد آفتاب احمد ڈھلوں نے مذکورہ کالونی میں تین کنال چار مرلہ کا قطعہ اراضی مسجد کے نام پر وقف کرتے ہوئے اہلسنت و جماعت کے سپرد کر دیا ۲۱۔ فروری ۱۹۹۹ء کو آپ نے وہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ غالباً اس کے بعد آپ نے قصور سے باہر کا سفر اختیار نہیں فرمایا۔ آہ! کسے معلوم تھا کہ چند دن بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی اور سنی یتیم ہو جائیں گے۔

یوں تو آپ کی صحت کئی سال سے قابل رشک نہ تھی۔ شوگر کا جان لیوا مرض لاحق تھا۔ دیگر عوارضات بھی گھن کی طرح اندر ہی اندر سے کھائے جا رہی تھی۔ مگر باوجود ان تکالیف کے تدریسی فرائض، روحانی مصروفیات اور اوراد و وظائف کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ مریدوں کی روحانی تربیت اور دار العلوم کے انتظام و انصرام میں ہمہ تن مصروف و مشغول رہے۔ ان مصروفیات نے صحت پر برا اثر ڈالا اور نقاہت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔

۲۴ فروری ۱۹۹۹ء بروز بدھ طلباء کو حدیث شریف پڑھا کر فارغ ہوئے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ظہر اور پھر عصر کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد جامع موتی مسجد میں درس قرآن دیا۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں۔ رات گئے تک قرآن پاک کا ترجمہ لکھتے رہے۔ ۸ ذیعقد ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۹۹ء بروز جمعرات اچانک صبح طبیعت خراب ہوگئی۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں لے جایا گیا تو ڈاکٹروں نے ہارٹ اٹیک کے عارضہ کی تشخیص کی۔ ان کے مشورہ کے مطابق میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹروں کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود دن گیارہ بج کر چالیس منٹ پر داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

؎ بس اتنی ہی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی

Marfat.com

کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ ہو جائے

جسد مبارک کو واپس قصور لایا گیا۔ شام کی خبروں میں ریڈیو اور ٹی وی نے آپ کی رحلت کی خبر نشر کی۔ پورے ملک میں یہ جانکاہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گی۔ شہر میں کہرام برپا ہو گیا۔ ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل فگار تھا۔ لوگ دیوانہ وار آہ وبکا کرتے ہوئے دارالعلوم کی طرف دوڑے اور آنسوؤں۔ آہوں اور سسکیوں کے ساتھ درودوسلام اور کلمہ طیبّہ کا ورد کررہے تھے۔

موت اُس کی جس کا زمانہ کرے افسوس
یوں تو سب آئے ہیں اس دنیا میں مرنے کے لئے

اگلے روز یعنی ۲۶ فروری کو غسل کے بعد آپ کا جسد خاکی زیارت کے لئے دارالعلوم۔ صحن میں رکھ دیا گیا۔ اطراف واکناف سے ہزاروں عقیدت منداس ولی کامل اور محبوب رہنماء کے آخری دیدار کے لئے پہنچ چکے تھے۔ چہرہ مبارک بقعہ نور بن گیا تھا اور لبوں کی دائمی مسکراہٹ حکیم الامت علامہ اقبالؒ کے اس شعر کا فلسفہ سمجھا رہی تھی۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چومرگ آید تبسم بر لب اوست

لوگ غم واندوہ کی تصویر بنے دیوانگی کے عالم میں آخری دیدار کے لئے کشاں کشاں چلے آرہے تھے۔ دارالعلوم اور اس کے باہر تا حد نگاہ سڑکوں پر لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، سب رو رہے تھے اور ایک عربی شاعر کی زبان میں یہ کہہ رہے تھے۔

رحلت وخلفت القلوب جریحہ
تذوب وجیش الصبر قد قل جندہ

"تم تو رحلت کر چکے مگر ہمارے دلوں کو زخمی کر گئے، تمہارے بعد دل پگھل رہے ہیں اور جیش صبر میں کمی واقع ہو گئی ہے"۔

Marfat.com

کوئی کلمہ طیبہ اور کوئی کلمہ شہادت کا ورد کر رہا تھا اور کوئی درود و سلام کے ایمانی، ایقانی، عرفانی اور روحانی، نغمے الاپ رہا تھا۔ نعت خوانی ہو رہی تھی، عقیدت مند قطاروں میں کھڑے زیارت کے لئے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے، ''دعوت اسلامی'' کا سبز پگڑیوں سے آراستہ و پیراستہ ایک قدسی گروہ صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے عقیدت کے پھول نچھاور کر رہا تھا۔ غرض تا حد نظر ارادتمندوں کا ہجوم نجوم تھا جو اپنے روحانی پیشوا کے آخری دیدار کے لئے نیم بسمل تھا۔ القصہ کئی گھنٹے تک ٹریفک معطل رہی۔ قصور کی چاک وچو بند انتظامیہ بحسن وخوبی انتظامات سنبھالے ہوئے تھی۔

نو بج کر انتالیس منٹ پر جب جنازہ اٹھا تو بڑے بڑے مضبوط دل رکھنے والوں کو ضبط کا یارانہ تھا۔ شدت غم سے پورا مجمع چیخ پڑا۔ قصور کے در و دیوار سے ایک دائمی کرب کی صدا بلند ہونے لگی۔ قصور کی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا واحد جنازہ تھا جس میں محتاط اندازے کے مطابق پچیس ہزار کا مجمع تھا۔ گویا یہ کسی فرد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا جنازہ تھا، ایک شیخ الحدیث کا نہیں پوری ملت کا جنازہ تھا، ایک عارف حق کا نہیں پوری بزم معرفت کا جنازہ تھا، ایک عالم دین کا نہیں تمام علم وحکمت کا جنازہ تھا، عزم و ہمت کا جنازہ تھا، عزت وعظمت کا جنازہ تھا، عمل وحرکت کا جنازہ تھا۔ اسی لئے عورت، مرد بوڑھے، بچے، جوان سبھی رو رہے تھے۔ قصور کی برکت جا رہی تھی، قصور کی دائمی مسرّت جا رہی تھی۔ اور خلقت کا یہ انبوہ کثیر جنازے کے گرد ٹوٹا پڑ رہا تھا۔ ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ بڑھ کر جنازے کو ہاتھ یا سر لگا دے۔ اس لئے کہ یہ کندھوں سے نہیں بلکہ ہاتھوں اور سروں سے گزر رہا تھا اور اس شان کے ساتھ کہ جنازہ کو ہاتھ یا سر لگانے والے پیچھے رہ جاتے تھے اور جنازہ آگے بڑھ جاتا تھا۔ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جنازے کو لوگ نہیں لے جا رہے تھے بلکہ لوگوں کو جنازہ ہی لے جا رہا تھا اور انسانوں کو اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی موجوں سے کشتی کے مثل گزرتا ہوا یہ جنازہ

Marfat.com

گورنمنٹ اسلامیہ کالج کی انتہائی وسیع وعریض گراؤنڈ میں پہنچ کر ٹھہر گیا، جہاں آپ کے استاذ ومرشد زادے حضرت سید مسعود احمد رضوی برکاتی لاہوری دامت برکاتہم عالیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر واپس لاکر یہ جنازہ اپنے ساحل مراد دارالعلوم جامعہ حنفیہ میں ٹھہرایا گیا۔ بے قرار زندگی بھی آپ کو ہر طرف سے لاکر یہیں ٹھہرایا کرتی تھی اور پر سکون موت بھی یہیں لے آئی۔ زندگی اور موت کے اس حیرت انگیز اتحاد عمل کا فلسفہ شاید یہی تو نہیں کہ دارالعلوم جو قرار زندگی تھا وہی قرار موت بھی ہے۔ یا دل دانا اور چشم بینا رکھنے والے ہی اس گتھی کو سلجھائیں۔ ہمیں تو عرض یہ کرنا ہے کہ اس جنازے کی آخری قرارگاہ دارالعلوم کا ایک گوشہ ہی بنا اور یہاں قبر کے اندر کفن میں لپٹا ہوا حضرت آسی غازی پوری (۱۸۳۴ء۔۱۹۱۷ء) کا یہ شعر جارہا تھا۔

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی !!!
ہے شب گور بھی اُس گل کی ملاقات کی رات

اور عطر وگلاب میں بسی ہوئی قبر بھی خوش آمدید کہہ رہی تھی۔

کس کو لاتے ہیں بہر دفن کہ قبر !
ہمہ تن چشم انتظار ہے آج

اور اس خاکی مزاج پیکر خاک کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ عقیدت مندوں نے تربت پر روائتی عقیدت کے پھول ڈالے۔

جانشین بو حنیفہ قبر میں خاموش ہے
قسمت تربت تو دیکھ خاک بھی گل پوش ہے

آہ! آپ ہم سے رخصت ہوگئے اور زبان حال سے کہہ رہے تھے۔

رفتم واز رفتن من عالمے تاریک شد
من مگر شمعم چو رفتم بزم برہم ساختم

Marfat.com

مگر عالم بالا میں ان کو دیکھ کر فرشتے پکار رہے تھے۔

؎ جگہ خالی کرو مدّاح آتا ہے محمد ﷺ کا

دوسرے عقیدتمندوں کی طرح راقم الحروف بھی فاتحہ پڑھ کر اشکوں کے ہار پروتا ہوا پیچھے ہٹا تو معاً ناؔصر کاظمی کا یہ شعر نوک زبان پر آ گیا اور طبیعت نڈھال ہوگئی۔

جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناؔصر
وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں

مگر اگلے ہی لمحے اس شعر نے سہارا دیا۔

علم کی شمع کو روشن جو کیا کرتے تھے
زندہ رہتے ہیں ہمیشہ وہ کہاں مرا کرتے ہیں

نماز جنازہ میں پچیس ہزار عقیدت مندوں نے شرکت کی، جن میں علماء و مشائخ، طلباء و اساتذہ، وکلاء، وتجار، ودیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت پیر سیّد مسعود احمد رضوی دار العلوم حزب الاحناف لاہور۔

(۲) حضرت صاحبزادہ سیّد مصطفیٰ اشرف رضوی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

(۳) حضرت صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری سجادہ نشین بصیر پور شریف ضلع اوکاڑہ

(۴) حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری، شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

(۵) حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی اشرفیؒ شیخ الجامعہ اشرف المدارس اوکاڑہ

(۶) حضرت مولانا عبد التوّاب ابن مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھرویؒ لاہور

(۷) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور

(۸) حضرت مولانا مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور،

(۹) حضرت مولانا غلام محمد سیالوی چیئرمین مرکزی بیت المال اسلام آباد

Marfat.com

(۱۰) حضرت مولانا مفتی محمد خاں قادری، ادارہ عالمی دعوت اسلامیہ لاہور۔

(۱۱) حضرت صاحبزادہ فضل کریم رضوی وزیر اوقاف حکومت پنجاب لاہور۔

(۱۲) حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی نورانی خطیب اعظم پتوکی ضلع قصور۔

(۱۳) حضرت مولانا محمد مظفر اقبال رضوی مصطفوی خطیب، لاہور

(۱۴) پروفیسر محمد رفیق اشرفی سابق ناظم اعلیٰ جے یو پی ضلع قصور

(۱۵) مولانا قاری عبدالرشید سیالوی، شیراکوٹ، لاہور

(۱۶) حاجی غلام صابر انصاری ایم پی اے قصور

(۱۷) میاں صفدر محمود ڈپٹی کمشنر قصور

(۱۸) محمد اسلم جنجوعہ اسٹنٹ کمشنر قصور

(۱۹) چوہدری شبیر احمد کمبوہ ایڈووکیٹ قصور

(۲۰) ڈاکٹر جاوید اعوان پرنسپل انوار الاسلام ہومیو پیتھک کالج قصور

(۲۱) پروفیسر محمد الیاس اعظمی منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور

۲۸ فروری ۱۹۹۹ء بروز اتوار بعد نماز ظہر ''ختم قل شریف'' کی روح پرور تقریب منعقد ہوئی۔ دارالعلوم کا وسیع وعریض احاطہ عقیدتمندوں کے ہجوم نجوم سے پر تھا۔ بیرونی دروازے تک لوگ ہی لوگ تھے۔ ایک بج کر پچیس منٹ پر دارالعلوم کے فاضل مولانا محمد علی برکاتی آف الہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور نے لحن داؤدی میں تلاوت قرآن حکیم فرما کر اس مقدس محفل کا آغاز کیا۔ حافظ محمد رشید قصوری نے باعث تخلیق کائنات حضور سیّد عالم انس و جاں علیہ التحیہ والثناء کی بارگاہ بےکس پناہ میں نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض میاں محمد نعیم نوری نے ادا کئے۔

سب سے پہلے بیرسٹر میاں خورشید محمود قصوری رکن قومی اسمبلی قصور کو دعوت خطاب دی گئی۔ قصوری صاحب بڑے عجز وانکسار اور ادب واحترام کے ساتھ مائیک

Marfat.com

پر آئے اور یوں گویا ہوئے۔

''میں بڑے درد، رنج اور کرب کے ساتھ حاضر ہوا ہوں۔ مولانا کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔ ان کی ذات نہ صرف قصور بلکہ پورے پاکستان کے لئے مینارۂ نور تھی۔ پورے ملک میں ان کا نام روشن تھا۔ وہ شہرۂ آفاق جید عالم دین تھے۔ مولانا میرے والد (میاں محمود علی قصوری) کے بھائی (دوست) مولانا عبدالستار خاں نیازی کے قریبی ساتھی تھے۔ نیازی صاحب کی صحت بھی اچھی نہیں۔ میں کل ان کو ہسپتال (اسلام آباد) میں ملا ہوں۔ ان کو بھی مولانا کی رحلت کا بہت صدمہ ہے۔

مولانا محمد عبداللہ نے دین اور قصور کی جو خدمت کی ہے وہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو اجر دے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ یہ کام جاری وساری رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر وصلہ دے''

اس کے بعد حاجی محمد دین حیدری نے نعت کا جادو جگایا۔ پھر دارالعلوم کے فاضل مولانا عنایت اللہ خطیب گلبرگ لاہور نے اپنی تقریر میں اپنے استاذ ذی وقار کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد آپ کے دیرینہ ساتھی ڈاکٹر جاوید اعوان نے بھیگی پلکوں اور رندھی ہوئی آواز میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔

'' قبلہ حضرت صاحب کے اس خادم کو کافی عرصہ آپ کے ساتھ منسلک رہنے اور کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ آپ انتہائی منتظم او بے بہا خوبیوں کے مالک تھے۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ ان کی بہترین یادگار ہے۔ ان کے صاحبزادے بھی دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ضلع قصور میں جو بھی مسئلہ پیدا ہوا۔ آپ سب سے پہلے مجاہد بن کر میدان

Marfat.com

میں آئے۔ پاکستان بھر میں سوگ اور ماتم ہو رہا ہے۔ جن لوگوں نے ان کے جنازے کا منظر دیکھا ہے وہ شاہد ہیں کہ قصور کی تاریخ میں سب سے بڑا جنازہ تھا۔"

ڈاکٹر جاوید اعوان کے بعد مولانا محمد علی برکاتی نے بڑے پردرد اور پرسوز لہجے میں اپنے استاذ عالی مقام کے حضور زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آپ کے چھوٹے صاحبزادے حامد علی نے گلوگیر آواز میں نعت شریف کے چند اشعار پڑھے۔ پھر سٹیج سیکرٹری نے آپ کے ایک لائق فائق شاگرد مولانا ضیاء المصطفیٰ حقانی لاہوری کو دعوت خطاب دی۔ حقانی صاحب نے نہایت جچے تلے الفاظ میں اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کیا اور "سیف الملوک" کے خالق میاں محمد جہلمیؒ (۱۸۳۰ـ۱۹۰۴) کا یہ شعر پڑھ کر حاضرین کو تڑپا اور رلا دیا۔

ٹر گئے نیں دلدار دلاں دے کون روے ہن تھوڑا
روگاں وچوں ڈاڈھا روگ محمد جس دا نام وچھوڑا

اب مولانا محمد رمضان گلزار آف پتوکی ضلع قصور سٹیج پر آئے اور کلام اقبالؒ کی روشنی میں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ (۱۹۷۷ء) کی قید و بند کا ایک واقعہ سنایا۔ جس سے وہ خود اور حاضرین بھی آبدیدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے وہ یوں کہ:۔

"جب ہم قصور جیل میں اسیر تھے، حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے مریدین اور عقیدت مند روزانہ پھل اور مٹھائیاں لے کر جیل میں آتے اور پیش کرتے۔ حضرت روزانہ سب کچھ قیدیوں اور اسیروں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ایک دن میں نے شکایت کی کہ حضور! اگر یہی حال رہنا ہے کہ آپ نے سب کچھ تقسیم ہی کرتے رہنا ہے تو ہم پھر کسی اور جیل میں چلے جاتے ہیں جہاں ہم کو کچھ زیادہ مل سکے۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ آج سے آپ کو "وزیر خوراک" مقرر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

چنانچہ صبح سے شام تک جو پھل اور مٹھائیاں آتی رہیں وہ سب کی سب جمع رہیں۔

شام کو حضرت نے مجھے بلایا اور کہا کہ وزیر صاحب! اگر اجازت ہو تو یہاں سے ایک سیب لے لوں؟ میں یہ سن کر تڑپ اٹھا اور دست بوسی کر کے عرض کیا، حضور! یہ سب کچھ آپ ہی کے صدقے ہے۔ میں کون ہوں اجازت دینے والا۔''

بعد ازاں آپ کے خلیفۂ مجاز ڈاکٹر محمد ظفر اقبال قادری لاہوری نے بڑی دلسوزی کے ساتھ آپ کی شان میں ایک منقبت پیش کی مطلع۔ ملاحظہ ہو۔

اللہ سے ملا دیتی ہیں یہ تیری نگاہیں
راستہ بتا دیتی ہیں یہ تیری نگاہیں

اس کے بعد جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) کے سیکرٹری جنرل جنرل کے ایم اظہر، مولانا محمد عارف نوری اور عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی کنوینر پیر محمد افضل قادری آف مراڑیاں شریف ضلع گجرات نے خطاب فرمایا۔ قادری صاحب نے کہا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ مفتئ اعظم پاکستان سیّد ابوالبرکات قادری اشرفی لاہوریؒ (۱۹۰۱ء۔۱۹۷۸ء) کے ابتدائی شاگردوں میں سے تھے جب کہ میں آخری شاگردوں میں سے ہوں۔ آپ بقیہ السلف اور عمدۃ الخلف تھے۔ آپ نے ہر تحریک میں اور ہر وقت مجاہدانہ کردار ادا کیا ہے۔ ''تحریک تحفظ ناموس رسالت'' میں جب کہ بڑے بڑے جغادری علماء چپ سادھے بیٹھے تھے۔ آپ نے بڑی شان کے ساتھ تحریک کا ساتھ دیا۔ علالت کے باوجود جماعت اہلسنت پاکستان کے جلوس میں شامل ہوئے اور ہائی کورٹ کے سامنے بوجہ نقاہت کرسی پر بیٹھ کر خطاب کیا اور فتویٰ دیا کہ ''جو بھی ''تحریک تحفظ ناموس رسالت'' کے سلسلہ میں بدنیّت ہے وہ کافر ہے۔''

پیر صاحب کے بعد ملک کے نامور عالم دین مولانا ابوداؤد محمد صادق خطیب

Marfat.com

زینت المساجد گوجرانوالہ مائیک پر جلوہ افروز ہوئے اور بڑے مدبرانہ انداز میں حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ جملہ حاضرین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ فرمایا کہ آپ اپنے پیرومرشد کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔تمام زندگی نسبت سے وفاداری میں بسر کی۔

استاذ العلماء مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان لاہور نے اپنے خطاب میں کہا کہ اہلسنت مسلسل دوتین ماہ سے صدمات سے دوچار ہیں۔مولانا سیّد حامد علی شاہ گجراتی۔علامہ عطا محمد بندیالوی، مفتی محمد حسین قادری سکھر (سندھ) مولانا سیّد عبد الرحمٰن شاہ سلطانپوری آف راولپنڈی ہم سے رخصت ہو گئے۔اوراب شیخ الحدیث صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے ہیں۔میں ۱۹۵۵ء میں بحیثیت مدرس ان کے پاس آیا۔ جو شفقت محبت اور تعاون اس وقت فرمایا وہ تادم واپسیں بدستور رہا۔ تنظیم المدارس کے سلسلہ میں ہر وقت ساتھ دیا اور کبھی بھی اختلاف نہیں کیا۔

اس کے بعد ختم شریف پڑھا گیا۔صلوٰۃ وسلام کے بعد سیّد مسعود احمد رضوی نے دعا فرمایا اور پھر نماز عصر کے یہ محفل اختتام پذیر ہوگئی۔

قل شریف کی اس بابرکت محفل میں مقررین حضرات کے علاوہ سیّد محمد انور شاہ نقشبندی سجادہ نشین شاہدرہ شریف، قصور، صاحبزادہ سیّد عمران ولی اللہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت خواجہ دائم الحضوری، قصور، صاحبزادہ کرنل عظمت اللہ سجادہ نشین نقیب آباد شریف (بھلو) قصور، مولانا محمد صدیق ہزاروی ثم لاہوری مدرس جامعہ نظامیہ لاہور، مولانا عطا محمد گولڑوی، مولانا علی احمد سندھیلوی مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، بختیار محمود قصوری ایڈووکیٹ، خان جاوید عبداللہ خاں قصوری، حاجی ایاز احمد خاں قصوری کونسلر، سردار محمد خاں لغاری ایڈیٹر

Marfat.com

ماہنامہ ''لانبی بعدی'' لاہور، پروفیسر محمد رفیق اشرفی قصوری، چوہدری شبیر احمد کمبوہ ایڈووکیٹ قصور، چوہدری ریاض احمد بُرج سابق وائس چیئرمین ضلع کونسل قصور وغیرہم نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ جب کہ علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار داتا گنج بخش لاہور، مولانا احمد علی قصوری، الحاج امجد علی چشتی آف کامونکے ضلع گوجرانوالہ، میاں محمود احمد ایڈووکیٹ قصور ختم قل شریف سے قبل ہی تعزیت کر کے چلے گئے تھے۔ دارالعلوم کے فارغ التحصیل علماء کی کثیر تعداد کے علاوہ مریدین اور عامۃ المسلمین کا انبوہ کثیر بھی ختم شریف میں شامل ہوا۔

رسائل وجرائد کا خراج

آپ کی رحلت پر متعدد رسائل وجرائد نے اداریئے، شذرے اور تعزیتی کالم لکھے، چند ایک ملاحظہ ہوں۔

ماہنامہ ''العلماء'' لاہور نے اپنی اشاعت ماہ مارچ ۱۹۹۹ء میں ص ۶ پر ''شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللہ قصوری کا انتقال'' کے عنوان سے یہ اداریہ لکھا:۔

> ''گزشتہ دنوں ملک کی عظیم ملی و دینی شخصیت استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ قصوری بانی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور ۷۹ برس کی عمر میں مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ حضرت شیخ الحدیث مرحوم نے کم وبیش نصف صدی تک علمی و تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے تلامذہ وفیض یافتگان کا دائرہ اندرون وبیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ کا اچانک وصال ایک قومی وملی سانحہ ہے جس سے پیدا ہونے والے خلاء کا پر ہونا مشکل ہے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ہزاروں تلامذہ کے علاوہ سات صاحبزادگان،

Marfat.com

ہزاروں مریدین، ایک دارالعلوم اور متعدد علمی تصانیف چھوڑی ہیں۔
آپ کی نماز جنازہ میں حضرت مفکر اسلام (پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری) مدظلہ اور ''تحریک منہاج القرآن'' کی نمائندگی کرتے ہوئے علامہ محمد الیاس اعظمی لیکچرار منہاج القرآن انٹرنیشنل یونیورسٹی و چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''العلماء'' لاہور نے شرکت کی۔ اور بعد میں صاحبزادگان سے تعزیت کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث صاحب مرحوم کی بلندئ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر وجمیل کی دعا کی۔''

ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ نے ماہ مارچ ۱۹۹۹ء کے شمارہ کے صفحہ ۱۱ پر یوں خراج تحسین پیش کیا۔

''آہ! علامہ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب قصوری رحمتہ اللہ علیہ
شمارہ ہذا کے روز تکمیل جبکہ صفحہ ہذا کے دائیں کالم نمبر ا پر ''رضائے مصطفیٰ'' کے متعلق آپ کا پیغام بھی لکھا جا چکا تھا۔ اچانک غیر متوقع طور پر یہ روح فرسا خبر موصول ہوئی کہ عاشق مصطفیٰ (ﷺ) استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب قصوری انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون
اس حادثہ جانکاہ پر دل از حد مغموم وملول ہوا۔ مگر

ع مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

کے تحت مجال دم زدن نہیں۔ علامہ مرحوم کا وجود دور حاضر میں بہت ہی غنیمت اور از حد اہمیت کا حامل تھا۔ آپ اسلاف کی یادگار اور مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خاص نشانی تھے۔ اور مسلک اعلیٰ حضرت عظیم

Marfat.com

البرکت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے عظیم علمبردار تھے۔ آپ کے مریدین وتلامذہ کا حلقہ اور دینی تعلیمی روحانی خدمات اور فیوض وبرکات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔

خدا رحمت کرے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

حضرت مرحوم کی ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' سے بھی خاص محبت و شفقت تھی جیسا کہ صفحہ ہذا کے کالم ا کے پیغام سے ظاہر ہے۔ قصور میں پولیس اور بس سٹاپ کے قریب آپ نے مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قائم فرمایا۔ جس سے بکثرت تشنگان علوم سیراب ہوئے۔ اور حفاظ وعلماء وخطباء فارغ التحصیل ہوئے۔ مذہب اہلسنت ومسلک اعلیٰ حضرت حضرت علیہ الرحمہ کی حمایت اور مختلف فرقوں اور فتنوں کے خلاف آپ کا فتویٰ بہت مدلل، لاجواب اور زوردار ہوتا تھا، اور ویسے بھی آپ بہت خوش خط تھے بتاریخ ۸ ذوالعقد ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۹۹ء آپ نے دنیائے فانی سے انتقال فرمایا اور بروز جمعہ صبح دس بجے نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ اپنی آخری آرامگاہ میں مدفون ہوئے۔ نماز جنازہ میں کثیر التعداد علماء ومشائخ اور احباب اہلسنت شریک ہوئے (رحمتہ اللہ علیہ)

ماہناہ ''نور الحبیب'' بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ایڈیٹر پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری اشرفی قادری دامت برکاتہم عالیہ نے بھی شمارہ مارچ ۱۹۹۹ء میں ''ملک المدرسین مولانا عطا محمد بندیالوی رحمتہ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد صفحہ

Marfat.com

ے پر لکھا۔

''سطور بالا زیر قلم تھیں کہ اہلسنت کے نامور عالم دین حضرت مولانا ابو العلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی کے وصال کی روح فرسا خبر موصول ہوئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

گزشتہ ڈیڑھ دو ماہ میں اہلسنت کے کتنے ہی درخشندہ ستارے غروب ہو گئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسین قادری سکھر، حضرت مولانا سید حامد علی شاہ گجرات، مولانا اورنگ زیب قادری راولپنڈی اور فاضل دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف مولانا منیر احمد نوری (بہاولداس) بہاولپوری وغیرہ۔

جو بادہ خوار پرانے تھے اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ قادری، اہلسنت کے مقتدر عالم دین تھے۔ آپ امام اہلسنت حضرت ابو البرکات سید احمد قادری (حزب الاحناف لاہور) کے تلمیذ رشید اور دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور کے بانی و مہتمم تھے۔ درس و تدریس، وعظ و ارشاد اور تبلیغ و ترویج مسلک اہلسنت میں زندگی بسر کی۔ اہلسنت پہلے ہی قحط الرجال کا شکار ہیں ان کی رحلت سے مزید خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل وعلاء حضرت شیخ الحدیث و دیگر وصال فرما جانے والے علماء اہلسنت کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے''

ماہنامہ ''جہان رضا'' لاہور کے ایڈیٹر حضرت علامہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ العالی نے مارچ ۱۹۹۹ء کے شمارہ کے صفحہ ۸ پر یوں اظہار تعزیت کیا۔

''مولانا محمد عبداللہ قصوری بانی و مہتمم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور ۲۵

Marfat.com

فروری ۱۹۹۹ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے علمی فرزند اور علامہ ابوالبرکات قادری کے شاگرد تھے۔"

ہفت روزہ اخبار "مجدد الف ثانی" رحمتہ اللہ علیہ شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ شمارہ ۶ مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۸ پر ایڈیٹر احمد علی قائد شرقپوری لکھتے ہیں۔

"حضرت علامہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب اشرفی قادری قصوری بانی جامعہ حنفیہ قصور کے وصال پر اظہار تعزیت فرماتے ہوئے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے نہایت درد و غم کا اظہار فرمایا۔ آپ کی علمی و دینی خدمات پر روشنی ڈالی اور آپ کے صاحبزادگان اور متوسلین، معتقدین اور تلامذہ کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائی۔ اور حضرت مرحوم کے لئے بارگاہ رب العالمین میں دعا کی کہ مولیٰ تعالیٰ انہیں خصوصی رحمت سے نوازے اور آپ کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری رکھے۔"

ماہنامہ "نوائے اہلسنت" اسلام آباد بابت مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۲ کا اداریہ یہ بھی توجہ چاہتا ہے۔

"مفتی محمد عبد اللہ قصوری رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنی خدمات کے اعتبار سے اہلسنت میں منفرد اور بہت بلند مقام کے حامل ہیں۔ آپ نے قصور میں کوچہ کوچہ اور قریہ قریہ اہلسنت کی مساجد تعمیر کرائیں اور انہیں آباد کرنے کے لئے مساعی جمیلہ فرمائی۔ آپ کی شخصیت علم اور عمل کا حسین نمونہ تھی۔ آپ کے مدرسے میں اگر کوئی جائے تو باغ باغ ہو جاتا ہے کیونکہ ہر طرف چھوٹے بچے اور بڑے اساتذہ سفید عماموں میں ملبوس محنت، خلوص اور عزم کا پیکر بنے تعلیم اور تعلم میں مشغول نظر آتے ہیں۔ آپ کی تمام اولاد ...... نے بہتر انداز میں مفتی صاحب کے مشن کو جاری و ساری رکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

مفتی صاحب کی ہر دلعزیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قصور کی تاریخ میں آج تک اتنا بڑا جنازہ چشم فلک نے کسی کی رحلت پر نہ دیکھا ہے۔''

تعزیّتی تاثرات

ملک بھر سے تعزیت ناموں، تعزیّتی تاثرات اور تعزیّتی پیغامات کا آنا ایک قدرتی امر تھا، چنانچہ بے شمار تاثرات موصول ہوئے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) ضیغم اسلام بطل حریت غازی تحریک ختم نبوّت سینیٹر مولانا محمد عبدالستار خاں نیازیؒ صدر جمعیت علماء پاکستان اس وقت مسلسل پانچ ماہ سے پولی کلینک فیڈرل ہسپتال اسلام آباد میں فراش تھے۔ انہیں حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت کا از حد قلق ہوا اور اس بات کا مزید دکھ ہوا کہ وہ اپنے دیرینہ ساتھی کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنے تعزیّتی خط میں اپنی قلبی واردات کو یوں بیان فرمایا۔

''عاشق مصطفیٰ استاذ العلماء علامہ مفتی عبد اللہ صاحب قصوری کا انتقال پرملال'' علامہ مفتی محمد عبد اللہ کا سانحہ ارتحال ملک وملت کے لئے بمصداق موت العالم موت العالم، ایک عظیم صدمہ ہے۔ علامہ محمد عبد اللہ صاحب قصوری نے پولیس چوکی بس سٹاپ قصور کے قریب ایک مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ کے نام سے قائم فرمایا جس سے ہزار ہا تشنگان علوم اسلامیہ سیراب ہوئے۔ اور حفاظ وعلماء وخطباء فارغ التحصیل ہوئے۔ مذہب اہلسنت ومسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی حمایت اور مختلف باطل فرقوں اور فتنوں کے خلاف آپ کا فتویٰ بہت مدلل، لاجواب اور زوردار ہوتا تھا۔

دار العلوم کے متصل تین سو طلباء کا دار القیام (ہوسٹل) بھی قائم فرمایا اور نہ صرف طلباء کی کتب تدریس کا اہتمام کیا بلکہ اعلیٰ پیمانے پر طلباء کے قیام وطعام کا انتظام فرمایا۔ ضلع قصور اور اس کے ملحقات کے اہل اسلام نے ان تمام ذمہ داریوں کو

Marfat.com

پورا کرنے کے لئے وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا۔

آپ نے نظریہ پاکستان کی پرزور تائید وحمایت کی۔ کانگریس کے پرستاروں اور ''دوقومی نظریہ'' کے غداروں کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اسلام کے واضح تصور جداگانہ قومیت سے منحرف جمعیت علماء وہند کے مولویوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ قیام پاکستان کے بعد شریعت محمدی کے نفاذ کے لئے ''جمعیت علماء پاکستان'' کے منشور، مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ ''تحریک ختم نبوت'' میں بے مثال قربانی پیش کی اور زندان وسلاسل کی تکالیف برداشت کیں۔

جب کچھ لوگ بے نظیر بھٹو کی قیادت پر متفق ہو گئے تو مفتی محمد عبداللہ نے قلندرانہ جرأت سے اس کا رد پیش کیا اور ان لوگوں کی حمایت کا برملا انکار کیا۔ اور میری تائید وحمایت میں کھڑے ہو گئے۔ شریعت ایکٹ کے پاس ہو جانے کے بعد قرآن و سنت کو آئین پاکستان میں سپریم لاء بنانے کے لئے مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ پاکستان نیشنل اسمبلی میں شریعت بل منظور ہو جانے کے بعد ممبران سینٹ کو پابند کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد جاری رکھی۔ آپ سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں مجھے خصوصی دعوت دیتے تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور علم کلام کی تعلیم و تدریس میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ آپ ایک متواضع، سلیم الطبع اور مہمان نواز عالم دین تھے۔

وہ اسلاف کی یادگار مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابوالبرکاتؒ ناظم حزب الاحناف لاہور کے شاگرد رشید اور مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے عظیم مبلغ تھے۔ انہوں نے ہمیشہ بقول حکیم الامت علامہ اقبالؒ۔

ہر کجا بینی جہاں رنگ و بو
آنکہ از خاکش بروید آرزو!
یاز نور مصطفیٰ ﷺ او را بہا است

Marfat.com

یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰ ﷺ است
خلق و تقدیر و ہدایت ابتداء است
رحمۃ للعلمینی انتہا است

رحمت کائنات ﷺ کی ازلی، ابدلی اور عالمی قیادت کے پیامبر تھے۔ انہوں نے نور و لبشر کی بحث کو حکیم الامتؒ کے ارشادات کی روشنی میں یوں واضح فرمایا کہ

لا الٰہ تیغ و دمِ اُو عبدہٗ ۔ فاش تر خواہی بگو ہو عبدہ

المختصر میں کہوں گا کہ وہ ہر دم آنحضور ﷺ کی نگاہ کرم کے منتظر رہتے تھے۔ اور بقول اقبالؒ کہتے تھے کہ

مسلماں آں فقیر کج کلا ہے
رمید از سینۂ اُو سوز آہے
دلش نالا چرا نالد ، نداند
نگاہے یارسول ﷺ اللہ ! نگاہے

بتاریخ ۸ ذیقعد ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۹۹ء آپ نے دنیائے فانی سے انتقال فرمایا۔ اگلے دن بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور آپ ابدی آرام گاہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کا چہرہ نورانی و منور تھا۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد علماء و مشائخ اور احباب اہلسنت شریک ہوئے مگر افسوس کہ میں کئی ماہ سے پولی کلینک فیڈرل ہسپتال اسلام آباد میں زیر علاج ہونے کی وجہ سے اپنے دیرینہ ساتھی کی نماز جنازہ میں شمولیت نہ کر سکا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے صاحبزادگان اعزا و اقرباء اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزاں فرمائے۔ فقط والسلام

Marfat.com

شریک غم

محمد عبدالستار نیازی سینٹر وصدر جمعیت علماء پاکستان

۱۰۔ مارچ ۱۹۹۹ء

(۲)

(علامہ سید حامد سعید کاظمی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''السعید''..................ملتان)

''حضرت العلام قبلہ مولانا محمد عبداللہ قصوری علیہ الرحمۃ کا سانحہ ارتحال یقیناً مسلمانان عالم کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت علیہ الرحمۃ علم وفضل اور زہد وتقویٰ ہر دو اعتبار سے آج کے دور میں مینارۂ نور تھے۔ جس شخص نے ایک بار بھی حضرت کا دیدار کیا وہ ان کے خلق، تواضع، علم اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کے اہتمام میں حضرت کے شغف کو فراموش نہیں کر سکتا۔

آج کے دور میں جب بزرگ شخصیات ناپید ہیں اور اہلسنت اختلاف وانتشار کی انتہا کو چھو رہے ہیں، حضرت کا وجود امید کی کرن معلوم ہوتا تھا۔ اب آپ کے وصال سے اندھیرا اور زیادہ گھنگھور ہو گیا ہے۔ کاش ہم حضرت کی ذات کو زبانی خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ حضرت کی روح پرفتوح کے شادکام ہونے کا سبب بن سکیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیہ والتسلیم۔ فقیر حامد سعید کاظمی

۹ مارچ ۱۹۹۹ء

Marfat.com

(۳)

(پیرزادہ سیّد عمران احمد المعروف عمران ولی اللہ سجادہ نشین حضرت خواجہ دائم الحضوریؒ قصور)

"عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت مولانا محمد عبد اللہ قادری صاحب کی وفات پر جہاں ان کے صاحبزادگان ایک شفیق اور مہربان باپ کی شفقت اور دعاؤں سے محروم ہوئے ہیں۔ وہاں ہم اہل قصور بھی ایک شفیق استاد اور محترم بزرگ سے محروم ہوئے ہیں۔

شیخ الحدیث صاحب مرحوم کی ساری زندگی دین کی تبلیغ اور مسلک کے فروغ میں گزری۔ حضرت صاحبؒ کی وفات سے جماعت اہلسنت کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین۔

دعا گو

پیرزادہ سیّد عمران احمد

سجادہ نشین حضرت خواجہ دائم الحضوری قصور

۲۸ فروری ۱۹۹۹ء

(۴)

(کرنل عظمت اللہ شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقیب آباد شریف قصور)

اس صدی کے عظیم عاشق رسول ﷺ نے وصال فرمایا اور ایک ایسا خلاء چھوڑ گئے کہ شاید صدیوں تک پر نہ ہو سکے میرا ایمان ہے کہ ان کا سایہ تا قیامت ہمارے اور پوری امت مسلمہ کے سر پر قائم رہے گا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

؎ دگر دانائے راز آید کہ نہ آید

محمد عظمت اللہ شاہ

سجادہ نشین نقیب آباد شریف قصور

Marfat.com

(۵)

(حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور)

''حضرت مخدوم العلماء رئیس المدرسین استاذ العلماء مفتی مولانا محمد عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ، اسلاف کی یادگار مسلک اہلسنت و جماعت کے پاسدار، تبلیغ واشاعت وتدریس میں پوری زندگی گزاردی۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ تعالیٰ جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت پر تمام بے دینوں سے نبرد آزمار ہے۔ آپ نے سینکڑوں علماء، عظیم دار العلوم اور ہزاروں معتقدین اور صالح اور فاضل خدام دین ومسلم صاحبزادے یادگار چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان باقیات صالحیات کو صدقہ جاریہ فرمائے۔ آمین۔

محمد عبد القیوم ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

(۶)

(پیر محمد افضل قادری صدر عالمی جماعت اہلسنت مراڑیاں شریف، گجرات)

''مفتی پاکستان حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ صحیح معنوں میں بقیۃ اسلف وعمدۃ الخلف تھے۔ اس فتنہ وفساد کے دور میں وہ عالم ربانی اور حق گو عالم دین تھے۔ عقائد مسلک اہلسنت پر وہ اپنے استاذ ومربی مفتی اعظم پاکستان حضرت سید ابو البرکات سیّد احمد شاہ صاحب لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے بعد نہایت متصلب اور نمونہ تھے۔ آپ کے تمام صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کا عالم دین اور خدمت واشاعت دین کے لئے وقف ہونا آپ کے اخلاص کی بہت بڑی دلیل ہے۔

اس وقت اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کی اولاد، تلامذہ اور جملہ عقید تمندان آپ کی شاندار روایات کو آگے بڑھانے کا عہد کریں اور ان کی سنت میں اعلاء الملۃ الاسلام کے لئے وقف ہو جائیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرمائیں اور ہمیں ان کے راستے پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائیں فقط آمین۔"

حررہ محمد افضل قادری مراڑیاں شریف، گجرات

(۷)

سید مصطفیٰ اشرف رضوی نائب ناظم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)

"شیخ الحدیث والقرآن استاذ العلماء، حضرت علامہ ابوالعلاء محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ قادری اشرفی برکاتی کی رحلت اہلسنت و جماعت کے لئے سانحہ عظیم ہے۔ مرحوم کی ساری زندگی دین اسلام کی سربلندی اور علم دین کی اشاعت میں گزری۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے، اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین

سیّد مصطفیٰ اشرف رضوی

نائب ناظم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

(۸)

(صاحبزادہ محمد نورالمصطفیٰ رضوی چشتی مرکزی ناظم تعلیم وتربیت جماعت اہلسنت پاکستان خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ)

"حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری کے انتقال کی خبرسن کر دل پر چوٹ لگی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بلند پایہ عالم دین، کہنہ مشق مدرس اور عظیم فقیہہ تھے۔ ان کی ساری زندگی تدریس، تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہوئے بسر ہوئی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان اور انجمن طلباء اسلام کے حوالے سے آپ کی سرپرستی اور رہنمائی ہمیشہ یادرکھی جائے گی۔ جامعہ حنفیہ کی صورت میں انہوں نے ایسا گلشن آباد فرمایا جس کی خوشبو

Marfat.com

ہمیشہ مشام جاں کو معطر کرتی رہے گی۔

عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے۔ جس کا اظہار ان کے خطبات اور درس حدیث سے ہوتا رہتا تھا۔

سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے ایسی کھیتی لگائی جو ہمیشہ ثمر بار رہے گی۔ حضرت محدث اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی قدس سرہ نے ایک نشست میں فرمایا۔

''جب سے مولانا محمد عبداللہ صاحب نے قصور میں کام شروع کیا ہے اور مولانا محمد عالم صاحب نے سیال کوٹ میں مدرسہ قائم کیا ہے مجھے ادھر سے ٹھنڈی ہوائیں آ رہی ہیں۔''

مولیٰ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان، جملہ تلامذہ اور ارادتمندوں کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔ خدا کرے کہ آپ کے صاحبزادگان ان کے صحیح جانشین ثابت ہوں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد نور المصطفیٰ رضوی چشتی

(۹)

(الحاج امجد علی چشتی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ پنجاب، کامونکی ضلع گوجرانوالہ)

''حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے عظیم عالم دین اور سرمایہ تھے۔ آپ کی ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی تبلیغ و ترویج میں بسر ہوئی۔

ملک بھر میں آپ کے ہزاروں شاگرد ہیں جو کہ دین خدمت میں مصروف ہیں۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے تمام تنظیموں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ جماعت اہلسنت پاکستان کی میٹنگز میں آپ باوجود بڑھاپے کے تشریف لاتے تھے اور اپنی مفید تجاویز سے نوازتے تھے۔

جماعت اہلسنت اور انجمن طلباء اسلام کے کارکنان کی بالخصوص حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو

Marfat.com

بلند فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات سے ہمیں ہمیشہ ہمیشہ مستفید فرمائے۔(امین)

امجد علی چشتی

سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ پنجاب

کامونکی ضلع گوجرانوالہ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ء

(۱۰)

(میاں خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

''حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ، عالم باعمل، اور ممتاز فقیہہ تھے۔انہوں نے ساری زندگی اتباع رسول ﷺ میں گزاری اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے ہر تحریک میں عملی طور پر حصہ لیا۔ بلاشبہ مفتی صاحب سواد اعظم اہلسنت کا ایک عظیم سرمایہ تھے۔انہیں فقہ خصوصاً فتویٰ نویسی میں کمال حاصل تھا۔آپ کے فتویٰ کے بعد مسئلہ پر کوئی تشنگی باقی نہ رہتی تھی۔آپ پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے عملی جدوجہد کرتے رہے۔سواد اعظم اہلسنت کے نظریات، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے پیغام کے فروغ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے کام کرنے والے افراد اور تنظیموں کے کارکنان سے خصوصی محبت اور شفقت رکھتے تھے۔اور ان کی سرپرستی فرماتے تھے۔آپ انجمن طلباء اسلام، جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلسنت کے بلاتفریق و امتیاز سرپرست اور مرکزی رہنما تھے۔ آپ کی رحلت سے سواد اعظم اہلسنت اور پاکستان ایک عظیم ممتاز عالم دین، ایک سچے عاشق رسول ﷺ اور ایک محب وطن رہنما سے محروم ہوگیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ان کے درجات بلند کرے اور ان کے صاحبزادگان، عقیدت مندوں، تلامذہ اور کارکنان کو ان کے مشن کی تکمیل کی

Marfat.com

توفیق عطا فرمائے۔

خالد حبیب الٰہی

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان پنجاب

(۱۱)

(جنرل کے ایم اظہر جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) لاہور)

"شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری قصوری رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت و جماعت کے مقتدر عالم دین اور صاحب طریقت بزرگ تھے جنہوں نے ساری عمر قرآن وحدیث کی روشنی سے پورے ملک کو روشن کیا۔ان کے شاگرد اس وقت دنیا کے کونوں تک پھیل چکے ہیں اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر بھی رہے۔اس طرح میدان سیاست میں بھی انہوں نے اہلسنت کی رہنمائی کا حق ادا کیا۔تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں جیل بھی گئے اور اس طرح آئمہ کرام کی سنت ادا کی۔انہوں نے رائیونڈ کی نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کی کامیابی کے لئے شبانہ روز خود کام کیا اور اسے کامیاب بنا کر دم لیا۔

رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین) ان کے تمام صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امت کی رہنمائی کرنے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

محمد اظہر خان

کے ایم اظہر خاں

سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان

سابق گورنر صوبہ سرحد

Marfat.com

(۱۲)

(میاں خورشید محمود قصوری ممبر قومی اسمبلی حلقہ ۱۰۶ قصور)

''مولانا عبداللہ صاحب کی وفات سے ہمارا ضلع خاص طور پر اور ہمارا ملک عام طور پر ایک جید عالم دین کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی خدمات اسلامی، تعلیمات و تدریس شہر قصور میں نمایاں مقام رکھتی ہیں اور یہ صدقہ جاریہ ان کی وفات کے بعد بھی جاری رکھے جانے کی توقع ان کے صاحبزادگان سے ہمارے شہر کو ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اہل خانہ کو ان کی وفات کا صدمہ برداشت کرنے کی ہمت اور صبر عطا فرمائے اور ان کی خصلتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خورشید محمود قصوری

ایم این اے ۱۰۶ قصور

۲۸ فروری ۱۹۹۹ء

(۱۳)

(سردار حسن اختر موکل چشتی صابری رڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی لاہور)

''حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری مرحوم اللہ تعالیٰ آپ کی لحد پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ علامہ صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے ایک عجیب احساس ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کوئی انسان غیر فطری بات کرے آپ تو آج بھی زندہ ہیں، اپنی دینی خدمات کے رنگ میں۔ آپ تو تا ابد زندہ رہیں گے اپنی روحانی اور علمی خدمات کے اس سرمایہ کے روپ میں جو آپ نے اپنے شاگردوں اور اہل علم کی صورت میں چھوڑا۔ آپ تو زندہ و تابندہ ہیں اور رہیں گے تا ابد اپنی قادری نسبت کے سبب۔ الفاظ نہیں ملتے کہ کچھ اور کہہ سکوں۔ آپ ایک ایسی زندہ جاوید حقیقت ہیں جو ضلع قصور کے حصہ میں دی گئی، جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ورثاء کو آپ کے مقاصد کو آگے بڑھانے اور مزید پروان چڑھانے

Marfat.com

کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔آمین۔

حسن اختر موکل

ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی

۲۔مارچ ۱۹۹۹ء

(۱۴)

(ڈاکٹر حمزہ مصطفائی سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان۔اسلام آباد)

''مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے پاکستان کا ہر درد دل رکھنے والا عاشق رسول ﷺ آشنا تھا۔آپ کی سیاسی، ملی، دینی، علمی اور روحانی خدمات کو تادیر یاد رکھا جائے گا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت سے طلباء ایک صاحب نظر استاذ سے، اولاد ایک شفیق والد سے اور اہلسنت ایک عظیم قائد اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے سچے اور سُچے عاشق صادق سے محروم ہو گئے ہیں۔

انجمن طلباء اسلام کے حوالے سے مجھے ۱۹۸۰ء کے عشرے کے آخری اور ۱۹۹۰ء کے عشرے کے ابتدائی سالوں میں قصور اور اس کے مضافات میں مسلسل حاضری کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ان تمام اوقات میں مفتی صاحب کی بارگاہ میں حاضری ہو یا نہ ہو ان کی شخصیت اپنے عملی اور روحانی کام کی وجہ سے متاثر کرتی رہی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہی ایک کامل مسلمان اور ولی کی سب سے بڑی کرامت ہے۔

مجھے جس بات نے یہاں کے ماحول سے بہت متاثر کیا ہے وہ مصطفیٰ کریم رؤف الرحیم ﷺ کا کامل اتباع اور اطاعت ہے۔الحمد للہ کہ اس عظیم درس گاہ میں چھوٹے بچے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کے طور پر عمامہ شریف سر پر سجائے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بیکس پناہ میں التجا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کے صدقے مفتی صاحب کے فیضان کو تا ابد جاری رکھے اور تشنگان علم وعرفان کی پیاس اس قادری چشمے سے مٹانے کا سامان فرمائے رکھے اور مفتی صاحب کے درجات میں مسلسل ترقی فرماتا رہے۔امین بجاہ طہٰ ویٰسین''

Marfat.com

حمزہ مصطفائی

۲ مارچ ۱۹۹۹ء

(۱۵)

(سردار آصف احمد علی سابق وزیر خارجہ حکومت پاکستان......لاہور)

''مولانا محمد عبداللہ مرحوم ایک نامور مذہبی شخصیت تھے۔آپ کا تقویٰ (پارسائی، خدا ترسی) اور اسلامی علم وفضل قصور سے دور دور تک (پھیلا ہوا) تھا۔ہر جگہ لوگ آپ کی عزت کرتے تھے۔آپ کی وفات ہر ایک کے لئے ایک (بڑا) نقصان ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر رحمت عطا فرمائے اور جنت میں (اعلیٰ) مقام سے سرفراز فرمائے۔آمین'' (انگریزی سے ترجمہ)

سردار آصف احمد علی

۵ مارچ ۱۹۹۹ء

(۱۶)

(سردار محمد حسین ڈوگر سابق ممبر صوبائی اسمبلی ......نور پور ڈوگراں تحصیل وضلع قصور)

''حضرت مولانا عبداللہ قادری صاحب جید عالم دین تھے۔دین اور فروغ علوم اسلامیہ کے لئے ان کی خدمات تا قیامت بے مثال رہیں گی۔دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور لواحقین اور عقیدت مندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سردار محمد حسین ڈوگر

سابق ایم پی اے

(۱۷)

(محمد اسلم جنجوعہ اسٹنٹ کمشنر......قصور)

''حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ایک بہت بڑے عالم دین اور عالم اسلام کے لئے

Marfat.com

بہت بڑے سرمایہ تھے۔ان کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کو پر کرنے کے لئے بہت بڑا وقت درکار ہے۔اللہ میاں ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

محمد اسلم

اے سی قصور

۲ مارچ ۱۹۹۹ء

(۱۸)

(چوہدری شبیر احمد کمبوہ ایڈووکیٹ ....قصور)

"کہنے کو بہت کچھ ہے مگر جذبات پر انتہائی جبر کرتے ہوئے کہ مرحوم ایک ایسی ہستی تھے جو کہ اہلسنت و جماعت کو یتیم کر گئے ہیں۔وہ اہلسنت کی مشترکہ شخصیت تھے اور ان کے ورثاء میں ہم بھی ان کی شفقت کے دعویدار ہیں۔یہ ایک موت یا انتقال یا وفات نہیں بلکہ ایک عظیم سانحہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو اور ان کے چاہنے والوں کو یہ المناک صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسران کو اس گلشن کی آبیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز دار العلوم کو ان کی تمناؤں کے مطابق ترقی دے۔آمین ثم آمین

شبیر احمد۔

ایڈووکیٹ قصور

(۱۹)

(سردار محمد انور ڈوگر سب ڈویژنل آفیسر ہائی وے ڈیپارٹمنٹ......قصور)

"اللہ تبارک تعالیٰ حضرت مفتی اعظم کو اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے ملک پاکستان میں رسول اکرم ﷺ کے دین کی خدمت میں دن رات ایک کر دیا اور بے سروسامانی میں ایک عظیم درس گاہ قائم کی، ہزاروں طالبانِ علم کو عالم دین بنایا اور گلی گلی عشق رسول ﷺ کی شمع روشن کی۔"

Marfat.com

سردار محمد انور ڈوگر

(۲۰)

(ڈاکٹر جاوید اعوان صدر جمعیت علماء پاکستان لاہور ڈویژن (نورانی گروپ) چھانگا مانگا ضلع قصور)

''حضرت قبلہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفیؒ کا وصال اہل سنت کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ وہ جس انداز میں مسلک حقہ کی تعلیم و تربیت میں مگن رہتے تھے یہ انہی کا خاصا تھا۔ ان کے وصال سے دنیائے اہلسنت ایک عظیم علمی شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ اس فقیر کو ان کے ساتھ تنظیمی خدمات سرانجام دینے کا شرف حاصل رہا۔ وہ بہترین منتظم ہونے کے ساتھ ساتھ روابط کو قائم دائم رکھنے کی بہترین خوبیوں سے آراستہ تھے۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ کی صورت میں اہل سنت کو ایک بہترین تعلیمی ادارہ کی بنیاد رکھ کر انہوں نے مسلک کے لئے ہمیشہ یاد رہنے والی درس گاہ مہیا کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے صاحبزادگان کو ان کی اس عظیم میراث کا جائز وارث ثابت کرے اور وہ ان کے مشن کو آگے بڑھانے میں اپنا بہترین کردار ادا کریں۔ آمین۔

احقر

ڈاکٹر جاوید اعوان

چھانگا مانگا ضلع قصور

گلہائے رنگارنگ

تعزیتی تاثرات آپ نے تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائے، محترم قارئین! اب مختصر تاثرات پر بھی ایک نظر ڈالیں۔

☆ ''قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی تصویر تھے۔'' (مہر الملت سیّد منور حسین سجادہ نشین علی پور سیّداں)

☆ ''رحمت کائنات ﷺ کی ازلی، ابدی اور عالمی قیادت کے پیامبر تھے۔'' (مجاہد ملت مولانا محمد

Marfat.com

عبدالستار خاں نیازیؒ)

☆ ''مسلک رضا کے سچے پاسبان تھے۔'' (حکیم ملت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوریؒ)

☆ ''اس دور کے بہت بڑے عالم دین تھے۔'' (فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری)

☆ ''اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے مشن کے عظیم علمبردار تھے۔'' (مولانا ابوداؤد محمد صادق، گوجرانوالہ)

☆ ''پوری زندگی تبلیغ اور تدریس میں گزاردی۔'' (مفتی محمد عبدالقیوم ہزارویؒ لاہور)

☆ ''علم وفضل اور زُہد وتقویٰ میں مینارۂ نور تھے۔'' (سیّد حامد سعید کاظمی ملتان)

☆ ''ساری زندگی تبلیغ دین اور فروغ مسلک میں گزاردی'' (پیرزادہ سیّد عمران احمد قصور)

☆ ''عصر حاضر کے عظیم حق گو عالم دین تھے۔'' (پیر محمد افضل قادری، گجرات)

☆ ''خلوص، ایثار اور علم وعرفان، اسلاف کی یادگار تھا۔ (مولانا محمد رمضان گلتر پتوکی ضلع قصور)

☆ ''اس صدی کے عظیم عاشق رسول ﷺ کا وصال ہوا'' (صاحبزادہ محمد عظمت اللہ، نقیب آباد، قصور)

☆ ''اہل فتویٰ واہل تقویٰ کے مرجع وماویٰ تھے۔'' (مولانا عطا محمد گولڑوی، لاہور)

☆ ''آپ پیر طریقت اور عظیم شخصیت تھے۔'' (مولانا محمد عارف نوری، مرید کے ضلع شیخوپورہ)

☆ ''زندگی تبلیغ وترویج میں بسر ہوئی۔'' (الحاج امجد علی چشتی، کاموںکے ضلع گوجرانوالہ)

☆ ''بلند پایہ عالم دین اور عظیم فقیہہ تھے۔'' (صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ)

☆ ''علمی اور تحقیقی خدمات کو ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔'' (صاحبزادہ خادم حسین طاہر پاکپتن شریف)

☆ ''ان کی دینی خدمات کی مثال محال ہے۔'' (مولانا محمد منشاء تابش قصوری)

☆ ''سیاسی، ملی، دینی، علمی اور روحانی خدمات تادیر یاد رہیں گی۔'' (حمزہ مصطفائی اسلام آباد)

☆ ''تازیست قرآن وحدیث کی روشنی سے پورے ملک کو روشن کیا۔'' (سردار محمد خاں لغاری، لاہور)

Marfat.com

☆ ''عظیم اسلامی اسکالر، محبّ وطن پاکستانی اور اچھے مسلمان تھے۔'' (میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان)

☆ ''مقتدر عالم دین اور صاحب طریقت بزرگ تھے۔'' (جنرل کے ایم اظہر سابق گورنر سرحد)

☆ ''ملک ایک جید عالم دین سے محروم ہوگیا۔'' (میاں خورشید محمود قصوری)

☆ ''ان کی رحلت اہلسنت کے لئے سانحۂ عظیم ہے۔'' (سید مصطفیٰ اشرف رضوی لاہور)

☆ ''سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔'' (میاں خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ لاہور)

☆ ''زندہ وتابندہ ہیں تا ابد، اپنے قادری روپ اور نسبت میں۔'' (سردار اختر حسن موکل لاہور)

☆ ''ان کے تقویٰ اور علم وفضل کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔'' (سردار آصف احمد علی لاہور)

☆ ''ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا پُر ہونے میں بڑا وقت درکار ہے (محمد اسلم جنجوعہ اے سی قصور)

☆ ''عظیم عالم دین اور عالم اسلام کے لئے سرمایہ تھے۔'' (شیخ محمد اسلم ضلعی چیئر مین زکوٰۃ وعشر قصور)

☆ ''اہل سنت وجماعت یتیم ہوگئے۔'' (چوہدری شبیر احمد کمبوہ ایڈووکیٹ قصور)

☆ ''قوم ایک باکمال عالم دین سے محروم ہوگئی۔'' (محمد اکمل خاں، محمد انور خاں آفیسر سول ڈیفنس قصور)

☆ ''دین کی خدمت میں شب وروز کوشاں رہے۔'' (سردار محمد انور ڈوگر ایس ڈی او ہائی ویز قصور)

☆ ''ان کا وصال عظیم سانحہ ہے۔'' (ڈاکٹر جاوید اعوان چھانگا مانگا قصور)

☆ ''اہلسنت کا عظیم اثاثہ تھے۔'' (سیّد محمد علی رضا بخاری سالار اعلیٰ سنی جہاد کونسل)

☆ ''ان کی وفات حسرت آیات پوری دنیا کے لئے عموماً اور سنیت کے لئے خصوصاً عظیم نقصان ہے۔'' (رضا محمد قصوری، رامیانہ ضلع قصور)

Marfat.com

چہلم شریف

۱۰۔اپریل ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ نوبج کر چالیس منٹ پر چہلم کی تقریب کا آغاز ہوا، ملک بھر سے علماء و مشائخ ،نعت خوانان اور عامۃ الناس ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے ۔مشائخ میں صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری ،سیّد محمد انور شاہ قادری بغدادی سجادہ نشین سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خاں ،پیر سیّد منیر احمد شاہ سجادہ نشین خواجہ دائم الحضوریؒ قصور شریف اور علماء میں سے سیّد مظہر سعید کاظمی ،سید ریاض حسین شاہ ، الحاج امجد علی چشتی کامونکی ضلع گوجرانوالہ ،مولانا محمد یعقوب قادری ایڈووکیٹ نواب شاہ (سندھ) سید مسعود احمد رضوی لاہور ،مولانا محمد اقبال چشتی لاہور ،مولانا حافظ محمد عالم سیالکوٹیؒ ،مولانا ضیاء اللہ قادریؒ سیالکوٹی ،مولانا غلام علی اوکاڑویؒ ،سیّد حامد سعید کاظمی ،مولانا غلام محمد سیالوی کراچی ، حاجی محمد حنیف طیب ، قاری عبد الحمید قادریؒ لاہور۔انجینئر سلیم اللہ خاں ،مولانا غلام عباس قادری کراچی ،مولانا ابرار احمد رحمانی کراچی ،قاری غلام رسول لاہور ،مولانا محمد رمضان گلتر پتوکی ضلع قصور و دیگر بہت سے حضرات نے شرکت کی ۔عوام کا جم غفیر فلک کو دعوت نظارہ دے رہا تھا۔

نو بج کر چالیس منٹ پر تقریب چہلم کا آغاز ہوا۔سٹیج سیکرٹری کے فرائض سجاد فاروق اظہر آف پتوکی نے ادا کیے ۔قاری محمد امین نے تلاوت قرآن حکیم فرمائی ۔ محمد اشرف قمر نقشبندی نے نعت شریف پڑھی اور سماں باندھ دیا۔اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ جیسے عاشق رسول ﷺ کی نعت ہو اور پھر سماں نہ بندھے ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ مطلع آپ بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

Marfat.com

اس کے بعد حافظ محمد امجد (دعوت اسلامی) قصور نے نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

عطا کر دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ ﷺ
کروں میں سبز گنبد کی زیارت یا رسول اللہ ﷺ

اب گھڑی دس بجا رہی ہے، دو منٹ بعد فاضل دارالعلوم مولانا محمد غلام یسٰین کوثر مائیک پر آئے اور یہ دعا پڑھی۔

یارب میری دعا ہے نشیمن کی خیر ہو
شیخ الحدیث کے اس گلشن کی خیر ہو
یہ دارالعلوم حنفیہ قائم رہے سدا
اس کے درو دیوار، آنگن کی خیر ہو
پھیلی ہے اس کی خوشبو دنیا میں ہر سوُ
اس چہکتے اور مہکتے چمن کی خیر ہو
رحمت خدا کی ہر گھڑی سایہ فگن رہے
میرے شیخ کے اس مدفن کی خیر ہو

دعا کے بعد یوں گویا ہوئے:۔

''جو لوگ اللہ پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کی زیارت کرو۔ لوگوں نے دیکھا کہ حضرت کے جنازے میں سب لوگ محبت کے لئے آئے ہیں۔ عاشق رسول ﷺ تھے، آخری وقت فرمایا کہ گلوکوز کی بوتلوں کی نالیاں ہٹادو۔ میں سامنے والی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ آپ کا فیض تا قیامت جاری رہے گا''۔

بعد ازاں مختلف لوگوں نے نعت خوانی کی اور تقاریر کیں۔ ساڑھے گیارہ بجے الحاج امجد علی چشتی سیکرٹری جنرل جماعت اہلسنت پنجاب مائیک پر آئے اور کہا کہ کل نفس ذائقۃ الموت: ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ علم اٹھتا جا رہا ہے۔ طالب علم محنت نہیں کرتے۔ علماء کی کمی ہو رہی ہے۔ شیخ الحدیث صاحب ہمارے بزرگ تھے۔ جماعت اہلسنت کے سابق مرکزی نائب صدر تھے۔ انجمن طلباء اسلام

Marfat.com

کے بھی سرپرست رہے۔ ہماری جماعت سے حضرت محدث کچھوچھوی، حضرت امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری ، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی ، علامہ عبدالغفور ہزاروی اور علامہ کاظمی شاہ صاحب جیسے لوگ گزر گئے، چلے گئے۔ اب قحط الرجال ہے اب شیخ الحدیث بھی گئے۔

سید ریاض حسین شاہ صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان نے کہا کہ وہ لوگ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں جن کا لمحہ لمحہ عشقِ رسول ﷺ میں بسر ہوتا ہے۔ ہماری قولی اور عملی زندگی میں عمل کا فقدان ہے۔ عمل حضور ﷺ سے نسبت کا نام ہے اور اسی نسبت میں ہی عظمت ہے۔ مفتی محمد عبداللہ قادری صاحب عظمت تھے۔ عظمت والے لوگ تھے کہ حضور سید عالم ﷺ سے نسبتوں کے ہجوم میں زندگی بسر کرتے تھے۔ عمل نہیں بلکہ حسن عمل کی ضرورت ہے۔ اگر مفتی صاحب کی زندگی کا تجزیہ کریں تو ان کی پگڑی سے داڑھی تک، ان کی خلوت وجلوت، رشتے ناطے وغیرہ جس چیز کا ذکر کریں اس سے اتباعِ سنّت کی خوشبو آتی ہے۔ اللہ کریم نے مفتی صاحب کو استقامت بخشی، حالات بدلے، فیصلے بدلے مگر انہوں نے اپنے عمل کو مدینے والے سے نہیں بدلا۔

دھیما ہونا بہت کم ہوتا ہے، میری ملاقاتیں کم ہیں، وقت زیادہ نہیں گزرا، بوڑھے نہیں جوان تھے، عاشق رسول ﷺ کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ نکما آدمی بوڑھا ہوتا ہے۔ جب میں ناظم اعلیٰ بنا تو مجلس شوریٰ میں کھڑے ہو کر ہاتھ ملا کر کہا کہ تنہائی بات کرنی ہے۔ فرمایا کہ

''جماعت دو سیّدوں کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کا کام نہیں رکے گا۔ جھنڈا اٹھائیں آپ کے ساتھ ہوں۔''

دارالعلوم کے سالانہ جلسہ پر دعوت دی کہ میری زندگی کا آخری جلسہ ہے۔

Marfat.com

ضرور تشریف لائیں۔ یہ نسبت رسول ﷺ کا انعام ہے، تعلق رسول ﷺ کا انعام ہے۔ عشق رسول ﷺ کا انعام ہے۔

سیّد مظہر سعید کاظمی صدر جماعت اہلسنت پاکستان نے کہا کہ ہمارا حضرت مفتی صاحب کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ انہوں نے مجدّد دین کی فہرست میں پندھرویں صدی کے مجدّد کاظمی صاحب (علامہ سیّد احمد سعید کاظمی) کو قرار دیا۔ ایک ایسی جماعت تیار کی کہ قیامت تک ان کے جلائے ہوئے چراغ روشن رہیں گے۔ مسند افتاء ان پر ناز کرتی تھی۔ مسند حدیث فخر کرتی تھی اور مسند زہد انہیں زیب دیتی تھی۔ عجز وانکساری کا مجسمہ تھے۔ اپنی لحد میں ہم فقیروں کی حاضری پر شاداں وفرحاں ہیں۔

مفتی محمد اقبال چشتی نے بیان کیا کہ حضرت شیخ الحدیث بہت مشفق تھے۔ مسلکی غیرت میں لاجواب شخصیت تھے۔ عقائد حقہ پر ڈٹ جانا سب سے بڑی عبادت ہے اور وہ اس عبادت کے زبردست حامل تھے۔

مولانا حافظ محمد عالم سیال کوٹی مائیک پر آئے تو بڑھاپے کی وجہ سے لرز رہے تھے ان کی آواز میں کپکپاہٹ تھی مگر اپنے دیرینہ ساتھی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے تشریف لائے اور رندھی ہوئی آواز میں فرمایا "میرے ہم مکتب چلے گئے، آہ! پھر آنکھیں آنسوؤں کے گوہر بکھیرنے لگیں اور مزید کچھ نہ کہہ سکے۔

مولانا ضیاء اللہ قادری سیال کوٹی "نے کہا کہ مفتی صاحب نے تمام زندگی اہلسنت کی اشاعت کے لئے بسر کی۔ غیرت ملی اور غیرت ایمانی ان پر ختم ہے۔ انہوں نے صرف اس شخص کی عزّت کی جس کے دل میں عظمتِ مصطفیٰ ﷺ ہے ورنہ رخ موڑ لیا۔

حاجی محمد حنیف طیب سیکرٹری جنرل جے یو پی (فضل کریم گروپ) نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ "انجمن طلباء اسلام" کے قیام سے لیکر وصال تک میرا مسلسل رابطہ رہا۔ حضرت نے ہمیشہ سنی تنظیموں کی سرپرستی فرمائی۔ ہمیشہ عقیدہ پر

Marfat.com

ڈٹ جانے کا فرمایا کہ کسی مصلحت کا شکار نہ ہونا چاہیے۔

صاحبزادہ محمد اختر علی قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ والد گرامی کے مشن پر چلیں گے۔ آپ حضرات تعاون کریں، دست شفقت رکھیں۔

مولانا غلام علی اوکاڑویؒ نے کہا کہ مفتی صاحب نے قلم سے دشمنوں کا قلع قمع کیا تھا۔

سوا دو بجے سیّد مسعود احمد رضوی نے صاحبزادہ محمد اختر علی قادری کی بطور سجادہ نشین دستار بندی کی۔ اس پر نعرہ تکبیر و رسالت کے بعد مبارک، سلامت کی فلک شگاف صداؤں سے پورے مجمع میں ہلچل مچ گئی۔ بعدازاں سیّد محمد انور شاہ سجادہ نشین سدرہ شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں (سرحد) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مفتی صاحب کا تقویٰ بے مثال تھا۔ دو تین مرتبہ زیارت ہوئی میں نے انہیں نہایت خلیق، ملنسار اور مہربان پایا، اس کے بعد انہوں نے صاحبزادہ محمد اختر علی قادری کو خلافت و اجازت عطا فرماتے ہوئے دستار پہنائی تو ایک بار پھر مجمع میں خاصا جوش وخروش پیدا ہوا اور نعرۂ تکبیر و رسالت سے فضا گونج اٹھی۔

بعدازاں قاری غلام رسول صاحب نے ختم شریف پڑھا اور پھر شجرہ شریف پڑھے جانے کے بعد سیّد مسعود احمد رضوی نے دعا کروائی اور نماز ظہر کے لئے تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

قطعات تاریخ وفات

راقم الحروف کی درخواست پر بزرگ اور احباب شعراء نے قطعات تاریخ وفات لکھے جو درج ذیل ہیں۔ آخری میں راقم الحروف کا قطعہ بھی شامل ہے۔

(۱)

(حضرت صاحبزادہ فیض الامین فاروقی، مونیاں ٹھیکریاں ضلع گجرات)

Marfat.com

"مفتی محمد عبداللہ قصوری رحمتہ اللہ علیہ"

۱۹۹۹ء

"شمع انجمن مفتی محمد عبداللہ صاحب"
۱۴۱۹ھ

"قدوہ اہل زماں مفتی محمد عبداللہ قصوری"
۱۴۱۹ھ

از جہاں سرمایۂ صاحب دلاں شد — مفتی محمد عبد اللہ نقیب عارفاں شُد
اخترِ فلکِ شریعت ہم طریقت — دستگیر بے کساں و ناقصاں شد
کار او احیاء دین مصطفیٰ ﷺ بُود — گفتگو لیش کاشف سرِّ نہاں شُد
ترجمانِ فکر نعمانؒ و رضاؒ رفت — پاسبان عظمتِ اسلامیاں شُد
شہر یار کشور عرفاں و دانش — فاضل یکتا ز اعلام زماں شد
اہلِ سنت را مدد گار و مربّی — اہل باطل را چوں شمشیر رواں شُد
بست رختِ زندگی در ماہ ذی قعدہ — از فراقش طالباں اندر فغاں شُد
مرقدش را الٰہی عنبریں کُن — مسکنِ اُو در جوارِ قدسیاں شُد
مصرع ترحیل اُو فیض الامین گفت — قدوہ اہل زماں عذب البیان شد

"شُد ز دنیا زاہد روشن ضمیر"

۱۹۹۹ء

سال میلادی ازیں مادہ عیاں شُد

(۲)

حضرت صابر براری ثم کراچوی............کورنگی کراچی)

افسردہ ہیں جملہ اہل وطن غمگین ہیں اہل خانہ بھی
اب ہو گئے اس دنیا سے نہاں مولانا محمد عبد اللہ
از فیض غوث صمدانی از لطف اشرف سمنانی

Marfat.com

تھے شیریں دہن تھے شریں زباں مولانا محمد عبد اللہ
تھے آپ محدّث بھی تھے آپ مصنف ذیشاں بھی
تھے واعظ حق بھی شعلہ بیاں مولانا محمد عبد اللہ
صاؔبر یہ صدائے غیب سنی لکھ دے سن رحلت حضرت کا
"جنت میں ہیں مقبول دوراں مولانا محمد عبد اللہ"

۱۴۱۹ھ

(۳)

(حضرت ابوالطاہر فدا حسین فدؔا مدیر "مہر و ماہ" لاہور)

سہمی سہمی سی نہ ہو کیوں آہ بزم اہل دیں؟ چل بسا دار فنا سے ہے جو مرد حق نواز
زندۂ جاوید ہوتا ہے وہ مرد حق شناس جو کہ اخفائے حقیقت کا سمجھ پاتا ہے راز
رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت کے طفیل رحمتیں نازل رہیں اس پر سدا اے کارساز!
اس کے سال وصل پر بے ساختہ ہاتف فدؔا کہہ گیا ہے دفعتاً داغ "فراق پاکباز"

۱۴۱۹ھ

(۴)

(حضرت طارقؔ سلطانپوری.............حسن ابدال ضلع اٹک)

"مجاہد، خادمِ شریعتِ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم"

۱۹۹۹ء

مخیّر، خوش اخلاق، مہماں نواز جلیل عالمِ دینِ خیر الورا صلی اللہ علیہ وسلم
مدرس بہیں جاہ و شیخ الحدیث وہ اک خادمِ دینِ شاہِ ہُدا صلی اللہ علیہ وسلم
پئے اوج اسلام و تبلیغِ دیں کیا کام اس مرد حق نے بڑا
وہ شیدائے محبوبِ ربِ وَدُود وہ دلدادہ و عاشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

مئہ محفلِ علم و عرفان و فقر طریقت کے گلشن کا زینت فزا
کہا اس کا طارق زرُوئے ''حشم'' سن وصل '' شان جہان رضا ''

۱۴۱۹ھ

(۵)

(میاں محمد صادق قصوری .... بُرج کلاں ضلع قصور)

جہاں سے آج رخصت ہوئے باعمل عالم
نہ پوچھو قلب کی حالت نہ پوچھو درد کی شدّت
تھے بیشک عابد و زاہد ، صابر ، شاکر
تھی اخلاق حمیدہ کا مرقع آپ کی سیرت
روشن کی جہان میں شمعِ علم دیں
تھی حاصل حضرت ابو البرکات سے انہیں نسبت
دیا کرتے تھے درس عشق سرور صلی اللہ علیہ وسلم عالم
تھی بے حد آپ کے دل میں شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت
نمایاں تھا ہر وصف ان کے عمل سے
صداقت ، شرافت ، شجاعت اور خدمت
ملا ہے مادہء رحلت ان کا اے صادق
ہیں عبداللہ قادری، ''ارمغان بہشت''

۱۹۹۹ء

ایضاً

چل بسے آہ حضرتِ عبد اللہ بھی مشہور تھی جن کی وجاہت و حشمت
نیک طینت تھے ، نیک سیرت تھے ، معترف ہیں سب اہل بصیرت

Marfat.com

بالیقین تھے وہ پیکر شرافت　　بالیقین وہ شاد ہیں زیرِ تُربت
میں تھا ان کی وفات پر غمگین　　فکر تھی ہو رقم سنِ رحلت
آئی آواز غیب سے یہ صادقؔ　　کہہ دو ناں ''ارمغانِ بہشت''
۱۹۹۹ء

عقیدت کے پھول

بہت سے شعراء حضرات نے منظوم خراج تحسین پیش کیا۔ بخوف طوالت چند ایک کا ہدیہء محبت درج ذیل ہے۔

(۱)

(نذیر احمد اختر قادری اشرفی قصوری)

سر بلندی کی علامت ابو العلاء　　حضرت عبد اللہ عالم بے ریا
سیّد احمدؒ قبلہ کے عکس حسین　　مسلک احناف کے کامل امیں
وہ محدّث تھے مفسر بے مثال　　وہ محقق اور فقیہہ بے مثال
ان کی وہ للکار تھی یا کہ فسوں　　جھنڈے باطل کے ہوئے سب سرنگوں
باغ نبویؐ کے چہکے عندلیب　　قربِ مصطفوی ﷺ ہوا ان کو نصیب
ان کا قول و فعل، رشکِ کاملاں　　ان کا نقش پا ہے منزل کا نشاں
شرف حق گوئی انہیں حاصل رہا　　دین کے پرچم کو اونچا کر دیا
دین حق کی سر بلندی کر گئے　　فرض پورا کر کے اپنے گھر گئے
ان کی فرقت میں قلم بیمار ہے　　فیضِ حضرتؒ کا فقط اظہار ہے

(۲)

(احمد علی قادری چک ۳۴ نزد چھانگا مانگا تحصیل پتوکی ضلع قصور)

Marfat.com

سینہ پر زخم زخمہا ناسُور ضبط گریہ ہے سعی نا مشکور
زندگی کو دکھائے شانِ کئی موت کے سامنے مگر مجبور
زرد ہیں کس کے سوگ میں آنکھیں نو عروس بہار ہے رنجور
رنگ آسمان کا کیوں ماند ہوا کون زیرو میں ہوا مستور
کون رخصت ہوا گلستان سے کس کو روتا ہے بُلبُلِ مہجور
زُہد پیشہ معلّم پرُفن تھے جو اصلاحِ احوال پر مامور
لکن والرسخون فی العلم لکھنا پڑھانا تھا جن کا دُستور
درس و تدریس میں تھے مثال اپنی تھے یہ تشریح ادب میں مشہور
علم کے نور سے منور دل و جاں شب دیجور میں تھے تجلیٰ طور
آپ کا ایمانِ محبّتِ تدریس ۔ جس کا ہوتا رہا ہر طرح سے ظہور
تھے ذکور و اناث پیروجوانؑ جن کے سحر خطابت سے مُحسور
وضعداری، کے رنگ وروپ کے ساتھ ملئے اثبات ذات سے مخمور
آپ تو سنجیدگی کے پیکر تھے بے ریا با اصول سادہ غیوّر
امتزاج توکلّ و تمکین آپ کا راحت و رنج میں صبور شکور
آخری وقت تک لٹاتے رہے آپ دونوں ہاتھوں سے جود دُرِ منثور
میرے غم کی تاریک وتارراہوں میں تھی رفیق آپ کی ہمتِ موفور
تھامیانہ روی شعار آپ کا عجلت و اشتعال سے تھے نفور
اک ادارہ تھے اپنی ذات سے یہ داعی و ساعی فروغِ شعور
باتِ حُبِ علم کی جب بھی چلے آئے گا آپ کا ذکرِ خیر ضرور
کان آواز قبلہ شیخ الحدیث کوترسیں گے اب جگائے گا ان کو نفخۂ صبور
زندگی، خواب ، موت ، بیداری صادق آئے مثال سایہ و نوُر

Marfat.com

اک قیامت تھا آخری دیدار جوش پر تھی طبیعت محزور
ہو خدا، رسول ﷺ آپ کا حامی و ناصر راہ اندھیری ہے اور منزل دور
جانے والے گئے مگر اے قادری لے گئے ساتھ اپنے رونق قصور

یادگارِ اسلاف

سیّد خورشید احمد گیلانیؒ (۱۹۵۶ء-۲۰۰۱ء) وطن عزیز کے نامور، صحافی، ادیب اور خطیب تھے۔ راقم الحروف پر بڑا لطف و کرم فرماتے تھے، بڑے پیارے اور پر خلوص انسان تھے۔ میرے مرشد ثانی مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازیؒ (۱۹۱۵ء-۲۰۰۱ء) کے والا وشیدا تھے۔ اللہ کے ولیوں سے ٹوٹ کر پیار کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ''روزنامہ نوائے وقت'' لاہور مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں ''یادگار اسلاف'' کے عنوان سے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو جو بھرپور خراج تحسین پیش کیا وہ خاصے کی چیز ہے۔ ملاحظہ ہو۔

'' جو بادہ کش تھے پرانے، وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا اے ساقی

پتہ نہیں کیسی ہوا چلی ہے کہ میکدے رندانِ بادہ خوار سے تہی، خانقاہیں زاہدان شب زندہ دار سے خالی، کوچہ سیاست کارکنان خوش اطوار سے معرّا اور درسگاہیں عالمان باوقار سے محروم ہوتی جارہی ہیں، یہ سلسلہ چل نکلا ہے تو خدا جانے کہاں تک پہنچے؟ بادہ خوار نہ رہے تو بادہ فروش تنہا کیا کرے گا؟ شب زندہ دار نہ رہے تو خانقاہوں کی آبرو کیسے بچے گی؟ ایثار پیشہ کارکن نہ رہے تو سیاست کو وقار کیسے ملے گا؟ اور درویش منش علماء نہ رہے تو سنگ وخشت کی درسگاہوں سے کسی کو کیا انس رہے گا۔

کچھ روز ہوئے حلقۂ علماء سے ایک شخص اٹھا ہے جس کے دم سے درسگاہوں کی آبرو اور جس کے قدم سے مسند تدریس کی رونق برقرار تھی، یہ تھے حضرت مولانا محمد عبداللہ قصوری، جو صحیح

Marfat.com

معنوں میں یادگار اسلاف تھے، فتویٰ کے ساتھ تقویٰ کو ملحوظ رکھتے تھے، علم اور حلم کی خوبیوں سے آراستہ تھے اور عالمانہ منصب کے باوجود درویشانہ اسلوب کے حامل تھے۔ مرحوم نے ایک سال کم اسی برس عمر پائی، ساٹھ برس کی ان کی شعوری زندگی جہد مسلسل کی داستان ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے ہی انہوں نے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے علوم متداولہ سے فراغت حاصل کر کے اپنے گاؤں سرسنگھ (حال ضلع امرتسر، بھارت) میں دارالعلوم حنفیہ کی بنیاد رکھی، تقسیم ہند کے بعد وہ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ کچھ عرصہ لاہور اور پھر فیصل آباد میں دینی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۹ میں قصور تشریف لائے اور یہیں جامعہ حنفیہ قائم کیا جو آج مدارسِ دینیہ میں ایک ممتاز حیثیت کا حامل دارالعلوم ہے۔ اس دارالعلوم کو وسعت، عزت اور شہرت دینے میں مرحوم نے عمر عزیز کے سینتالیس برس صرف کیے۔ ہر مالی باغ کو پانی سے سینچتا ہے مگر حضرت مفتی محمد عبداللہ قصوری نے اپنے دارالعلوم کو خون جگر سے سیراب کیا۔ وہ اگرچہ عمر بھر نسبتاً ایک چھوٹے شہر میں رہے مگر ملک اور قوم کے کسی بھی بڑے کام سے دور نہیں رہے، آپ کی عمر چھبیس برس تھی جب بنارس میں ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' منعقد ہوئی، جس کی صدارت برصغیر کی سیاسی و روحانی تاریخ کی معتبر شخصیت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہؒ نے کی تھی اس میں مفتی صاحب قبلہ اپنے گاؤں سے ایک بڑا قافلہ لے کر کانفرنس میں شریک ہوئے اور یوں ایک قومی و ملی فریضہ پورے اہتمام اور جوش سے ادا کیا۔ اس کانفرنس کو قیام پاکستان کی تحریک میں ایک اہم سنگ میل کا درجہ حاصل ہے، جب ۱۹۵۳ء میں ''تحریک ختم نبوت'' چلی تو آپ مکتب کی فضا میں بند ہو کر نہیں رہے بلکہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مسلسل چھ ماہ تک قصور، لاہور اور میانوالی کی جیلوں میں قید رہے۔ ۱۹۷۰ء کے قومی انتخابات میں آپ نے بھرپور حصہ لیا اور جمعیت علماء پاکستان کو پورے ضلع قصور میں متعارف کرایا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک بار پھر آپ مکتب کے گوشۂ خلوت سے نکل کر میدان عزیمت میں داخل ہوئے۔ ۱۹۷۷ء کی ''تحریک نظام مصطفیٰ'' میں ایک بار پھر آپ کو پابند سلاسل ہونے کا اعزاز ملا۔ اگرچہ ان کی صحت کبھی بھی قابل رشک نہیں رہی تھی۔ شوگر جیسا گھن کی طرح

Marfat.com

چاٹنے والا مرض لاحق تھا پھر بھی وہ مریض بن کر نہیں مجاہد بن کر مصروف کار رہے، اپنی وفات سے صرف چار دن پہلے انہوں نے قصور (قصبہ کھڈیاں خاص) میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، بالآخر یہ اللہ کا بندہ ۲۵ فروری ۱۹۹۹ء کو اپنے رب کے بلاوے پر بارگاہ ایزدی میں اس طرح حاضر ہوا کہ وہ اپنے رب سے خوش تھا اور اللہ اس سے راضی تھا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جن لوگوں کو ان کے جنازے میں شرکت کا موقع ملا ان کا کہنا ہے کہ قصور کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ نہیں اٹھا۔ پچیس ہزار کے لگ بھگ مسلمانوں کی زبان پر ان کے لئے دعائے مغفرت تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا غلام محمد سیالوی، صاحبزادہ فضل کریم صوبائی وزیر اوقاف، حضرت صاحبزادہ محمد محبّ اللہ بصیر پوری، مولانا عبدالحکیم شرف قادری، ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، مفتی محمد خاں قادری، امیر عالمی دعوت اسلامی اور علاقے کی پوری انتظامیہ شریک ہوئی۔

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بڑے لوگ دوسروں کی تعلیم و تربیت میں اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ اپنی اولاد پر وہ توجہ نہیں دے پاتے مگر مرحوم مفتی صاحب نے اس معاملے میں پورے انہماک سے کام لے کر اپنی اولاد کو اسی راہ پر لگایا جس کے وہ خود راہی تھے، آپ کے بڑے صاحبزادے الحاج صفدر علی قصوری ماشاء اللہ معتدل اور روشن فکر عالم دین ہیں، متعدد بار کینیا، یوگنڈا، سعودی عرب، مسقط، برطانیہ اور جنوبی افریقہ جا کر دینی و دعوتی فرائض انجام دیئے ہیں، مرحوم کے دوسرے صاحبزادے حافظ اختر علی قادری (جو سجادہ نشین بھی ہیں) دینی خدمات کے سلسلے میں برطانیہ میں مقیم ہیں، حضرت مفتی صاحب نے کوئی لمبا چوڑا مالی اثاثہ نہیں چھوڑا البتہ صالح اولاد، خوش خصال تلامذہ، دارالعلوم حنفیہ اور اپنی نیک نامی کا ورثہ چھوڑ گئے ہیں جو ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے اور درحقیقت یہی وہ سرمایہ ہے جو باقی رہنے والا ہے۔"

حضرت شیخ الحدیثؒ نے دو شادیاں کیں جن میں سے سات صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ صاحبزادیاں شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں آباد و شاد ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادگان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(۱) صاحبزادہ محمد صفدر علی قادری، یہ پہلی بیوی سے ہیں۔ درس نظامی کے فاضل ہیں۔ شادی کے بعد لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔

(۲) صاحبزادہ محمد مظفر علی قادری۔ مجذوب ہیں۔ والدہ صاحبہ کے ہاں رہائش پذیر ہیں۔

(۳) صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری، دین و دنیا کے علوم سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہیں۔ ان کے حالات آگے آرہے ہیں۔

(۴) صاحبزادہ محمد سعادت علی قادری: ۱۱ جنوری ۱۹۶۰ء کو ولادت ہوئی۔ درس نظامی کے فاضل ہیں۔ دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور کی طرف سے تنظیم المدارس کا امتحان بھی پاس کیا ہوا ہے والد گرامی سے بیعت و خلافت ہے۔ دار العلوم جامعہ حنفیہ کے ناظم اعلیٰ ہیں۔

(۵) صاحبزادہ پروفیسر ڈاکٹر محمد نثار علی قادری: آپ کی ولادت ۲ نومبر ۱۹۶۲ء کو قصور میں ہوئی، گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ ۱۹۸۷ء میں لاہور سے ڈی ایچ ایم ایس کا کورس کیا۔ جامعہ حنفیہ قصور سے پانچ سالہ درس نظامی کی سند حاصل کی۔ والد گرامی کے دست مبارک پر بیعت کی۔ ۱۹۹۷ء میں اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت پیر سیّد مختار اشرف کچھوچھویؒ، حضرت سید محمود اشرف کچھوچھویؒ اور حضرت پیر سید محمد انور شاہ بغدادی سجادہ نشین سدرہ شریف، ڈیرہ اسماعیل خاں (سرحد) سے تبرکاً بیعت کی۔

دور طالب علمی میں انجمن طلباء اسلام کے رکن رہے، آج کل مصطفائی تحریک کے ممبر ہیں۔ یونیورسل کالج پتوکی ضلع قصور میں پروفیسر آف میڈیسن اور ہومیو پیتھک ڈاکٹرز فارماسیوٹیکل اینڈ کیمسٹ ایسوسی ایشن ضلع قصور کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ ۱۹۸۷ء سے پریکٹس کر رہے ہیں۔ مختلف عوارضات پر ریسرچ کر چکے ہیں۔ زکوٰۃ و عشر کمیٹی ۳۹ قصور کے ایڈمنسٹریٹر چیئرمین ہیں۔

(۶) صاحبزادہ حافظ قاری محمد ارشاد علی قادری: ۱۲ جنوری ۱۹۶۹ء کو قصور میں پیدا ہوئے۔ قصور سے میٹرک، ایف اے اور بی اے کیا۔ درس نظامی جامعہ حنفیہ قصور سے کیا۔ ۱۹۸۵ء میں اور والد ماجد

Marfat.com

کے ہاتھ پر بیعت کی اور ۱۹۸۷ میں خلافت سے نوازے گئے۔ تبرکاً بیعت حضرت سیّد محمود اشرف کچھوچھوی سے ہے۔

۱۹۹۳ء میں جامعۃ البنات قصور کی بنا ڈالی اور نظامت اعلیٰ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مینار والی مسجد کالج روڈ روڈ کوٹ، جامع مسجد بستی ونیکاں، جامع مسجد ایس پی آفس اور جامع مسجد کاہنا کاچھا میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔

(۷) صاحبزادہ محمد حامد علی قادری۔ آپ سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۷۔اپریل ۱۹۷۵ء کو قصور میں ہوئی۔ میٹرک شریف ماڈل ہائی سکول قصور اور درس نظامی کی تکمیل کی سند تنظیم المدارس کے تحت جامعہ حنفیہ قصور سے حاصل کی۔

آپ نے جامعہ حنفیہ میں دوران تعلیم مولانا غلام یٰسین قادری، سید عباس علی شاہ اور والد گرامی حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے اکتساب علم کیا۔ انجمن طلباء اسلام سے بھی منسلک رہے۔

۱۹۹۰ء میں والد ماجد کے دست حق پر سعادت بیعت حاصل کی اور ۱۹۹۷ء میں خلافت عظمیٰ سے نوازے گئے۔ پیر طریقت سیّد محمود اشرف کچھوچھوی اور پیر سید محمد انور شاہ سجادہ نشین سدرہ شریف سے تبرکاً بیعت کی۔ ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۱ء جامعہ حنفیہ میں ابتدائی کتابیں پڑھائیں۔

جسمانی اولاد کے علاوہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ، نے مریدین اور خلفاء کے روپ میں اکناف واطراف میں روحانی اولاد بھی کثرت سے چھوڑی ہے۔ ذیل میں صرف خلفائے کرام کے اسمائے گرامی نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مفتی محمد صفدر علی قادری (لاہور)

(۲) حضرت صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری (سجادہ نشین)

(۳) حضرت صاحبزادہ محمد سعادت علی قادری (ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قصور)

(۴) حضرت صاحبزادہ پروفیسر ڈاکٹر محمد نثار علی قادری (ہومیوپیتھی ڈاکٹر قصور)

Marfat.com

(۵) حضرت صاحبزادہ قاری محمد ارشاد علی قادری (ناظم مدرسۃ البنات قصور)

(۶) حضرت صاحبزادہ مولانا محمد حامد علی قادری (خطیب جامع مسجد رضویہ قصور)

(۷) حضرت مولانا محمد اکرم رضوی شہیدؒ گوجرانوالہ۔

(۸) حضرت صوفی غلام مصطفیٰؒ گڑھی شاہو، لاہور

(۹) حضرت مولانا صوفی بشیر احمد، کاہنا کاچھا، لاہور

(۱۰) حضرت مولانا عبدالستار قادری، دفتوہ ضلع قصور

(۱۱) حضرت ڈاکٹر ظفر اقبال قادری، کوٹ لکھپت لاہور

(۱۲) حضرت مولانا نعمت علی قادری، کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

(۱۳) حضرت مولانا غلام یٰسین کوثر، کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

(۱۴) حضرت مولانا خورشید احمد قصوری، برطانیہ

(۱۵) حضرت مولانا حاجی منیر احمد قادری، لاہور

(۱۶) حضرت مولانا محمد انور قادری لاہور۔

(۱۷) حضرت مولانا محمود الحسن قادری، چونیاں ضلع قصور

(۱۸) حضرت مولانا محمد انور علائی قادری قصور

(۱۹) حضرت حکیم محمد ابراہیم قادری، مصطفیٰ آباد (للیانی) ضلع قصور

جسمانی اور روحانی اولاد کے علاوہ آپ نے تصنیفات کی صورت میں معنوی اولاد بھی چھوڑی۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ترجمہ قرآن حکیم (منتظر طبع)

(۲) التعریفات: جملہ علوم وفنون کی تعریفات، موضوع، غرض وغایت اور اصطلاحات وغیرہ پر بڑی مفید کتاب ہے۔

(۳) نکاح راعیل بہ ابن راحیل (مطبوعہ) حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح بہ زلیخا، قرآن و

Marfat.com

حدیث کی روشنی میں مدلل کتابچہ

(۴)نذر اولیاء(مطبوعہ)

(۵)اصلاح الملحدین (ردّ روافض)(مطبوعہ)

(۶)اوراد قادریہ(مطبوعہ)

(۷)ذکر جہر کا جواز(مطبوعہ)

(۸)مشینی ذبیحہ کا حکم(مطبوعہ)

(۹)قدم غوث الاعظمؒ(غیر مطبوعہ)

(۱۰)عورت کی دیت(مطبوعہ)

حضرت شیخ الحدیث انتہا درجے کے خلیق، ملنسار اور متواضع شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا قد دراز، جسم سمارٹ، شخصیت پر رعب، چہرہ مبارک پر نور، آنکھیں بادہ حب نبی ﷺ سے مخمور، ریش مبارک حنائی جو بہت بھلی لگتی تھی۔ سفید عمامہ، قمیض و چادر میں ملبوس جب مسند ارشاد پر جلوہ گر ہوتے تو ایسے لگتا کہ آسمان سے کوئی فرشتہ اتر آیا ہے۔ جب گھر یا دارالعلوم سے باہر نکلتے تو آپ کی شخصیت ہر کسی کو مسحور کرتی اور لوگ بصد ادب و احترام سلام کرتے اور ایک ہی نظر سے گھائل ہو جاتے۔

ایک ہی بار ہوئیں وجہ بربادی دل
التفات ان کی نظروں نے دوبارہ نہ کیا

آپ نماز تہجد کے علاوہ دیگر اوراد و وظائف پر سختی سے پابند تھے۔ روزانہ دعائے جمیلہ، دعائے امن، دعائے گنج العرش، عہد نامہ، شش قفل، درود تاج، قصیدہ غوثیہ، دعائے مغنی، دعائے سریانی، وظائف قادریہ، دعائے حیدری، چہل کاف، نادعلی، اور دستر خوان قادری کا وظیفہ اور ورد فرماتے تھے۔ علم وفضل، زہد وعبادت، اخلاق وکردار، عادات واطوار اور طب وحکمت میں نابغۂ روزگار تھے۔ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ سفر وحضر میں سلام میں پہل فرماتے۔ طلباء

Marfat.com

کے ساتھ ہمیشہ رویہ مشفقانہ ہوتا۔ اپنے اخلاق کریمانہ سے ہر ایک کو متاثر کرتے۔ غرض بزرگوں، ولیوں اور اللہ کے بندوں کی جملہ صفات سے متصف تھے۔

جیسا کہ پہلے درج کیا جا چکا ہے کہ قد مبارک دراز تھا۔ کتابی چہرے پر حنائی داڑھی بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ چہرہ پر نور اور جاذب نظر تھا۔ جب عمامہ باندھتے تو قرون اولیٰ کے بزرگوں کی تصویر نظر آتے تھے۔ درس حدیث دیتے تو عشق مصطفیٰ علیہ السلام کے دریا بہاتے، گفتگو کرتے تو گویا منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ نرم دمِ گفتگو اور گرم دم جستجو کا مظہر تھے۔ غرض علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی عملی تصویر تھے۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یوں تو وہ ہر ایک ہی شفیق و مہربان تھے۔ مگر راقم الحروف پر خصوصی نظر فرماتے تھے۔ احقر کی ادبی کاوشوں کو بنظر استحسان دیکھتے تھے۔ جب بھی حاضری کی سعادت نصیب ہوتی نہایت محبت فرماتے۔ آپ نے احقر کو "شمع شبستان رضا" اور مجموعۂ اعمال رضا" کی اجازت جس محبت اور پیار کے ساتھ تحریری طور پر عطا فرمائی۔ وہ میرے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ "شمع شبستان رضا" کی اجازت ملاحظہ ہو۔

۷۸۶

الاجازۃ القوی بفضلہ تعالیٰ وبحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حامدا و مصلیا و مسلما

امابعد: فقیر ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی قصور! اپنے عزیز محترم میاں محمد صادق صاحب قصوری زید مجدہ العزیز برج کلاں ضلع قصور! ادیب لبیب، مبصر یکتائے زمانہ، مضمون نگار، مجاہد سنیت، عاشق امیر ملت (علیہ الرحمۃ) کو دلائل الخیرات، حصن حسین، قصیدہ غوثیہ شریف، قصیدہ بردہ شریف، چہل کاف، نادعلی کرم اللہ وجہہ تعالیٰ، دعائے حیدری جواہر خمسہ للغوث گوالیاری علیہ

Marfat.com

الرحمۃ، شمع شبستان رضا، شمس المعارف للعلامہ البونی (علیہ الرحمۃ) کبریتِ احمر، حزب البحر، وجمیع اوراد ووظائف وعملیات ونقوش وتعویزات سلاسل اربعہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، کثرھم اللہ تعالیٰ بحرمۃ النبی المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایسے ہی اجازت عطا کرتا ہے جیسا کہ اس فقیر الیٰ اربعہ القدیر ابو العلاء قادری قصوری کو میرے محترم شیخ المشائخ مرشد کامل عارف حقیقت ومعرفت زبدۃ العارفین عمدۃ الکاملین سیّد المفسرین سند المحدثین جامع المعقول والمنقول حاوی الاصول ولفروع مفتیٔ اعظم علامہ ابو البرکات الحاج السیّد احمد الشاہ صاحب امیر انجمن و دار العلوم حزب الاحناف قدس سرہ العزیز نے عطا فرمائی۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اس عطیہ مبارکہ کے فیوض وبرکات سے مستفیض فرمائے، آمین فقط۔

فقیر ابو العلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی

خادم الحدیث والافتاء وناظم

دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور، پاکستان

۴ جنوری ۱۹۸۵ء

مجموعہ اعمال رضا کی اجازت شریف بھی ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

امابعد! فقیر ابو العلاء محمد عبد اللہ قادری قصورا اپنے عزیز محترم میاں محمد صادق قصوری صاحب قصوری جماعتی زید مجدکم برج کلاں ضلع قصور کو "مجموعہ اعمال رضا" جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنّت مجدّد دین وملّت الشاہ احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے استخراجات اور عملیات اور نقوش اور وظائف اور تعویزات کا مجموعہ ہے کی اجازت عطا کرتا ہے۔ محترم قصوری صاحب زیدہ مجدہ باحسن وجوہ باکمل طرق عامۃ الناس کی ان عطیات کے ذریعے بفضلہٖ تعالیٰ مشکل کشائی کر سکتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فیوض وبرکات کو اپنے محبوب اکرم سرورد

Marfat.com

عالم ﷺ کے صدقہ جلیلہ میں عام کرے اور چار دانگ عالم میں شہرہ کرے اور ثمرہ خیر مرتب فرمائے۔ آمین ثم آمین بحرمۃ النبی الامین ﷺ

المجیز فقیر ابو العلاء محمد عبداللہ قادری رضوی اشرفی رضوی

شیخ الحدیث والافتاء و ناظم دار العلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قصور

۲ فروری ۱۹۸۹ء

آپ کی بہت سی کرامات ہیں مگر اصل کام کردار کی بلندی اور دین کی خدمت ہے۔ کرامت، ولائت کی کسوٹی نہیں ہے۔ بقول حکیم الامت اقبالؒ

محکوم کو پیروں کی کرامات کا سودا

ہے بندۂ مومن خود اک زندہ کرامات

آپ سرتاپا مجسمہ کرامت تھے۔ آپ کی سب سے کرامت دین کی خدمت ہے۔ تاہم بطور تبرک چند ایک کرامات کا ذکر جاتا ہے۔

(۱) مولانا محمد یوسف چشتی آف کنگن پور ضلع قصور بیان کرتے ہیں کہ میں موضع بھیم کے چاہڑ کے تحصیل چونیاں ضلع قصور کا رہائشی ہوں۔ مجھے تعلیم حاصل کرنے سے سخت نفرت تھی۔ میرے والد صاحب نے سکول میں داخل کرایا تو فرار ہو گیا۔ اس پر والد گرامی نے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے چینی دم کروا کھلائی تو اس کی برکت سے میں نے دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور سے سند فراغت حاصل کی۔ تنظیم المدارس کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ بعد از اں بی اے کی ڈگری بھی حاصل کر لی اور اس وقت کنگن پور میں گریڈ ۱۵ میں سکول ٹیچر ہوں۔

(۲) ڈاکٹر حافظ محمد انور قادری آف مصطفیٰ آباد (للیانی) ضلع قصور کا بیان ہے کہ میں نے ۱۹۶۶ء میں آپ کے زیر سایہ قرآن پاک حفظ کیا۔ پھر صرف سولہ سو روپے سے میڈیکل سٹور کا کاروبار شروع کیا۔ میں نے دعا کے لئے عرض کیا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اور ارشاد کیا کہ کام کرتے رہو۔ اللہ برکت دے گا۔ آج میں لاکھوں روپیہ، دکان، کوٹھی، اور سولہ ایکٹر زرعی اراضی کا مالک ہوں۔

Marfat.com

یہ سب آپ کی دعا اور نظر کا فیض ہے۔

(۳) ڈاکٹر صاحب موصوف ہی راوی ہیں کہ ہمارے قصبہ مصطفیٰ آباد (للیانی) میں شیخ منیر احمد نامی ایک شخص کو جنات کا سایہ تھا۔ اسے رات دن ایک تار نظر آتا جس سے وہ بہت خائف رہتا اور چلاتا رہتا تھا کہ روشنی بجھاؤ روشنی بجھاؤ۔ پھر وہی تارا، اس کے والدین کو بھی دکھائی دینے لگا اور وہ بھی خوف زدہ رہنے لگے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ بکمال شفقت ان کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں پڑھنا شروع کیا تو بیس پچیس مسلح افراد نظر آتے جو جنات تھے۔ پھر وہ آپ کی دعا کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راہ فرار اختیار کر گئے۔

(۴) طارق محمود رانا ابوظہبی (متحدہ عرب امارات) بذریعہ خط لکھتے ہیں کہ آپ ۲۴ فروری ۱۹۹۹ء کو علی الصبح تین بجے خواب میں ملے اور فرمایا! بیٹے، خدا حافظ۔ ۲۵ فروری کو ایک دن بعد رحلت فرما گئے۔ گویا وصال سے قبل اپنے مخلص مرید کو مطلع فرمادیا۔

(۵) جناب سجاد فاروق اظہر آف پتوکی ضلع قصور بیان کرتے ہیں کہ ایک سال قبل خواب میں آپ نے میری کمر پر بوسہ دیا میں نے حاضر ہو کر تعبیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے ہاں نیک اور صالح بچہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ چند روز بعد بچہ متولد ہوا۔

مشائخ طریقت کے سلسلہ رشد و ہدایت میں ان کے مکتوبات و ملفوظات کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ ان سے روحانی تربیت ہوتی ہے۔ ان کے قول و فعل، ان کی زندگیوں کے نچوڑ اور مشاہدات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اذن کے کسی امر کا تذکرہ نہیں کرتے بعینہ اولیاء کرام بھی کسی امر کا اظہار نہیں کرتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اقوال و افکار بھی علم و حکمت، پند و نصائح اور عشق و محبت کا بحر بے کنار ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) قیامت کے قائم ہونے اور اس کے ظہور کا وقت علم الٰہی میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک قیامت کے متعلق عنقریب ہی کا لفظ فرمایا گیا۔ سچ ہے کہ جو مرا اس کی قیامت قائم ہوئی، احساسات، مدرکات، اور تعینات سے نکلنے کا نام موت ہے۔ پھر جب دنیا کی

Marfat.com

پوری زندگی آخرت کے مقابلہ میں انتہائی مختصر ہے تو قیامت کو قریب ہی کہا جائے گا۔ قیامت کے دن جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ دنیا میں کتنا رہے تو کہیں گے ایک دو گھڑی۔ اس روز قریب قیامت کے معنی سمجھ میں آجائیں گے۔

(۲) قیامت کے روز مومنوں کی ایک جماعت ہوگی جو کہے گی کہ ہم اللہ کی بخشش اور حضور سیّد عالم ﷺ کی رحمت پر بھروسہ کر کے آئے ہیں۔ ہمیں اپنے عمل پر بھروسہ نہیں ہم تو اپنے رب کی نظر کرم کے محتاج ہیں۔ دوسری کفار کی جماعت ہوگی جو گناہوں سے لدی ہوگی جنہوں نے حقائق سے چشم پوشی کی۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ پارہ ۲۲ سورہ فاطر آیت: ۱۹ تا ۲۲ میں فرماتے ہیں:۔

''اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں (ہوا کرتا)''

''اور نہ تاریکی اور روشنی ہی (برابر ہو سکتی ہیں)''

''اور نہ (ٹھنڈا) سایہ اور (گرم) لُو (کا مقابلہ ہو سکتا ہے)''

''اور نہ زندہ لوگ اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔''

یعنی مومن اور کافر کا کیا مقابلہ، ایک بینا اور دوسرا نابینا، ایک نور و انوار میں روشن، دوسرا تاریکیوں میں گم، ایک پروردۂ رحمت، ایک مستحق عذاب، ایک کا قلب زندہ دوسرے کا مردہ، ایک سمع قبول سے نوازا ہوا، دوسرا سمع قبول سے محروم، بھلا دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

(۳) پارہ ۲۲ سورہ فاطر: ۳۲ میں جو ظالم، مقتصد اور سابق الخیرات کی اصطلاحیں بیان ہوئیں ہیں ان کے معنی کچھ یوں ہیں کہ پہلا عابد غیر عالم، دوسرا عابد عالم۔ تیسرا عالم عابد، یعنی پہلا عبادت میں رہا، دوسرا علم میں، تیسرے نے دونوں کو ملایا، یا یہ کہ ایک مومن جس نے کچھ گناہ کیے، دوسرا درمیانی مومن اور تیسرا نیکیوں میں آگے بڑھا ہوا۔ پہلا مغفور ہے۔ دوسرا ناجی اور تیسرا مقام رضا پر فائز ہوا۔

(۴) کتاب (قرآن) کو پڑھتے رہنے، صاحب کتاب کی سیرت طیبہ کو سامنے رکھنے سے نور ایمان فروزاں ہوتا ہے، نور ایمان اللہ کی یاد کا نام ہے۔ قرآن ہی اللہ کی رحمت ہے قرآن پڑھنا

Marfat.com

اللہ کا ذکر ہے۔ اسی سے شرح صدر ہوتا ہے۔ یہ راز کھلتا ہے کہ مومن کا قلب اللہ کا عرش ہے جو ہر منزل کے انوار و برکات کے لئے کشادہ ہے بشرطیکہ نظر کتاب اور صاحب کتاب پر رہے۔ رحمت کی تلاش رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر کی جائے۔ جو لوگ اس حقیقت کو سمجھ کر عمل صالح میں آ گئے، جو اللہ کی راہ میں اللہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے، خلوص دل سے راہ حق کے متلاشی ہو گئے، سلوک الی اللہ میں رہنے لگے، اللہ ان کے ساتھ ہو جاتا ہے، حق و حقانیت بتا دیتا ہے، آنکھوں سے دکھا دیتا ہے، ان پر معیت ذات پروردگار روشن ہو جاتی ہے۔

(۵) کلمہ پڑھنے سے انسان مومن تو ہو جاتا ہے لیکن جب تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات سے متصف نہیں ہوتا، کلمہ کا راز اس پر نہیں کھلتا، کلمہ کے تین حال ہیں۔ ہدایت (ابتداء) وسط اور نہایت۔ جب تک کوئی انتہا کو نہ پہنچے اس کو کامل نہیں کہہ سکتے۔ یہ کلمہ جملہ حقائق اور صداقتوں کے چھپے ہوئے خزانوں کی کنجی ہے۔ جو بھی علم ہے اسی سے ہے۔ جو راز بھی ہے اسی سے ہے۔ راہروان حقیقت کا دار و مدار اور ان کی انتہا اسی پر ہے پہلے کہنا، بعدہٗ جاننا اور آخر میں ہونا۔ کلمہ کی حقیقت سمجھنے والوں میں بعض لا الہ کی وادی میں رہ گئے بعض الا اللہ کے دائرہ میں ٹھہر گئے۔ تھوڑے ایسے ہوئے جو محمد رسول اللہ کی حقیقت تک پہنچے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(۶) مومن جب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہے تو اس کا قلب پاک سے پاک تر بنتا جاتا ہے اور پھر اس کی راہ میں کفر کی طاغوتی قوتیں رکاوٹیں نہیں بنتیں، وہ فرعونیت کا قلع قمع کرتا ہے۔ کفر کی ظلمتوں پر قابو محض اللہ کے فضل سے پا کر نور میں آ جاتا ہے۔ اور مخلوق خدا کا خادم بنتا ہے، فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ وہ اپنے آقا، اپنے مولا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر ''محمدی'' بنتا ہے۔ فرشتگی اس کے جلو میں، رحمت اس کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے اور آخرت میں فوز عظیم اس کا نصیبہ ہوتا ہے۔

(۷) مومن کون ہے، اس کی کیا تعریف ہے۔ مومن اپنے رب کا شکر گزار ہوتا ہے، اس کو اس کے رب نے بتا دیا ہے رات سکون حاصل کرنے کے لئے ہے اور دن تلاش فضل کے لئے۔ وہ راتوں

Marfat.com

کو سوتا بھی ہے اور جاگتا بھی۔ دونوں کا مقصد تسکین قلب ہے۔ اللہ کی یاد اس کا سکون، اس کا ذکر اس کا مشغلہ ہوتا ہے۔ دن کی روشنی میں وہ چلتا پھرتا ہے لیکن اللہ کی یاد جو سرمایۂ حیات ہے دل میں لئے رہتا ہے، اللہ کی عبادت سے غافل نہیں ہوتا۔ اکثر لوگ اپنے معبود حقیقی سے گریزاں مارے مارے پھرتے ہیں۔

(۸) ڈرو اس وقت سے جب منکروں کو دوزخ کے قریب لے جایا جائے گا۔ نار دوزخ ان کے سامنے ہوگی اور نامۂ اعمال ہاتھ میں اور آخرت کے اس ہولناک اور رسوا کن عذاب سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔ اس وقت ان سے ان حقائق کے متعلق سوال ہوگا جن کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ان کے اعمال بد پر گواہی خود ان کے اعضاء دیں گے اور عذاب سے نجات کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ کوئی عزیز دوست ساتھ نہ دے گا۔ سب آنکھیں پھیرلیں گے۔ خود انسان کے ہاتھ پیر اس کے کل اعضاء جن کو وہ اپنا سمجھتا رہا وہ بھی اس کی بداعمالیوں پر اس کے خلاف اپنے رب کے حضور گواہ ہوں گے۔

(۹) حیوان مطلق اور ناطق دونوں طبقوں میں ماں کی محبت بے لوث سمجھی جاتی ہے۔ اگر اس محبت کا تجزیہ کیا جائے تو اس میں بھی تھوڑا بہت لالچ کا دخل ہوتا ہے۔ کسی نہ کسی وقت ماں اپنے بیٹے سے کسی فائدے کی توقع رکھتی ہے اور قادر مطلق احتیاج وضرورت سے پاک ومبرا ہے، وہ اپنی مخلوق کی حفاظت، بقا اور خوشحالی کو پسند فرماتا ہے اور ہر زمانے میں اپنے پیغمبر اور اولیاء بھیج کر لوگوں کو راہ راست پر لانے کے اسباب پیدا کرتا رہتا ہے۔

(۱۰) انسان کے اندر ایک تیسری آنکھ بھی ہے، جو عبادت، ریاضت، یکسوئی اور اللہ سے رابطہ پیدا کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جو اشیاء کو ایک نئی شکل میں دیکھ سکتی ہے۔ انسان کا قلب روشن ہو جاتا ہے۔ ازل وابد کے حجابات اور پردے یکدم اٹھ جاتے ہیں۔ بقول اقبالؒ

نہ حد اس کے پیچھے ، نہ حد سامنے
ازل اس کے پیچھے ، ابد سامنے

Marfat.com

(۱۱) جو شخص خدا کے معاملے میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے لیکن اگر توبہ کرے تو اس کو قتل نہ کیا جائے۔ اللہ اس کو معاف کر دے گا مگر جو سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق (خاکم بدہن) گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ اگر توبہ کرے تو بھی قتل کیا جائے کیونکہ اللہ کا حق معاف ہو سکتا ہے بندے کا نہیں۔

(۱۲) عقل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جو اہل مغرب کے پاس ہے جس کا مقصد مادی ترقی، جسمانی آرام اور دنیوی راحت، یہ عقل بدنی لذتوں کے حصول کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ استعمال کرنے کو تیار ہے۔ روحانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ دوسری عقل انسانیت کی ہمدرد، عارضی لذتوں سے دور، ذکر و فکر اور عشق یاد الٰہی میں مستغرق۔

(۱۳) رب تعالیٰ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے تو حضور سیّد عالم ﷺ جان سے زیادہ نزدیک ہیں۔ جو بھی فرد بشر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے حضور ﷺ اس کے قریب ہیں۔ جو بندہ اپنے رب کو قریب نہ سمجھے اس کی بندگی ختم ہو جاتی ہے۔ جو اپنے پیغمبر حضور سید عالم ﷺ کو قریب نہ سمجھے اس کا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ مسلمان کو حکم ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں اکیلا داخل ہو۔ تو السلام علیک یا ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ پڑھ لیا کرے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

(۱۴) حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو بشر کہا، ہم حضور ﷺ کو بشر نہیں کہہ سکتے کیونکہ بادشاہ از راہ عجز و انکسار رعایا سے کہے کہ میں تمہارا خادم ہوں لیکن ہم اس کو ""اوئے خادم کے غیر مودبانہ لفظ" سے نہیں بلا سکتے۔

(۱۵) اگر مسلمان اپنے یقین پُر اعتماد کو اس ذات باری کے ساتھ کر دیں تو تنہا طاغوتی طاقتوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

(۱۶) بندگان خدا کی زندگیاں، ان کی شب و روز کی کوششیں، محبت اور بغض، صلح اور جنگ تمام چیزیں خدا اور رسول اللہ ﷺ کے لئے ہوتی ہیں۔

Marfat.com

(۱۷) خرق عادت اگر پیغمبر سے سرزد ہو تو معجزہ ہوتا ہے اور اگر ولی اللہ کے ذریعے اس کا ظہور ہو تو کرامت سے موسوم ہوتی ہے۔

(۱۸) اسلامی اعتقادات کو مسخ کر کے پیش کرنا اور بھولے بھالے عوام کو جادۂ مستقیم سے ہٹا دینا آئین خداوندی سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟

(۱۹) حضور سیّد عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو کشتی میں پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

(۲۰) اگر دنیا کا نظام لوگوں کی خواہشوں اور دلی تمناؤں پر چلنے لگے تو ہر گدائے بے حیثیت اقلیم کا بادشاہ بن جائے۔

(۲۱) ایماندار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہیدوں اور مردان صالح کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت و برتری کا اعتراف کرنے کے لئے اس کی تعظیم کرو۔ سب نے تعمیلِ حکم کی کہ وہ حمد کرنے والے اطاعت گزار بندے تھے۔ سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔

(۲۳) جو شخص اپنی غلط روی پر دل سے نادم ہو کر اپنے آپ کو بدل لیتا ہے اور متقی بن جاتا ہے۔ اللہ اپنی رحمت کے دروازے اس پر وا کر دیتا ہے۔

(۲۴) گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہنا اسلام نہیں، اپنے عقیدے پر پکے اور سچے ہو جاؤ۔

(۲۵) بھولنا اور خطا کرنا انسانی خاصہ ہے۔ اور جھوٹی قسمیں کھانا، دجل و فریب کرنا شیطانی طریقہ ہے۔

(۲۶) حضور سید عالم ﷺ ہمارے روحانی باپ ہیں، ہمارے بھائی نہیں۔ آپ ﷺ کی بیویاں ہماری مائیں ہیں نعوذ باللہ بھاوج نہیں۔

(۲۷) جو آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اپنے آپ کو سزا و تادیب سے محفوظ و مامون نہ سمجھے۔

Marfat.com

(۲۸) مسجد کو تعمیر کرنے والے کو بڑا ثواب ملے گا۔ اس کا مکان جنت میں موتیوں سے بنایا جائے گا مگر مسجدوں کو آباد کرنے کا ثواب اس سے بھی زیادہ ہے۔

(۲۹) نیک اعمال کی توفیق اس وقت ہوتی ہے جب کہ رزق حلال حاصل ہو اور رزق حلال اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک فرائض منصبی پوری دیانت و امانت سے ادا نہ کئے جائیں۔

(۳۰) اصحاب کہف کا صد سال تک بغیر غذا جسمانی کے زندہ رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر خورد و نوش اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے زندہ سلامت ہیں۔

(۳۱) اگر ایک کتا جو حقیر چیز ہے، اصحاب کہف جیسے مردوں کی محبت اور مصاحبت سے تعزز حاصل کر سکتا ہے تو انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے، کیا اپنے لئے نیک بخت اور اخلاق فاضلہ سے متصف بندگان خدا کا انتخاب نہیں کر سکتا، تا کہ سعادت دارین حاصل ہو۔

(۳۲) نحو کا مسئلہ ہے کہ جو نکرہ، معرفہ کی طرف مضاف ہو، وہ نکرہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ یعنی عام کسی خاص چیز کی طرف منسوب ہو جائے تو "عام" بھی "خاص" ہو جاتی ہے۔ جیسے کتا عام چیز ہے۔ اصحاب کہف کے ساتھ جب کتے کی نسبت ہوئی تو عزت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔

(۳۳) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

"جب کوئی شخص ایک ساعت بھی کسی دوسرے سے ہمنشینی کرتا ہے تو اس سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا کہ اس نے حق صحبت کا خیال کیا یا اس کو ضائع کیا۔"

(۳۴) حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیہ والثناء کا ارشاد ہے کہ

"قیامت کے دن ہر آدمی اسی کے ساتھ اٹھے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔"

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نیک، بے لوث اور اچھے لوگوں کے ساتھ دوستی اختیار کریں کیونکہ کسی کو اچھائی اور برائی اس کے ہم نشینوں کو دیکھ کر با آسانی معلوم ہو سکتی ہے۔

(۳۵) اے بنی آدم! جب موت تیرے مقدر میں ہو چکی ہے تو تو اعمال صالح کو کیوں نہیں اپنا لیتا۔

(۳۶) جس کے قلب میں اللہ کی رضا کے مقابل اشیاء کی خواہش ہو، وہ مفسد ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۳۷) خواہشات کے اتباع سے بچنے کا نام حق ہے۔

(۳۸) اصل پر متقی پہنچتا ہے جو اسلام میں پیدا ہوا اور کامل ہو۔

(۳۹) قرآن شریف اور مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ دعا عبادات کا مغز ہے۔

(۴۰) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخلاص سب کاموں سے مشکل ہے اگر تمام عمر میں ایک دفعہ بھی اللہ کے لئے کام ہو جائے تو نجات آخرت کے لئے کافی ہے۔

(۴۱) جب اللہ کی تجلی نمازی کے دل پر پڑے تو صاحب حضور ہوتا ہے اور سرور بھی حاصل کرتا ہے کیونکہ سرور حضور کا لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

(۴۲) جو حق کو اپنی مرضی کے مطابق بنانے کی کوشش کرتا ہے وہ فاسق ہوتا ہے۔ جو اللہ کے قائم کئے ہوئے معیار کو نہ مانے وہ فلاح کے راستے پر نہیں ہوتا۔

(۴۳) منکرین حق کے ساتھ واسطہ نہیں رکھنا چاہیے۔ ان کی زندگی میں بھی اور ان کی موت کے بعد بھی۔

(۴۴) قرآن و حدیث جو وحی جلی و خفی ہیں اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

(۴۵) انسان کے وضع کردہ قوانین بعض اوقات بجائے مفید ہونے کے تباہ کن بھی ہوتے ہیں۔ مگر خدائی قانون تمام دنیا کو مستقل اور نافذ العمل پروگرام عطا کرتا ہے۔

(۴۶) اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ثابت ہے کہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا اور شرع محمدی کی اتباع کریں گے۔

(۴۷) انسان وہ ہے جو نہ توہمات میں الجھے نہ ظاہری ماحول سے بہکے بلکہ حق کو پا کر حق پر قائم رہے اور اسی پر زندگی بسر کرے۔

(۴۸) مومن کی جنت مدینہ ہے یہ بات حسی اور عقلی طور پر نہیں نور اور عطا کی ہے۔

(۴۹) حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے علیحدہ ہونا مشیت الٰہی کے تحت تھا گناہ کے باعث نہیں۔ اگر کوئی لغزش تھی بھی تو وہ معاف کر دی گئی تھی۔

Marfat.com

(۵۰) مبلغین کا فرض اپنی سی کوشش ہے نتائج اللہ کے سپرد کرنا ہیں۔ خود ہمہ تن اللہ کے ہو کر اللہ کی طرف رجوع رہنے سے یہ امر الٰہی کے راز داں بن جاتے ہیں۔ یہ سب صدقہ ہے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کا جن کی رحمت، شفقت اور محبت نے ان کے نام لیواؤں کے لئے بھی معرفت کے دریچے کھول دیئے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے حالات مبارکہ اختتام کو پہنچے۔ لیکن انتہائی نا مناسب ہوگا اگر ان کے ایک بے لوث خادم کا ذکر نہ کیا جائے جس نے حضرت قدس سرہ کے دم واپسیں تک ہر طرح کی خدمت انجام دی اور ان کی رحلت کے بعد اب ان کی اولاد کی خدمت میں بھی کمر بستہ ہے۔ میری مراد چوہدری شیر محمد سے ہے جو قصور کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔

چوہدری شیر محمد ابن حاجی علی محمد بن میاں مہنگا بن پیر بخش کی ولادت ۱۹۴۰ء میں کھیم کرن تحصیل پٹی ضلع امرت سر (حال بھارت) میں ہوئی۔ پاکستان معرض وجود میں آیا تو ان کے والد ماجد ہجرت کر کے وارد قصور ہوئے۔ چوہدری شیر محمد ایم سی پرائمری سکول اڈا للیانی قصور سے پرائمری کرنے کے بعد تجارت کے پیشہ کو اپنا کر روزی کمانے لگے، پاورلومز لگائیں اور اپنی محنت شاقہ کے باعث کاروبار کو خوب ترقی دی۔

۱۹۶۸ء میں احاطہ حافظ سراج الدین ریلوے روڈ قصور میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم عالیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور پھر مرشد عالی مقام کے ارشاد پر قصور میں مذہبی، ملی سیاسی اور سماجی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت قبلہ میاں جمیل احمد صاحب نے حلقہ نمبر ۱۰۶ قصور سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا تو چوہدری شیر محمد نے دن رات ایک کر کے شہر اور دیہات میں انتخابی دورے کئے۔ جمعیت علماء پاکستان میں شامل ہو کر اہم خدمات انجام دیں۔

۱۹۷۷ء میں میاں جمیل احمد صاحب دوبارہ اسی حلقہ سے انتخابی دنگل میں اترے تو چوہدری صاحب نے بڑھ چڑھ کر الیکشن مہم میں حصہ لیا۔ الیکشن میں بھٹو حکومت کی بے مثال

Marfat.com

دھاندلی کے نتیجے میں ''تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ'' چلی تو چوہدری شیر محمد جلسے جلوسوں کے انتظام و انصرام میں مصروف ہو گئے اور قصور میں بڑی مہارت اور خوش اسلوبی کے ساتھ تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے شب و روز کوشاں رہے۔ نیلا گنبد لاہور میں ''پاکستان قومی اتحاد'' کے جلوس نکلوانے میں مقدور بھر ساعی رہے۔ روزانہ پانچ تھان کپڑا قصور سے لے جا کر نوستاروں والے جھنڈے'' تیار کروا کر جلوسوں میں تقسیم کرتے رہے۔

پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ جلسے جلوسوں میں شرکت کر کے اور کرفیو کو توڑ کر آمریت کے بت کو پاش پاش کی کوششوں میں شامل رہے۔ پیرومرشد سے نیاز مندی کا یہ عالم تھا کہ جب بھی شرقپور شریف حاضر ہوتے تو تمام رات جاگتے رہتے۔ صبح نماز باجماعت ادا کر کے پیرومرشد کے حضور حاضر رہتے، قدموں میں بیٹھ کر کھانا کھاتے، دربار شریف پر حاضر ہو کر والدین کے لئے حج کی دعا کی اور کاروبار کی وسعت کے لئے بھی عرض گزار ہوئے۔ دعا قبول ہوئی۔ والدین کو حج نصیب ہوا۔ کاروبار بھی وسیع ہوا، یہ سب کچھ حضرت میاں صاحب کی نظر لطف و کرم کا نتیجہ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ بھی چوہدری صاحب کے ان خوشگوار حالات سے مسرور و شاداں تھے۔

۱۹۷۹ء میں بلدیاتی انتخابات کا غلغلہ بلند ہوا تو چوہدری شیر محمد حلقہ ۲ قصور (دھوڑ کوٹ، لاری اڈا، سردار کالونی، محلہ شامی شہید) سے اکثریت کے ساتھ کونسلر منتخب ہوئے۔ پھر کوشش کر کے ملک محمد عاشق کو ''چیئرمین بلدیہ'' بنوایا۔ بلدیہ کی ''سٹریٹ لائٹ کمیٹی'' اور ''ہیلتھ کمیٹی'' کے چیئرمین کی حیثیت سے شب و روز کی محنت شاقہ سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ لاری اڈا قصور میں ''یونین کمیٹی'' کا شاندار دفتر بنایا۔ ایک عدد ''شادی گھر'' تعمیر کر کے لوگوں کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا۔ ان امور کی انجام دہی کے لئے حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ، سے مشورے اور دعائیں لیتے رہے اور ان کی دل و جان سے خدمت بھی بجا لاتے رہے۔

۱۹۹۳ء میں جب منظور احمد وٹو پنجاب میں وزیر اعلیٰ تھے تو مخالفین نے لاری اڈا قصور

Marfat.com

میں واقعہ چوہدری صاحب کا کارخانہ تباہ کر دیا۔ بیس پچیس لاکھ کا نقصان ہو گیا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو بہت دکھ ہوا۔ گھر تشریف لے جا کر چوہدری صاحب سے اظہار افسوس کیا اور دعا فرمائی کہ اللہ کریم دوبارہ کاروبار سے نوازے۔

چوہدری صاحب بلا ناغہ ہر صبح دارالعلوم میں حاضر ہو کر حضرت شیخ الحدیثؒ کی قدم بوسی کرتے، حضرت صاحب طالب علموں کو سبق پڑھا کر آپ سے گفتگو کرتے اور خصوصی دعاؤں سے نوازتے، پھر چوہدری صاحب اپنے کاروبار پر جاتے۔ آخری ایام میں حضرت اقدس نے پورا گھنٹہ صرف کر کے ایک خصوصی تعویز بنا کر چوہدری صاحب کو مرحمت فرمایا اور بازو سے پکڑ کر ارشاد کیا کہ:۔

''تعویز کو گلے میں ڈالنا ہے۔ اتارنا نہیں''

یہ الفاظ زور دے کر تین دفعہ کہے۔ چنانچہ اس تعویز کی برکت سے سب پریشانیاں ختم ہو گئیں اور کاروبار میں برکت ہی برکت ہو گئی۔

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا مزار پُر انوار چوہدری صاحب کے مشورے اور نگرانی میں تعمیر ہو رہا ہے۔ آپ ہر روز مزار شریف پر صفائی کرتے اور پھول چڑھاتے ہیں اور اپنی خصوصی دعا میں اپنی اس دلی خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کے سب صاحبزادگان اکٹھے ہو کر اتفاق و اتحاد، محبت و یگانگت اور الفت و شوق کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ، کے مشن کو جاری و ساری رکھیں، منصوبے مکمل کریں اور اچھے اچھے کام کر کے ان کی روح کو خوش کریں۔

چوہدری صاحب ''دارالعلوم کمیٹی'' کے ممبر رہے ہیں، آج کل ''دربار کمیٹی'' اور'' جامع مسجد رضویہ'' کے ممبر ہیں۔ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ مفتی پیر محمد اختر علی قادری دامت برکاتہم عالیہ سے قلبی تعلق ہے۔

جنوری ۲۰۰۳ء میں عرس شریف کے موقعہ پر حضرت پیر صاحب قبلہ نے آستانہ عالیہ کے لئے آپ کی گرانقدر خدمات کے صلے میں ہزاروں عاشقان رسول ﷺ کی موجودگی میں دستار

Marfat.com

بندی فرمائی۔ جو بہت بڑا اعزاز ہے اور بہت بڑی سعادت۔

چوہدری صاحب کی دلی خواہش ہے کہ تمام صاحبزادگان محبت وسلوک سے رہیں اور اپنے عظیم والد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مشن کو جاری وساری رکھیں۔

سدا پھلا پھولا رہے یا رب یہ چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

چوہدری صاحب کے پیر ومرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم عالیہ نے انہیں فرمایا تھا۔

''شیر محمد! نیک کام کرو، کیا پتہ کہ کب آواز آجائے۔''

لہٰذا چوہدری صاحب کا مشن خدمت خلق ہے اور بس۔ اسی لئے وہ آستانہ شیخ الحدیث کی خدمت میں مستغرق ہیں کہ شاید یہی نیکی ان کی بخشش ومغفرت کا سبب بن جائے۔

Marfat.com

(۴۲)

سیّدنا پیر محمد اختر علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

ھ.............۱۳۷۷ھ

قصور پاکستان..............................حیات ہیں

ء.............۱۹۵۸ء

احتشامِ آستانِ عارفاں ، اختر علی زیب و زِینِ محفلِ صاحبدلاں، اختر علی

رمز گاہ شریعت ، فقر کے اسرار فہم علم حق کے آفتابِ ضوفشاں ، اختر علی

جانشین حضرت قصوری کے ہیں وہ واقف سرِّ نہاں ، اختر علی

خوبی کردار کی تمثیل ہیں پیکر حسنِ بیاں ، اختر علی

ہے فروغ شمعِ حق اُن کا وجود ہیں صداقت کا نشاں ، اختر علی

اپنے ابا کی ہیں وہ تصویر خوب یاد گارِ کاملاں ، اختر علی

آفتابِ مشرقِ روحانیت علم کی ،دانش کی جاں ، اختر علی

کیا کرے صادقؔ قصوری ان کی مدح
وہ ہیں ممدوحِ جہاں اختر علی

محمد صادق قصوری

Marfat.com

سیّدنا پیر مفتی محمد اختر علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

پیر طریقت حضرت صاجزادہ حافظ قاری مفتی محمد اختر علی قادری (خلف الرشید مفتی اعظم شیخ الحدیث، والتفسیر، مولانا ابو العلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی قصوری رحمتہ اللہ علیہ) کی ولادت باسعادت ۱۳۷۷ء مطابق ۱۹۵۸ء میں بین الاقوامی شہرت کے حامل صوفی شاعر حضرت بابا بلھے قدس سرہ کے شہر قصور میں ہوئی۔ آپ کی پیشانی دیکھتے ہی والد ماجد نے فرمایا کہ۔

''یہ بچہ حافظ قرآن ہو گا اور علم و ادب اور شریعت و طریقت کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے گا۔''

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارہ بلندی

ہوش سنبھالنے پر آپ کو دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور میں داخل کیا گیا۔ جب آپ نے قاعدہ مکمل کرنے کے بعد پہلا پارہ شروع کیا اور ابھی ایک ڈیڑھ صفحہ ہی پڑھا ہو گا تو والد گرامی قدس سرہ السامی نے ارشاد کیا کہ

''ان کو ابھی سے ہی حفظ شروع کرا دیا جائے۔''

چنانچہ آپ سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ کلام اللہ بھی حفظ کرتے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں آپ نے قرآن پاک حفظ کر لیا اور ادھر پرائمری سکول کا امتحان اعلیٰ پوزیشن میں پاس کر کے والد ماجد کی خوشیوں کو دوبالا کیا۔ اس کے بعد آپ کو ہائی سکول میں داخل کرا دیا گیا۔ مڈل کرنے کے بعد ابا حضور نے درس نظامی کی کتابیں پڑھانا

Marfat.com

شروع کردی تھیں۔ ۱۹۷۳ء میں قرات و تجوید کی تعلیم مکمل کر کے دار العلوم جامعہ حنفیہ سے سند حاصل کی۔ ۱۹۷۴ء میں میٹرک، ۱۹۷۶ میں ایف اے اور ۱۹۷۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ ۱۹۸۲ میں دار العلوم جامعہ حنفیہ کی طرف سے والد گرامی کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کر کے تنظیم المدارس پاکستان (اہلسنت) کا امتحان پاس کر کے ایم اے عربی اور ایم اسلامیات کی ڈگریاں حاصل کی۔ اور یوں دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر والد گرامی کو مسرّت و انبساط کا سامان مہیا کیا۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد جون ۱۹۸۲ء تا مارچ ۱۹۸۸ء دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور میں وائس پرنسپل اور کنٹرولر امتحانات کی آسامیوں پر فائز رہ کر گرانقدر خدمات انجام دیں۔ جامع مسجد رضویہ میں درس قرآن حکیم دینے کے علاوہ خطابت کا جادو بھی جگاتے رہے۔ آپ کا انداز تقریر کچھ ایسا پیارا اور من موہنا تھا کہ لوگ کشاں کشاں، شاداں شاداں اور فرحاں فرحاں جمعۃ المبارک کے روز آپ کا خطبہ سننے کے لئے آتے اور اپنی جھولیاں محبت رسول انام ﷺ کی دولت لازوال سے بھر کر جاتے۔ جب آپ تقریر ختم کرتے تو لوگ کہتے کہ اے کاش!

''وقت کا پہیہ جام ہو جاتا اور پیر صاحب خطاب فرماتے رہتے''۔

دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور میں آپ طلباء کو منطق، ادب، عربی گرائمر پڑھاتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ دورۂ تفسیر قرآن و حدیث بھی پڑھاتے اور والد گرامی کی زیر نگرانی فتویٰ نویسی کے فرائض بھی انجام دیتے جہاں آپ کی قابلیت، لیاقت اور اہلیت کے خوب جوہر کھلے۔ طلباء کا بیان ہے کہ آپ اس حسین انداز اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ پڑھاتے تھے کہ سبق ازبر ہو جاتا تھا۔ استاذ العلماء مولانا مہر الدین جماعتی ؒ نے آپ کے انداز تدریس سے خوش ہو کر آپ کی پیشانی چوم لی تھی۔

Marfat.com

علم پڑھانے والے کی طلباء پر شفقت نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ بقول فارسی شاعر ہے۔

علم را ہرگز نیابی تا نداری شش خصال
عقل وافر ، فہم کامل ، جمع خاطر کلّ حال
شفقتِ اُستاد سبق ہم مدام
لفظ را تحقیق سازی تا شوی صاحب کمال

۱۹۸۳ء میں پہلی دفعہ گلاسکو (برطانیہ) میں رمضان المبارک کی بابرکت راتوں میں قرآن حکیم سنانے کا شرف حاصل ہوا۔ اور پھر یہ سلسلہ سعادت ۱۹۸۷ء تک جاری رہا۔ ۱۹۸۸ میں مستقل طور پر برطانیہ تشریف لے گئے۔ تفصیل اس کی کچھ یوں ہے کہ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد خاص پیرزادہ امداد حسین منتظم اعلیٰ "جامعہ الکرم" کی وساطت سے اسلامک سنٹر وولزے روڈ شیفلڈ میں آپ کا تقرر ہوا۔ اسلامک سنٹر میں مسجد کمیٹی کے چیئرمین حاجی عبدالرؤف سیکرٹری حاجی اورنگزیب اور کونسلر حاجی نذیر احمد کی درخواست پر آپ نے یہ خالص علمی کام سنبھالا۔ سنٹر میں بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے۔ کچھ بچوں کو مشکوٰۃ شریف پڑھائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے کچھ ایسے حضرات کی علمی استطاعت کو بھی بہتر و مکمل بنایا ہے جو پاکستان سے ادھوری تعلیم حاصل کر کے یہاں امامت و تدریس کے فرائض نبھا رہے تھے۔ ان کو آپ نے بخاری شریف، مسلم شریف کا درس دیا، اور دیگر اسباق بھی پڑھائے اور پڑھا رہے ہیں۔

ایسے نوجوان جو دن میں کام پر ہوتے ہیں ان کے لئے ہر پیر کی شام کو سٹڈی سرکل کا اہتمام و انصرام کیا جاتا ہے جس میں مختلف موضوعات پر انگلش میں گفتگو کی جاتی ہے اور شرکاء کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ منگل اور بدھ کے روز بچوں کی قرآن کلاس میں حدیث شریف کے بھی کچھ اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ ہر

Marfat.com

جمعرات کو ذکر کی محفل ہوتی ہے۔ تمام پروگراموں کے اوقات موسم کے لحاظ سے متعین کئے جاتے ہیں۔ اسلامک سنٹر میں بچوں کے لئے حفظ قرآن پاک کی کلاس بھی ہے جس میں اب تک کافی بچے مکمل قرآن پاک حفظ کر چکے ہیں۔ سنٹر میں جو بھی بچے قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں ان کو بنیادی قائدہ بھی قرات و تجوید کے ساتھ مکمل کروایا جاتا ہے تاکہ آگے چل کر جب بچہ قرآن پاک پڑھے تو اسے علیحدہ سے تجوید سیکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

سنٹر میں خطابت کی ذمہ داریاں بھی آپ ہی کے سپرد ہیں۔ جمعۃ المبارک کے دن مسجد کچھا کھچ بھری ہوتی ہے۔ ہر اتوار کو مسجد میں درس قرآن ہوتا ہے جس میں لوگ محبت اور شوق، الفت اور ذوق کے ساتھ شرکت کرتے ہیں اور تمام مسجد عشاق کے ہجوم نجوم سے پر ہوتی ہے مذہبی تہوار مثلاً عید میلا د النبی ﷺ، شب برات، معراج شریف وغیرہ کی تقریبات خصوصی طور پر منعقد ہوتی ہیں جس میں بچے بوڑھے جوان سبھی شریک ہوتے ہیں۔ اہم راتوں میں شب بیداری اور نوافل کی ادائیگی کا انتظام ہوتا ہے۔ ان مواقع پر نعت خوانی کی محافل بھی ہوتی ہیں، جن میں بچوں میں انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی شبانہ روز کاوشوں کا ثمر ہے۔

۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو برطانیہ جانے سے قبل والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسی وقت خلافت و اجازت سے نوازے گئے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ والد ماجد نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں آپ کو ولی عہد اور سجادہ نشین ہونے کا اعلان کر کے بیعت لینے کا حکم بھی صادر فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے پاکستان اور بیرون پاکستان سلسلہ بیعت شروع کر دیا تھا جو اب تک جاری و ساری ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے کہ ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

Marfat.com

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بیعت وخلافت کے بعد جب آپ برطانیہ پہنچے تو آپ میں مرشد کامل کی نگاہ فیض اثر سے نمایاں تبدیلی آ چکی تھی۔قول وفعل، عادات واطوار اور زہد وعبادت میں پیرومرشد کی جیتی جاگتی تصویر بن چکے تھے اور آپ کی ہر ہر ادا میں مرشد کی جلوہ گری ہو چکی تھی۔

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا ثبوتِ زندگی
مرے سارے جسم و جاں میں کار فرما آپ ہیں

بیعت کے بعد ایسے فنا فی الشیخ ہوئے اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ ایک عالم کیف ومستی تھا اور عالم جذب و بے خودی جس کا سلسلہ منقطع ہی نہ ہوتا تھا۔ایک کیف دیدار تھا اور لذت قرب یار جس سے ایک لمحہ بھی صرف نظر کو جی نہ چاہتا تھا۔ایک گریہ پیہم کی لذتیں تھی اور آہ وفغان کی سرمستیاں جن کے چھوڑنے کو طبیعت نہ چاہتی تھی۔

اللہ! شب کے گریہ پیہم کی لذتیں
تارے ٹوٹ کے دامن میں آ گئے

پھر مرشد کامل نے جو کچھ دیا وہ دینے والا جانے یا لینے والا۔بقول حضرت داغ دہلویؒ

کیا بتاؤں کہ کیا لیا میں نے کیا کہوں میں کیا دیا تُو نے
بے طلب جو ملا ، ملا مجھ کو بے غرض جو دیا ، دیا تو نے

لیکن مرشد کامل کی جدائی ایک پل بھی چین نہیں لینے دیتی تھی۔"فراق محبوب" ہر وقت بے چین ومضطرب رکھنے لگا۔

کبھی محوِ اشکباری کبھی وقف آہ و زاری
تیرے بعد یوں بسر کی تیرے بعد یوں گزاری

Marfat.com

پھر ایسا ہوا کہ نسبت رنگ لائی، ہجر و وصال کے لمحے ختم ہوئے، خواب میں مرشد کریم ابا حضور کی زیارت ہوئی اور یوں سامان سکون بہم پہنچا۔ مرشد کریم نے فرمایا ''بیٹا! ہم نے آپ کی تعلیم و تربیت خدمت دین کے لئے کی ہے۔ آپ چند سال سکون سے وہاں گزاریں۔ ہماری دعائیں، نظریں اور محبتیں آپ کے ساتھ ہیں۔ خدمت دین کے لئے وقف رہئے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ آپ کے حامی و ناصر ہوں۔''

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی دعائیں ہر وقت آپ کے لئے وقف تھیں اور تقریری و تحریری طور پر آپ کی کامیابی و کامرانی، ترقی و عروج اور بلندی و کمال کے لئے ساعی رہتے تھے۔ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۹۵ء کو آپ نے ایک تحریر فرمائی جس کی فوٹو کاپی راقم الحروف کے پیش نظر ہے۔ ملاحظہ فرمایئے گا۔

باسمہ تعالی

حامد و مصلیا و مسلما

اما بعد! بین الاقوامی اہل سنت و جماعت کو باحسن وجوہ اور باکمل طرق مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت علام فاضل جلیل حاوی الاصول و الفروع جامع المعقول والمنقول سند المحدثین والمفسرین استاذ العلماء صدر المدرسین الحاج الحافظ القاری علامہ صاحبزادہ مفتی ابو الازہر محمد اختر علی صاحب قادری فاضل مرکزی دار العلوم الجامعہ الحنفیہ رجسٹرڈ قصور، پاکستان دامت برکاتہم عالیہ، بفضلہ تعالیٰ

☆ بہترین فاضل اور عالم الملۃ والدین ہیں۔

☆ بہترین فاضل اور شیخ الحدیث والفتویٰ ہیں۔

☆ بہترین فاضل اور بہترین مفتی ہیں۔ مفتی کے منصب پر مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قصور میں میری موجودگی میں کام کرتے رہے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ فتویٰ کو

Marfat.com

اس انداز اور اس شان میں لکھتے ہیں کہ اس میں جان ڈال دیتے ہیں۔ یہ بکرمہ تعالیٰ ان کا خاصہ ہے۔ الخاصۃ ما یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ۔ الحمد للہ علی کل حال سوی الکفر والضلال۔

فقط والسلام ذو المجد والاحترام سلم اللہ الرحمٰن الی یوم القیام۔ المصداق۔

فقیر ابو العلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی قصور۔ پاکستان

شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ

دار العلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قصور

۲۵۔۳۔۱۹۹۵

ایک اور تحریر کی فوٹو کاپی بھی پیش نظر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیر و مرشد نے آپ کو کس قدر فیض سے نوازا تھا اور آپؒ کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔ نیز اس سے آپ کی سجادہ نشینی کا اشارہ بھی ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ہر دو عالم کن مرا روشن جلی
از تو جہات مرشد ! اختر علی
یا الٰہی ! دو جہاں کی نعمتیں کر ہم کو عطا
حضرت علام پیر اختر رضا کے واسطے

حضرت پیر مفتی محمد اختر علی قادری دامت برکاتہم عالیہ کے حالات اختتام پذیر ہوئے۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ ان کی ارفع و اعلیٰ شخصیت کے شایان شان حالات درج نہیں کر سکا۔ اس کی وجہ میری بے علمی اور معلومات کی کمی ہے تاہم جو کچھ ہو سکا حاضر ہے۔

تیری رحمت سے یا رب پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

Marfat.com

آخر میں ان کے اقوال وافکار پیش کرنا باعث سعادت سمجھتا ہوں، جن سے ان کی علمی گہرای اور فکر کی بلندی اظہر من الشمس ہے۔ ملاحظہ فرماتے جایئے اور انہیں جی بھر کر داد دیتے جایئے۔

(۱) اللہ کریم کی شان ہے کہ وہ معاف فرماتا ہے بخش دیتا ہے، اور رحم کرتا ہے، اس معافی کی حقیقت آسانی ہے، اس بخشش کی حقیقت نقص کا دور کرنا ہے اور اس رحم کی حقیقت پاکدامنی مقام دوام ہے۔

(۲) اللہ کے ہر رسول کی شان یہ ہے کہ اس کی اپنی کوئی بات نہیں ہوتی، جس کی بات اللہ کی بات ہو، اس کا انکار اللہ تعالیٰ کا انکار ہوا۔

(۳) دل دلبر کے ساتھ لگا رہے تو گناہ سے بچ جاتا ہے۔

(۴) صدقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے کہ عمل کا شکریہ عمل سے کیا جاتا ہے۔

(۵) معاف کرنے والے کو ہی معاف کیا جاتا ہے۔

(۶) جہنم برا ٹھکانہ ہے، برا ٹھکانہ وہ ہوتا ہے جہاں بُرا رہے۔

(۷) حق کی ادائیگی کے بعد اپنی کوتاہی کا اعتراف اور اللہ کے فضل کی طلب بھلے لوگوں کی نشانی ہے۔ بھول یہ ہے کہ ایفائے عہد کی نیت کے باوجود کوتاہی ہو جائے۔ خطا یہ ہے کہ کسی امر کے بجالانے میں کوئی رکن ادا ہونے سے رہ جائے۔ یہ دعا عمل کے نقص کو دور کر دیتی ہے کہ "اے ہمارے رب بھول اور خطا پر مواخذہ نہ فرما۔"

(۸) ہادی سے کامل محبت کا حاصل ہدایت ہے، اس محبت کو جس قدر عروج ہوگا، دل پر دلبر کی حکومت ہوگی اور اللہ کی رحمت اور عنایت کا مشاہدہ ہوتا رہے گا۔

(۹) دل دلبر کی امانت ہے۔ عافیت اس میں ہے کہ یہ اسی کے پاس رہے۔

(۱۰) جو خواہش کا اتباع کرے وہ بہکتا ہے۔

(۱۱) حضور سید عالم ﷺ کی عظمت اور مقام صرف جاہل اور گنوار نہیں سمجھتے اور ان کی

Marfat.com

فرمانبرداری سے جان چراتے ہیں۔

(۱۲) کفار کے لئے جہنم کی سزا اللہ کریم کی طرف سے ظلم نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوگی کہ وہ سنتے تھے لیکن ایمان نہ لاتے تھے۔

(۱۳) انسان تو وہ ہے جو ہمیشہ اللہ کے سامنے ایک گنہگار کی طرح بخشش کا طالب رہے۔

(۱۴) علم ایمان ہے اور عمل، عبادت۔

(۱۵) جس کے پاس حضور سید عالم ﷺ کی رسالت پہنچے وہ نہ مانے تو وہ فرعون ہے، فرعون امت ابوجہل ہے۔

(۱۶) سورۃ ''الطلاق'' کی آیت ۳ کو ''آیت رزق'' کہتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

''اگر تمام دنیا کے لوگ اس آیت کو محفوظ کرلیں تو یہ ان کے کافی ہو۔''

کشائش رزق کے لئے اس آیت کا ورد کرتے رہنا چاہیے۔ ومن یتق اللہ سے شئی قدرا تک۔

(۱۷) مومن یاد الٰہی میں مصروف رہتا ہے، کافر کو سوالوں سے فرصت نہیں، حضور سیّد عالم ﷺ سے سوال و بحث کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ فضول بحث کفار کا شیوہ اور طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

(۱۸) رات عاشقوں کے لئے ہے، انوار ذات کا عرفان شب بیداروں ہی کے لئے ہے۔ اگر بندہ نیند و آرام کو خیر باد کہہ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے، دل سے جو دعا نکلتی ہے وہ قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔

خواجۂ مشکل کشا شہنشاہ نقشبند حضرت خواجہ سیّد بہاء الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شب خیز کہ عاشقاں بشب راز کنند — گرد درو بامِ دوست پرواز کنند

ہر جا کہ درے بود و بشب بر بندند — الا کہ در دوست زاں شب تاز کنند

Marfat.com

(۱۹) ہر نسبت ہر خیال سے الگ ہو کر اللہ کے ہو کر اس کو یاد رکھنا ''تصور حضوری'' اسی کو کہتے ہیں، خیال کی یکسوئی کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جانا یہاں تک کہ جہت کا تصور بھی ممکن نہ رہے۔

(۲۰) انسان کی تین قسمیں ہیں۔ مومن۔ کافر اور منافق۔

(۲۱) جس کا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ حکم دیں وہ ''خیر'' ہے اور جس سے منع فرما دیں وہ ''شر'' ہے۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ بے مثل ہے اس کے برابر کوئی نہیں، ولم یکن لہ کفوا احد (سورہ اخلاص) اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ معلوم ہوا کہ وجود کے مقابل کوئی نہیں۔ وجود ہی نور ہے، وجود ہی علم ہے، وجود ہی جمال ہے۔ وجود ہی کمال ہے، جو کچھ ہے وجود کا کرشمہ ہے۔

(۲۳) جب بندہ مومن محض اللہ کا ہو جاتا ہے تو اسے دنیا میں کیا ملتا ہے، قلوب فتح ہوتے ہیں فتح کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

(۲۴) عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جو شے ابدی فلاح کی موجب ہو انسان اس کی طرف کوشاں ہو نہ کہ جلد بازی سے ہر فانی لذت کی طرف دوڑے۔ عاقل اور نادان قیامت میں الگ الگ ہوں گے۔

(۲۵) جو تابع نبوت ہو جاتا ہے وہ بھی آفتاب نبوّت سے روشنی لے کر ماہتابِ امّت بن جاتا ہے۔

Marfat.com

مرکز ۱ ۲ ۳ ۴

قادریت / چشتیت نقشبندیت / سہروردیت

نقل خلافت نامہ

۷۸۶

اشرف البلاغۃ فی عطیۃ الخلافۃ

السلاسل الاربعہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

امابعد! فقیر ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی برکاتی قصوری اپنے عزیز محتشم عمدۃ السالکین زبدۃ العارفین، فخر المتکلمین، رئیس المبلغین، استاذ العلماء، زینت القراء، معلم الحفاظ محبی وحبی، مکارم اخلاق، جامع الاقدار، مرجع خلائق، مجمع حقائق، جامع المعقول والمنقول، حاوی الاصول والفروع حضرت علامہ القاری الحافظ الحاج ابو الازہر صاحبزادہ پیر حافظ محمد اختر علی الصاحب، قادری اشرفی رضوی قصوری دامت برکاتہم العالیہ والا زالت فیوضکم القدسیہ، فاتح عیسائیت و مبلغ افریقہ و یورپ، مناظر اسلام و ماہر تقابل ادیان کو خلافت عظمیٰ کے منصب سے ایسے ہی مشرف اور معظم کرتا ہے جیسے کہ فقیر ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری قصوری غفرلہ کو میرے شیخ عامل الشریعت و الطریقت، عارف المعرفت والحقیقت، فرد الافراد، قطب الاقطاب، مفتی اعظم محدث پاکستان، حضرت علامہ الحاج القاری ابوالبرکات پیر پیراں قبلہ السید احمد الشاہ صاحب

Marfat.com

قادری اشرفی رضوی نقشبندی چشتی سہروردی امیر انجمن حزب الاحناف لاہور و بانی مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان قدس سرہ العزیز نے مشرف و معظم فرمایا۔ فقیر اپنے اس فرزند ارجمند کو اس منصب جلیلہ پر فائز پاکر انتہائی خوشی محسوس کر رہا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ورسولہ الکریم وغوثہ المتین۔

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہ وتم برہا، نہ اپنے محبوب اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ، اہل بیت کرام، صحابہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وصدیقین واولیاء، تابعین و تبع تابعین، آئمہ مجتہدین و مستنبطین و بانیان سلاسل اربعہ واغواث واقطاب وابدال واوتاد وافراد ونجباء وشرفاء وکملا وعلماء ربانی کے توسل جلیلہ سے میرے فرزند ارجمند ممدوح وموصوف ومحمود زیدہ مجدہ وطال عمرہ وزاد شرفہ کے فیوض و برکات سے جمیع مخلوق کو مستفیض فرمائے۔

المعطی المجیز فقیر ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی

شیخ الحدیث والافتاء وناظم دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور پاکستان

۸ جمادی الاولی ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۸۸ء

Marfat.com

شجرہ شریف قادریہ رضویہ برکاتیہ

(۱) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت شیخ سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت شیخ ابوالحسن ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت سیّدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۹) حضرت سیّدنا ابو صالح عبداللہ نصر رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت سیّدنا محی الدین ابو نصر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت سیّدنا علی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت سیّد موسیٰ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت سیّد حسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت سیّد احمد الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت شیخ بہاؤ الدین شطاری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت سیّد قاری محمد نظام الدین عرف شاہ بھیکا رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت قاضی ضیاء الدین عرف شیخ جیاء رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت میر سیّد محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت میر سیّد احمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت میر سیّد فضل اللہ کالپوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت سیّد شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت سیّد آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۵) حضرت سیّد شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶) حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۷) حضرت سیّد شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۸) حضرت سیّد شاہ ابوالحسین نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۹) حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۴۰) حضرت ابوالبرکات سیّد احمد قادری لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

(۴۱) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ

(۴۲) حضرت پیر مفتی محمد اختر علی قادری زید مجدہٗ

شجرہ شریف نقشبندیہ مجدّدیہ برکاتیہ

(۱) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

(۷) حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

(۸) حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ

(۹) حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت خواجہ سیّد میر کلال رحمتہ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت خواجہ سیّد محمد بہاء الدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۷) حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت خواجہ درویش محمد سبزواری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت خواجہ محمد مقتدا املنگی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت خواجہ ضیاء اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت سیّد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت سیّد ابوالبرکات سیّد احمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت شیخ الحدیث محمد عبد اللہ قادری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت صاحبزادہ محمد اختر علی قادری نقشبندی زیدہ مجدہٗ

ہر دو عالم کن مرا روشن جلی
از تو جہات مرشد ! اختر علی

Marfat.com

شجرہ شریف قادریہ طاہریہ

(۱) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت امام سیّد زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) حضرت ابوالحسن علی ابن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت ابوالحسن علی بن محمد القرشی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت ابوسعید المبارک المخزومی [illegible] علیہ

(۱۷) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت سیّدنا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت سیّد محمد الھتاک رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۲۰) حضرت سیّدنا شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت سیّدنا شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت سیّدنا زین الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت سیّدنا ولی الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت سیّدنا نور الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت سیّدنا حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت سیّدنا درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت سیّدنا نور الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت سیّد عبد الوہاب رحمتہ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت سیّدنا اسمٰعیل رحمتہ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت سیّدنا ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت سیّدنا عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت سیّدنا علی القادری رحمتہ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن المحض رحمتہ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت شیخ سیّدنا محمود حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۳۵) حضرت سیّدنا طاہر علاء الدین القادری رحمتہ اللہ علیہ

(۳۶) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ قادری قصوری رحمتہ اللہ علیہ

(۳۷) حضرت صاحبزادہ محمد اختر علی قادری زیدہ مجدہ

ہر دو عالم کن مرا روشن جلی

از تو جہات مرشد ! اختر علی

Marfat.com

شجرہ شریف چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ

(۱) حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ

(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ

(۵) حضرت فضیل ابن عیاض رحمتہ اللہ علیہ

(۶) حضرت خواجہ ابراہیم ابن ادھم رحمتہ اللہ علیہ

(۷) حضرت خواجہ حذیفتہ المرعشی رحمتہ اللہ علیہ

(۸) حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رحمتہ اللہ علیہ

(۹) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت خواجہ ابومحمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت خواجہ ناصر الدین ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت حاجی شریف الدین زندنی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۲۱) حضرت خواجہ شیخ اخی سراج رحمتہ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت شیخ علاء الحق والدین لاہوری خالدی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت غوث العالم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت سیّد عبدالرزاق نورالعین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت سیّد حسین قتال رحمتہ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت سیّد جعفر لاڈر رحمتہ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت سیّد حاجی چراغ جہاں رحمتہ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت سیّد محمود شمس الحق والدین رحمتہ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت سیّد راجو رحمتہ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت سیّد احمد رحمتہ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت سیّد فتح اللہ رحمتہ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت سیّد محمد مراد رحمتہ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت سیّد بہاء الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت سیّد توکل علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

(۳۵) حضرت سیّد داؤد علی رحمتہ اللہ علیہ

(۳۶) حضرت سیّد شاہ نیاز اشرف رحمتہ اللہ علیہ

(۳۷) حضرت شاہ ابو محمد اشرف حسین رحمتہ اللہ علیہ

(۳۸) حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ

(۳۹) حضرت ابوالبرکات سیّد احمد شاہ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

(۴۰) حضرت مولانا ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری قصوری رحمتہ اللہ علیہ

(۴۱) حضرت صاحبزادہ محمد اختر علی قادری قصوری زیدہ مجدہ'

Marfat.com

شجرہ شریف معمریہ منوّریہ اُبوالعلائیہ

یا الٰہی مصطفیٰ ﷺ و مرتضیٰؓ کے واسطے اور حسینؓ و حضرت زینؓ العبا کے واسطے
باقرؓ و جعفرؓ و کاظمؓ اور رضاؓ کے واسطے کرخیؓ و سقطیؓ و جنیدؓ باصفا کے واسطے
واسطے ابو بکرؓ شبلیؓ اور تمیمؓ و بوالفرحؓ بو حسنؓ اور بو سعیدؓ با صفا کے واسطے
غوث اعظمؓ، شاہ دولہؓ اور منورؓ کے لئے شاہ آخوںؓ اور امیرؓ بے ریا کے واسطے
صدقہ حضرت بو احمدؓ و سیّد احمدؓ کے واسطے کردے کرم یارب ان مقتداء کے واسطے
دین و دنیا کی نعمتیں کر ہم کو عطا رحم فرما یا رب ابو العلاءؓ کے واسطے
الٰہی دو جہاں کی عظمتیں کر ہم کو عطا حضرت علام پیر اختر رضا کے واسطے

ہر دو عالم کن مرا روشن جلی
از تو جہات مرشد ، اختر علی

Marfat.com

شجرہ عالیہ قادریہ کیتھلیہ برکاتیہ

(۱) حضرت سیّد عالم محمد مصطفیٰ ﷺ

(۲) حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت سیّد عبداللہ محض رحمتہ اللہ علیہ

(۶) حضرت سیّد موسیٰ الجون رحمتہ اللہ علیہ

(۷) حضرت سیّد داؤد مورث رحمتہ اللہ علیہ

(۸) حضرت موسیٰ مورث رحمتہ اللہ علیہ

(۹) حضرت سیّد یحییٰ زاہد رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سیّد موسیٰ جنگی دوست رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت سیّد ابوصالح رحمتہ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت سیّد شرف الدین قتال رحمتہ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت سیّد عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت سیّد بہاء الدین رحمتہ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت سیّد عقیل رحمتہ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت سیّد شمس الدین صحرائی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت سیّد گدارحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت سیّد شمس الدین عارف رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۲۰) حضرت سیّد گدا رحمٰن ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت سیّد فضیل رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت سیّد شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت سیّد شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت شیخ احمد مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت خواجہ شاہ ضیاء اللہ کشمیری سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت سیّد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت ابوالبرکات سیّد احمد شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت ابوالعلاء مفتی محمد عبداللہ قادری قصوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت پیر مفتی ابوالازہر محمد اختر علی قادری اشرفی زیدہ مجدہٗ

الٰہی بحرمت ایں ہمہ پیران طریقت از مقبولان خویش گرداں

الٰہی بحرمت ایشاں مارا غرقابِ بحر محبّت گرداں

Marfat.com

شجرہ عالیہ قادریہ بغدادیہ انوریہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ ﷺ کے واسطے — یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشاؓ کے واسطے — کر بلائیں رد شہید کر بلاؓ کے واسطے

سید سجادؓ کے صدقہ میں ساجد رکھ مجھے — علم حق دے. باقرؓ علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادقؓ کا تصدق صادق الاسلام کر — بے غضب راضی ہو کاظمؓ اور رضاؓ کے واسطے

بہر معروف وسریؒ معروف دے بیخود سریؒ — جندِ حق میں گن جنیدؒ با صفا کے واسطے

بہرِ شبلیؒ شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا — ایک کا رکھ عبد واحدؒ بے ریا کے واسطے

بوالفرحؒ کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد — بو الحسنؒ اور بو سعیدؒ سعدزا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا — قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لہ رزقاً سے دے رزق حسن — بندہٗ رزاقؒ تاج الاصفیا کے واسطے

نصرابی صالحؒ کا صدقہ صالح ومنصور رکھ — دے حیات دیں محیؒ جانفزا کے واسطے

مشکلیں آسان فرما ہر دو عالم میں مری — شہہ ظہیر الدین احمدؒ خوش لقا کے واسطے

علم دے مجھ کو تُو سیف الدین یحیٰؒ کے طفیل — علم و حکمت کر عطا شمسؒ سخا کے واسطے

کر علاء الدین علیؒ سا عاشقِ حق مجھ کو عطا — نور نورِ دین حسینؒ حق نما کے واسطے

زندگی دے آبرو کی صدقہ محی الدینؒ کا — کر مشرف قاسمؒ جودو سخا کے واسطے

مجھ کو روشن کر شہاب الدین احمدؒ کی مثال — ہاں علاء الدینؒ عالی بے ریا کے واسطے

ساتھ ہر دم رکھ مرے فضل محمدؒ اور حسینؒ — رحم کر سیّد علی شاہؒ حق رسا کے واسطے

میرے ہونٹوں پر رہے یارب سدا نادِ علی — لطف کر دے اب کریم خوش نوا کے واسطے

Marfat.com

شاہ بدرالدینؒ کے صدقے عطا ہو سروری مشکلیں حل کر حسینؒ جانفزا کے واسطے

سیّد غوث الدینؒ سید بادشاہؒ معرفت دے شاہِ انور مہ لقا کے واسطے

یاالٰہی دو جہاں کی نعمتیں کر ہم کو عطا حضرتِ علاّم پیر اختر رضا کے واسطے

ہر دو عالم کن مرا روشن جلی

از توجہاتِ مرشد! اختر علی

Marfat.com

ماخذومراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	جائے طباعت	سن طباعت
۱	القرآن الحکیم	ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی	لاہور	
۲	اخبارالاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی اردوترجمہ محمد لطیف فریدی	لاہور	۱۹۵۸ء
۳	اصح التواریخ	سید محمد میاں قادری	کراچی	۱۹۸۸ء
۴	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	کراچی	۱۹۹۸ء
۵	اکابرین تحریک پاکستان	محمد علی چراغ	لاہور	۱۹۹۰ء
۶	انوار رضا	شرکت حنفیہ لمٹیڈ	لاہور	۱۹۷۷ء
۷	امام احمد رضا اور ان کے مخالفین	بدرالدین احمد قادری	گجرات	۱۹۸۵ء
۸	امام احمد رضا اور عالم اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی	۱۹۸۳ء
۹	اندھیرے سے اُجالے تک	عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۰	اکرام امام احمد رضا	مفتی محمد برہان الحق جبلپوری	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۱	اللہ کے شیر	صاحبزادہ افتخار الحسن	فیصل آباد	۱۹۸۶ء
۱۲	اسرارالاولیاء	عبدالعزیز قریشی	کوٹلی (A.K)	۱۹۹۴ء
۱۳	الملفوظ ۴ جلد	اعلیٰ حضرت بریلوی	کراچی	سن ندارد
۱۴	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت بریلوی	لاہور	۱۹۸۴ء

Marfat.com

۱۵	بریلویت کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۱ء
۱۶	بست وکشاد	پروفیسر احمد رفیق اختر	اسلام آباد	۲۰۰۲ء
۱۷	پیرانِ پیر	پروفیسر فیاض احمد کاوش	فیصل آباد	۱۹۸۰ء
۱۸	پیغمبروں کی سرزمین	یعقوب نظامی	لاہور	۲۰۰۲ء
۱۹	تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ	اسرارالحسنین قادری فاضلی	لاہور	۱۹۹۸ء
۲۰	تذکرہ خاصان خدا	مصطفائی بیگم	لاہور	۱۹۷۷ء
۲۱	تذکرہ مشائخ قادریہ لاہور	میاں محمد دین کلیم	لاہور	۱۹۷۵ء
۲۲	تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ سید عبدالقادرؒ	سید عبدالقادر اربلی ترجمہ: مولانا محمد عبدالاحد قادری	لاہور	۲۰۰۳ء
۲۳	تاریخ ساز اقوال وافکار	رائے محمد کمال	لاہور	۱۹۹۹ء
۲۴	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین عطار	لاہور	سن ندارد
۲۵	تذکرہ علماء ہند	رحمن علی اردو ترجمہ: محمد ایوب قادری	کراچی	۱۹۶۱ء
۲۶	تقویم تاریخی	عبدالقدوس ہاشمی	کراچی	۱۹۶۵ء
۲۷	تاریخ مشائخ چشت	پروفیسر خلیق احمد نظامی	اسلام آباد	۱۹۷۵ء
۲۸	تواریخِ آئینۂ تصوف	شاہ محمد حسن صابری چشتی	قصور	۱۹۷۱ء
۲۹	تذکرہ خواجگانِ تونسوی	پروفیسر افتخار احمد چشتی	فیصل آباد	۱۹۸۵ء

Marfat.com

۳۰	تذکرہ غوث وقطب	سیّد احمد سعید ہمدانی	فیصل آباد	۱۹۷۸ء
۳۱	تاریخِ رفتگاں جلد اول جلد سوم	صابر براری	کراچی	۱۹۸۶ء ۲۰۰۰
۳۲	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطیؒ اردو ترجمہ: شمس بریلوی	کراچی	۱۹۷۶ء
۳۳	تذکرہ نوری	مولانا غلام شبر قادری	لائل پور	۱۹۶۸ء
۳۴	تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ	مولانا عبد المجتبیٰ رضوی	بنارس (بھارت)	۱۹۸۹ء
۳۵	تذکرہ مشائخ نقشبند	محمد صادق قصوری	لاہور	۲۰۰۲ء
۳۶	تذکرہ اکابر اہلسنت	عبد الحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۷۶ء
۳۷	تذکرہ علماء اہلسنت لاہور	علامہ اقبال احمد فاروقی	لاہور	۱۹۷۵ء
۳۸	تذکرہ علماء اہلسنت	شاہ محمود احمد قادری	کانپور (بھارت)	۱۹۷۱ء
۳۹	تذکرہ خلفاء اعلیٰ حضرت	محمد صادق قصوری	کراچی	۱۹۹۲ء
۴۰	تعارف علماء اہلسنّت	محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۷۹ء
۴۱	تاریخ آل انڈیا سنّی کانفرنس	محمد جلال الدین قادری	کھاریاں (گجرات)	۱۹۹۹ء
۴۲	تذکرہ مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ	سیّد ابو الحسن علی ندوی	لکھنؤ	طبع دوم
۴۳	ترجمانِ وہابیہ	نواب صدیق حسن بھوپالی	لاہور	۱۳۱۲ھ
۴۴	"جامع اردو انسائیکلو پیڈیا" جلد اول	شیخ غلام علی اینڈ سنز	لاہور	۱۹۸۷ء

Marfat.com

۴۵	جہانِ امیرِ ملّتؒ	محمد صادق قصوری	برج کلاں (قصور)	۱۹۹۸ء
۴۶	جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	کراچی	۱۹۷۶ء
۴۷	چندروز مصر میں	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری	بصیر پور (اوکاڑہ)	۱۹۹۹ء
۴۸	حضرت امیرِ ملت مجدّد دین وملّت	مفتی غلام رسول جماعتی	قصور	۱۹۸۴ء
۴۹	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت بریلویؒ	کراچی	-
۵۰	حکایاتِ شیریں	محمد امین شرقپوری	لاہور	۲۰۰۳ء
۵۱	حیات مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ	پروفیسر محمد مسعود احمد	سیالکوٹ	۱۹۸۷ء
۵۲	حدیقۃ الاولیاء	مفتی غلام سرور لاہوری	لاہور	۱۹۷۶ء
۵۳	جلوۂ خورشید حرم	خان شاہد اکبر آبادی	کراچی	۱۹۹۳ء
۵۴	خاندانِ مصطفیٰ ﷺ	سیّد محمد سعید الحسن شاہ	فیصل آباد	طبع اول
۵۵	خیابانِ رضا	محمد مرید احمد سیالوی	لاہور	۱۹۸۲ء
۵۶	رسائل رضویہ جلد دوم	اعلیٰ حضرتؒ بریلوی	لاہور	۱۹۷۶ء
۵۷	زیاراتِ مقدسہ جلد اول جلد دوم	افتخار احمد حافظ	راولپنڈی	۱۹۹۹ء ۲۰۰۰ء
۵۸	خزینۂ علم	محمد صادق قصوری	قصور	۱۹۹۹ء
۵۹	سوانح حیات سیّد طاہر علاء الدین گیلانی	پروفیسر محمد رفیق	لاہور	۱۹۹۶ء

Marfat.com

٦٠	سراج المعوارف فی لوصایا والعوارف (نوُر علیٰ نور)	شاہ ابوالحسین نوری، مفتی محمد خلیل خاں برکاتی	لاہور	سن ندارد
٦١	سوانح کربلا	مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی	کراچی	١٩٥٣ء
٦٢	سوانح اعلیٰ حضرتؒ	مولانا بدرالدین قادری	لاہور	طبع اول
٦٣	سیرتِ ثنائی	عبدالمجید خادم سوہدروی	گوجرانوالہ	١٩٥٢ء
٦٤	سفینۃ الاولیاء	شہزادہ داراشکوہ	لاہور	سن ندارد
٦٥	سکینۃ الاولیاء	داراشکوہ ترجمہ مرزا مقبول بیگ بدخشانی	لاہور	١٩٧١ء
٦٦	سیّدی ابوُالبرکات	سیّد محمود احمد رضوی	لاہور	١٩٧٩ء
٦٧	سفرِ محبت	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری	بصیر پور (اوکاڑہ)	٢٠٠٢ء
٦٨	شمیمِ ولائیت	ابومظہر چشتی	لاہور	١٩٩٣ء
٦٩	غوث الاعظم	قاضی برخوردار ملتانی	ملتان	١٩١٥ء
٧٠	عظیم قائد عظیم تحریک جلد اوّل	ولی مظہر ایڈووکیٹ	ملتان	١٩٨٣ء
٧١	عین المعارف	آسی غازی پوری	کراچی	١٩٨٨ء
٧٢	عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردی	دہلی	٢٠٠١ء
٧٣	غُنیۃ الطالبین	شیخ عبدالقادر جیلانی	دہلی	سن ندارد
٧٤	کشف المحجوب	سیّد علی ہجویری	لاہور	مختلف ترجمے

Marfat.com

۷۵	کربلا کا مسافر	مشتاق احمد نظامی	لاہور	۱۹۷۵ء
۷۶	فاضل بریلوی اور امورِ بدعت	سیّد محمد فاروق القادری	لاہور	1981ء
۷۷	گلزارِ ابرار	محمد غوثی شطاری مانڈوی اردو اردو ترجمہ: فضل احمد جیوری	لاہور	۱۳۹۵ھ
۷۸	لاہور میں اسلام کے سفیر	خواجہ عابد نظامی	لاہور	۲۰۰۰ء
۷۹	مرغوب العاشقین	سیّد مرغوب محسن گیلانی	فیصل آباد	۱۴۰۰ھ
۸۰	معاون التواریخ	محمد زبیر شوکت فاروقی	کراچی	۱۹۹۳ء
۸۱	مخزنِ چشت	خواجہ امام بخش مہاروی ترجمہ پروفیسر افتخار احمد چشتی	فیصل آباد	۱۹۸۹ء
۸۲	معدن التواریخ	ابُو الطاہر فدا حسین فدا	لاہور	۱۹۹۲ء
۸۳	مہرِ منیر	مولانا فیض احمد فیض	گولڑہ شریف	۲۰۰۲ء
۸۴	ملفوظاتِ مہریہ	پیر مہر علی شاہ گولڑوی	گولڑہ شریف	۱۹۹۷ء
۸۵	مکاتیبِ مجاہد ملّت	محمد صادق قصوری	لاہور	۱۹۹۵ء
۸۶	مخزنِ اخلاق	مولانا رحمت اللہ سبحانی	لاہور	۱۹۶۸ء
۸۷	مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ	حافظ محمد انور خاں	لاہور	۱۹۷۸ء
۸۸	مولانا احمد رضا خاں بریلوی	مظہر عرفانی	لاہور	۱۹۶۹ء
۸۹	نزہتہ الخواطر جلد چہارم	سیّد عبدالحی لکھنوی	کراچی	۱۹۷۶ء

Marfat.com

۹۰	ماہنامہ ''آستانہ''	ڈاکٹر سید مظاہر اشرف جیلانی	کراچی	نومبر ۱۹۹۷ء
۹۱	ماہنامہ ''العلماء''	علامہ محمد الیاس اعظمی	لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
۹۲	ماہنامہ ''الاشرف''	سید احمد اشرف جیلانی	کراچی	فروری 'مارچ' اپریل ۱۹۹۷ء اکتوبر ۹۹۸
۹۳	ماہنامہ ''استقامت''	''کربلا نمبر''	کانپور	فروری ۷۷
۹۴	ماہنامہ استقامت	شہادتِ حسین نمبر	کانپور	دسمبر ۱۹۷۹ء
۹۵	ماہنامہ ''المیزان''	''امام احمد رضا نمبر''	بمبئی (بھارت)	اپریل تا جون ۱۹۷۶ء
۹۶	ماہنامہ ''جہانِ رضا''	علامہ اقبال احمد فاروقی	لاہور	مارچ ۱۹۹۹ مئی ۲۰۰۲ء
۹۷	ماہنامہ ''رضوان''	سیّد محمود احمد رضوی	لاہور	اپریل ۹۹۲
۹۸	ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ ﷺ''	محمد حفیظ نیازی	گوجرانوالہ	مارچ ۱۹۹۹

Marfat.com

۹۹	ماہنامہ ''نورالحبیب''	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری	بصیر پور (اوکاڑہ)	مارچ ۱۹۹۹ء
۱۰۰	ماہنامہ ''نوائے اہلسنت''	حافظ محمد زبیر	اسلام آباد	مارچ ۱۹۹۹ء
۱۰۱	ماہنامہ ''معارف رضا''	دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی نمبر.	کراچی	جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء
۱۰۲			کراچی	اپریل تاجون' جولائی تا ستمبر ۲۰۰۲ء
۱۰۳	مجلہ ''معارفِ رضا''	سید وجاہت رسول قادری	کراچی	۱۹۸۱ء تا۱۹۹۹ء
۱۰۴	ہفت روزہ ''اُفق''	ظہور الحسن بھوپالی	کراچی	۲۷ نومبر ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء
۱۰۵	ہفت روزہ ''اخبار مجدّد الف ثانی	احمد علی قائد شرقپوری	شرقپور شریف	۶ مارچ ۱۹۹۹ء
۱۰۶	روزنامہ ''نوائے وقت''	مجید نظامی	لاہور	۲۶'۲۹ فروری ۱۹۹۹ء
۱۰۷	روزنامہ ''جنگ''	میر شکیل الرحمٰن	لاہور	۲۶'۲۹ فروری ۱۹۹۹ء

Marfat.com

۱۰۸	اسلامی تربیتی نصاب جلد دوم	پروفیسر محمد طاہر القادری	لاہور	۲۰۰۱ء
۱۰۹	''مراۃ الاسرار''	شیخ عبدالرحمٰن چشتی اردو ترجمہ کپتان واحد بخش سیال	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۱۰	سہ ماہی ''پیغام آشنا''	ڈاکٹر رضا مصطفوی سبزواری	اسلام آباد	جون ۲۰۰۳ء
۱۱۱	ماہنامہ ''ضیائے حرم''	پیر محمد امین الحسنات شاہ	لاہور	نومبر ۲۰۰۳ء

Marfat.com

قطعہ تاریخ طباعت

"تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ" تالیف محمد صادق قصوری

ازقلم

(حضرت طارق سلطان پوری...........حسن ابدال ضلع اٹک)

"شان محفل فیض طیبہ" — ۱۴۲۵ھ

"نور فیضان حزب معرفت" — ۲۰۰۴ء

اُکساتی ہے ہر وقت اُسے کار اہم پر
بے کل ہے طبیعت جو قصوری کو ملی ہے

نقش اس کے قلم سے جو بھی ابھرا وہ ہے دلکش
ہے معرکہ آرا جو کتاب اُس نے لکھی ہے

تصنیف کی تالیف کی جانکاہ لگن میں
اک عمر جواں حوصلہ کی بیت گئی ہے

غایت ہے عقیدت اسے مردان خدا سے
یہ منفرد اعزاز ہے یہ بات بڑی ہے

ملت کے اساطین، جو ہیں دین کے رہبر
بات ان کی بہ انداز حسین اُس نے کہی ہے

ممدوح ہیں اس کے علماء اور مشائخ
صادق نے بزرگوں کی سدا واصفی کی ہے

وہ تمکنت قافلۂ فقر کی تصویر
وہ نقشِ شکوہ و حشم خانقہی ہے

جاری ہے کئی عشروں سے فیض قلم اس کا
کیا محنت و ہمت ہے جو اس آدمی کی ہے

یہ تازہ کتاب اس کے قلم کا ہے حسیں نقش
کیا معرکہ آرائی ہے کیا نقش گری ہے

لاریب سرا ہیں گے اسے اہل محبت
تحسین کی توفیق خدا نے جنہیں دی ہے

اس "تازہ مہم" پر ہے میری تہنیت اس کو
بے حد ہے مسرت، مجھے بے پایاں خوشی ہے

الحمد کہ فرمائش صادق ہوئی پوری
میں نے دلی اخلاص سے تاریخ کہی ہے

طارق سے یہ فرمایا سروش ہمہ داں نے
جو معطیٔ فہم و خرد و دیدہ وری ہے

سال اس کی طباعت کا کہو قلب "ادب" ء سے
مژدہ ہو کہ "یہ مخزن خیرات نبی ﷺ ہے"

۴+۲۰۰۰=۲۰۰۴ء

۸۔ فروری ۲۰۰۴ء

Marfat.com

اللہ والیاں

مؤلف

احمد مصطفیٰ صدیقی

زاویہ پبلشرز
۶- مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور
فون: ۷۳۲۴۹۴۸ — موبائل: ۰۳۰۰-۹۴۶۷۰۴۷

Marfat.com

قابل مُطالعہ کتابیں

نام کتاب	مصنف / مرتب	قیمت
کشفُ المحجوب (اُردو)	حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویریؒ	۱۶۰ روپے
اللہ والے	ظہور الحسن شارب	۱۱۰ روپے
اللہ والیاں	احمد مصطفٰے صدیقی راہی	۱۱۰ روپے
تاریخ مشائخ نقشبند	محمد صادق قصوری	۲۰۰ روپے
امام اعظم	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری	۱۵۰ روپے
حسن الجردہ (شرح قصیدہ بردہ شریف)	مولانا عبدالمالک	۸۰ روپے
تاریخِ اولیاء (نظامی بنسری)	حضرت خواجہ سید حسن نظامی دہلوی	۱۷۰ روپے
جنتی زیور	عبدالمصطفٰے اعظمی	۱۲۰ روپے
مزاراتِ اولیاء اور توسل	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری	۷۰ روپے
اولاد کو سکھا محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی	ڈاکٹر محمد عبدہٗ یمانی ترجمہ ڈاکٹر محمد مبارز ملک	۹۰ روپے
اولاد کو سکھاؤ محبت اہلِ بیتؓ کی	ڈاکٹر محمد عبدہٗ یمانی ترجمہ ڈاکٹر محمد مبارز ملک	۱۰۰ روپے
مُعین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	۸۰ روپے
دلّی کے بائیس خواجہ	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	۱۰۰ روپے
حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	بشیر حسین چشتی نظامی	۷۰ روپے
اِسلام میں شادی کا تصور	پروفیسر حافظ محمد سعید احمد	۷۰ روپے
ضیاءُ الحدیث	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری	۸۰ روپے
ملفوظات و فوائدِ حضرت بندہ نواز گیسو درازؒ	خواجہ بشیر حسن چشتی نظامی	۱۰۰ روپے
شیریں حکایات	محمد امین شرقپوری	۱۰۰ روپے
گلدستہ احادیث	حضرت اعلیٰ غلام مرتضیٰؒ بیر بلوی	۹۰ روپے
بُزرگوں کے عقیدے	مفتی جلال الدین احمد امجدی	۹۰ روپے
محفلِ اولیاء	حضرت علامہ شاہ مراد سہروردی	۱۵۰ روپے
اِسلام کی اخلاقی تعلیمات	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۰ روپے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے محبت	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری	۵۰ روپے
زُلف و زنجیر مع لالہ زار	علامہ ارشد القادری	۹۰ روپے
تصوف و طریقت	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری	۹۰ روپے
خواتین کے دینی مسائل	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری	۷۰ روپے
مجموعہ فتاویٰ بریلی شریف	محمد اختر رضا قادری ازہری	۲۰۰ روپے
فتاویٰ حامدیہ	مفتی محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی	۲۰۰ روپے

زاوِیہ پبلشرز

۶، مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ
لاہور۔ فون، ۷۲۴۸۶۵۷ — ۰۴۲
موبائل، ۹۴۶۷۰۴۷ — ۰۳۰۰

Marfat.com

Marfat.com

تاریخ مشائخ نقشبند
محمد صادق قصوری
افضل الرسل
محمد صادق قصوری
اللہ والے
زاویہ پبلشرز
Voice:
042-7248657
Mobile:
0300-9467047

Marfat.com